ادارہ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
0322-6180738, 061-4519240

مرنے والوں سے ملاقات

www.besturdubooks.net

اللّٰھمّ صلّ علٰی محمّد النّبیّ
الاُمّیّ وعلٰی اٰلہٖ وسلّم تسلیمًا

ھدیۂ مُحبّت

بخدمت جناب ....

....

....

....

نوٹ:۔ دوست احباب کو ہدیہ کرکے اپنے لئے صدقہ جاریہ بنائیے

www.besturdubooks.net

فوت شدگان کی خواب کے ذریعے
حالات کی اطلاع کے حیرت انگیز واقعات

اضافہ وتصحیح شدہ ایڈیشن

www.besturdubooks.net

معمولی نیکیوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت کے بے شمار واقعات
اور فوت شدگان سے خواب میں ملاقات کیلئے اعمال و وظائف
یہ دلچسپ کتاب آخرت جو کہ آنکھوں سے اوجھل ہے
اُس کی تصدیق اور فکر پیدا کرتی ہے

مجموعہ افادات

حضرت علامہ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالیٰ
حضرت علامہ ابن القیم الجوزی رحمہ اللہ تعالیٰ
حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ
حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ
شیخ الاسلام فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

تأثرات

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ
(عالمی مجلس ختم نبوت ملتان)

جمع و ترتیب

محمد اسحٰق ملتانی
مدیر ماہنامہ "محاسن اسلام" ملتان

ادارہ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(0322-6180738, 061-4519240)

www.besturdubooks.net

مرنے والوں سے ملاقات

تاریخ اشاعت.............محرم الحرام ۱۴۲۷ھ
ناشر.......................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
طباعت..................سلامت اقبال پریس ملتان

انتباہ
اس کتاب کی کاپی رائٹ کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

قانونی مشیر
محمد اکبر ساجد
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ملتان)

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ....چوک فوارہ....ملتان

مکتبہ سید احمد شہید.......اردو بازار.....لاہور | دارالاشاعت.......اُردو بازار..........کراچی
مکتبہ علمیہ..............اکوڑہ خٹک.......پشاور | مکتبہ رشیدیہ.......سرکی روڈ.....کوئٹہ
اسلامی کتاب گھر.....خیابان سرسید.......راولپنڈی | مکتبہ دارالاخلاص....قصہ خوانی بازار......پشاور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K
(ISLAMIC BOOKS CENTERE
119-121- HALLIWELL ROAD
BOLTON BLI 3NE. (U.K.)

www.besturdubooks.net

پہلے مجھے پڑھیے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِحَضۡرَةِ الۡجَلَالَةِ وَالنَّعۡتُ لِخَاتَمِ الرِّسَالَةِ

امابعد! راقم الحروف کی جدید کاوش ''مرنے والوں سے ملاقات'' آپ کے سامنے ہے۔ اس اچھوتے اور منفرد موضوع اور اس کے متعلقات پر یہ ایک اہم مستند کتاب ہے.... جس میں دُنیا سے آخرت کی طرف منتقل ہونے والے اہل قبور کی خواب کے ذریعے اپنے حالات، اللہ تعالیٰ کی مغفرت، عالم برزخ کے احوال وآثار اور اسلامی تاریخ کے سینکڑوں واقعات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ہر مسلمان کے لیے پیغام ہے کہ زندگی صرف مرنے پر ختم نہیں ہوتی کہ موت انتقال کا نام ہے نہ کہ اختتام زندگی کا آدمی ماں کے پیٹ میں زندہ ہوتا ہے لیکن اس زندگی کی کیفیت دُنیا کی زندگی سے مختلف ہوتی ہے۔ اسی طرح مرنے کے بعد عالم برزخ میں بھی زندگی باقی ہوتی ہے...

لیکن اس کی کیفیت اور ہوتی ہے۔ ماں کے پیٹ والی زندگی سے دُنیاوی زندگی قوی ہوتی ہے اور پھر مرنے کے بعد عالم برزخ والی زندگی اپنی مختلف کیفیت کے ساتھ دُنیاوی زندگی سے قوی ہوتی ہے۔ میدانِ حشر کے اجتماع کے بعد جو جنت یا جہنم کی زندگی ہے وہ بالکل غیر فانی اور اپنی لطافت وکثافت کے اعتبار سے قوی ترین زندگی ہے۔

دُنیا کی زندگی میں انسان کو ماں کے پیٹ والی زندگی اور اس کی کیفیت کس طرح نسیاً منسیاً ہو جاتی ہے' اسی طرح انسان نفس وشیطان کے مکر وفریب میں پھنس کر قبر وآخرت والی زندگی (جو اس دُنیاوی زندگی سے بدرجہا بہتر ہے) اس کو بھول جاتا ہے۔

زیرِنظر کتاب کے واقعات ہماری توجہ آخرت اور اللہ تعالیٰ کی محبت ورحمت کی طرف مبذول کراتے ہیں کہ اے انسانو! دُنیا کی چندروزہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کو راضی

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

کرنے میں کھپا دو تا کہ تم ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی حاصل کرسکو۔

یہ کتاب، ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے پیش نظر قبر آخرت سے متعلق مایوسی سے چھٹکارا دلاتی ہے کہ وہ اللہ جو اس دُنیا میں رحمٰن ہے تو قبر و آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحیم کے، ساتھ استقبال کرتا ہے۔ کتنے فوت شدگان نے خواب کے ذریعے اپنے حالات کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے محض معمولی نیکی پر مغفرت کا معاملہ فرما دیا۔ بس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اُجاگر رکھیں، اللہ کی رحمت کی اُمید بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف بھی دامن گیر رہے۔

یہ کتاب ہمیں عملی زندگی میں متحرک کرتی ہے کہ قبر و آخرت کی زندگی کا مدار اسی دُنیاوی زندگی کے اعمال پر ہے۔ اگر یہاں رب چاہی زندگی بسر کرلی تو پھر قبر آخرت میں من چاہی زندگی تیار ہے جس کا نام "جنت" ہے۔ گویا یہ کتاب ہمارے اندر جنت اور اس کی نعمتوں کی اہلیت اور انہیں حاصل کرنے کا شوق وجذبہ پیدا کرنے کا بھی بہترین سبب ہے۔ قبر و آخرت کے مخفی گوشوں سے پردہ اُٹھاتی ہوئی منفرد و دلچسپ اصلاح افروز کتاب آپ کے سامنے ہے جس میں صرف مرنے والوں سے ملاقات پر مبنی خواب ہی درج نہیں کیے گئے بلکہ موضوع کی مناسبت کے پیش نظر عالم برزخ، خواب اور فن تعبیر، خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور اس کے لیے مختلف اعمال واذکار، دُرود شریف کی برکت سے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت جیسے اہم عنوانات بھی اس کتاب میں زیر بحث لائے گئے ہیں۔

راقم الحروف کی والدہ ماجدہ کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوا تو آخری لمحات میں والد ماجد نے ہماری والدہ محترمہ کے کان میں فرمایا کہ آپ سفر آخرت کو جارہی ہیں اپنے احوال سے ہمیں باخبر رکھیے گا۔ والدہ ماجدہ کے انتقال فرمانے کے بعد وہ مسلسل خواب کے ذریعے اپنے مسرور کن حالات سے ہم بہن بھائیوں کو مطلع فرماتیں۔ بعض دفعہ تو خواب میں ملاقات پر فرمایا کہ میں یہاں بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیتی ہوں۔ بعض دفعہ بتایا کہ مجھ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی شفقت ہے کہ میرا ان کے گھر بھی آنا جانا ہے۔ اس کی طرح کی مبشرات مسلسل ملتی رہیں حتیٰ کہ ہماری راحت کا خیال فرماتیں۔ راقم الحروف چند سال قبل سفر عمرہ کے لیے حاضر

www.besturdubooks.net

مدینہ منورہ ہوا۔ وہاں مقیم ایک بھائی نے میری ضیافت کی تو والدہ محترمہ نے خواب کے ذریعے بھائی کو اطلاع دی کہ تم اپنے بھائی کی ضیافت تو کر رہے ہو لیکن دھیان رکھنا کہ کھانے میں نمک کا استعمال نہ کرنا کہ اسے نمک سے پرہیز ہے۔ اللھم اغفرلھا وارحمھا

منفرد موضوع پر اس جدید کتاب کے لیے مضامین کی تلاش اور ترتیب جاری تھی کہ ہمارے محترم ومکرم مہربان ختم نبوت کے عظیم مجاہد ومبلغ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہم نے اس موضوع پر نہ صرف علامہ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ کے عربی رسالہ ''من عاش بعد الموت'' کی نشاندہی فرمائی بلکہ کرم بالائے کرم کا معاملہ فرمایا اور اس نایاب رسالہ کی فوٹو عنایت فرمائی۔ کتاب ہذا کے ابتدائی مضامین میں اس مکمل رسالہ کا ترجمہ دے دیا گیا ہے۔ اختتامی کلمات سے پہلے ایک بزرگ کا یہ واقعہ بھی ہم سب کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے کہ ایک خدا رسیدہ بزرگ کا انتقال ہونے لگا تو بے تکلف احباب نے گزارش کر دی کہ براہِ کرم ہمیں قبر کے متعلق اپنے احوال سے ضرور مطلع فرمایئے گا۔ بزرگ نے جواب میں فرمایا کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو ایک کاغذ میرے کفن میں رکھ دینا اور وہ کاغذ اگلی صبح مسجد کے محراب سے اُٹھالینا۔ احباب نے ایسا ہی معاملہ کیا۔ ان کی وفات کے اگلے دن جب مسجد کے محراب سے کاغذ اُٹھایا گیا تو اس پر تحریر تھا، قبر کے متعلق قرآن وحدیث میں جو کچھ فرمایا گیا ہے وہ برحق ہے۔ مزید مشاہدہ کے لیے قبر میں آنا پڑے گا، جب قبر میں پہنچوں گے تو تمام احوال و کیفیات کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ ہو جائے گا۔ یہ کتاب صرف مرنے والوں سے ملاقات پر مبنی خوابوں کا مجموعہ نہیں، بلکہ ہر خواب ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے جبکہ دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت موجزن ہو، فکر آخرت دُنیاوی تفکرات پر غالب ہو اور مادیت کے مقابلہ میں روحانیت اور ایمان کے تقاضوں کو ترجیح ہو۔

اللہ تعالیٰ اس جدید کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہمیں اس کتاب کے پیغام کو سمجھ کر اپنی آخرت کو سنوارنے کی فکر نصیب فرمادیں۔ آمین

والسلام محمد اسحٰق غفرلہ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ بمطابق اپریل 2016ء

www.besturdubooks.net

تاثرات

مبلغ اسلام حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم العالیہ
(عالمی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

امابعد! ہمارے مخدوم حافظ محمد اسحٰق صاحب ملتانی مدظلہ نے ''مرنے والوں سے ملاقات'' کے نام سے نئی کتاب ترتیب دی ہے جو معلومات کا گرانمایہ خزانہ ہے۔

اس موضوع کی بہت سی مفید منتشر باتیں یکجا ہوگئی ہیں جو ایمان افروز بھی ہیں اور معلوم افزا بھی۔

اس کتاب کے پڑھنے سے دُنیا میں رہنے والوں کی عالم برزخ کے حالات سے آگاہی کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ اس نئی کاوش پر آپ ڈھیروں نیک تمناؤں و آرزوؤں کے مستحق ہیں۔ حق تعالیٰ ہم سب کو انہی مرضیات پر عمل کی توفیق سے بہرہ ور فرمائیں۔

والسلام

فقیر اللہ وسایا

خادم ختم نبوت ملتان

۹ محرم الحرام: ۱۴۳۶ھ

www.besturdubooks.net

تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور بہت بڑے امام بنے... بعض کا قول ہے کہ آپ کو ایک کروڑ احادیث مبارکہ یاد تھیں...

آپ کے جنازے میں شامل ہونے والے مردوں کا اندازہ لگایا گیا ہے، وہ آٹھ لاکھ تھے اور عورتیں ساٹھ ہزار تھیں... اور بعض کا قول ہے کہ آپ کی وفات کے روز نصاریٰ، یہود اور مجوس میں سے بیس ہزار لوگ مسلمان ہوئے اور ابو الفرج بن الجوزی نے اپنی کتاب جسے آپ نے بشر بن الحارث الحافی رحمہ اللہ کے حالات میں لکھا ہے، چھیالیسویں باب میں بیان کیا ہے کہ ابراہیم الحربی نے بیان کیا ہے کہ میں نے بشر بن الحارث الحافی کو خواب میں دیکھا گویا وہ الرصافہ کی مسجد سے باہر نکل رہے ہیں اور آپ کی آستین میں کوئی چیز حرکت کر رہی ہے، میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا؟

آپ نے فرمایا اس نے مجھے بخش دیا اور میری عزت کی ہے، میں نے پوچھا یہ آپ کے آستین میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا گذشتہ شب احمد بن حنبل کی روح ہمارے پاس آئی تو اس پر موتی اور یاقوت نچھاور کیے گئے اور یہ وہ موتی اور یاقوت ہیں جو میں نے چنے ہیں، میں نے پوچھا یحییٰ بن معین رحمہ اللہ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کیا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے ان دونوں کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انہوں نے رب العالمین کی زیارت کی ہے اور ان دونوں کے لئے دستر خوان لگائے گئے ہیں، میں نے پوچھا کہ آپ نے ان دونوں کے ساتھ کیوں نہیں کھایا؟ آپ نے فرمایا اس نے معلوم کر لیا کہ کھانا مجھ پر ہیچ ہے، تو اس نے میرے لئے اپنے چہرے کی طرف دیکھنا مباح کر دیا... (ابن خلکان)

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے متعلق سات بشارتیں

بیہقی نے ربیع سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے امام شافعی رحمہ اللہ نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نام ایک خط دے کر مصر سے بغداد بھیجا میں امام احمد رحمہ اللہ کے پاس پہنچا تو اس وقت آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تھے، میں نے وہ خط آپ کی خدمت میں پیش کیا... فرمایا کیا تم نے اس کو پڑھا ہے؟ میں نے کہا نہیں، امام احمد بن حنبل نے وہ خط لے کر پڑھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے...

میں نے کہا اے ابو عبداللہ! اس خط میں کیا لکھا ہے؟ فرمایا امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ لکھا ہے کہ میں نے خواب میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا... "ابو عبداللہ احمد بن حنبل کو خط لکھو، میرا سلام کہنا اور یہ پیغام دینا کہ تمہاری آزمائش ہوگی اور تمہیں خلق قرآن کے نظریہ کی دعوت دی جائے گی مگر ان کی بات پر کان نہ دھرنا، اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک تمہارے علم کو رفعت و بلندی عطا فرمائیں گے"... ربیع کہتے ہیں، میں نے کہا احمد! اس بشارت کی مٹھائی کھلایئے... اس پر احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنا کرتہ اتار کر مجھے دیدیا، جب میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس واپس پہنچا اور واقعہ بتایا تو فرمایا میں یہ کرتہ تو آپ سے نہیں مانگتا... لیکن اتنا کرو کہ اس کو پانی سے بھگو کر لاؤ تاکہ میں اس کے ذریعہ برکت حاصل کروں، سبحان اللہ!

www.besturdubooks.net

چند چھوٹی رکعتیں
مغفرت کا سبب بن گئیں

حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ (م:۲۹۷ھ) کو وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو سوال کیا حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا... آپ نے کہا

''فَنِيَتِ الْحَقَائِقُ وَالْإِشَارَاتُ وَنفدَتِ الرُّمُوْزُ وَالْعِبَارَاتُ وَمَا نَفعَنَا اِلَّا رُكَيْعَاتٌ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ''

یعنی سارے علوم وحقائق وغیرہ فنا ہوگئے... یہاں کچھ کام نہ آئے، اگر کچھ کام آئیں تو صرف وہ چھوٹی چھوٹی رکعتیں کام آئیں جو میں آدھی رات کو پڑھا کرتا تھا، یعنی تہجد...''

(الافاضات الیومیہ، جواہر پارے اول)

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

اجمالی فہرست

www.besturdubooks.net

فہرست عنوانات

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

www.besturdubooks.net

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

اسلاف کے واقعات

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

www.besturdubooks.net

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

www.besturdubooks.net

www.besturdubooks.net

مسلمان کی قبر

از حکیم الامت مجدد الملت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

فرمایا کہ لوگ عام طور سے یہ سمجھتے ہیں کہ جب انسان مرجاتا ہے قبر میں اس کو ڈال آتے ہیں وہاں وحشت کدہ میں تنہا پڑا رہتا ہے اور ایسی حیات مثل عدم حیات کے ہے۔ صاحبو یہ نہیں ہے بلکہ مسلمان کے لئے وہاں بڑی راحت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ارواح اس کا استقبال کرتی ہیں اور اس کے عزیز قریب جو اس سے پہلے چلے گئے ہیں وہ اس سے ملتے ہیں اور اس سے دوسرے متعلقین کی نسبت دریافت کرتے ہیں۔ اگر یہ کہتا ہے کہ فلاں شخص تو مرگیا ہے تو کہتے ہیں افسوس وہ دوزخ میں گیا ہے ورنہ ہم سے ضرور ملتا۔ اور اس سے ان کو غم ہوتا ہے۔ غرض موت کے بعد مردے اس طرح باہم خوش ہو کر ملتے جلتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہوں گے کہ بس مرنے کے بعد اُلو کی طرح پڑے رہیں گے۔ لاحول ولا قوۃ الا اللہ یہ بات نہیں۔ یاد رکھو کہ قبر اس گڑھے کا نام نہیں ہے یہ تو صورت قبر ہے اور حقیقت میں قبر عالم برزخ کا نام ہے وہاں سب جمع ہوتے ہیں اور وہ پاکیزہ لوگوں کا مجمع ہے۔ دنیا میں تو جدا بھی ہوسکتے ہیں جیسے کوئی ملازمت سے رخصت لے کر آئے اور اپنے بزرگوں کے پاس رہے۔ جب رخصت ختم ہوگی تو جدائی ہو جائے گی۔ تو دنیا کا تو ایسا اجتماع ہے اور وہاں کی یکجائی ختم نہیں ہوتی۔ وہاں تو عیش ہی عیش ہے بات یہ ہے کہ حقیقت نہ جاننے سے لوگوں کو موت سے وحشت ہوگئی ہے ورنہ موت تو لقاء حبیب (محبوب کے دیدار) کے لئے ایک جسر یعنی پل ہے کہ اس سے گزرے اور لقاء حبیب ہوگئی اور لقائے باری تعالیٰ سے کون سی اچھی چیز ہوگی اسی لئے اہل اللہ (اللہ والوں) کو تو موت کا شوق ہوا ہے۔ ان سے پوچھئے کہ موت کیا چیز ہے۔ حدیث شریف میں ہے الموت تحفۃ المومن کہ موت مومن کا تحفہ ہے۔ نظام حیدرآباد اگر کسی کے پاس تحفہ بھیجیں اور گھر والے رونے لگیں تو کیسے افسوس کی بات ہے اور میری مراد اس غم سے غم مکتسب (غیر طبعی) ہے نہ کہ غیر مکتسب (فطری)۔ جدائی کا طبعی صدمہ جو بے اختیار ہوتا ہے اس کا مضائقہ نہیں سوچ سوچ کر اس کو بڑھانا مذموم (برا) ہے بلکہ ان مضامین کو سوچ کر اس کو گھٹانا چاہئے۔ (ملفوظات حکیم الامت)

Best Urdu Books
www.besturdubooks.net

مرنے والوں سے ملاقات کیلئے خاص عمل اور درُود شریف کی برکات

Best Urdu Books

کسی عورت نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ ''میری لڑکی کا انتقال ہو گیا ہے، میں چاہتی ہوں کہ اس کو خواب میں دیکھ لوں۔'' تو آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ''عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں **"الحمد"** کے بعد **"الھٰکم التکاثر"** پڑھا جائے۔

اس کے بعد لیٹ جاؤ اور نیند آنے کے وقت تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود پڑھتی رہو۔''

چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور خواب میں دیکھا کہ لڑکی سخت عذاب میں مبتلا ہے جس پر سیاہ لباس ہے اور اس کے دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے ہیں اور پیر آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔

اس عورت کا بیان ہے کہ میں صبح اُٹھ کر پھر حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور جو کچھ دیکھا عرض کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ

www.besturdubooks.net

''اس کی طرف سے کچھ صدقہ کردو، ممکن ہے کہ اس کے سبب اللہ تعالیٰ تیری لڑکی کو معاف کردے۔'' چنانچہ اگلے روز خود حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کے ایک باغ میں بہت اونچا تخت ہے جس پر نہایت حسین وجمیل لڑکی بیٹھی ہے جس کے سر پر نور کا تاج ہے۔ اس نے کہا:

''حسن! تم نے مجھے پہچانا......؟''

انہوں نے فرمایا: نہیں۔ تو کہنے لگی ''میں وہی لڑکی ہوں کہ جس کی ماں کو آپ نے درُود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا۔''

یہ سن کر حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ''تیری ماں نے تو تیرا حال بالکل برعکس بتایا تھا۔'' تو اس (لڑکی) نے عرض کیا: ''واقعی میری حالت وہی تھی جو میری ماں نے بیان کی تھی۔''

پھر میں نے، پوچھا کہ ''آخر یہ مرتبہ کیسا حاصل ہوا......؟''

لڑکی نے بتایا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا تھا....

اتنے میں اللہ کے کسی نیک بندے کا گزر ہمارے قبرستان پر ہوا اور انہوں نے ایک مرتبہ درُود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا اور ان کا یہ درُود اللہ کے یہاں ایسا مقبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب کے سب اس عذاب سے، آزاد کردیئے گئے۔ (از فضائل درُود شریف)

www.besturdubooks.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصہ اوّل

دُنیا کے اُس پار

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں...

مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ اس سوال کا قطعی اور یقینی جواب صرف قرآن کریم اور متواتر احادیث ہی سے معلوم ہوسکتا ہے آج کوئی بھی شخص اپنے مشاہدے کی بنیاد پر اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا اس لیے کہ جو شخص واقعۂ موت سے ہمکنار ہوجاتا ہے وہ پلٹ کر یہاں نہیں آتا:

کاں را کہ خبر شد، خبرش باز نیامد

لیکن چند سال پہلے ایک کتاب میرے مطالعے میں آئی جس میں کچھ ایسے لوگوں کے دلچسپ تجربات و مشاہدات جمع کیے گئے ہیں جو موت کی دہلیز تک پہنچ کر واپس آ گئے اور انہوں نے تفصیل سے بتایا کہ انہوں نے موت کے دروازے پر پہنچ کر کیا دیکھا؟ کتاب کا نام ہے Life After Life (زندگی کے بعد زندگی) اور یہ ایک امریکی ڈاکٹر ریمنڈ اے مودی (Raymond A.Moodi) کی لکھی ہوئی ہے...ڈاکٹر مودی اصلاً فلسفے کے پی ایچ ڈی ہیں پھر انہوں نے میڈیکل سائنس کے

www.besturdubooks.net

مختلف شعبوں میں کام کیا ہے، بالخصوص نفسیات اور فلسفہ ادویہ سے انہیں خصوصی شغف ہے... ان صاحب کو سب سے پہلے ایک ماہر نفسیات ڈاکٹر جارج رچی کے بارے میں یہ معلوم ہوا تھا کہ ڈبل نمونیا کے دوران ایک مرحلے پر وہ موت کے بالکل قریب پہنچ گئے اور پھر ڈاکٹروں نے مصنوعی تنفس وغیرہ کے آخری طریقے (Resuscitation) استعمال کیے جس کے بعد وہ واپس آئے اور صحت مند ہوگئے... صحت مند ہونے کے بعد انہوں نے بتایا کہ جب انہیں مُردہ سمجھ لیا گیا تھا، اس وقت انہوں نے کچھ عجیب وغریب مناظر کا مشاہدہ کیا، ڈاکٹر مودی کو اس قسم کے چند مزید واقعات علم میں آئے تو انہوں نے اہمیت کے ساتھ ایسے لوگوں کی جستجو اور ان سے ملاقاتیں شروع کیں... یہاں تک کہ تقریباً ڈیڑھ سو افراد سے انٹرویو کے بعد انہوں نے یہ کتاب لکھی، یہ کتاب جب شائع ہوئی تو اس کی تیس لاکھ کا پیاں ایک ہی سال میں فروخت ہوگئیں... ڈاکٹر مودی نے اس کے بعد بھی اس مسئلے کی مزید تفتیش جاری رکھی اور اس کے بعد اس موضوع پر مزید کئی کتابیں لکھیں، ان میں سے تین کتابیں میں تین چار سال پہلے امریکہ سے خرید لایا تھا، ان کے نام یہ ہیں:

(1) Life After life. (2) The Light Beyond. (3) Reflections on life After Life.

اور جو کچھ میں آگے بیان کر رہا ہوں وہ ان تینوں کتابوں سے ماخوذ ہے... ان تینوں کتابوں میں صرف ان لوگوں کے حالات بیان کیے گئے ہیں جنہیں بیماری کی انتہائی شدت میں مُردہ (Cliniccally dead) قرار دے دیا گیا لیکن ایسی حالت میں آخری چارۂ کار کے طور پر ڈاکٹر صاحبان دل کی مالش اور مصنوعی تنفس دلانے کی جو کوششیں کرتے ہیں وہ ان پر کامیابی سے آزمائی گئیں اور وہ واپس ہوش میں آگئے... ڈاکٹر مودی کا کہنا ہے کہ جن لوگوں سے انہوں نے انٹرویو کیا وہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے تھے اور مختلف جگہوں کے باشندے تھے، ان میں سے ہر ایک نے اپنی

www.besturdubooks.net

نظر آنے والی کیفیت کو اپنے اپنے طریق پر بیان کیا، کسی نے کوئی بات زیادہ کہی، کسی نے کوئی بات کم بتائی لیکن بحیثیت مجموعی جو مشترک باتیں (Common elements) ان میں سے تقریباً ہر شخص کے بیان میں موجود تھیں.. ان کا خلاصہ یہ ہے

''ایک شخص مرنے کے قریب ہے... اس کی جسمانی حالت ایسی حد پر پہنچ جاتی ہے کہ وہ خود سنتا ہے کہ اس کے ڈاکٹر نے اس کے مُردہ ہونے کا اعلان کر دیا... اچانک اسے ایک تکلیف دہ سا شور سنائی دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے ایک طویل اور اندھیری سرنگ میں جا رہا ہے اس کے بعد اچانک وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ اپنے جسم سے باہر آ گیا ہے، وہ اپنے ہی جسم کو فاصلے سے ایک تماشائی بن کر دیکھتا ہے، اسے نظر آتا ہے کہ وہ خود کسی نمایاں جگہ پر کھڑا ہے اور اس کا جسم جوں کا توں چارپائی پر ہے اور اس کے ڈاکٹر جسم پر جھکے ہوئے اس کے دل کی مالش کر رہے ہیں یا مصنوعی تنفس دینے کی کوشش میں مصروف ہیں... تھوڑی دیر میں وہ اپنے حواس بجا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس نئی حالت میں بھی اس کا ایک جسم ہے لیکن وہ جسم اس جسم سے بالکل مختلف ہے جو وہ چھوڑ آیا ہے اس کی کیفیات بھی مختلف ہیں اور اس کو حاصل قوتیں بھی کچھ اور طرح کی ہیں... اسی حالت میں کچھ دیر بعد اسے اپنے وہ عزیز اور دوست نظر آتے ہیں جو مر چکے تھے اور پھر اسے ایک نورانی وجود (Being of Light) نظر آتا ہے جو اس سے یہ کہتا ہے کہ تم اپنی زندگی کا جائزہ لو، اس کا یہ کہنا ماوراء الفاظ (nonverbal) ہوتا ہے اور پھر وہ خود اس کے سامنے تیزی سے اس کی زندگی کے تمام اہم واقعات لا کر ان کا نظارہ کراتا ہے... ایک مرحلے پر اسے اپنے سامنے کوئی رُکاوٹ نظر آتی ہے جس کے بارے میں وہ سمجھتا ہے کہ یہ دنیوی زندگی اور موت کے بعد کی زندگی کے درمیان ایک سرحد ہے، اس سرحد کے قریب پہنچ کر اسے پتہ چلتا ہے کہ اسے اب واپس جانا ہے، ابھی اس کی موت کا وقت نہیں آیا، اس کے بعد کسی انجانے طریقے پر وہ واپس

www.besturdubooks.net

اپنے اسی جسم میں لوٹ آتا ہے جو وہ چارپائی پر چھوڑ کر گیا تھا... صحت مند ہونے کے بعد وہ اپنی یہ کیفیت دوسروں کو بتانا چاہتا ہے لیکن اوّل تو اس کیفیت کو بیان کرنے کے لیے اسے تمام انسانی الفاظ ناکافی معلوم ہوتے ہیں، دوسرے اگر وہ لوگوں کو یہ باتیں بتائے بھی تو وہ مذاق کرنے لگتے ہیں، لہٰذا وہ خاموش رہتا ہے..."

ڈاکٹر مودی نے ڈیڑھ سو افراد کے انٹرویو کا یہ خلاصہ بیان کرتے ہوئے ساتھ ہی یہ وضاحت بھی کی ہے کہ میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ ڈیڑھ سو افراد میں سے ہر شخص نے یہ پوری کہانی اسی ترتیب کے ساتھ بیان کی بلکہ ان کا کہنا یہ ہے کہ کسی نے یہ پوری کہانی بیان کی، کسی نے اس کے کچھ حصے بتائے، کچھ چھوڑ دیئے، کسی کی ترتیب کچھ تھی، کسی کی کچھ اور، بلکہ اس بات کو بیان کرنے کے لیے اکثر افراد نے مختلف الفاظ اور مختلف تعبیرات اختیار کیں اور یہ بات تقریباً ہر شخص نے کہی کہ جو کچھ ہم نے دیکھا ہے، اسے لفظوں میں تعبیر کرنا ہمارے لیے سخت مشکل ہے... ایک خاتون نے اپنی اسی مشکل کو قدرے فلسفیانہ زبان میں اس طرح تعبیر کیا ہے:

"میں جب آپ کو یہ سب کچھ بتانا چاہتی ہوں تو میرا ایک حقیقی مسئلہ یہ ہے کہ جتنے الفاظ مجھے معلوم ہیں، وہ سب سہ ابعادی (Three-dimensional) ہیں... (یعنی طول، عرض، عمق کے تصورات میں مقید ہیں) میں نے اب تک جیومیٹری میں یہی پڑھا تھا کہ دُنیا میں صرف تین بُعد ہیں لیکن جو کچھ میں نے (مُردہ قرار دیئے جانے کے بعد) دیکھا اس سے پتہ چلا کہ یہاں تین سے زیادہ ابعاد ہیں... اسی لیے اس کیفیت کو ٹھیک ٹھیک بتانا میرے لیے بہت مشکل ہے کیوں کہ مجھے اپنے ان مشاہدات کو سہ ابعادی الفاظ میں بیان کرنا پڑ رہا ہے..."

بہرکیف! ان مختلف افراد نے جو کیفیات بیان کی ہیں ان میں سے چند بطور خاص اہمیت رکھتی ہیں، ایک تاریک سرنگ، دوسرے جسم سے علیحدگی، تیسرے مرے ہوئے رشتہ داروں اور دوستوں کو دیکھنا، چوتھے ایک نورانی وجود، پانچویں اپنی زندگی

www.besturdubooks.net

کے گزرے ہوئے واقعات کا نظارہ، ان تمام باتوں کی جو تفصیل مختلف افراد نے بیان کی ہے اس کے چند اقتباسات دلچسپی کا باعث ہوں گے...

تاریک سرنگ سے گزرنے کے تجربے کو کسی نے یوں تعبیر کیا ہے کہ میں ایک تاریک خلاء میں تیر رہا تھا، کسی نے کہا ہے کہ یہ ایک گھٹاٹوپ اندھیرا تھا اور میں اس میں نیچے بیٹھتا جا رہا تھا، کسی نے اسے ایک کنویں سے تعبیر کیا ہے، کسی نے اسے اندھیرے غار کا نام دیا ہے، کسی نے کہا ہے کہ وہ ایک تاریک وادی تھی، کوئی کہتا ہے کہ میں اندھیرے میں اوپر اُٹھتا چلا گیا مگر یہ بات سب نے کہی ہے کہ یہ الفاظ اس کیفیت کو بیان کرنے کے لیے ناکافی ہیں...

جس مشاہدے کو تمام افراد نے بڑی حیرت کے ساتھ بیان کیا، وہ یہ تھا کہ وہ اپنے جسم سے الگ ہو گئے، ایک خاتون جو دل کے دورے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل تھیں، بیان کرتی ہیں کہ اچانک مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرا دل دھڑکنا بند ہو گیا ہے اور میں اپنے جسم سے پھسل کر باہر نکل رہی ہوں، پہلے میں فرش پر پہنچی، پھر آہستہ آہستہ اوپر اُٹھنے لگی، یہاں تک کہ میں ایک کاغذ کے پرزے کی طرح اُڑتی ہوئی چھت سے جا لگی، وہاں سے میں صاف دیکھ رہی تھی کہ میرا جسم نیچے بستر پر پڑا ہوا ہے اور ڈاکٹر اور نرسیں اس پر اپنی آخری تدبیریں آزما رہے ہیں، ایک نرس نے کہا اوہ خدایا! یہ تو گئی اور دوسری نرس نے میرے جسم کے منہ سے منہ لگا کر اسے سانس دلانے کی کوشش کی، مجھے اس نرس کی گدی پیچھے سے نظر آ رہی تھی اور اس کے بال مجھے اب تک یاد ہیں، پھر وہ ایک مشین لائے جس نے میرے سینے کو جھٹکے دیئے اور میں اپنے جسم کو اُچھلتا دیکھتی رہی...

جسم سے باہر آنے کی اس حالت کو بعض افراد نے اس طرح تعبیر کیا ہے کہ ہم ایک نئے وجود میں آ گئے تھے جو جسم نہیں تھا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ بھی ایک دوسری قسم کا جسم تھا جو دوسروں کو دیکھ سکتا تھا مگر دوسرے اسے نہیں دیکھ سکتے تھے، اس حالت میں بعض افراد نے نظر آنے والے ڈاکٹروں اور نرسوں سے بات کرنے کی بھی کوشش

www.besturdubooks.net

کی مگر وہ ان کی آواز نہ سن سکے... یہ بات بھی بہت سے افراد نے بتائی کہ وہ ایک بے وزنی کی کیفیت تھی اور ہم اس بے وزنی کے عالم میں نہ صرف فضا میں تیرتے رہے بلکہ اگر ہم نے کسی چیز کو چھونے کی کوشش کی تو ہمارا وجود اس شے کے آر پار ہو گیا، بہت سوں نے یہ بھی بتایا کہ اس حالت میں وقت ساکت ہو گیا تھا اور ہم یہ محسوس کر رہے تھے کہ ہم وقت کی قید سے آزاد ہو چکے ہیں...

اسی حالت میں کئی افراد نے اپنے مرے ہوئے عزیزوں، دوستوں کو بھی دیکھا اور کچھ لوگوں نے بتایا کہ ہم نے بہت سی بھٹکتی ہوئی روحوں کا مشاہدہ کیا، یہ بھٹکتی ہوئی روحیں انسانی شکل سے ملتی جلتی تھیں مگر انسانی صورت سے کچھ مختلف بھی تھیں، ایک صاحب نے ان کی کچھ تفصیل اس طرح بتائی:

''ان کا سر نیچے کی طرف جھکا ہوا تھا، وہ بہت غمگین اور افسردہ نظر آتے تھے، وہ سب آپس میں ایک دوسرے میں اس طرح پیوست معلوم ہوتے تھے جیسے زنجیروں میں بندھا ہوا کوئی گروہ ہو، مجھے یاد نہیں آتا کہ میں نے ان کے پاؤں بھی دیکھے ہوں، مجھے معلوم نہیں وہ کیا تھے مگر ان کے رنگ اُڑے ہوئے تھے، وہ بالکل ست تھے اور مٹیالے نظر آتے تھے، ایسا لگتا تھا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ گتھے ہوئے خلاء میں چکر لگا رہے ہیں اور انہیں پتہ نہیں ہے کہ انہیں کہاں جانا ہے، وہ ایک طرف کو چلنا شروع کرتے، پھر بائیں کو مڑ جاتے، چند قدم چلتے، پھر دائیں کو مڑ جاتے اور کسی بھی طرف جا کر کرتے کچھ نہ تھے، ایسا لگتا تھا کہ وہ کسی چیز کی تلاش میں ہیں، مگر کس چیز کی تلاش میں؟ مجھے معلوم نہیں، ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ خود اپنے بارے میں بھی کوئی علم نہیں رکھتے کہ وہ کون اور کیا ہیں؟ ان کی کوئی شناخت نہیں تھی، بعض اوقات ایسا بھی محسوس ہوا کہ ان میں سے کوئی کچھ کہنا چاہتا ہے مگر کہہ نہیں سکتا...''

ڈاکٹر مودی نے جتنے لوگوں کا انٹرویو کیا، ان کی اکثریت نے اپنے اس تجربے کے دوران ایک ''نورانی وجود'' (Being of Light) کا بھی ضرور ذکر کیا ہے،

www.besturdubooks.net

ان لوگوں کا بیان ہے کہ اسے دیکھ کر یہ بات تو یقینی معلوم ہوتی تھی کہ وہ کوئی وجود ہے لیکن اس کا کوئی جسم نہیں تھا، وہ سراسر روشنی ہی روشنی تھی، ابتداء میں وہ روشنی ہلکی معلوم ہوتی لیکن رفتہ رفتہ تیز ہوتی چلی جاتی لیکن اپنی غیر معمولی تابانی کے باوجود اس سے آنکھیں خیرہ نہیں ہوتی تھیں، بہت سے لوگوں نے بتایا کہ اس نورانی وجود نے ان سے کہا کہ تم اپنی زندگی کا جائزہ لو، بعض نے اس کی کچھ اور باتیں بھی نقل کیں لیکن یہ سب لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ اس نورانی وجود نے جو کچھ کہا، وہ لفظوں اور آواز کے ذریعے نہیں کہا، یعنی اس کے کوئی لفظ انہیں سنائی نہیں دیتے بلکہ یہ بالکل نرالا اندازِ اظہار تھا جس کے ذریعے اس کی باتیں خود بخود ہمارے خیالات میں منتقل ہو رہی تھیں...

جن لوگوں نے اس بے جسمی کی حالت میں ایک نورانی وجود کو دیکھنے کا ذکر کیا ہے، ان میں سے اکثر کا کہنا یہ ہے کہ اس نورانی وجود نے ہم سے ہماری سابق زندگی کے بارے میں کچھ سوال کیا، سوال کے الفاظ مختلف لوگوں نے مختلف بیان کیے ہیں مگر مفہوم سب کا تقریباً یہ ہے کہ تمہارے پاس اپنی سابقہ زندگی میں مجھے دکھانے کے لیے کیا چیز ہے؟

"What do you have to show me that you have done with your life?"

پھر ان لوگوں کا بیان ہے کہ اس نورانی وجود نے ہماری سابقہ زندگی کے واقعات ایک ایک کر کے ہمیں دکھانے شروع کیے... یہ واقعات کس طرح دکھائے گئے؟ اس کی تفصیل اور زیادہ دلچسپ ہے لیکن وہ میں ان شاء اللہ اگلے ہفتے بیان کروں گا اور اسی کے ساتھ ان واقعات کے بارے میں اپنا تبصرہ بھی...

حصہ دوم

پچھلے ہفتے میں نے امریکہ کے ڈاکٹر ریمنڈ اے مودی کی کتابوں کے حوالے سے ان لوگوں کے کچھ تجربات و مشاہدات ذکر کیے تھے جو کسی شدید بیماری یا حادثے کے نتیجے میں موت کے دروازے تک پہنچ کر واپس آ گئے، ان میں سے بہت سے

www.besturdubooks.net

لوگوں نے یہ بتایا کہ ایک تاریک سرنگ سے گزرنے کے بعد انہیں ایک عجیب وغریب نورانی وجود نظر آیا، اس نے ہم سے ہماری پچھلی زندگی کے بارے میں سوال کیا اور پھر اس نے پل بھر میں خود ہی ہمیں ہماری زندگی کے سارے واقعات ایک ایک کر کے دکھا دیئے، مثلاً ایک خاتون اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں:

''جب مجھے وہ نورانی وجود نظر آیا تو اس نے سب سے پہلے مجھ سے یہ کہا کہ تمہارے پاس اپنی زندگی میں مجھے دکھانے کے لیے کیا ہے؟ اور اس سوال کے ساتھ ساتھ پچھلی زندگی کے نظارے مجھے نظر آنے شروع ہو گئے، میں سخت حیران ہوئی کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیونکہ اچانک ایسا لگا کہ میں اپنے بچپن کے بالکل ابتدائی دور میں پہنچ گئی ہوں اور پھر میری آج تک کی زندگی کے ہر سال کا نظارہ ایک ساتھ میرے سامنے آ گیا، میں نے دیکھا کہ میں ایک چھوٹی سی لڑکی ہوں اور اپنے گھر کے قریب ایک چشمے کے پاس کھیل رہی ہوں، اسی دور میں بہت سے واقعات جو میری بہن کے ساتھ پیش آئے تھے، مجھے نظر آئے، اپنے پڑوسیوں کے ساتھ گزرے ہوئے واقعات دیکھے، میں اپنے آپ کو کنڈرگارٹن میں نظر آئی، میں نے وہ کھلونا دیکھا جو مجھے بہت پسند تھا، میں نے اسے توڑ دیا تھا، اور دیر تک روتی رہی تھی، پھر میں گرلز سکاؤٹس میں شامل ہوگئی اور گرامر سکول کے واقعات میرے سامنے آنے لگے، اسی طرح میں جونیئر ہائی سکول سینئر ہائی سکول اور گریجویشن کے مراحل سے گزرتی رہی یہاں تک کہ موجودہ دور تک پہنچ گئی...

تمام واقعات میرے سامنے اسی ترتیب سے آ رہے تھے جس ترتیب سے وہ واقع ہوئے اور یہ سب واقعات انتہائی واضح نظر آ رہے تھے، مناظر بس اس طرح تھے جیسے تم ذرا باہر نکلو اور انہیں دیکھ لو، سب واقعات مکمل طور پر سہ ابعادی (Three-dimensional) تھے اور رنگ بھی نظر آ رہے تھے، ان میں حرکت تھی، مثلاً جب میں نے اپنے آپ کو کھلونا توڑتے دیکھا تو میں اس کی تمام حرکتیں دیکھ سکتی تھی...

www.besturdubooks.net

جب مجھے یہ مناظر نظر آ رہے تھے، اس وقت میں اس نورانی وجود کو دیکھ نہیں سکتی تھی، وہ یہ کہتے ہی نظروں سے اوجھل ہوگیا تھا کہ تم نے کیا کچھ کیا ہے؟ اس کے باوجود میرا احساس یہ تھا کہ وہ وہاں موجود ہے اور وہی یہ مناظر دکھا رہا ہے، ایسا نہیں تھا کہ وہ خود یہ معلوم کرنا چاہتا ہو کہ میں نے اپنی زندگی میں کیا کیا ہے؟ وہ پہلے ہی سے یہ ساری باتیں جانتا تھا لیکن وہ یہ واقعات میرے سامنے لاکر یہ چاہتا تھا کہ میں انہیں یاد کروں... یہ پورا قصہ ہی بڑا عجیب تھا... میں وہاں موجود تھی... میں واقعۃً یہ سب مناظر دیکھ رہی تھی اور یہ سارے مناظر انتہائی تیزی سے میرے سامنے آ رہے تھے مگر تیزی کے باوجود وہ اتنے آہستہ ضرور تھے کہ میں ان کا بخوبی ادراک کر سکتی تھی، پھر بھی وقت کا دورانیہ اتنا زیادہ نہ تھا، مجھے یقین نہیں آتا، بس ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک روشنی آئی اور چلی گئی... ایسا لگتا تھا کہ یہ سب کچھ پانچ منٹ سے بھی کم میں ہوگیا... البتہ غالباً تیس سیکنڈ سے زیادہ وقت لگا ہوگا لیکن میں آپ کو ٹھیک بتا ہی نہیں سکتی...''

ایک اور صاحب نے اپنے اس مشاہدے کا ذکر اس طرح کیا:

''جب میں اس طویل اندھیری جگہ سے گزر گیا تو اس سرنگ کے آخری سرے پر میرے بچپن کے تمام خیالات بلکہ میری پوری زندگی مجھے وہاں موجود نظر آئی جو میرے بالکل سامنے روشنی کی طرح چمک رہی تھی... یہ بالکل تصویروں کی طرح نہیں تھی بلکہ میرا اندازہ ہے کہ وہ خیالات سے زیادہ ملتی جلتی تھی، میں اس کیفیت کو آپ کے سامنے بیان نہیں کر سکتا مگر یہ بات طے ہے کہ میری ساری زندگی وہاں موجود تھی، وہ سب واقعات ایک ساتھ وہاں نظر آ رہے تھے، میرا مطلب ہے کہ ایسا نہیں تھا کہ ایک وقت میں ایک چیز نظر آئے اور دوسرے وقت دوسری بلکہ ہر چیز بیک وقت نظر آ رہی تھی، میں وہ چھوٹے چھوٹے برے کام بھی دیکھ سکتا تھا جو میں نے کیے تھے اور میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہو رہی تھی کہ کاش! میں نے یہ کام نہ کیے ہوتے اور کاش! میں واپس جا کر ان کاموں کو منسوخ (Undo) کر سکتا... (Life After Life P.65-69)

www.besturdubooks.net

جن لوگوں نے اپنے یہ مشاہدات ڈاکٹر مودی کے سامنے بیان کیے ان میں سے بعض نے یہ بھی بتایا کہ اس مشاہدے کے آخری مرحلے پر انہوں نے کوئی ایسی چیز دیکھی جیسے کوئی رُکاوٹ ہو اور یا تو کسی نے کہا یا خود بخود ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ ابھی ان کے لیے اس رُکاوٹ کو عبور کرنے کا وقت نہیں آیا اور اسی کے معاً بعد وہ دوبارہ اپنے جسم میں واپس آ گئے اور معمول کی دُنیا کی طرف پلٹ آئے... بعض لوگوں نے بتایا کہ یہ رُکاوٹ پانی کے ایک جسم کی سی تھی، کسی نے کہا کہ یہ ایک مٹیالے رنگ کی دُھند تھی، کسی نے اسے دروازے سے تعبیر کیا، کسی نے کہا کہ وہ اس طرح کی ایک باڑ تھی جو کھیت کے گرد لگا دی جاتی ہے اور کسی نے یہ بھی کہا کہ وہ صرف ایک لکیر تھی...

ڈاکٹر مودی کی یہ کتاب **Life After Life** سب سے پہلے ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی تھی جس میں انہوں نے آٹھ سال تک تقریباً ڈیڑھ سو افراد سے انٹرویو کے نتائج بیان کیے تھے، ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ابھی ان کی یہ ریسرچ نہ پوری طرح سائنٹیفک ثبوت کہلانے کی مستحق ہے نہ وہ اس قسم کے واقعات کے ذمہ دارانہ اعداد و شمار دینے کی پوزیشن میں ہیں لیکن ان کی اس کتاب نے دوسرے بہت سے ڈاکٹروں کو اس موضوع کی طرف متوجہ کیا اور ان کے بعد بہت سے لوگوں نے اس قسم کے مشاہدات کو اپنا موضوع بنایا اور اس پر مزید کتابیں لکھیں... ان میں سے ایک کتاب ڈاکٹر میلون مورس **(Melvin Morse)** نے لکھی ہے جو **Closer to the Light** کے نام سے شائع ہوئی ہے... یہ صاحب بچوں کے امراض کے سپیشلسٹ ہیں اور انہوں نے اس بات کی جستجو شروع کی کہ کیا اس قسم کے مشاہدات بچوں کو بھی پیش آئے ہیں؟ ان کا خیال تھا کہ بالغ لوگ اپنے ذہنی تصورات سے مغلوب ہو کر کچھ نظارے دیکھ سکتے ہیں لیکن بچے اس قسم کے تصورات سے خالی الذہن ہوتے ہیں... اس لیے اگر ان میں بھی ان مشاہدات کا ثبوت ملے تو ان نظاروں کی واقعی حیثیت مزید پختہ ہو سکتی ہے... چنانچہ اس کتاب میں انہوں نے بتایا ہے کہ بہت سے

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

بچوں نے بھی اس قسم کے مشاہدات کیے ہیں اور انہوں نے خود ان بچوں سے ملاقات کر کے ان کے بیانات کو مختلف ذرائع سے ٹیسٹ کیا ہے اور ان کا تاثر یہ ہے کہ ان بچوں نے جھوٹ نہیں بولا بلکہ واقعتہً انہوں نے یہ مناظر دیکھے ہیں... ۲۳۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب اسی قسم کے بیانات اور ان کے سائنٹیفک تجزیے پر مشتمل ہے...

ایک اور صاحب پالسٹر جارج گیلپ Pollster George Gallup نے پورے امریکہ میں ایسے لوگوں کا سروے کیا جو اس قسم کے مشاہدات سے گزر چکے تھے... ان کے سروے کا چونکا دینے والا خلاصہ یہ ہے کہ امریکہ کی کل آبادی کے تقریباً پانچ فیصد افراد موت کے قریب پہنچ کر اس قسم کے مشاہدات سے گزر چکے ہیں... ڈاکٹر مودی نے بھی اپنی تحقیق مزید جاری رکھی اور اپنی دوسری کتاب The Light Beyond میں انہوں نے لکھا ہے کہ پہلے ڈیڑھ سو افراد کے بعد انہوں نے مزید ایک ہزار افراد سے انٹرویو کیا اور اس کے نتائج بھی کم و بیش وہی تھے... البتہ اس دوران بعض افراد نے کچھ نئی باتیں بھی بتائیں... مثلاً پہلے ڈیڑھ سو افراد میں سے کسی نے صراحتہً جنت یا دوزخ قسم کی کسی چیز کا ذکر نہیں کیا تھا لیکن اس نئی تحقیق کے دوران کئی افراد نے ایک روشنیوں کے خوبصورت شہر کا ذکر کیا... بعض نے بڑے خوبصورت باغات دیکھے اور اپنے بیان میں انہیں جنت سے تعبیر کیا... بعض افراد نے صاف صاف دوزخ کے مناظر بھی بیان کیے... ایک صاحب نے بتایا کہ میں نیچے چلتا گیا، نیچے اندھیرا تھا، لوگ بری طرح چیخ چلا رہے تھے، وہاں آگ تھی... وہ لوگ مجھ سے پینے کے لیے پانی مانگ رہے تھے انٹرویو کرنے والے نے پوچھا کہ کیا آپ کسی سرنگ کے ذریعے نیچے گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں، وہ سرنگ سے زیادہ بڑی چیز تھی، میں تیرتا ہوا نیچے جا رہا تھا، پوچھا گیا کہ وہاں کتنے آدمی چیخ پکار کر رہے تھے اور ان کے جسم پر کپڑے تھے یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ اتنے تھے کہ آپ انہیں شمار نہیں کر سکتے، میرے خیال میں ایک ملین ضرور ہوں گے اور ان کے جسم پر کپڑے

www.besturdubooks.net

نہیں تھے... (The Light Beyond P.26,27)

ان تمام مشاہدات کی حقیقت کیا ہے؟ بعض حضرات کا خیال ہے کہ مغربی ملکوں میں پُراسراریت کا شوق ایک جنون کی حد تک بڑھتا جا رہا ہے اور یہ کتابیں اسی جنون کا شاخسانہ ہو سکتی ہیں... اگرچہ اس احتمال سے بالکلیہ صرف نظر نہیں کیا جا سکتا لیکن ۱۹۷۵ء کے بعد سے جس طرح مختلف سنجیدہ حلقوں نے ان واقعات کا نوٹس لیا ہے اور ان پر جس طرح ریسرچ کی گئی ہے اس کے پیش نظر یہ احتمال خاصا بعید ہوتا جا رہا ہے... ڈاکٹر موڈی نے اس احتمال پر بھی خاصی تفصیل سے بحث کی ہے کہ جن لوگوں سے انہوں نے انٹرویو کیا وہ بے بنیاد گپ لگانے کے شوقین تو نہیں تھے لیکن بالآخر نتیجہ یہی نکالا ہے کہ اتنے سارے آدمیوں کا جو مختلف علاقوں اور مختلف طبقہ ہائے خیال سے تعلق رکھتے ہیں، ایک ہی قسم کی گپ لگانا انتہائی بعید از قیاس ہے...

بعض ڈاکٹروں نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ بعض منشیات اور دواؤں کے استعمال سے بھی اس قسم کی کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں جن میں انسان اپنے آپ کو ماحول سے الگ محسوس کرتا ہے اور بعض اوقات اس کا دماغ جھوٹے تصورات کو مرئی شکل دے دیتا ہے، ایسے میں اسے بعض پرفریب نظارے (Hallucinations) نظر آنے لگتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ان افراد کو اسی قسم کی کسی کیفیت سے سابقہ پیش آیا ہو لیکن ڈاکٹر موڈی نے دونوں قسم کی کیفیات کا الگ الگ تجزیہ کرنے کے بعد یہی رائے ظاہر کی ہے کہ جن لوگوں سے انہوں نے انٹرویو کیا بظاہر ان کے مشاہدات ان پرفریب نظاروں سے مختلف تھے... ڈاکٹر میلون مورس نے اس احتمال پر زیادہ سائنٹیفک انداز میں تحقیق کرنے کے بعد اپنا حتمی نتیجہ یہ بتایا ہے کہ یہ مشاہدات (Hallucinations) نہیں تھے...

انہوں نے اس احتمال پر بھی گفتگو کی ہے کہ ان لوگوں کے مذہبی تصورات ان کے ذہن پر اس طرح مسلط تھے کہ بے ہوشی یا خواب کے عالم میں وہی تصورات ایک

www.besturdubooks.net

محسوس واقعہ کی شکل میں ان کے سامنے آ گئے...ڈاکٹر مودی نے اس احتمال کو بھی بعید قرار دیا جس کی ایک وجہ یہ تھی کہ جن لوگوں سے ان کی ملاقات ہوئی، ان میں سے بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جو مذہب کے قائل نہ تھے یا اس سے اتنے بیگانہ تھے کہ ان پر مذہبی تصورات کی کوئی ایسی چھاپ غالب نہیں آ سکتی تھی...پھر یہ مشاہدات کیا تھے؟ ان سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ اور اس بارے میں قرآن وسنت سے کیا معلوم ہوتا ہے؟ اس موضوع پر ان شاء اللہ آئندہ ہفتے کچھ عرض کروں گا...

حصہ سوم

پچھلی دو قسطوں میں میں نے ان لوگوں کے بیانات کا خلاصہ ذکر کیا تھا جو موت کے دروازے پر پہنچ کر واپس آ گئے، انہوں نے اپنے آپ کو اپنے جسم سے جدا ہوتے ہوئے دیکھا، ایک تاریک سرنگ سے گزرے، ایک نورانی وجود کا مشاہدہ کیا اور پھر اس نورانی وجود نے ان کے سامنے ان کی سابقہ زندگی کا پورا نقشہ پیش کر دیا...

یہ بات تو واضح ہے کہ ان لوگوں کو موت نہیں آئی تھی...اگر موت آ گئی ہوتی تو یہ دوبارہ دُنیا میں واپس نہ آتے، خود ڈاکٹر مودی جنہوں نے ان لوگوں کے بیانات قلمبند کیے وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے موت نہیں دیکھی، البتہ موت کے نزدیک پہنچ کر کچھ عجیب وغریب مناظر ضرور دیکھے... چنانچہ ان مشاہدات کے لیے انہوں نے جو اصطلاح وضع کی ہے، وہ ہے Near Death Experiences (قریب الموت تجربات) جسے مخفف کر کے وہ N.D.E سے تعبیر کرتے ہیں اور یہی اصطلاح بعد کے مصنفین نے بھی اپنالی ہے...لہٰذا اگر ان لوگوں کے بیانات کو سچ مان لیا جائے اور ڈاکٹر مودی کی حتمی رائے یہ ہے کہ اتنے بہت سے افراد کو بیک وقت جھٹلانا ان کے لیے آسان نہیں تو بھی یہ بات ظاہر ہے کہ انہوں نے موت کے بعد پیش آنے والے واقعات کا مشاہدہ نہیں کیا...البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ از خود رفتگی کے عالم میں انہیں اس جہان کی کچھ جھلکیاں نظر آئیں جس کا دروازہ موت ہے...

www.besturdubooks.net

میڈیکل سائنس چونکہ صرف ان چیزوں پر یقین رکھتی ہے جو آنکھوں سے نظر آجائیں یا دوسرے حواس کے ذریعے محسوس ہو جائیں، اس لیے ابھی تک وہ انسانی جسم میں روح نام کی کسی چیز کو دریافت نہیں کر سکی اور نہ روح کی حقیقت تک اس کی رسائی ہو سکی ہے (اور شاید روح کی مکمل حقیقت اسے جیتے جی کبھی معلوم نہ ہو سکے کیونکہ قرآن کریم نے روح کے بارے میں لوگوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے یہ فرما دیا ہے کہ روح میرے پروردگار کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے) لیکن قرآن وسنت سے یہ بات پوری وضاحت کے ساتھ معلوم ہوتی ہے کہ زندگی جسم اور روح کے مضبوط تعلق کا نام ہے اور موت اس تعلق کے ٹوٹ جانے کا...

اس سلسلے میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ہم اپنی بول چال میں موت کے لیے جو وفات کا لفظ استعمال کرتے ہیں وہ قرآن کریم کے ایک لفظ "توفی" سے ماخوذ ہے... قرآن کریم سے پہلے عربی زبان میں یہ لفظ "موت" کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا تھا... عربی زبان میں موت کے مفہوم کو ادا کرنے کے لیے تقریباً چوبیس الفاظ استعمال ہوتے ہیں لیکن وفات یا "توفی" کا اس معنی میں کوئی وجود نہ تھا... قرآن کریم نے پہلی بار یہ لفظ موت کے لیے استعمال کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ زمانہ جاہلیت کے عربوں نے موت کے لیے جو الفاظ وضع کیے تھے وہ سب ان کے اس عقیدے پر مبنی تھے کہ موت کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے... قرآن کریم نے "توفی" کا لفظ استعمال کر کے لطیف انداز میں ان کے اس عقیدے کی تردید کی... "توفی" کے معنی ہیں کسی چیز کو پورا پورا وصول کر لینا اور موت کے لیے اس لفظ کو استعمال کرنے سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ موت کے وقت انسان کی روح کو اس کے جسم سے علیحدہ کر کے واپس بلا لیا جاتا ہے... اسی حقیقت کو واضح الفاظ میں بیان کرتے ہوئے سورۂ زمر میں قرآن کریم نے ارشاد فرمایا: "اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى

www.besturdubooks.net

أَجَلٍ مُّسَمًّى ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ٥"

''یعنی اللہ تعالیٰ انسانوں کی موت کے وقت ان کی روحیں قبض کر لیتا ہے اور جو لوگ مرے نہیں ہوتے ان کی روحیں ان کی نیند کی حالت میں واپس لے لیتا ہے، پھر وہ جن کی موت کا فیصلہ کر لیتا ہے ان کی روحیں روک لیتا ہے اور دوسری روحوں کو ایک معین وقت تک چھوڑ دیتا ہے، بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں جو غور وفکر کرتے ہیں...'' (سورۃ الزمر، ۴۲)

دوسری طرف حضرت آدم علیہ السلام کو زندگی عطا کرنے کے لیے قرآن کریم نے ان کے اندر روح پھونکنے سے تعبیر فرمایا ہے... قرآن کریم کے ان ارشادات سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ زندگی نام ہے جسم کے ساتھ روح کے قوی تعلق کا، جسم کے ساتھ روح کا تعلق جتنا مضبوط ہوگا، زندگی کے آثار اتنے ہی زیادہ واضح اور نمایاں ہوں گے اور یہ تعلق جتنا کمزور ہوتا جائے گا زندگی کے آثار اتنے ہی کم ہوتے جائیں گے... بیداری کی حالت میں جسم اور روح کا یہ تعلق نہایت مضبوط ہوتا ہے اس لیے اس حالت میں زندگی اپنی بھرپور علامات اور مکمل خواص کے ساتھ موجود ہوتی ہے... اس حالت میں انسان کے تمام حواس کام کر رہے ہوتے ہیں، اس کے تمام اعضاء اپنے اپنے عمل کے لیے چوکس اور تیار ہوتے ہیں، انسان اپنے اختیار کو پوری طرح استعمال کرتا ہے اور اس کے سوچنے سمجھنے پر کوئی رُکاوٹ موجود نہیں ہوتی لیکن نیند کی حالت میں جسم کے ساتھ روح کا تعلق قدرے کمزور پڑ جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ سونے کی حالت میں انسان پر زندگی کی تمام علاماتوں کا ظہور نہیں ہوتا، وہ اپنے گردوپیش سے بے خبر ہو جاتا ہے، نیند کی حالت میں وہ اپنے اختیار سے اپنے اعضاء کو استعمال نہیں کر سکتا نہ اس وقت معمول کے مطابق سوچنے سمجھنے کی پوزیشن میں ہوتا ہے لیکن اس حالت میں بھی روح کا تعلق جسم کے ساتھ اتنا مضبوط ضرور ہوتا ہے کہ اس کے جسم پر وارد ہونے والے واقعات کا احساس باقی رہتا ہے... چنانچہ اگر کوئی شخص اس کے

www.besturdubooks.net

جسم میں سوئی چبھودے تو اس کی تکلیف محسوس کر کے وہ بیدار ہو جاتا ہے...

نیند سے بھی آگے ایک اور کیفیت بے ہوشی کی ہے... اس کیفیت میں جسم کے ساتھ روح کا رشتہ نیند کی حالت سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتا ہے... یہی وجہ ہے کہ مکمل بیہوشی کی حالت میں انسان کے جسم پر نشتر بھی چلائے جائیں تو اسے تکلیف کا احساس نہیں ہوتا اور بے ہوشی کی اسی صفت سے فائدہ اُٹھا کر اس حالت کو بڑے بڑے آپریشنوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اس حالت میں انسان کے جسم سے زندگی کی بیشتر علامات اور خاصیتیں غائب ہو جاتی ہیں... البتہ دل کی دھڑکن اور سانس کی آمدورفت باقی رہتی ہے جس سے اس کے زندہ ہونے کا پتہ چلتا ہے...

بے ہوشی سے بھی آگے ایک اور کیفیت بعض لوگوں پر شدید بیماری کے عالم میں طاری ہوتی ہے جسے عرف عام میں ''سکتہ'' سے تعبیر کیا جاتا ہے... اس حالت میں زندگی کی تمام ظاہری علامات ختم ہو جاتی ہیں اور صرف عام آدمی ہی کو نہیں، ڈاکٹر کو بھی بظاہر زندگی کی کوئی رمق معلوم نہیں ہوتی، دل کی دھڑکن بند ہو جاتی ہے، سانس رُک جاتا ہے، بلڈ پریشر غائب ہو جاتا ہے، جسم کی حرارت تقریباً ختم ہو جاتی ہے لیکن دماغ کے کسی مخفی گوشے میں زندگی کی کوئی برقی رو باقی ہوتی ہے... یہی وہ حالت ہے جس میں ڈاکٹر صاحبان آخری چارۂ کار کے طور پر تنفس یا دل کی دھڑکن کو بحال کرنے کے لیے کچھ مصنوعی طریقے آزماتے ہیں... بعض افراد پر یہ طریقے کامیاب ہو جاتے ہیں اور مریض اس عمل کے بعد معمول کی زندگی کی طرف لوٹ آتا ہے اور اس کے واپس آ جانے ہی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ ابھی تک مرا نہیں تھا اور اس کی روح بالکلیہ جسم سے جدا نہیں ہوئی تھی، یہ زندگی کا کمزور ترین درجہ ہے جس میں روح کا تعلق انسان کے جسم کے ساتھ بہت معمولی سا رہ جاتا ہے...

پھر روح کا تعلق جسم سے جتنا کمزور ہوتا ہے، اتنی ہی وہ جسم کی قید سے آزاد ہوتی ہے، نیند کی حالت میں یہ آزادی کم ہے، بیہوشی کی حالت میں اس سے زیادہ اور

www.besturdubooks.net

''سکتہ'' کی حالت میں اس سے بھی زیادہ...لہٰذا سکتہ کی یہ حالت جس میں روح کا تعلق جسم کے ساتھ بہت معمولی رہ جاتا ہے اور وہ جسم کی قید سے کافی حد تک آزاد ہو چکی ہوتی ہے اس حالت میں اگر کسی انسان کا ادراک اپنی روح کے سفر میں شریک ہو جائے اور اسے مادی زندگی کے اس پار دوسرے عالم کی کوئی جھلک نظر آ جائے تو کچھ بعید از قیاس نہیں اور تاریخ میں ایسے واقعات ملتے ہیں جہاں اس قسم کے لوگوں نے عالم بالا کے کچھ مناظر کا مشاہدہ کیا...جن لوگوں کے بیانات میں نے پیچھے ڈاکٹر مودی کے حوالے سے نقل کئے ہیں اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ وہ جھوٹ اور دھوکے کے عمل دخل سے خالی ہیں تو ان کے یہ مشاہدات بھی اسی نوعیت کے ہو سکتے ہیں لیکن ان کے بارے میں چند باتیں ذہن نشین رکھنی ضروری ہیں:

❶ ......جن لوگوں کو یہ مناظر نظر آئے انہیں ابھی موت نہیں آئی تھی...لہٰذا جو کچھ انہوں نے دیکھا وہ دوسرے جہاں کی جھلکیاں تو ہو سکتی ہیں لیکن مرنے کے بعد پیش آنے والے واقعات نہیں...

❷ ......جس حالت میں ان لوگوں نے یہ مناظر دیکھے وہ زندگی ہی کی ایک حالت تھی اور کم از کم دماغ کے مخفی گوشوں میں ابھی زندگی باقی تھی...لہٰذا ان نظاروں میں دماغ کے تصرف کا امکان بعید از قیاس نہیں...

❸ ......جن لوگوں نے اپنے مشاہدات بیان کیے وہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ ان مشاہدات کی تفصیل وہ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتے، پھر بھی انہوں نے یہ کیفیات بیان کرنے کے لیے محدود لفظوں ہی کا سہارا لیا... چنانچہ یہ بات اب بھی مشکوک ہے کہ وہ الفاظ کے ذریعے ان کیفیات کو بیان کرنے میں کس حد تک کامیاب رہے؟ نیز انہیں کون سی بات کتنی صحت کے ساتھ یاد رہی؟

ان وجوہ سے ان مشاہدات کی تمام تفصیلات پر تو بھروسہ نہیں کیا جا سکتا، نہ انہیں مابعد الموت کے بارے میں کسی عقیدے کی بنیاد بنایا جا سکتا ہے... مابعد الموت کے

www.besturdubooks.net

جتنے حقائق ہمیں معلوم ہونے ضروری ہیں وہ وحی الٰہی کے بے غبار راستے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پہنچادیے ہیں اور وہ اپنی تصدیق کے لیے اس قسم کے بیانات کے محتاج نہیں لیکن ان مشاہدات کی بعض باتوں کی تائید قرآن وسنت کے بیان کردہ حقائق سے ضرور ہوتی ہے... مثلاً ان تمام بیانات کی یہ قدرِ مشترک قرآن و سنت سے کسی شک وشبہ کے بغیر ثابت ہے کہ زندگی صرف اس دُنیا کی حد تک محدود نہیں جو ہمیں اپنے گرد وپیش میں پھیلی نظر آتی ہے بلکہ دُنیا کے اس پار ایک عالم اور ہے جس کی کیفیات کا ٹھیک ادراک ہم مادی کثافتوں کی قید میں رہتے ہوئے نہیں کرسکتے، وہاں پیش آنے والے واقعات زمان ومکان کے ان معروف پیمانوں سے بالاتر ہیں جن کے ہم دنیوی زندگی میں عادی ہوچکے ہیں... یہاں ہم یہ تصور نہیں کرسکتے کہ ایک کام جسے انجام دینے کے لیے سالہا سال درکار ہوتے ہیں وہ ایک لمحہ میں کیسے انجام پاسکتا ہے؟ لیکن وہاں پیش آنے والے واقعات وقت کی اس قید سے آزاد ہیں... قرآن کریم فرماتا ہے:

"اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ"

(تمہارے پروردگار کے نزدیک ایک دن تمہاری گنتی کے لحاظ سے ایک ہزار سال کے برابر ہے)... (سورۃ الحج:۴۷)

یہ عالم کیا ہے؟ اس کے تقاضے کیا ہیں؟ اور اس تک پہنچنے کے لیے کس قسم کی تیاری ضروری ہے؟ یہی باتیں بتانے کے لیے انبیاء علیہم السلام تشریف لاتے ہیں کیونکہ یہ باتیں ہم صرف اپنے حواس اور اپنی عقل سے معلوم نہیں کرسکتے... آخری دور میں یہ باتیں ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی شریعت کے ذریعے بتادی ہیں اور جسے اس عالم کے لیے ٹھیک ٹھیک تیاری کرنی ہو، وہ اس شریعت کو سیکھ لے... اس پر اس عالم کے حقائق بھی واضح ہوجائیں گے اور وہاں تک پہنچنے کا صحیح طریقہ بھی آجائے گا (ذکر وفکر)

www.besturdubooks.net

موت کے بعد زندگی سے متعلق

ایک اہم فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے کے بارے میں کہ روزنامہ جنگ کراچی مورخہ 28/1/1998 بروز بدھ کالم، ناقابل فراموش میں ڈاکٹر سید امجد علی صاحب نے اپنا ایک واقعہ تحریر کیا ہے کہ ان پر دل کا دورہ 23/3/1984 کو پڑا وہ اس دورے کی طویل تفصیل تحریر فرماتے ہیں اور اس تفصیل میں تحریر فرمایا کہ میں 20 منٹ تک مُردہ رہا اور اس کے بعد مجھے مُردہ قرار دے دیا گیا۔

مرنے سے پہلے میں نے نور کا بنا ہوا ایک فرد اپنے قریب آتے ہوئے دیکھا تھا جس کے جسم سے چھوتے ہی میرے اپنے جسم کائنات نہایت تیزی کے ساتھ پاؤں کی طرف سے شروع ہو کر سر کی طرف سے نکل گیا اور میں مکمل روشنی کا ایک ہلکا پھلکا سا فرد بن گیا، میں اس نور کے آدمی کی رفاقت میں پُرسکون تھا۔ میں نے تمام وارڈ اور پھر شدید نگہداشت کے کمرے کا جائزہ لیا اور ایک کونے میں کھڑا ہو گیا، یہ سب کچھ پلک جھپکنے میں ہوا، میں روشنی کے آدمی کے ساتھ ساتھ اپنے جسم کے قریب ہی رہا اور دیکھتا رہا کہ میرے جسم کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ میرے دائیں جانب نور کا ایک سرخ ہالہ آناً فاناً میں بن چکا تھا۔ میں پُرسکون حالت میں سرنگ کے اس ہالہ کی روشنیوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا جیسے میں اپنے آپ کو ایک اور دُنیا کا فرد محسوس کرنے لگا تھا، اپنے جسم سے کیے جانے والے طبی عمل سے لاتعلق تھا، ہسپتال کے مختلف حصوں سے توانائی کی لہریں اوپر جا رہی تھیں، مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ لوگوں کی دُعائیں ہیں جب مجھے ٹیلی پیتھی

Best Urdu Books
www.besturdubooks.net

سے پیغام ملا کہ تمہیں واپس جانا ہے تو مجھے اچھا نہیں لگا مگر اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ میں ہوا میں تیرتا ہوا اپنے خالی جسم میں حلول کر گیا اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ ماضی میں بھی وزن کو اُٹھائے ہوئے پھرتا رہا ہوں اور آئندہ بھی وقت معین تک اس بوجھ کو گھسیٹنا ہے، پھر جب میری آنکھ کھلی تو میں دُنیا میں واپس لوٹایا جا چکا تھا۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

❶ ...... کیا کوئی شخص 20 منٹ مُردہ رہنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوسکتا ہے؟

❷ ...... کیا یہ ممکن ہے کہ مرنے والا کسی نورانی شخص کے ساتھ گھوم سکتا ہے؟

❸ ...... کیا کسی مرنے والے کی روح جو کچھ وہاں ہو رہا ہے وہ سب کچھ دیکھتی ہے؟ (سائل: حافظ نور محمد)

جواب فتویٰ

الجواب حامداً ومصلیاً.... مذکورہ شخص نے جن مناظر و واقعات کا مشاہدہ کیا ہے وہ موت کے بعد پیش آنے والے واقعات نہیں ہیں کیوں کہ اگر موت آ گئی ہوتی تو یہ دوبارہ دُنیا میں واپس نہ آتے، البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ سکتہ کی حالت میں از خود رفتگی کے عالم میں موت کے نزدیک پہنچ کر اس جہاں کی کچھ جھلکیاں نظر آئیں۔

اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ زندگی نام ہے جسم کے ساتھ روح کے قوی تعلق کا، جسم کے ساتھ روح کا تعلق جتنا مضبوط ہوگا زندگی کے آثار اتنے ہی زیادہ واضح اور نمایاں ہوں گے اور یہ تعلق جتنا کمزور ہوتا جائے گا زندگی کے آثار اتنے ہی کم ہوتے جائیں گے۔

بیداری کی حالت میں جسم اور روح کا یہ تعلق نہایت مضبوط ہوتا ہے اس لیے اس حالت میں زندگی اپنی بھرپور علامات اور مکمل خواص کے ساتھ موجود ہوتی ہے۔ اس حالت میں انسان کے تمام حواس کام کر رہے ہوتے ہیں، اس کے تمام اعضاء اپنے اپنے عمل کے لیے چوکس اور تیار ہوتے ہیں، انسان اپنے اختیار کو پوری طرح استعمال

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

کرتا ہے اور اس کے سوچنے اور سمجھنے پر کوئی رُکاوٹ موجود نہیں ہوتی لیکن نیند کی حالت میں جسم کے ساتھ روح کا تعلق قدرے کمزور پڑ جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ سونے کی حالت میں زندگی کی تمام علامتوں کا ظہور نہیں ہوتا وہ اپنے گردوپیش سے بے خبر ہو جاتا ہے، نیند کی حالت میں وہ اپنے اختیار سے اپنے اعضاء کو استعمال نہیں کر سکتا نہ اس وقت معمول کے مطابق سوچنے سمجھنے کی پوزیشن میں ہوتا ہے لیکن اس حالت میں بھی روح کا تعلق جسم کے ساتھ اتنا مضبوط ضرور ہوتا ہے کہ اس کے جسم پر وارد ہونے والے واقعات کا احساس باقی رہتا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص اس کے جسم میں سوئی چبھو دے تو اس کی تکلیف محسوس کر کے وہ بیدار ہو جاتا ہے۔

نیند سے بھی آگے ایک اور کیفیت بے ہوشی کی ہے۔ اس کیفیت میں جسم کے ساتھ روح کا رشتہ نیند کی حالت سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مکمل بیہوشی کی حالت میں انسان کے جسم پر نشتر بھی چلائے جائیں تو اسے تکلیف کا احساس نہیں ہوتا اور بیہوشی کی اس صفت سے فائدہ اُٹھا کر اس حالت کو بڑے بڑے آپریشنوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اس حالت میں انسان کے جسم سے زندگی کی بیشتر علامات اور خاصیتیں غائب ہو جاتی ہیں، البتہ دل کی دھڑکن اور سانس کی آمدورفت باقی رہتی ہے، جس سے اس کے زندہ ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

بے ہوشی سے بھی آگے ایک اور کیفیت بعض لوگوں پر شدید بیماری کے عالم میں طاری ہوتی ہے جسے عرف عام میں سکتہ سے تعبیر کیا جاتا ہے، اس حالت میں زندگی کی تمام ظاہری علامات ختم ہو جاتی ہیں اور صرف عام آدمی ہی نہیں، ڈاکٹر کو بھی بظاہر زندگی کی کوئی رمق معلوم نہیں ہوتی، دل کی دھڑکن بند ہو جاتی ہے، سانس رُک جاتا ہے، بلڈ پریشر غائب ہو جاتا ہے، جسم کی حرارت تقریباً ختم ہو جاتی ہے لیکن دماغ کے کسی مخفی گوشے میں زندگی کی کوئی برقی رو باقی ہوتی ہے۔ یہی وہ حالات ہیں جس میں ڈاکٹر صاحبان آخری چارہ کار کے طور پر تنفس یا دل کی دھڑکن کو بحال کرنے کے

www.besturdubooks.net

لیے کچھ مصنوعی طریقے آزماتے ہیں۔ بعض افراد پر یہ طریقے کامیاب ہوجاتے ہیں اور مریض اس عمل کے بعد معمول کی زندگی کی طرف لوٹ آتا ہے اور اس کے واپس آجانے ہی سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ وہ ابھی تک مرا نہیں تھا اور اس کی روح بالکلیہ جسم سے جدا نہیں ہوتی، یہ زندگی کا کمزور ترین درجہ ہے جس میں روح کا تعلق انسان کے جسم کے ساتھ بہت معمولی سا رہ جاتا ہے، پھر روح کا تعلق جسم سے جتنا کمزور ہوتا جاتا ہے اتنی ہی وہ جسم کے قید سے آزاد ہوتی ہے۔

نیند کی حالت میں یہ آزادی کم ہے، بے ہوشی کی حالت میں اس سے زیادہ اور سکتہ کی حالت میں اس سے بھی زیادہ، لہٰذا سکتہ کی یہ حالت جس میں روح کا تعلق جسم کے ساتھ بہت معمولی رہ جاتا ہے اور جسم کی قید سے کافی حد تک آزاد ہوچکی ہوتی ہے۔ اس حالت میں اگر کسی انسان کا ادراک اپنی روح کے سفر میں شریک ہوجائے اور اس مادی زندگی کے اس پار دوسرے عالم کی کوئی جھلک نظر آجائے تو کچھ بعید از قیاس نہیں اور تاریخ میں ایسے واقعات ملتے ہیں جہاں اس قسم کے لوگوں نے عالم بالا کے کچھ مناظر کا مشاہدہ کیا لیکن اس بارے میں چند باتیں ذہن نشین رکھنی ضروری ہیں۔

❶ ...... مذکورہ شخص نے اور ان کے علاوہ جن لوگوں کو یہ مناظر نظر آئے نہیں ابھی تک موت نہیں آئی تھی۔ لہٰذا جو کچھ انہوں نے دیکھا وہ دوسرے جہاں کی جھلکیاں تو ہوسکتی ہیں لیکن مرنے کے بعد پیش آنے والے واقعات نہیں۔

❷ ...... جس حالت میں ان لوگوں نے یہ مناظر دیکھے وہ زندگی ہی کی ایک حالت اور کم از کم دماغ کے مخفی گوشوں میں ابھی زندگی باقی تھی، لہٰذا ان نظاروں میں دماغ کے تصرف کا امکان بعید از قیاس نہیں۔

الجواب صحیح: احقر محمود اشرف عفا اللہ ۱۴۱۹/۵/۲۴ھ

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ، دار الافتاء دار العلوم کراچی نمبر ۱۴، ۱۴۱۹/۵/۲۴ھ

www.besturdubooks.net

من عاش بعد الموت

یعنی موت کے بعد کی زندگی

علامہ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ کی عربی کتاب ''من عاش بعد الموت'' کا ترجمہ

علامہ حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ کے مختصر حالات

وہ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس قرشی (یعنی قرشی قبیلہ کے) ہیں...ان کے آزاد کردہ غلام ہیں جو بغداد کے رہنے والے ہیں اور ابن ابی الدنیا کے نام سے مشہور ہیں...

Besturdubooks

آپ کے اساتذہ کرام

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد احمد بن ابراہیم موصلی، احمد بن ابراہیم دورقی، علی بن ابن الجعد، ابراہیم بن المنذر الخزامی، خلف بن ہشام البزار، زہیر بن حرب، عبداللہ بن عون الخزار، سریج بن یونس، سعید بن سلمان الواسطی، کامل بن طلحہ الجحدری ، منصور بن ابی مزاحم، ابوعبید القاسم بن سلام، ابوالاحوص محمد بن حیان بغوی، محمد بن سعد کاتب الواقدی، داؤد بن رشید، حسن بن حماد (سجادہ) امام بخاری، امام ابوداؤد بجسانی اور بہت سے لوگوں سے روایت کیا...

آپ کے تلامذہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ سے ابن ماجہ نے تفسیر میں اور ابراہیم بن الجفید اور وہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھیوں میں سے ہیں...حارث بن اسامہ جو آپ کے اساتذہ کرام

www.besturdubooks.net

میں سے ہیں... عبدالرحمٰن بن ابو الحاتم ابوعلی خزیمہ، ابو العباس بن عقدہ، عبداللہ بن اسماعیل بن بریہ الہاشمی، ابوالبشر دولابی، محمد بن خلف، وکیع، ابوجعفر بن البختر ی، ابوبکر محمد بن احمد بن ابوخلف، ابوسہل بن زیاد القطان، محمد بن یحییٰ بن سلیمان المروزی، ابوبکر احمد بن مروان الدینوری، ابوعلی الحسین بن صفوان البرزعی، ابوالحسن احمد بن عمر النیشاپوری، علی بن الفرج بن ابی روح العکبر ی، ابوبکر النجاد، ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی اور ایک بڑی جماعت نے روایت کیا...

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تعریف میں علماء کرام نے جو الفاظ ارشاد فرمائے...

علامہ ابو الحاتم رازی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بغدادی صدوق (سچے) ہیں... علامہ ابن الجوزی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ صاحب مروت، ثقہ اور صدوق ہیں... علامہ مزی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ حافظ ہیں اور مشہور تصانیف والے ہیں... علامہ ذہبی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان کی تصانیف بہت زیادہ ہیں جن میں پرانی اور عجیب باتیں ہیں...

علامہ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ حافظ ہیں ہر فن میں تصنیف کرنے والے ہیں... بہت سی تصانیف میں مشہور ہیں جو نافع ہیں اور شائع ذائع ہیں... رقاق وغیرہ میں علامہ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ صدوق ہیں، حافظ ہیں، تصانیف والے ہیں... علامہ ابن تغری بردی نے فرمایا کہ وہ عالم، زاہد، متقی، عبادت گزار تھے اور ان کی تصانیف خوبصورت تھیں اور لوگ آپ کے بعد آپ کی تصانیف کے محتاج ہیں... ان فنون کی وجہ سے جن کو انہوں نے جمع کیا ہے اور آپ سے بڑی مخلوق نے روایت کیا اور آپ کی ثقاہت، سچائی اور امانت داری پر متفق ہیں...

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ۲۸۱ھ میں وفات پائی اور بغداد کے مغرب واقع شونیزیہ (مقام) پر دفن ہوئے... (''تمت بعون اللہ وتوفیقه غفراللہ له وتقبل جهده ورفقه لما يحب ويرضیٰ'')

www.besturdubooks.net

مقدمہ

ان الحمدللّٰہ، نحمده و نستعینه ونستغفره، ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا وسیئات اعمالنا، من یهده اللّٰہ فلا مضل له، ومن یضلل فلا هادی له، وأشهد أن لا اله الا اللّٰہ، وأن محمّداً عبده ورسوله صلی اللّٰہ علیه وسلّم... (یٰاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوااللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَاتَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ) (یٰاَیُّهَاالنَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوااللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا...) (یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ. وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا)

امابعد! بعث بعدالموت پر ایمان لانا یہ ارکان ایمان میں سے ہے...اس کا منکر کافر ہے اس پر اجماع مسلمین ہے...مشرکین مکہ نے بعث بعدالموت کا انکار کیا جیسا کہ ان کا طریقہ رہا ہے اس کے متعلق اللہ عزوجل فرماتے ہیں... "وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ" کہ جب ان سے سوال کیا جاتا کہ آسمان و زمین کو کون پیدا کرنے والا ہے تو وہ کہتے ہیں "اللہ"...زمین وآسمان کے پیدا کرنے میں تو "اللہ" کہتے ہیں لیکن دوبارہ زندہ کر کے اُٹھائے جانے کے منکر ہیں..."اَئِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ" کہ جب ہم مرجائیں گے اور ہم مٹی ہوجائیں گے تو کیا پھر دوبارہ اُٹھائے جائیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے ان پر دُنیا وآخرت میں ذلت و

www.besturdubooks.net

رسوائی کا پردہ ڈال دیا... "مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ" اس دن کافروں کو طرق وزنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھو گے اور ان کے کُرتے تارکول کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر لپٹی ہوگی...

بعث بعد الموت کے متعلق قرآن پاک میں کئی مثالیں دی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہیں اور دوبارہ زندہ کیا جائے گا... جیسا کہ سورۃ بقرہ کی آیت میں ہے "فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ط كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى" تو ہم نے کہا کہ اس مُردے کے ساتھ گائے کا ایک حصہ مس کرو، اسی طرح اللہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے...

اور دوسری مثال زمین کو بنجر ہونے کے بعد سرسبز بنا دینا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اِنَّ الَّذِيْ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى" اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور اپنی پیدا کردہ مخلوق کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں "اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِ ىَ الْمَوْتٰى" کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مُردوں کو پھر سے زندہ کر دے...

بعث بعد الموت کا مسئلہ ایمان کے ارکان میں سے ایک رُکن ہے... یہ کتاب پڑھنے والے کو یاد دلا دے گی کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے... اس رسالہ میں بہت سارے آثار کو جمع کیا گیا ہے تاکہ اس سے نصیحت بھی حاصل ہو اور عبرت بھی... جیسا کہ کسی کہنے والے نے سوال کیا کہ کیا اس رسالہ کے پڑھے جانے کے بغیر پھر کوئی مومن نہیں ہو سکتا تو اس کا جواب دیا کہ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوبارہ جی اُٹھنے پر یقین تھا لیکن پھر بھی فرمایا "بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ" کہ میرا یہ سوال اطمینان قلبی کے لیے ہے... گویا اس کتاب کے پڑھنے والے قارئین کے ایمان میں اضافہ ہوگا اور ہدایت میں ترقی حاصل ہوگی اور دل میں مزید اطمینان بڑھے گا... "فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" چنانچہ جب حقیقت کھل کر سامنے آ گئی تو وہ بول اُٹھا کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے...

www.besturdubooks.net

مصنف کتاب کہتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کی تحقیق میں اور طبع میں دو کتابوں سے مدد لی، ایک المانیۃ دوسری نسخہ احمد یہ حلب سے... یہ کتاب مکمل نہیں تھی... اس نسخہ میں بھی جو مطبوع ہے طبع اسلامیہ مصر سے... اس کتاب میں مندرجہ ذیل چیزوں کا لحاظ رکھا....

❶ میں نے اس کتاب کی طبع میں ان دونوں سے مدد حاصل کی...

❷ اس کتاب میں احادیث وآثار کی تخریج تفصیلاً کی گئی ہے اور اس کتاب میں حدیث کو سند کے ساتھ ذکر کیا گیا تا کہ قارئین حدیث کی صحت کو بھی پہچان سکیں...

❸ بعض الفاظ کی لغات بھی لکھ دی گئی ہیں جن کا ضبط قارئین کے لیے مشکل تھا

اللہ تعالیٰ سے یہی سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس میں کمی بیشی کو معاف فرمائے... "ابو معاذ أیمن بن عارف الدمشقی"

مرنے کے بعد کھانا کھایا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں ایک انصاری نوجوان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ بہت ہی جلدی مر گیا... بس ہم نے اس کی آنکھیں بند کر دیں اور اس کے اوپر کپڑا ڈال دیا... پس ہم میں سے کسی نے اس کی والدہ (محترمہ) سے کہا کہ تو ثواب کی اُمید رکھ! اس نے کہا کیا وہ مر چکا ہے؟ ہم نے کہا کہ جی ہاں اس نے کہا کہ کیا وہ حق ہے جو تم کہہ رہے ہو؟ ہم نے کہا جی ہاں! پس اس نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور کہا اے اللہ! بے شک میں تجھ پر ایمان لائی اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی... پھر جو بھی مجھ پر مشکل آن پڑی اور میں نے تجھے پکارا تو تو نے میرے غم کو دور کر دیا... پس اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتی ہوں کہ آج مجھ پر یہ مصیبت نہ ڈال (راوی نے) فرمایا کہ فوت شدہ انصاری کے چہرے سے کپڑا ہٹایا گیا... پس ہم اس طرح رہے یہاں تک کہ ہم نے کھانا کھایا اور اس نے بھی ہمارے ساتھ کھانا کھایا...

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

زندہ آدمی کا کفن

حضرت صالح مری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے انہیں بیان کیا کہ ان کی ایک بوڑھی پڑوسن تھی جو بڑی عمر والی، بہری، اندھی اور لنجی تھی...اس کا لوگوں میں سے کوئی نہ تھا سوائے اس کے بیٹے کے جو اس کی ضروریات کے لیے کوشش کرتا تھا...وہ مر گیا...ہم اس کے پاس آئے اور اس کو آواز دی کہ (اے اماں جان) تو اپنی مصیبت کی اللہ تعالیٰ سے ثواب کی اُمید رکھ تو اس نے کہا کیا ہوا؟ کیا میرا بیٹا مر گیا؟ پھر اس نے یوں دعا کی اے میرے مولا! میرے حال پر رحم کر مجھ سے میرا بیٹا نہ لے اور میں بہری ہوں، اندھی ہوں اور لنجی ہوں، میرا کوئی نہیں...اے میرے مولا! مجھ پر اس معاملے سے رحم کر (راوی نے) فرمایا کہ میں نے کہا کہ اس کی عقل چلی گئی ہے پس میں بازار کی طرف چلا، پس میں نے اس کا کفن خریدا اور لے آیا اور وہ بیٹھا ہوا تھا...

Best Urdu Books

وفات کے بعد کلام

حضرت اسماعیل بن ابو خالد سے روایت ہے فرمایا کہ ہمارے پاس یزید بن نعمان بن بشیر اپنے والد نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط لائے (جس میں لکھا تھا) اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور خوب رحم کرنے والا ہے...نعمان بن بشیر کی طرف سے اُم عبداللہ بنت ابو ہاشم کی طرف...تجھ پر سلامتی ہو...پس بے شک آپ کی طرف اس اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں...بے شک آپ نے میری طرف لکھا تھا کہ میں آپ کی طرف زید بن خارجہ کی شان لکھوں تو بے شک ان کی شان میں سے یہ بات ہے کہ ان کو ان کے حلق میں (شدید) درد نے آ پکڑا حالانکہ اس دن وہ مدینہ (منورہ) کے صحیح ترین آدمی تھے...پس وہ ظہر اور عصر کے درمیان وفات پا گئے...پس ہم نے ان کو ان کی پیٹھ کے بل لٹا دیا اور ان کو دو چادریں اور ایک کپڑا اوڑھا دیا...

www.besturdubooks.net

پس میرے پاس خواب میں کوئی آنے والا آیا اس حال میں کہ میں مغرب کے بعد آرام کر رہا تھا... پس اس نے کہا کہ بے شک زید اپنی وفات کے بعد بول پڑا... پس میں اس کی طرف تیزی سے لوٹا اس حال میں کہ انصار میں سے بہت سی قوم (ان کے پاس) حاضر تھی اور وہ یوں کہہ رہا تھا...

معتدل قوم کا سب سے زیادہ صبر کرنے والا جو کہ اللہ تعالیٰ (کے حکم) کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتا تھا، لوگوں کو یہ حکم نہیں دیتا تھا کہ ان کا قوی ان کے ضعیف کو کھا جائے... وہ اللہ کے بندے امیر المؤمنین (عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں تو ان کی زبان پر بولنے والے نے کہا کہ (انہوں نے) سچ کہا، سچ کہا، یہ پہلے خط میں تھا...

راوی نے فرمایا کہ پھر کہا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المؤمنین وہ لوگوں کے بہت سے جرم معاف کر دیا کرتے تھے، دو راتیں گزر گئیں اور باقی چار راتیں رہ گئیں، پھر لوگوں میں اختلاف ہو گیا اور ان میں سے بعض نے بعض کو کھا لیا... پس کوئی نظام نہیں ہے، رشتہ داریوں کو مباح کر دیا گیا، پھر مؤمنین باز رہے... پس انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کی مشیت... اے لوگو! اپنے امیر کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اطاعت کرو، پس جس نے پیٹھ پھیری تو اس سے (اس کے) خون کا معاہدہ ہرگز نہ ہوگا... اللہ تعالیٰ کا حکم پہلے سے ہی مقدر ہو چکا ہوتا ہے... اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے... یہ جنت ہے اور یہ دوزخ ہے اور نبی اور صدیقین فرماتے ہیں تم پر سلامتی ہو...

اے عبداللہ بن رواحہ! کیا آپ کو میرے لیے خارجہ رضی اللہ عنہ، اس کے والد صاحب اور سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی خبر ہے جو کہ اُحد کے دن قتل ہو گئے تھے (اس نے کہا) ہرگز نہیں بے شک وہ (دوزخ) دہکنے والی ہے، کھال اُتارنے والی ہے، کلیجے کو (کھینچنے والی ہے) وہ پکارتی ہے ہر اس شخص کو جس نے پیٹھ دکھائی اور منہ موڑا اور جمع کیا اور سنبھال کر رکھا... پھر اس کی آواز پست ہو گئی...

www.besturdubooks.net

پس قبیلہ والوں نے اس کے کلام کے بارے میں سوال کیا جو پیچھے گزری تو (لوگوں نے) کہا کہ ہم نے اسے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا خاموش با خاموش! پس ہم میں سے بعض نے بعض کو دیکھا تو اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ آواز کپڑے کے نیچے سے تھی...

پس ہم نے اس کے چہرے کو کھولا تو اس نے کہا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں... اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں...

پھر فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ جو اپنے جسم کے اعتبار سے کمزور تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے اعتبار سے قوی تھے... (تو ان کی زبان پر کہنے والے نے کہا کہ) انہوں نے سچ کہا، انہوں نے سچ کہا، اور یہ پہلے خط میں تھا...

ایک اور واقعہ

حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی کو موت آ پہنچی... پس وہ مر گیا... پس لوگوں نے ان کو کپڑے سے ڈھانپ دیا... پھر وہ بولا اور کہا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں قوی ہیں اور اس چیز میں کمزور ہیں جن کو (ظاہری) آنکھیں دیکھتی ہیں اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) امین ہیں اور عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) ان کے طریقہ پر ہیں، عدل منقطع ہو گیا اور قوی نے ضعیف کو کھا لیا...

مردہ جسم کی متحرک زبان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو انصار ان کو غسل دینے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھے... یہاں تک کہ عنقریب ان میں کچھ (لڑائی جھگڑا وغیرہ) ہونے کا خطرہ ہو گیا... پھر ان سب کی رائے اس بات پر متفق ہو گئی کہ پہلے ان کو غسل دیں... پھر ہر

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

قبیلہ سے اس کا سردار آئے اور اس پر تیسری مرتبہ پانی ڈالے اور میں داخل ہونے والوں میں شامل ہوا... پس جب ہم اس پر پانی ڈالنے کے لیے گئے وہ بولا دو دن گزر گئے اور چار دن باقی رہ گئے... پس لوگوں کے غنی نے ان کے فقیر کو کھالیا... پس وہ (آپس میں) ٹوٹ گئے، پس ان کا کوئی نظام نہیں رہا... حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نرم مزاج ہیں، مؤمنین پر رحم کرنے والے کفار پر سخت ہیں... اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈرنے والے نہیں ہیں...

اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) نرم مزاج ہیں، رحم کرنے والے ہیں، کفار پر سخت ہیں، اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے اور تم (بھی) عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کے طریقہ پر ہو... پس سنو اور مان لو...

پھر (ان کی آواز) پست ہوگئی... پس کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی زبان حرکت کر رہی ہے اور جسم مُردہ ہے...

زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کی کرامت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ انصار کے رؤسا میں سے تھے... ان کے والد (خارجہ بن سعد) اور ان کے بھائی سعد بن خارجہ اُحد کے دن شہید ہوگئے تھے... پس وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کی خلافت کے زمانہ میں اور حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کی خلافت کے دو سال تک زندہ رہے... ایک مرتبہ وہ ظہر اور عصر کے درمیان مدینہ کے راستوں میں سے کسی راستہ میں چل رہے تھے کہ اچانک گر گئے اور وفات پاگئے... پس انصار کو اس کی خبر ہوئی تو وہ ان کے پاس آئے اور ان کو اُٹھا کر ان کے گھر لے گئے... پس انہوں نے ان کو ایک کمبل اور دو چادریں اوڑھادیں اور گھر میں انصار کی خواتین ان پر رو رہی تھیں اور ان کے مرد (بھی رو رہے تھے) وہ اسی حال میں (روتے) رہے کہ مغرب

www.besturdubooks.net

اور عشاء کے، درمیان انہوں نے آ واز سنی کوئی کہہ رہا تھا خاموش ہو جاؤ...پس انہوں نے دیکھا کہ آ واز کپڑوں کے نیچے سے تھی...پس انہوں نے ان کے چہرے اور سینے سے (کپڑے کو) ہٹایا...پس کیا دیکھتے ہیں کہ کوئی کہنے والا ان کی زبان پر کہہ رہا ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جو اَن پڑھ ہیں، خاتم النبیین ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے... یہ پہلی کتاب میں تھا...پھر کہنے والے نے ان کی زبان پر کہا (انہوں نے) سچ کہا، سچ کہا، سچ کہا...پھر ان کی زبان پر کہنے والے نے کہا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اللہ تعالیٰ کے رسول کے خلیفہ سچے امانت دار ہیں، وہ شخص ہیں اپنے جسم کے اعتبار سے کمزور، اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں طاقت ور تھے...یہ پہلی کتاب میں تھا...پھر ان کی زبان پر کہنے والے نے کہا کہ (انہوں نے) سچ کہا، سچ کہا، سچ کہا...

پھر فرمایا کہ معتدل قوم کا بردبار ترین (آدمی) جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتا جو لوگوں کو منع کرتا تھا کہ ان کا قوی ضعیف کو کھائے، وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) امیر المؤمنین ہے... یہ پہلی کتاب میں لکھا تھا...پھر اس کی زبان پر کہنے والے نے کہا کہ (انہوں نے) سچ کہا، سچ کہا، سچ کہا...

پھر فرمایا کہ حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) امیر المؤمنین ہیں اور وہ لوگوں کی خطائیں معاف کرتے ہیں، دو راتیں گزر گئیں، دو سالوں کو دو راتیں بنا دیا گیا اور باقی چار سال رہ گئے ہیں اور ان کا کوئی نظام نہیں ہے اور رشتہ داریوں کو مباح کر دیا گیا اور قیامت قریب ہوگئی اور لوگوں میں سے بعض نے بعض کو کھالیا، پھر مؤمنین باز آ گئے اور (انہوں نے) کہا اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کی مشیت...پس تم اپنے امیر کی طرف متوجہ ہو...پس سنو اور اطاعت کرو...پس بے شک وہ تمہارے طریقے پر ہے...

پس جو شخص اس کے بعد بھی منہ پھیر لے گا تو اس کے خون کا معاہدہ ہرگز نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ ہو کر رہا ہے...(یہ الفاظ) دو مرتبہ (کہے) پھر کہا کہ یہ دوزخ ہے اور یہ جنت

www.besturdubooks.net

ہے اور یہ انبیاء کرام علیہم السلام اور شہید ہیں... اے عبداللہ بن رواحہ السلام علیکم! کیا تجھے میرے والد خارجہ اور سعد کے بارے میں معلوم ہے؟ اپنے باپ اور بھائی کے بارے میں (سوال کرتے ہیں) جو اُحد کے دن شہید ہوئے... پھر فرمایا: "كَلَّآ اِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰىo تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰىo وَجَمَعَ فَاَوْعٰى"

(ہرگز نہیں، بے شک وہ (دوزخ) دہکنے والی ہے، کھال اُتارنے والی ہے، کلیجے کو (کھینچنے والی) وہ پکارتی ہے ہر اس شخص کو جس نے پیٹھ دکھائی اور منہ موڑا اور جمع کیا اور سنبھال کر رکھا)...

پھر فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں... "السلام علیک یا رسول اللہ ورحمة اللہ وبرکاته"......(سلام ہو آپ پر، اے اللہ کے رسول! اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت)...

Best Urdu Books

حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے کہا گیا کہ بے شک زید بن خارجہ موت کے بعد بولے... پس میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا، پس میں اس کے سر کے پاس بیٹھ گیا تو میں نے اس کا کلام سنا، وہ یہ کہہ رہا تھا "اَلْاَوْسَطُ اَجْلَدُ الْقَوْمِ الخ"

ایک اور روایت

حضرت عبداللہ بن عبیداللہ انصاری سے روایت ہے کہ مسیلمہ کے مقتولین میں سے ایک آدمی نے کلام کیا... پس اس نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں... ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ نرم مزاج رحم کرنے والے ہیں...

امت کا خوش نصیب فرد

حضرت علی بن عبیداللہ غطفانی اور حفص بن یزید رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ ابن حراش نے قسم کھائی کہ وہ کبھی بھی نہیں ہنسیں گے... یہاں تک

www.besturdubooks.net

کہ انہیں پتہ چل جائے کہ وہ جنت میں جائیں گے یا دوزخ میں...پس وہ اسی طرح قائم رہے، انہیں کوئی بھی ہنستا نہیں پاتا تھا...پس جب وہ فوت ہوئے تو وہ ہنسے...

(راوی نے) فرمایا کہ یہ بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ بنی عبس کے بھائی نے سچ کہا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت میں سے ایک آدمی موت کے بعد بولے گا جو خیر التابعین میں سے ہوگا...

بوقت غسل مسکراہٹ

حضرت حارث غنوی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے فرمایا کہ ربیع بن حراش نے قسم کھائی کہ ان کے دانت ہنسنے کے لیے نہیں چمکیں گے... یہاں تک کہ وہ جان لیں کہ ان کا ٹھکانہ کہاں ہے...پس وہ نہیں ہنسے مگر مرنے کے بعد...اوران کے بھائی ربعی نے ان کے بعد قسم کھائی کہ وہ نہیں ہنسیں گے، یہاں تک کہ وہ جان لیں کہ وہ جنت میں ہیں یا دوزخ میں...

حارث غنوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تحقیق ان کو غسل دینے والے نے مجھے خبر دی کہ وہ اپنے تختے پر مسکراتے رہے اور ہم ان کو غسل دے رہے تھے... یہاں تک کہ ہم اس سے فارغ ہوئے...

شہادت کی تمنا

حضرت ابو عاصم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے ذکر کیا کہ میرے ماموں پر غشی طاری ہوگئی...پس ہم نے انہیں کپڑا اوڑھا دیا اور اس کو غسل دینے کے لیے اُٹھے...پس اس نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور کہا کہ ''اے اللہ! مجھے موت نہ دے یہاں تک کہ مجھے اپنے راستہ میں لڑنا نصیب فرما...'' (راوی نے) فرمایا اس کے بعد وہ زندہ رہے یہاں تک کہ وہ بہادروں کے ساتھ شہید ہو گئے...

www.besturdubooks.net

معاملہ آسان ہے

"رُؤبہ" بنت بیجا سے روایت ہے کہ وہ شدید مرض میں بیمار ہوگئیں... یہاں تک کہ ان کے علم کے مطابق مر گئیں... پس انہوں نے اسے غسل دیا اور کفن پہنایا، پھر شان یہ ہے کہ اس نے حرکت کی اور ان کی طرف دیکھا اور کہا کہ خوشخبری سنو! بے شک میں نے معاملہ اس سے زیادہ آسان پایا جس سے تم ڈرایا کرتے تھے اور میں نے یہ بات پائی کہ قطع رحمی کرنے والا، شراب پینے کا عادی اور مشرک جنت میں داخل نہیں ہوگا...

حالات کی اطلاع

صالح بن حیی فرماتے ہیں کہ مجھے میرے پڑوسی نے خبر دی کہ ایک شخص کی روح قبض کی گئی... پس اس کے سامنے اس کے اعمال پیش کیے گئے تو اس نے کہا کہ مجھے نہیں دکھلایا کوئی ایسا گناہ جس سے میں نے استغفار کرلیا ہو مگر یہ کہ میرے لیے اس کو معاف کردیا ہو اور میں نے کوئی ایسا گناہ نہیں دیکھا جس سے میں نے استغفار نہ کیا ہو مگر میں نے اسے ویسا ہی پایا جیسا تھا...

فرمایا: حتیٰ کہ انار کا دانہ جسے میں نے ایک دن اُٹھایا تھا... پس اس کے ذریعے میرے لیے ایک نیکی لکھی گئی اور ایک رات میں نماز پڑھنے کے لیے اُٹھا... پس میں نے اپنی آواز کو بلند کیا تو میرے پڑوسی نے سن لیا... پس وہ اُٹھا اور اس نے نماز پڑھی... پس اس کے بدلہ میرے لیے نیکی لکھی گئی اور ایک دن میں نے ایک مسکین کو ایسی قوم کے سامنے ایک درہم دیا کہ میں نے اس کو اس (قوم) کی وجہ سے ہی دیا تھا... پس میں نے اس کو نہ اپنے لیے پایا اور نہ ہی اپنے خلاف...

بغض صحابہ کی سزا

حضرت عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے کہ کوفہ میں ایک شخص تھا جو کفن دیا کرتا تھا... پس ایک آدمی مر گیا تو اسے کہا گیا تو اس نے کفن لیا اور چلا... یہاں تک کہ میت

www.besturdubooks.net

کے پاس پہنچ گیا...اس حال میں کہ اس پر کپڑا اڈھکا ہوا تھا...پس اس نے سانس لیا اور اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور کہا کہ مجھ پر پانی ڈالو، مجھے ہلاک کردو...آگ' مجھے ہلاک کردو، آگ...ہم نے اس سے کہا کہ تو لا الٰہ الا اللہ کہہ، اس نے جواب دیا کہ میں اس کے کہنے کی طاقت نہیں رکھتا (تو) کہا گیا کہ کیوں؟ اس نے کہا کہ میرے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو گالیاں دینے کی وجہ سے...

مُردے کا کلام

حضرت غلف بن حوشب فرماتے ہیں کہ مدائن میں ایک شخص وفات پا گیا...جب لوگوں نے اس پر کپڑا اڈھانک دیا تو قوم کے بعض افراد اُٹھ گئے اور بعض باقی رہے کہ کپڑا متحرک ہوا...پس وہ بولا، اس نے اس کپڑے کو خود سے ہٹایا...پس اس نے کہا کہ ایک قوم ہے جو اپنی داڑھیوں کو اس مسجد میں رنگتی ہے...یعنی مدائن کی مسجد وہ قوم ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو لعنت کرتی ہے اور ان سے تبریٰ کرتی ہے جو (فرشتے) میرے پاس میری روح قبض کرنے آئے وہ ان لوگوں کو لعنت کرتے ہیں اور ان سے تبریٰ کرتے ہیں...ہم نے کہا اے فلاں! شاید تو (بھی) اس کی وجہ سے کچھ مبتلاء (عذاب) ہوا ہوگا تو اس نے کہا "استغفر اللّٰه، استغفر اللّٰه"......(میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں) پھر وہ ایسے ہوگیا جیسے ایک کنکری تھی جو ماردی گئی ہو...(یعنی وہ بالکل مردہ ہوگیا)

ایک اور واقعہ

ابوالخصیب نے ذکر فرمایا کہ میں موچی تھا اور میں جس میت کے بارے میں سنتا کہ وہ مرگئی ہے میں اس کو ضرور کفن دیتا...فرمایا کہ میرے پاس ایک آدمی آیا، پس اس نے کہا کہ یہاں پر ایک میت ہے جو مرگئی ہے اور اس کے پاس کفن نہیں ہے...میں نے اپنے ساتھی کو کہا کہ میرے ساتھ چل...پس ہم چلے اور اس کے پاس آئے...پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ بیٹھے ہیں اور ان کے درمیان میت ہے جو ڈھکی ہوئی ہے اور

www.besturdubooks.net

اس کے پیٹ پر کچی اینٹیں ہیں یا گارے کا ڈلا ہے... پس میں نے کہا کہ تم اس کو غسل دینا شروع نہیں کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اس کا کفن نہیں ہے... پس میں نے اپنے ساتھی کو کہا چل! تا کہ ہم کفن لے آئیں... پس وہ چلا اور میں قوم کے ساتھ بیٹھ گیا...

ہم بیٹھے ہی ہوئے تھے کہ وہ کودا اور اپنے پیٹ سے اینٹ یا گارے کا ڈلا گرا دیا اور بیٹھ گیا اور وہ یوں کہہ رہا تھا کہ آگ، آگ... پس میں نے کہا کہ تو لا الٰہ الا اللہ کہہ، اس نے کہا کہ یہ میرے لیے نافع نہیں ہے... اللہ تعالیٰ کوفہ کے بڑوں پر لعنت کرے، انہوں نے مجھے دھوکہ میں ڈال دیا، یہاں تک کہ میں نے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالی دی، پھر مُردہ ہو کر گر گیا... پس میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم اس کو کفن نہیں دیں گے، پس میں اُٹھ گیا اور اس کو کفن نہیں دیا...

تفصیلی روایت

ابوالخصیب بشیر نے فرمایا کہ میں خوشحال تاجر مرد تھا اور کسریٰ کے شہروں میں رہتا تھا اور یہ ابن ہبیرہ کے طاعون کا زمانہ تھا... پس میرے پاس میرا ملازم آیا جسے اشرف کہا جاتا تھا تو اس نے کہا کہ بے شک یہاں پر شہر کے بعض سرائے میں مرا ہوا آدمی ہے اس کے لیے کفن نہیں ملتا... فرمایا کہ میں اپنے جانور پر (سوار ہو کر) چلا... یہاں تک کہ اس سرائے پر پہنچ گیا... پھر میں اس میت آدمی کے پاس پہنچ گیا جس کے پیٹ پر اینٹیں تھیں اور اس کے اِردگرد اس کے ساتھیوں کی جماعت تھی... پس انہوں نے اس کی عبادت اور اس کی فضیلت کا ذکر کیا...

بس میں نے ایک کفن کے خریدنے کا پیغام بھیجا اور ایک گورکن کی طرف قبر کھودنے کا پیغام بھیجا... فرمایا کہ ہم نے اس کے لیے اینٹیں تیار کیں اور اس کے لیے پانی گرم کرنے بیٹھ گئے تا کہ اس کو غسل دیں، ہم اسی طرح مشغول تھے کہ اچانک میت کو دی اینٹیں اس کے پیٹ سے گر گئیں اور وہ ہلاکت اور بربادی کی آوازیں لگا رہا

www.besturdubooks.net

تھا... پس جب اس کے ساتھیوں نے یہ منظر دیکھا تو ان میں سے بعض اس سے متفرق ہو گئے... میں اس کے قریب ہو گیا... پس میں نے اس کے بازو کو پکڑ کر ہلایا، پھر میں نے کہا کہ تو نے کیا دیکھا اور تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے کوفہ کے سرداروں کے ساتھ دوستی کی... پس انہوں نے مجھے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالی دینے اور ان سے براءۃ پر اپنے دین میں داخل کر لیا... فرمایا کہ میں نے کہا کہ تو اللہ پاک سے استغفار کر اور دوبارہ ایسا نہ کر تو اس نے کہا کہ مجھے یہ بات نفع نہیں دیتی اور تحقیق اس (چیز نے) مجھے میرے ٹھکانے یعنی دوزخ تک پہنچا دیا... مجھے یہ دکھلا دیا گیا پھر مجھے کہا گیا کہ بے شک عنقریب تو اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹایا جائے گا تو ان کو وہ سب کچھ بتا دینا جو تو نے دیکھا، پھر تو اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جائے گا...

پس میں کیا بتاؤں اس کی بات پوری ہوئی کہ وہ دوبارہ اپنی پہلی حالت پر مُردہ ہو کر لوٹ آیا... پس میں نے انتظار کیا، یہاں تک کہ میرے پاس کفن لایا گیا، پس میں نے اس کو پکڑا، پھر کہا کہ میں نہ اس کو کفن دیتا ہوں اور نہ غسل دیتا ہوں اور نہ ہی اس پر نماز جنازہ پڑھتا ہوں... پھر میں واپس لوٹ آیا، پس مجھے خبر دی گئی کہ وہ جماعت جو اس کے ساتھ تھی وہی لوگ ہیں جو اس کے غسل، دفن اور اس پر نماز جنازہ سے لوٹ آئے اور انہوں نے اس قوم کو کہا جس نے اسی طرح سنا جیسے میں نے سنا اور ایسے ہی علیحدہ ہوئے جیسے، میں علیحدہ ہوا، کون سی چیز ہے جس نے تمہیں ہمارے ساتھی سے وحشت میں ڈال دیا وہ تو شیطان کا اچکنا تھا جو اس کی زبان پر بولا...

خلف نے عرض کیا کہ میں نے کہا اے ابوالخصیب! یہ بات جو آپ نے مجھے بیان کی آپ کے سامنے پیش آئی؟ فرمایا کہ ہاں میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا... خلف نے عرض کیا کہ میں نے اس کے بارے میں سوال کیا تو لوگوں نے خیر کا تذکرہ کیا...

ایک شخص کا عجیب واقعہ

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جہینہ کے صحنوں میں پہنچے تو کیا

www.besturdubooks.net

دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ کسی صحن میں بیٹھے ہوئے ہیں، پس میں بھی بیٹھ گیا، پس اس نے مجھے بات سنائی کہ بے شک زمانہ جاہلیت میں ہم میں سے ایک شخص بیمار ہوا... پس اس پر غشی طاری ہوگئی... پس ہم نے ان پر کپڑا ڈال دیا اور ہم نے گمان کیا کہ وہ مرچکا ہے اور ہم نے اس کی قبر کھودنے کا حکم دیا، ہم اس کے پاس ہی تھے کہ اچانک وہ اُٹھا اور اس نے کہا کہ بے شک میں وہاں آیا جہاں تم نے مجھے دیکھا، مجھ پر غشی طاری ہوگئی، پس مجھے کہا گیا: ''تیری ماں بے اولاد ہوگئی، کیا تو نہیں دیکھتا کہ تیری قبر کھودی جائے گی اور عنقریب تیری ماں تجھے روئے گی، کیا تو نہیں دیکھتا کہ ہم اسے تجھ سے کسی پھیرنے کی جگہ پھیر دیں اور ہم اس میں کمزور (انسان) کو ڈال دیں جو چلا گیا وہ علیحدہ ہوگیا، کہا تو اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے؟ اور اس شخص کے راستے کو چھوڑتا ہے جس نے شرک کیا اور گمراہ ہوا؟'' میں نے کہا کہ جی ہاں... پس میں چھوڑ دیا گیا، پس دیکھو کہ قصل (یعنی کمزور انسان) کو کیا ہوا، لوگوں نے کہا کہ وہ ابھی چلا گیا... پس لوگ اسے دیکھنے کے لیے چلے... پس لوگوں نے اسے پایا کہ وہ مرچکا تھا، پس وہ قبر میں دفن کردیا گیا اور آدمی زندہ رہا یہاں تک کہ اس نے اسلام پالیا...

حضرت شعبی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جہینہ کے شیخ کا تذکرہ کیا... پس انہوں نے قصہ ذکر کیا (پھر فرمایا کہ میں نے اس کے بعد جہنی کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھتا تھا اور بتوں کو گالیاں دیتا تھا اور ان کی برائی کرتا تھا...

حضرت شعبی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابتدائے اسلام میں جہینہ میں سے ایک شخص بیمار ہوا... یہاں تک کہ اس کے گھر والوں نے گمان کیا کہ وہ مرچکا ہے اور اس کی قبر کھودی گئی، پھر انہوں نے (سارا) قصہ ذکر کیا اور شعر میں یہ اضافہ کیا: ''پھر ہم نے اس میں کمزور (انسان) کو ڈال دیا، پھر ہم نے اس کو بھر دیا چٹان سے، بے شک اس نے گمان کیا کہ ہرگز نہیں کیا جائے گا...''

فرمایا کہ مجھے حسن بن عبدالعزیز نے اس شعر میں ایک اور شعر کا اضافہ کیا: ''کیا تو نبی مرسل پر ایمان لاتا ہے؟''

www.besturdubooks.net

مردہ عورت سے ولادت

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لوگ پیش ہو رہے تھے کہ ان کے پاس سے ایک شخص گزرا جس کے کندھے پر اس کا بیٹا تھا... بس عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کوئی کوا کوے کے ساتھ نہیں دیکھا جو مشابہ ہو اس (بندے) کے اس (بچے) کے ساتھ... پس اس شخص نے عرض کیا کہ جناب! اللہ کی قسم! اے امیر المؤمنین! اس کی ماں نے اسے جنم دیا اس حال میں کہ وہ میت تھا...

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تیرا ناس ہو یہ کیسے ہوا؟ اس نے عرض کیا میں فلاں فلاں جنگ میں نکلا اور میں نے اسے حاملہ چھوڑا اور میں نے کہا ''اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ مَا فِی بَطْنِکِ'' (میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں اس چیز کو جو تیرے پیٹ میں ہے) پس جب میں سفر سے واپس آیا تو مجھے خبر دی گئی کہ وہ مر چکی ہے... پس ایک مرتبہ میں ایک رات اپنے چچا زاد بھائیوں کے ساتھ بقیع میں بیٹھا تھا کہ اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ قبرستان میں ایک روشنی جو چراغ کی روشنی کے مشابہ تھی، پس میں نے اپنے چچا زاد بھائیوں کو کہا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے سوائے اس کے کہ ہم اس روشنی کو ہر رات فلاں کی قبر کے پاس دیکھتے ہیں... پس میں نے اپنے ساتھ کلہاڑا لیا، پھر میں اس قبر کی طرف چلا، پس کیا دیکھتا ہوں کہ قبر کھلی ہوئی ہے اور وہ اپنی ماں کی گود میں ہے...

پس میں قریب ہوا تو کسی پکارنے والے نے مجھے پکارا اے وہ شخص جو اپنے رب کے پاس امانت رکھوانے والا ہے، اپنی امانت کو لے لے... بہر حال اگر تو اس کی ماں کو بھی ودیعت رکھتا تو اسے بھی پا لیتا... پس میں نے بچہ لے لیا اور قبر بند ہو گئی...

www.besturdubooks.net

ماں کے گستاخ کا واقعہ

حضرت ابوقزعہ کسی آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ ہم کسی پانی کے پاس سے گزرے جو ہمارے اور بصرہ کے درمیان تھا تو ہم نے گدھے کے ہینگنے کی آواز سنی... پس ہم نے ان کو کہا کہ یہ ہینگنا کیسا ہے؟ تو لوگوں نے بتلایا کہ یہ ایک آدمی ہے کہ جب کبھی اس کی ماں اسے کوئی بات کہتی تو وہ اس کو کہتا تھا کہ تو ہینگ اپنا ہینگنا... پس جب وہ مرگیا تو یہ ہینگنے کی گدھے جیسی آواز اس کی قبر کے پاس سے ہر رات کو آتی ہے...

گستاخ کا دوسرا واقعہ

Best Urdu Books

حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی ایک حاجت کا ارادہ کیا... اسی اثناء میں کہ میں راستے میں تھا کہ اچانک ایک دم میرے سامنے گدھا جس نے اپنی گردن زمین سے نکالی ہوئی تھی... پس وہ میرے سامنے تین مرتبہ ہینگا، پھر (زمین میں) داخل ہوگیا... پس میں اس قوم کے پاس آیا جس (سے ملنے) کا میں نے ارادہ کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں کہ تمہارا رنگ بدلا ہوا ہے؟ تو میں نے انہیں خبر بتلادی تو انہوں نے کہا کہ تم اس کے بارے میں کیا جانتے ہو؟

میں نے کہا کہ نہیں، تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک قبیلے کا لڑکا ہے اور یہ اس کی ماں، اُس خیمے میں اور جب اس نے اس کو کسی چیز کا حکم دیا تو اس نے اس کو گالی دی اور کہا کہ تو تو گدھی ہی ہے، پھر اس کے سامنے ہینگا، اور کہا کہ ھا، ھا، ھا... پس جب وہ مرا سو مرا... پس ہم نے اس کو اس گڑھے میں دفن کر دیا... تدفین کے بعد جب بھی کوئی دن آتا ہے تو وہ اپنا سر نکالتا ہے اس وقت کہ جس وقت ہم نے اسے دفن کیا تھا... پس وہ خیمے کے کونے کی طرف تین مرتبہ ہینگتا ہے، پھر قبر میں داخل ہو جاتا ہے...

حضرت عبداللہ بن ابی ہذیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی تھا کہ اس کی ماں نے جب اس سے بات کی تو وہ اس کے سامنے تین مرتبہ ہینگا، پھر اس کو کہا کہ تو

www.besturdubooks.net

تو گدھی ہی ہے، پس وہ مر گیا اور وہ روزانہ عصر کے بعد اس کی قبر سے گدھے کا سر نکلتا تھا جو اس کے سینے تک ہوتا تھا، پس وہ تین مرتبہ ہینگتا تھا، پھر اپنی قبر کی طرف لوٹ جاتا تھا...

راہ خدا کی برکات

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک قوم یمن سے اللہ کے راستے میں رضا کارانہ طور پر آئی... پس ان میں کسی آدمی کا گدھا مر گیا... پس انہوں نے خواہش کی کہ وہ (شخص) ان کے ساتھ چلے تو اس نے انکار کیا، پھر وہ اُٹھا اور وضو کیا اور نماز پڑھی اور یوں دعا کی کہ اے اللہ! بے شک میں دمینہ سے آیا، تیرے راستے میں جہاد کرنے اور تیری رضا کو حاصل کرنے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور ان لوگوں کو اُٹھانے والا ہے جو قبر میں ہیں ان میں سے کسی کا مجھ پر احسان نہ بنا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گدھے کو زندہ کر دے، پھر وہ گدھے کی طرف اُٹھا، پھر اس کو مارا... پس گدھا اپنے کانوں کو جھاڑتا ہوا اُٹھا، پھر اس نے اس کو زین پہنائی اور لگام پہنائی، پھر اس پر سوار ہو گیا، پھر اس کو چلایا اور اپنے ساتھیوں سے جا ملا... پس لوگوں نے اس کو کہا کہ تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ میرا حال تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے گدھے کو زندہ کر دیا... شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بے شک میں گدھے کو "کناسہ" (شہر کا نام) میں بکتے ہوئے دیکھا...

دوسری روایت

حضرت مسلم بن عبداللہ بن شریک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ گدھے والا نخع کا ایک آدمی تھا جس کو نباتہ بن یزید کہا جاتا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں غازی بن کر نکلا... یہاں تک کہ جب وہ شن عمیرہ کے پاس تھا تو اس کا گدھا مر گیا... پس انہوں نے اسی طرح قصہ ذکر کیا سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کہ اس نے اس کو کناسہ میں بیچ دیا... پس اس کو کہا گیا کہ کیا تو اُس گدھے کو بیچتا ہے جسے

www.besturdubooks.net

اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے زندہ کیا... اس نے کہا کہ میں کیسے کروں تو اس شخص نے تین اشعار کہے جن میں سے ایک شعر میں نے یاد کیا:

وَمِنَّا الَّذِیْ اَحْیَا الْاِلٰه حِمَارَهٗ　　وَقَدْ مَاتَ مِنْهُ کُلُّ عُضْوٍ وَّمِفْصَلٖ

ترجمہ:...... ''اور وہ شخص ہم میں سے ہے کہ جس کے گدھے کو اللہ تعالیٰ نے زندہ کر دیا اور تحقیق اس کا ہر عضو اور ہر جوڑ مر چکا تھا...''

مقتول ہونے پر بھی مدد کرنے کا عجیب واقعہ

حضرت ابو عبداللہ شامی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم روم سے لڑائی کرنے کو نکلے... جب ہم جمع ہو گئے تو ہم میں سے کچھ لوگ دشمن کے نشانات کو ڈھونڈنے نکلے... پس ان میں سے دو آدمی علیحدہ ہو گئے، انہوں نے کہا کہ اسی اثناء میں ہم تھے کہ ہمیں روم کا ایک بزرگ ملا جو اپنا گدھا ہانک رہا تھا جس پر پالان، گدڑی اور خرجی تھی... پس جب اس نے ہماری طرف دیکھا تو اپنی تلوار کو سونتا اور لہرایا، پھر اپنے گدھے کو مارا اور خرجی، پالان اور گدھے کو کاٹ ڈالا... یہاں تک کہ وہ کاٹتے کاٹتے زمین تک پہنچ گیا... پھر ہماری طرف دیکھا (اور کہا) کیا تم نے دیکھ لیا جو میں نے کیا... ہم نے کہا کہ جی ہاں! تو اس نے کہا کہ اب میرا مقابلہ کرو (راوی نے) کہا کہ ہم نے اس پر حملہ کیا، پھر تھوڑی دیر لڑائی کی تو ہم میں سے ایک آدمی قتل ہو گیا، پھر ہم میں سے باقی کو کہا کہ تحقیق تو نے دیکھ لیا جو تیرے ساتھی کے ساتھ ہوا؟

کہا جی ہاں! تو وہ اپنے ساتھیوں کا ارادہ کر کے لوٹا، فرمایا کہ اسی اثناء میں میں (بھی) لوٹنے والا ہوا تو میں نے اپنے دل میں کہا میری ماں مجھے روئے، میرا ساتھی جنت میں مجھ سے پہلے چلا گیا اور میں بھاگ کر اپنے ساتھیوں کے پاس چلا جاؤں... میں اس کی طرف لوٹا اور اپنے گھوڑے سے اُترا اور اپنی ڈھال اور تلوار لی اور اس کی طرف چلا... پس میں نے اس کو مارا اور میں نے نشانہ خطا کیا اور اس نے مجھے مارا اور نشانہ خطا کیا... پھر میں نے اپنا ہتھیار اُٹھایا اور اس کو گردن سے

www.besturdubooks.net

پکڑ لیا... پس اس نے مجھ پر حملہ کیا اور مجھے زمین پر گرادیا اور میرے سینہ پر بیٹھ گیا اور مجھے قتل کرنے کے لیے کوئی چیز لینی شروع کی جو اس کے ساتھ تھی... پس میرا مقتول ساتھی آیا اور اس نے اس کی گدی کے بالوں سے پکڑا اور اسے مجھ سے گرادیا اور اس کو قتل کرنے میں میری مدد کی... پھر ہم نے مل کر اسے قتل کر دیا، پھر ہم نے اس کے سامان کو لے لیا اور میرے ساتھی نے چلنا شروع کیا اور میرے ساتھ باتیں کرنا شروع کیں... یہاں تک کہ ہم ایک درخت کے پاس پہنچے... پھر وہ مقتول ہو کر لیٹ گیا، جیسے وہ تھا... پس میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان کو خبر دی... وہ سب آئے حتیٰ کہ انہوں نے اس کو اسی جگہ میں پایا...

ایک عبرت انگیز واقعہ

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ایک مرتبہ میں سفر کے لیے نکلا... پس میں جاہلیت کی قبروں میں سے کسی قبر کے پاس سے گزرا کہ اچانک ایک شخص قبر سے نکلا جو آگ کی وجہ سے بھڑک رہا تھا... اس کی گردن میں آگ کی زنجیر تھی اور میرے ساتھ پانی کا برتن تھا... پس جب اس نے مجھے دیکھا تو اس نے کہا اے عبداللہ! مجھے پانی پلا... (راوی نے) فرمایا کہ میں نے کہا کہ اس نے مجھے پہچانا اور میرے نام کے ساتھ پکارا یا ایسے کلمہ کے ساتھ پکارا جس کو عرب کہا کرتے ہیں اے عبداللہ! پھر اچانک اس کے پیچھے پیچھے ایک آدمی قبر سے نکلا اور اس نے کہا اے عبداللہ! اس کو پانی نہ پلا... بے شک یہ کافر ہے، پھر اس نے زنجیر پکڑی اور اس کو کھینچا اور اسے قبر میں داخل کر لیا۔

تو اس نے کہا کہ یہ میرا شوہر ہے اور جب یہ پیشاب کرتا تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور میں کہتی کہ تیرا ناس ہو جائے، بے شک اونٹ جب پیشاب کرتا ہے تو پاؤں کو کھلا کر لیتا ہے لیکن وہ انکار کرتا تھا... پس وہ جب سے مرا ہے (روزانہ) کہتا ہے

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

پیشاب اور پیشاب کیا ہے... میں نے کہا کہ مشکیزہ کیا ہے؟ تو اس (عورت) نے کہا کہ اس کے پاس ایک پیاسا آدمی آیا تو اس نے کہا کہ مجھے پانی پلا دے تو اس نے کہا کہ مشکیزہ پکڑلو! تو اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں کچھ نہیں ہے... پس آدمی پیاس سے گر کر مر گیا... پس وہ جب سے مرا اس دن سے پکارتا ہے مشکیزہ، اور کیا ہے مشکیزہ... جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ کوئی شخص اکیلے سفر نہ کرے...

دوسری روایت

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ حج یا عمرہ کرنے کے لیے نکلا... یہاں تک کہ میں رویثہ (کے مقام) پر پہنچا تو میرا سامان گم ہو گیا... میں پانی کے پاس آیا اور اپنی سواری کو پانی پلایا اور اپنے برتن بھر لیے اور میرے بارے میں پانی والوں نے سن لیا تو وہ میرے قریب (پانی کا) سوال کرنے کے لیے جمع ہو گئے... پھر ان میں سے کسی شخص نے کہا کہ اس آدمی کو چھوڑ دو کہ تحقیق اس کا سامان گم ہو چکا... پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا... میں قبروں کے پاس سے گزرا جو قبلہ رُخ تھیں... پس ان میں سے ایک شخص میری طرف نکلا جس کی گردن میں زنجیریں تھیں جو آگ سے بھڑک رہی تھیں اور زنجیریں دوسرے آدمی کے ہاتھ میں تھیں... پھر جب میری سواری نے اس کو دیکھا تو بھاگی... وہ شخص پکارنے لگا، اے اللہ تعالیٰ کے بندے مجھ پر پانی بہا دے تو دوسرا شخص کہنے لگا اے عبداللہ! اس پر پانی نہ برسا... میں نہیں جانتا تھا کہ کیا اس نے میرا نام پہچان لیا یا اس نے عربوں کے قول (یا عبداللہ) کی طرح کہا... بس میں نے توجہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ اس پر ٹوٹ پڑا اور اس کو مارا...

قاضی کی سرگزشت

حضرت سلیمان بن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے عطاء خراسانی سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص چالیس

www.besturdubooks.net

(۴۰) سال قاضی رہا... پس جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ میں اپنے اس مرض میں ہلاک ہونے والا ہوں... پس اگر میں ہلاک ہو جاؤں تو مجھے اپنے پاس چار یا پانچ دن تک روکے رکھنا... اگر تمہیں مجھ سے کوئی ناگوار چیز پیش آئے تو چاہیے کہ تم میں سے کوئی شخص مجھے پکارے...

پس جب اس کی موت آئی تو اسے صندوق میں رکھا گیا... جب تین دن ہوئے تو ان کو اس کی بدبو نے ستایا تو ان میں سے کسی شخص نے اسے آواز دی کہ اے فلاں! یہ ہوا کیسی ہے؟ پس اسے اجازت دی گئی وہ بولا اور کہا کہ مجھے تمہارے اندر چالیس سال تک قضاء سونپی گئی... لیکن مجھے کوئی ناگواری نہیں آئی، سوائے دو شخصوں کے جو میرے پاس آئے... پس میرے لیے ان میں سے کسی کے بارہ میں نفسانی خواہش تھی... پس میں اس کی بات کو اس کان سے زیادہ سنتا تھا جو اس کے قریب تھا بنسبت اس کان کے جو دور تھا... یہ ساری بدبو اس (کان) سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے کان پر ضرب لگائی وہ مر گیا ہے...

مردہ کی گفتگو

معمر عمی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ہم اپنے ایک مریض کے پاس تھے اور یہ ۶۶ھ کا سال تھا... اس (مریض) کو عباد کہا جاتا تھا، ہم دیکھ رہے ہے کہ وہ مر چکا ہے، پس ہم میں سے بعض نے کہا کہ وہ مر چکا ہے... بعض نے کہا کہ اس کی روح کو بلند کیا گیا ہے کہ اس نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اپنے سامنے اشارہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو کھولا اور کہا کہ میرا باپ کہاں ہے؟ تحقیق تم سب تھے، پھر اس نے اپنی آنکھیں کھولیں (راوی نے) کہا کہ ہم نے اس کو کہا کہ ہم تو تجھے دیکھتے ہیں کہ تحقیق تو مر چکا ہے... میں نے دیکھا کہ فرشتے لوگوں کے سروں کے اوپر سے بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے ہیں تو ان میں سے ایک فرشتہ نے کہا کہ (اے اللہ!) اپنے ان بندوں کی

www.besturdubooks.net

مغفرت کر دے جو پراگندہ حال، غبار آلود ہو کر ہر تنگ راستے سے آئے... دوسرے فرشتے نے اس کو آواز دی کہ تحقیق ان کی مغفرت ہوگئی... پس فرشتوں میں سے کسی فرشتے نے کہا اے اہل مکہ! اگر تمہارے پاس لوگوں کا آنا نہ ہوتا تو ضرور میں دونوں پہاڑوں کے درمیان آگ بھڑکا دیتا... پھر اس شخص نے کہا کہ مجھے بٹھا دو تو لوگوں نے اسے بٹھا دیا تو اس نے کہا کہ اے غلام جا اور ان کے پاس پھل لے آیا تو میں نے کہا کہ مجھے پھلوں کی کوئی ضرورت نہیں تو اس نے کہا کہ ہم میں سے بعض نے بعض کو کہا کہ اگر فرشتوں کی رائے ایسے ہوتی جیسے یہ کہتا ہے تو وہ زندہ نہ ہوتا... پس اس کے ناخن اس کی جگہ پر سبز ہو گئے، پھر ہم نے اس کو لٹا دیا تو وہ مر گیا...

ابھی اس کا وقت نہیں آیا

حضرت داؤد بن ابی ہند نے فرمایا کہ میں سخت مرض میں بیمار ہو گیا... یہاں تک کہ میں نے گمان کر لیا کہ وہ موت ہے... میرے گھر کا دروازہ میرے حجرہ کے دروازے کے سامنے تھا اور میرے حجرے کا دروازہ میرے گھر کے دروازے کے سامنے تھا... فرمایا کہ میں نے سامنے سے آنے والے ایک آدمی کی طرف دیکھا جو موٹے دھڑ والا موٹے کندھوں والا گویا کہ وہ ان لوگوں میں سے تھا جنہیں جاٹ کہا جاتا ہے... جب میں نے اسے دیکھا تو میں نے اس کو ان لوگوں سے تشبیہ دی جو شیرے کا کام کرتے ہیں... پس میں نے "انّا للّٰہ وانّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا اور میں نے کہا کہ یہ میری جان کو قبض کرتا ہے اس حال میں کہ میں کافر ہوں اور میں نے سن رکھا ہے کہ کفار کی جانیں کالا فرشتہ قبض کرتا ہے... میں اسی سوچ میں تھا کہ اچانک میں نے گھر کی چھت کے ٹوٹنے کی آواز سنی، پھر چھت کھل گئی... یہاں تک کہ میں نے آسمان کو دیکھا، پھر مجھ پر ایک آدمی نازل ہوا جس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے... پھر اس کے پیچھے پیچھے ایک اور آدمی آیا تو وہ دو ہو گئے... پس انہوں نے کالے کو جھڑکا تو وہ پیٹھ دے کر بھاگ گیا اور دور سے مجھے دیکھنے لگا اور وہ دونوں اسے ڈانٹ رہے تھے...

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا دل پتھر سے زیادہ سخت تھا... فرمایا ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے دونوں پاؤں کے پاس بیٹھ گیا... پس سر والے نے پاؤں والے کو کہا اس کو ہاتھ لگا تو اس نے میری انگلیوں کے درمیان ہاتھ لگایا، پھر اس کو کہا کہ ان دونوں (انگلیوں) کو طواف کی طرف کثرت کے ساتھ لے جانے والا ہے... پھر پاؤں والے نے سر والے کو کہا کہ اس کو ہاتھ لگا تو اس نے میری زبان کو چھویا... پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تروتازہ ہے... پھر ان میں سے ایک نے اپنے (دوسرے) ساتھی کو کہا... ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا، پھر چھت پھٹی اور وہ نکل گئے... پھر چھت جیسے تھی ویسے ہوگئی...

موت سے واپسی کا واقعہ

حضرت ابو ادریس المدینی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا کہ ہمارے پاس اہل مدینہ میں سے ایک آدمی آیا جسے زیاد کہا جاتا ہے... ہم روم کی سرزمین پر سقلیہ (کے مقام) کی طرف جہاد کو نکلے... پس ہم نے شہر کا محاصرہ کرلیا اور ہم تین ساتھی تھے... میں زیاد اور اہل مدینہ میں سے ایک اور شخص...

پس ہم ایک دن شہر کا محاصرہ کیے ہوئے ہی تھے کہ ہم نے اپنے میں سے کسی ایک کو اپنے لیے کھانا لانے کے لیے بھیجا کہ اچانک ہمارے سامنے منجنیق آئی... پس وہ زیاد کے قریب گر گئی اور زیاد کے گھٹنے کو لگ گئی، پس اس پر غشی طاری ہوگئی... پس میں نے اسے گھسیٹا اور اپنے ساتھی کے سامنے آ گیا، پھر میں نے اسے پکارا، پس وہ میرے پاس آیا، پس ہم اسے وہاں لے چلے جہاں تیر اور منجنیق اسے نہ پا سکے، پس ہم دن کے شروع میں کافی دیر تک ٹھہرے رہے، اس کی کوئی چیز حرکت نہیں کرتی تھی... پھر بے شک وہ ہنستا ہوا کھلکھلا اٹھا... یہاں تک کہ اس کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں... پھر وہ خاموش ہوگیا... پھر وہ رویا یہاں تک کہ اس کے آنسو بہہ گئے، پھر وہ خاموش ہوگیا، پھر دوبارہ ہنسا، پھر دوسری مرتبہ رویا، پھر تھوڑی دیر ٹھہرا، پھر ٹھیک ہو کر سیدھا بیٹھ گیا،

www.besturdubooks.net

پھراس نے کہا کہ مجھے یہاں کیا ہوا، ہم نے اسے کہا کہ تجھے اپنے معاملے کا نہیں پتا؟ اس نے کہا کہ نہیں، ہم نے (اسے) کہا کہ کیا تجھے وہ منجنیق یاد نہیں ہے جو تیرے ایک طرف کو گری تھی؟ اس نے کہا کیوں نہیں... ہم نے کہا کہ تجھے اس میں سے کوئی چیز لگی پس تجھ پر بیہوشی طاری ہوگئی... پس ہم نے تجھے دیکھا کہ تو نے ایسا ایسا کیا، اس نے کہا کہ ہاں میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ مجھے یاقوت اور زبرجد کے کمرے کے قریب پہنچایا گیا، پھر مجھے ایسے بستروں کی طرف پہنچایا گیا جس کا کچھ حصہ کچھ حصے سے بنا ہوا تھا جس کے سامنے تکیے کے دو کنارے تھے... پس جب میں بستر پر سیدھا بیٹھ گیا تو میں نے اپنے دائیں طرف زیورات کی جھنجھناہٹ سنی...

پھر ایک عورت نکلی... میں نہیں جانتا کہ وہ زیادہ خوبصورت تھی یا اس کے کپڑے یا اس کے زیورات... پس جب وہ میرے سامنے آئی تو اس نے مرحبا اور اھلاً و سھلاً کہا... پس اس نے کہا کہ مرحبا ہو اس (شخص) کو جو اللہ تعالیٰ سے ہمارا سوال نہیں کرتا تھا اور ہم فلانی (یعنی) اس کی بیوی کی طرح نہیں ہیں...

پس جب اس نے وہ ذکر کیا جو ذکر کیا تو وہ ہنسی اور میرے سامنے آئی اور میرے دائیں طرف بیٹھ گئی... پس میں نے اس سے کہا کہ تو کون ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں تیری بیوی خود ہوں... پھر جب میں نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ، بے شک آپ ظہر کے وقت ہمارے پاس آؤ گے، پس میں رویا، جب وہ اپنی بات سے فارغ ہوئی... پھر میں نے اپنے بائیں جانب زیورات کی جھنجھناہٹ سنی... پس میں اسی عورت کے پاس تھا جو اسی جیسی تھی... پس اس نے اسی جیسے اوصاف بیان کیے اور اس نے بھی اس کی ساتھ کیا جیسے اس نے کیا تھا... پس میں ہنسا، جب اس عورت نے ذکر کیا اور وہ میرے بائیں طرف بیٹھ گئی... پس میں نے اپنا ہاتھ پھیلایا تو اس نے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ... بے شک آپ ظہر کے وقت ہمارے پاس آؤ گے... پس میں رویا (راوی نے) کہا کہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھا باتیں کرتا رہا... پس جب مؤذن نے اذان دی تو وہ جھکا اور مر گیا...

www.besturdubooks.net

ایک شہید کی کرامت

حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ گزشتہ زمانے میں کچھ نوجوان تھے جو روم کی زمین کی طرف نکلے جو انہیں تکلیف پہنچاتے تھے...جب انہیں قید کرنے کا فیصلہ کیا گیا...

پس وہ سارے پکڑے گئے...ان کے پاس ان کا بادشاہ آیا اوران پر اپنا دین پیش کیا تاکہ وہ اس میں داخل ہو جائیں تو انہوں نے کہا کہ ہم ایسا نہیں کریں گے اور ہم اللہ پاک کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تمہارا معاملہ بھی ان کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے تو بادشاہ نہر کی جانب ایک ٹیلے پر بیٹھ گیا...پھر ان کو بلایا اوران میں سے ایک شخص کی گردن کاٹ ڈالی...وہ قتل ہو کر نہر میں گر گیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا سر ان کے سامنے کھڑا ہے اوراس نے اپنا چہرہ ان کی طرف کیا اوروہ کہہ رہا تھا:

يَآاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً

(اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف راضی خوشی لوٹ جا)...

فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ

(پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا)...

پس وہ ڈرے اور کھڑے ہو گئے...

شہید کا اعزاز واکرام

حضرت عبدالواحد رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اپنی ایک جنگ میں تھے کہ ہم سے ایک لشکر ٹکرایا...جب ہم متفرق ہو گئے تو ہم نے اپنے ایک ساتھی کو گم پایا...جب ہم نے اس کو ڈھونڈا تو ہم نے اسے گھنی جھاڑیوں میں مقتول پایا اوراس کے اِردگرد لڑکیاں تھیں جو اس کے سر پر دف بجا رہی تھیں...پس جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو جھاڑیوں میں بکھر گئیں...پھر ہم نے انہیں نہیں دیکھا...

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

ایک مردہ کا سلام

حضرت عطاف بن خالد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے میری خالہ نے یہ حدیث بیان فرمائی، فرمایا کہ ایک دن میں شہداء کی قبروں (کی زیارت) کے لیے سوار ہوئی اور وہ ان کے پاس جاتی رہتی تھیں... پس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس اُتری تو میں نے نماز پڑھی جتنی اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز پڑھنے کی توفیق دی اور اس وادی میں نہ کوئی پکارنے والا تھا اور نہ ہی کوئی جواب دینے والا متحرک تھا... سوائے اس غلام کے جو کھڑا میرے جانور کے سر کو پکڑ کر کھڑا تھا... پس جب میں اپنی نماز سے فارغ ہوئی تو میں نے اس طرح اپنے ہاتھ سے (اشارہ کر کے) کہا "**السلام علیکم**" تو میں نے اپنے سلام کے جواب کی آواز سنی جو زمین کے نیچے سے نکل رہی تھی میں اسے ایسے پہچان رہی تھی جیسے میں جانتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا یا جیسے میں رات کو دن سے پہچانتی ہوں... پھر میرے تمام بالوں کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے... (الحاکم ص: ۳/۲۹، بیہقی ص: ۳/۳۰۷)

منکر نکیر کے سوالوں کے جواب

حضرت یزید بن طریف سے روایت ہے فرمایا کہ میرا بھائی فوت ہو گیا... جب اس کو دفن کر دیا گیا اور لوگ واپس لوٹ آئے تو میں نے اپنا سر اس کی قبر پر رکھا تو میں نے ہلکی سی آواز سنی جسے میں پہچانتا تھا کہ یہ میرے بھائی کی آواز ہے اور وہ کہہ رہا تھا "**اللّٰہ**" پس اسے دوسرا (شخص) کہہ رہا تھا "**فَمَا دِیْنُکَ؟**" (تیرا دین کیا ہے) تو اس نے کہا "**الاسلام**"

دوسری روایت

حضرت علاء بن عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک آدمی فوت ہو گیا اور اس کا کمزور آنکھوں والا بھائی بھی تھا اس کے بھائی نے کہا کہ ہم اسے دفن کر آئے...

Best Urdu Books

پس جب تمام لوگ لوٹ آئے تو میں نے اپنا سر قبر کے اوپر رکھ دیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں قبر کے اندر سے آنے والی آواز کے پاس ہوں جو کہہ رہا تھا "مَنْ رَبُّکَ" (تیرا رب کون ہے؟) "وَمَنْ نَبِیُّکَ" (اور تیرا نبی کون ہے؟) پس میں نے اپنے بھائی کی آواز سنی اور وہ یوں کہہ رہا تھا "اللّٰہ" اس کو دوسرے نے کہا "فَمَا دِیْنُکَ" (اور تیرا دین کیا ہے؟) اس نے کہا اسلام

پیغمبر کے خون کا قطرہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہم السلام کو بارہ حواریوں کے ساتھ لوگوں کو علم سکھلانے کے لیے بھیجا... پس وہ اپنی تعلیم کے دوران ان کو یہ بھی سکھلاتے تھے کہ وہ اپنی بھانجی سے نکاح کرنے سے باز رہیں اور ان کے بادشاہ کی بھانجی اس (بادشاہ) کو پسند کرتی تھی اور وہ اس کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کرتا تھا اور اس کو ہر دن کوئی ضرورت پیش آتی تھی جسے وہ پورا کرتا تھا... پس جب یہ بات اس کی ماں تک پہنچی کہ انہوں نے بھانجی کے نکاح سے ممانعت فرمائی ہے تو اس (ماں) نے اسے (اپنی بیٹی) کو کہا کہ جب تو بادشاہ کے پاس جائے اور وہ کہے کہ کیا تجھے کوئی حاجت ہے تو تو اسے کہنا کہ میری ضرورت یہ ہے کہ تو یحییٰ بن زکریا علیہم السلام کو ذبح کرے تو اس نے کہا کہ تو اس کے علاوہ کوئی اور سوال کر تو اس نے کہا کہ میں اس کے علاوہ تجھ سے کوئی سوال نہیں کرتی... پس جب اس نے اس کو انکار ہی کیا تو اس نے ایک طشت منگوایا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بلوایا اور ان کو ذبح کیا تو ان کے خون کا ایک قطرہ جلدی سے زمین پر گر گیا... پس وہ اُبلتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کو ان پر بھیج دیا... پس اس کے دل میں ڈال دیا کہ وہ اس خون کے بدلے میں اس (قطرہ) کے ساکن ہونے تک ان کے ساتھ قتال کرتا رہے... پس اس نے ان میں سے ستر ہزار آدمیوں کو قتل کیا... (البدایہ، ص:۵۴...۲/۵۵)

www.besturdubooks.net

زکریا علیہ السلام کی شہادت کے بعد کلام

حضرت شہر بن حوشب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب اس نے ان کو (یعنی حضرت یحییٰ بن زکریا علیہم السلام) قتل کیا تو اس (لڑکی) کی طرف اس کے سر کو بھیجا... جب اس نے اس کو ایک سونے کے طشت میں رکھا اور اسے اپنی ماں کی طرف ہدیتاً بھیجا... پھر سر بول رہا تھا کہ بے شک یہ اس کے لیے حلال نہیں ہے اور وہ اس کے لیے (یعنی یہ لڑکی جو بادشاہ کی بھانجی ہے اس بادشاہ کے لیے حلال نہیں اور وہ بادشاہ اس لڑکی کے لیے)... یہ تین مرتبہ کہا... پھر جب اس نے (ان کا) سر دیکھا تو کہا کہ آج میری آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں اور میں بادشاہ پر مطمئن ہوگئی... پس اس نے ریشم کی قمیص اور ریشم کی اوڑھنی پہنی... پھر اپنے محل پر چڑھی اور اس کے کتے تھے جنہیں وہ لوگوں کے گوشت (کے کھانے) کے لیے بلاتی تھی... پس وہ اپنے محل پر چل رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر تیز ہوا کو بھیج دیا... پھر اس نے اس کو اس کے کپڑوں میں لپیٹ دیا اور اسے کتوں کے پاس پھینک دیا... پس وہ کتے اسے نوچنے لگے اور وہ دیکھ رہی تھی اور اس کا (وہ) آخری حصہ جو اس میں سے (کتوں نے کھایا) تھا وہ اس کی آنکھیں...

قرآنی سورت کی چمک دمک

حضرت حسن بن دینار رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا کہ حضرت ثابت بنانی رحمتہ اللہ علیہ اور ایک اور آدمی حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو انہوں نے اس کو مدہوش پایا... ان سے تین نور چمکے، ان میں سے ایک نور ان کے سر سے اور دوسرا ان کے دھڑ سے اور تیسرا ان کے پاؤں سے اس نے کہا یہ لو... پس جب اس کو افاقہ ہوا تو ہم نے اس کو کہا کہ اے ابو عبداللہ! تو کیسا ہے؟ تحقیق ہم نے ایسی چیز دیکھی جس نے ہمیں گھبراہٹ میں ڈال دیا، اس نے کہا کہ وہ کیا؟ تو ہم نے اسے بتا دیا... اس

www.besturdubooks.net

نے کہا کہ کیا تم نے یہ دیکھا؟ ہم نے کہا کہ جی ہاں...اس نے کہا کہ یہ سورۃ تنزیل السجدۃ تھی جو انتیس (۲۹) آیات ہیں اس کی پہلی (دس آیات) میرے سر سے چمکیں اور درمیانی (دس آیات) میرے دھڑ سے اور آخری (آیات) میرے پاؤں سے اور وہ چڑھیں میری شفاعت کرنے کے لیے اور یہ تبارک والی سورت ہے جو میری حفاظت کر رہی ہے پس وہ دم توڑ گیا...

دوسری روایت

حضرت مورق عجلی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک آدمی کی عیادت کی...تو اس پر غشی طاری تھی...پس اس کے سر سے نور نکلا... یہاں تک کہ چھت تک پہنچا، پھر اس نے چھت کو پھاڑ دیا...پھر وہ چلا گیا، پھر اس کی ناف سے نکلا... یہاں تک کہ اس نے بھی اسی طرح کیا...پھر اس کے پاؤں سے (نور) نکلا، اس نے بھی اسی طرح کیا...پھر جب وہ ٹھیک ہو گیا تو ہم نے اسے کہا کیا تجھے پتا ہے کہ تجھ سے کیا صادر ہوا اس نے کہا ہاں...بہرحال وہ نور جو میرے سر سے نکلا جو سورۃ تنزیل السجدہ کے سجدہ سے پہلے کی چودہ آیات تھیں اور وہ نور جو میرے درمیان سے نکلا وہ سجدہ والی آیت تھی اور وہ نور جو میرے پاؤں سے نکلا...وہ سورۃ سجدہ کی آخری آیات تھیں جو میری شفاعت کے لیے گئیں اور "تبارک الذی" بچ گئی جو میری حفاظت کر رہی ہے میں ہر رات ان دونوں (سورتوں) کی تلاوت کیا کرتا تھا...

انسانی تاریخ کے اول قاتل کا معاملہ

حضرت ابو ایوب یمانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی قوم کے ایک آدمی عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اور ان کی قوم کے کچھ لوگ سمندر میں سوار ہوئے اور سمندر ان پر کچھ دنوں تک تاریک تھا...پھر ان سے یہ اندھیرا چھٹ گیا اور وہ ایک بستی کے قریب تھے...عبداللہ نے کہا کہ میں پانی ڈھونڈنے کے لیے نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ

www.besturdubooks.net

دروازے بند ہیں جن میں ہوا محبوہے... پس میں نے ان میں چیخ کر آواز دی تو کسی نے مجھے جواب نہیں دیا... میں اسی اثناء میں تھا کہ دو سوار میرے سامنے ظاہر ہوئے، ان میں سے ہر ایک کے نیچے سفید چادر تھی...

پس انہوں نے میرے معاملہ کے بارے میں سوال کیا، پس میں نے انہیں وہ ساری بات بتلائی جو ہمیں سمندر میں پیش آئی اور میں پانی تلاش کرنے نکلا تو انہوں نے مجھے کہا کہ اے عبداللہ! اس گلی کے اندر چل... پھر یہ ایک ایسے حوض کے پاس ختم ہو جائے گی جس میں پانی ہوگا... پس تو اس سے پانی لے لینا اور تو جو کچھ اس میں دیکھے اس سے گھبرانا نہیں... پس میں نے ان سے ان بند گھروں کے بارے میں پوچھا جن میں ہوا محبوس ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ گھر ہیں جن میں مُردوں کی روحیں (محبوس) ہیں... پس میں نکلا یہاں تک کہ اس حوض تک پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں ایک شخص لٹکا ہوا ہے جس کا سر اوندھا ہے جو اپنے ہاتھ سے پانی لینا چاہتا ہے اور وہ اسے لے نہیں سکتا... جب اس نے مجھے دیکھا تو مجھے چیخ کر پکارا اور کہا کہ اے اللہ تعالیٰ کے بندے! مجھے پانی پلا دے... (عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے) فرمایا کہ میں نے پیالہ بھرا تا کہ اس کو وہ پلاؤں تو میرا ہاتھ پکڑ لیا گیا تو اس نے کہا کہ اپنا عمامہ تر کرو پھر اسے میری طرف پھینک دو... پھر میں نے اپنا عمامہ تر کیا تا کہ اس کی طرف پھینک دوں تو میرا ہاتھ پکڑا گیا تو میں نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ کے بندے تو نے دیکھ لیا جو میں نے کیا، میں نے پیالہ بھرا تا کہ تجھے پلاؤں تو میرا ہاتھ پکڑ لیا گیا اور میں نے اپنا عمامہ تر کیا تا کہ اسے (تیری طرف) پھینکوں... پس میرا ہاتھ پکڑ لیا گیا... پس تو مجھے بتلا کہ تو کون ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں حضرت آدم علیہ السلام کا بیٹا ہوں اور میں پہلا شخص ہوں جس نے زمین میں خون ریزی کی...

آل فرعون کیساتھ عذاب کا معاملہ

حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ان سے عسقلان کے ایک

www.besturdubooks.net

آدمی نے ساحل سمندر پر پوچھا جسے ابوعمرو کہا جاتا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ سمندر سے سیاہ پرندے نکلتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو اس جیسے سفید لوٹ آتے ہیں؟ (انہوں نے) فرمایا کہ کیا تم اس کو (اسی طرح) پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں... یہ پرندے ہیں جن کے پوٹوں میں آل فرعون کی روحیں ہیں جنہیں آگ پر پیش کیا جاتا ہے... پھر وہ ان کو جھلسا دیتی ہے تو ان کے پَر سیاہ ہو جاتے ہیں، پھر ان پَروں کو پھینک دیا جاتا ہے، پھر وہ (پرندے) اپنے گھونسلوں کی طرف لوٹ آتے ہیں تو ان کو بھی آگ جھلسا دیتی ہے، یہ ان کا طریقہ اسی طرح رہتا ہے... یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی... جیسا کہ قرآن کریم میں کہا جاتا ہے "اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ" (اے آل فرعون سخت عذاب میں داخل ہو جاؤ)...

ایک مقروض محبوس کا واقعہ

حضرت شیبان بن الحسن رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میرے والد اور عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ ایک جہاد کے ارادے سے نکلے... پس اچانک وہ ایک وسیع اور گہرے، کنویں کے پاس آئے... انہوں نے اپنی رسیوں کے ساتھ ہانڈی لٹکائی... اچانک وہ ہانڈی کنویں میں گر گئی... فرمایا کہ ساتھیوں نے اپنی رسیاں ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیں... پھر ان میں سے ایک آدمی کنویں میں گیا... پس جب وہ کنویں کے ایک حصے میں پہنچ گیا تو اس نے کنویں میں بڑبڑاہٹ کی آواز سنی... پس وہ لوٹا اور اوپر چڑھ آیا اور اس نے کہا کہ کیا تم سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں؟ اس نے کہا کہ ہاں... بس میرے پاس ایک ستون آیا... میں نے ستون کو پکڑا اور کنویں میں داخل ہو گیا... اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی جو تختیوں کے اوپر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے نیچے پانی ہے تو اس نے کہا کہ تو جن ہے یا انسان؟ اس نے کہا کہ (نہیں) بلکہ انسان ہوں... اس نے کہا کہ تو کون ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں انطاکیہ (بستی) سے ایک

Best Urdu Books
www.besturdubooks.net

آدمی ہوں... لوگ میرا جو تذکرہ کرتے ہیں (وہ یہ ہے) کہ میرے رب نے مجھے یہاں پر اس قرضہ کے بدلے میں محبوس کیا جو مجھ پر ہے اور بے شک میرا بیٹا انطاکیہ میں ہے جو نہ میرا ذکر کرتے ہیں اور نہ ہی میرا قرضہ اُتارتے ہیں... پھر جو شخص کنویں میں تھا، فوراً نکلا اور اپنے ساتھی کو کہا، جہاد کے بعد جہاد... پھر تو ہمارے ساتھیوں کو چھوڑ دے وہ جائیں... پس انہوں نے انطاکیہ تک (سواری) کرائے پر لی اور اس شخص اور اس کے بیٹے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ جی ہاں اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک وہ ہمارا باپ تھا اور تحقیق ہم نے اپنی جائیداد فروخت کی ہے... پس چلو تاکہ ہم اس کا قرض ادا کریں... وہ ان کے ساتھ چلے... یہاں تک کہ وہ دَین (قرض) ادا کر دیا... فرمایا کہ پھر ہم انطاکیہ سے لوٹے، یہاں تک کہ ہم اس کنویں والی جگہ پر پہنچے اور وہ کوئی شک نہیں کرتے کہ یہ جگہ وہی ہے لیکن نہ وہاں کنواں ہے نہ کوئی چیز... پس وہاں انہوں نے شام کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے خواب میں وہ شخص آیا اور ان کو کہا ”جَزَاكُمَا اللّٰهُ خَيْرًا“ (اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے)...... جب سے مجھ سے میرا دَین ادا ہوا ہے میرے رب نے مجھے جنت میں فلاں فلاں جگہ پر پہنچا دیا...

قوم موسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ

حضرت محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا“ (اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں سے ستر (۷۰) آدمیوں کو چن لیا) کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے ان میں سے نیک لوگوں (میں سے) ستر آدمیوں کو چنا... پھر ان کو لے کر نکل گئے تو انہوں نے پوچھا کہ آپ ہمیں کہاں لے جا رہے ہو؟ میں تمہیں اپنے رب کے پاس لے جا رہا ہوں (میرے رب نے) مجھ سے وعدہ کیا کہ مجھ پر توریت نازل کرے گا تو انہوں نے کہا کہ ہم ایمان نہ لائیں گے یہاں تک ہم اسے دیکھ نہ لیں... ان کو بجلی کی گرج نے پکڑ لیا

www.besturdubooks.net

اور وہ دیکھ رہے تھے... حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے سامنے کھڑے تھے اس حال میں کہ ان کے ساتھ کوئی شخص بھی نہیں تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا

("رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّایَ... اَتُهْلِكُنَا" اے میرے رب اگر تو چاہتا تو ان کو اس سے پہلے ہی ہلاک کر دیتا اور مجھے بھی... کیا تو ہمیں "بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا" ہلاک کرتا ہے اس فعل کی وجہ سے جو ہم میں سے کچھ بے وقوف لوگوں نے کیا)... جب میں واپس لوٹوں گا اور میرے ساتھ ان لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں ہوگا جو میرے ساتھ نکلے تو میں بنی اسرائیل کو کیا جواب دوں گا... پھر پڑھا: "ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ" (پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تمہیں زندہ کیا تاکہ تم شکر ادا کرو) تو انہوں نے کہا کہ "هُدْنَا اِلَيْكَ" (ہم نے آپ کی طرف ہدایت حاصل کی) پس اسی پر یہود قائم رہے یہاں تک کہ انہوں نے اسی کلمہ کی وجہ سے توبہ کی... (طبری، ص: ۲/۷۹، ابن کثیر، ص: ۲/۲۵۰، در منثور، ص: ۳/۱۲۸)

قوم بنی اسرائیل کا ایک اور واقعہ

اللہ تعالیٰ کے قول "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ۝" (کیا تو نے دیکھا ان لوگوں کی طرف جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکلے) کے بارے میں حضرت ہلال بن یساف سے روایت ہے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں کچھ لوگ تھے کہ جب ان میں درد واقع ہوا تو ان کے مال دار اور معزز لوگ چلے گئے اور فقیر اور ادنیٰ لوگ رہ گئے... پس جو لوگ رہ گئے تو ان پر موت گرم ہوگئی اور باقیوں پر کوئی موت نہیں پہنچی... پس جب ان سالوں میں سے ایک اور سال آیا تو انہوں نے کہا کہ اگر ہم بھی اسی طرح ٹھہر جاتے جیسے یہ ٹھہر گئے تو ہم بھی ایسے ہلاک ہو جاتے جیسے یہ ہلاک ہو گئے اور دوسروں نے کہا کہ اگر ہم بھی کوچ کر جاتے جس طرح یہ لوگ کوچ کر گئے تو ہم بھی نجات پا جاتے جیسے یہ لوگ نجات پا گئے...

اگلے سال انہوں نے اس بات پر اجماع کر لیا کہ وہ بھاگ جائیں گے... پس

www.besturdubooks.net

انہوں نے ایسا ہی کیا... یہاں تک کہ وہ پہنچے جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ پہنچیں... پس اللہ تعالیٰ نے ان پر موت بھیج دی یہاں تک کہ وہ ہڈیاں بن گئے... پس علاقہ والوں نے انہیں اکٹھا کر کے ایک مکان میں جمع کر دیا... پس ان کا نبی علیہ السلام ان کے پاس سے گزرا... حصین (راوی) فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے (یعنی ہلال بن یساف رحمتہ اللہ علیہ) فرمایا (کہ وہ نبی) حزقیل (تھے) انہوں نے فرمایا کہ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے (ان کو زندہ کرنا) تو ان کو زندہ کر دے تو یہ تیری عبادت کریں گے اور تیرے شہروں کو آباد کریں گے اور تیرے بندوں کو جنم دیں گے...

پھر کیا تجھے یہی زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں ایسا کروں تو اس نے کہا کہ جی ہاں... فرمایا کہ اس کو کہا گیا کہ ایسے ایسے کہو... پس انہوں نے وہی کلام پڑھا جس کا ان کو حکم دیا گیا... پس انہوں نے ہڈیوں کی طرف دیکھا جنہیں گوشت اور پٹھے پہنائے جا رہے تھے... پھر انہوں نے وہ کلام پڑھا جس کا ان کو حکم دیا گیا تھا، پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صورتیں ہیں جو تکبیر کہہ رہی ہیں اور تسبیح اور تہلیل کہہ رہی ہیں... پس وہ زندہ رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ رکھنا چاہا... (درمنثور، ص:۳۱۱)

ایک قرآنی واقعہ

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت "اَوْ كَالَّذِی مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِأَةَ عَامٍ" (یا وہ شخص جو ایک ایسی بستی کے پاس سے گزرا جو اپنی چھتوں کے بل اُلٹی پڑی تھی، اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو اس کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا... پس اللہ تعالیٰ نے ان کو سو (۱۰۰) سال کے لیے موت دے دی) اس کے بارے میں فرمایا کہ مجھے یہ ذکر کیا کہ (اللہ تعالیٰ نے) اسے چاشت کے وقت موت دی پھر اسے اس وقت اُٹھایا جس وقت سورج ڈھل جاتا ہے غروب ہونے سے پہلے...

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ط قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ط قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ

www.besturdubooks.net

مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِکَ وَشَرَابِکَ لَمْ یَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِکَ وَلِنَجْعَلَکَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ

(فرمایا کہ تو کتنی دیر ٹھہرا تو اس نے کہا کہ میں ایک دن کا کچھ حصہ ٹھہرا.. فرمایا کہ (نہیں) بلکہ تو سو سال ٹھہرا، پس تو اپنے کھانے کی طرف دیکھ اور اپنے پینے کی طرف دیکھ جو خراب نہیں ہوئے اور تو اپنے گدھے کی طرف دیکھ تا کہ ہم آپ کو لوگوں کے لیے نشانی بنادیں)...

فرمایا کہ ان کا گدھا اور ان کا کھانا اور پانی تحقیق اس سے منع کر دیئے گئے تھے... پرندے اور درندے کہ اس سے کھائیں اور پئیں...

وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ کَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَکْسُوْهَا لَحْمًا ط

(اور اس کی ہڈیوں کی طرف دیکھ کہ کیسے ہم ان کو جمع کرتے ہیں... پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں) فرمایا کہ مجھے ذکر کیا گیا کہ سب سے پہلے جو چیز اس کی پیدا کی گئی وہ اس کی آنکھیں تھیں... پس وہ اپنی ہڈیوں کی طرف دیکھنے لگا... ایک ایک ہڈی کر کے کیسے وہ اپنی جگہ پر لوٹتی ہے...

فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٥

(جب اس پر واضح ہو گیا تو اس نے کہا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے)...(درمنثور،ص:۳۳۳،طبری:۳/۳۶)

گائے کے ذریعہ مردہ کا زندہ ہو کر کلام کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو شہر تھے ایک حصینہ اور اس کے دروازے تھے اور دوسرا خربہ... پس حصینہ شہر والے جب شام ہوتی تو اپنے (شہر کے) دروازے بند کر دیتے اور جب صبح کرتے تو شہر کی دیواروں پر کھڑے دیکھتے رہتے کہ اس کے اردگرد کوئی چیز پیش آئی ہے... ایک دن انہوں نے صبح کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بوڑھا آدمی ان کے شہر کی جڑ میں قتل کیا ہوا پھینکا ہوا ہے... پس شہر خربہ کے لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ کیا تم نے ہمارا بندہ قتل

www.besturdubooks.net

کیا ہے اور اس کا بھتیجا اس کے پاس رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تم نے میرا چچا قتل کیا ہے... انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! نہ تو ہم نے اپنے شہر کو کھولا، جب سے ہم نے اسے بند کیا اور نہ ہی ہم تمہارے اس ساتھی کے خون کے بارے میں کچھ جانتے ہیں... پس وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے... (البدایہ)

اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل کی "اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ" ...... آیت یہاں تک پہنچی "فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ" (بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے... انہوں نے کہا کہ کیا آپ ہمارے ساتھ مذاق کر رہے ہیں (انہوں نے) میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں... انہوں نے کہا کہ ہمارے لیے اپنے رب سے دُعا کیجئے کہ ہمارے لیے واضح کرے کہ وہ (گائے) کیسی ہو..." یہ آیت یہاں تک پہنچی" پس انہوں نے اسے ذبح کیا اور وہ یہ کرنے والے نہیں تھے)...

(راوی نے) فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک نوجوان لڑکا تھا جو اپنی دُکان میں تجارت کیا کرتا تھا اور اس کا ایک بوڑھا باپ تھا... پس دوسرے شہر سے ایک آدمی آیا جو اس سے سامان لینا چاہتا تھا... پس اس نے اس کے بدلے میں اس کو پیسے ادا کر دیئے، پس وہ اس کے ساتھ چلا تا کہ اپنی دُکان کو کھولے اور اس کو وہ چیز دے جس کا اس نے مطالبہ کیا تھا اور چابی اس کے باپ کے پاس تھی اور باپ دُکان کے سائے میں سویا ہوا تھا... اس (گاہک) نے اس کو کہا کہ اپنے باپ کو جگا دے تو اس نے جواب دیا کہ بے شک میرا باپ سویا ہوا ہے جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے اور میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ ان کو ان کی نیند سے ڈراؤں... پھر وہ دونوں واپس لوٹ آئے... پس اس نے جو کچھ معاوضہ پہلے دیا تھا اس نے دُگنا معاوضہ دیا... پھر وہ اپنے باپ کی طرف دوڑ کر آیا تو اس کا باپ پہلے سے بھی زیادہ نیند میں تھا... پس اس

www.besturdubooks.net

نے اسے کہا کہ اسے اُٹھا دے، اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اسے کبھی بھی نہیں اُٹھاؤں گا اور نہ ہی اسے اس کی نیند سے ڈراؤں گا... فرمایا کہ جب وہ واپس لوٹ آیا اور سامان کا طالب چلا گیا تو وہ بزرگ اُٹھ گئے اور اس کو اس کے بیٹے نے کہا کہ اے میرے پیارے ابا جان! اللہ تعالیٰ کی قسم! تحقیق یہاں پر ایک آدمی آیا تھا جو فلاں فلاں سامان طلب کر رہا تھا... لیکن میں نے ناپسند کیا کہ آپ کو آپ کی نیند سے اٹھاؤں... پس بزرگ نے اسے ملامت کیا... لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے والد صاحب کے ساتھ بھلائی کرنے کے عوض یہ بدلہ دیا کہ اس کی گائیوں میں سے ایک گائے نے وہ گائے جنی جسے بنی اسرائیل تلاش کر رہے تھے... پس وہ اس کے پاس آئے... پس انہوں نے کہا کہ یہ گائے ہمیں فروخت کر دے...

اس نے کہا کہ میں یہ گائے تمہیں فروخت نہیں کروں گا... انہوں نے کہا کہ ہم تو یہ تجھ سے ضرور لیں گے... اس نے کہا کہ اگر تم (وہ گائے) مجھ سے غصب کرو گے تو (اس کا انجام) تم خوب جانتے ہو...

پھر وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا کہ جاؤ اور اسے اس کی قیمت کے اعتبار سے راضی کرو تو انہوں نے کہا کہ جیسے آپ کا حکم (وہ اس کے پاس آئے اور اس سے اس کا حکم پوچھا) تو اس نے کہا کہ میرا حکم یہ ہے کہ تم اس گائے کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھو اور دوسرے پلڑے میں خالص سونا رکھو... پس جب سونا جھک جائے تو میں اس کو لے لوں گا... پھر انہوں نے ایسا ہی کیا اور گائے لے آئے حتی کہ اس کو شیخ کی قبر کے پاس لے آئے جو دونوں شہروں کے درمیان تھی اور شہر والے جمع ہو گئے اور اس کا بھتیجا اس کی قبر کے پاس رو رہا تھا... پھر انہوں نے گائے کو ذبح کیا اور اس کے گوشت کا کچھ حصہ اس کی قبر کو لگایا... پس شیخ اپنے سر کو جھاڑتا ہوا یہ کہتے ہوئے اُٹھ گیا کہ مجھے میرے بھتیجے نے قتل کیا... اس پر میری عمر لمبی ہو گئی اور اس نے میرے مال کو لینے کا ارادہ کیا اور وہ (شیخ) مر گیا...

www.besturdubooks.net

ایک عبرتناک واقعہ

حضرت حویرث بن الرکاب سے روایت ہے، فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اپنے سامان کے پاس تھا کہ اچانک ہمارے پاس ایک انسان قبر سے نکلا جس کا چہرہ اور سر آگ سے بھڑک رہے تھے اور وہ لوہے کے طوق میں تھا... اس نے کہا کہ مجھے پانی پلا دو، مجھے مشکیزہ سے پانی پلا دو اور اس کے پیچھے ایک انسان نکلا... پس اس نے کہا کہ کافر کو پانی مت پلا! کافر کو پانی مت پلا! پس اس نے اس کو پالیا... پھر زنجیر کے کنارے کو پکڑا اور اسے کھینچا، پھر اسے اوندھا کیا، پھر اسے گھسیٹا یہاں تک کہ وہ دونوں اکٹھے قبر میں داخل ہو گئے...

حویرث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری اونٹنی مجھ سے حرکت میں آ گئی، میں اس سے کسی چیز پر قادر نہیں تھا، یہاں تک کہ وہ ہرنوں کی وادیوں کی طرف مڑ گئی... پس وہ بیٹھ گئی تو میں اس سے اُترا اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی... پھر میں اس پر سوار ہوا... یہاں تک کہ میں نے مدینہ منورہ میں صبح کی... پس میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا... پس میں نے ان کو ساری کہانی سنا دی... پس انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اے حویرث! اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تم سے بدگمانی نہیں کرتا اور تحقیق آپ نے مجھے بہت ہی شدید خبر سنائی ہے... پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صفراء کی دونوں جانب سے ایسے بزرگوں کو بلوایا جنہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا... حضرت حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور ان کو کہا کہ بے شک اس آدمی نے مجھے ایک بات بتلائی اور میں اس سے بدگمانی نہیں کرتا... اے حویرث! انہیں خبر دے دے جو تو نے مجھے خبر دی تو انہوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! ہم پہچانتے ہیں یہ شخص بنی غفار میں سے تھا جو جاہلیت کے زمانے میں مر گیا تھا... پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس سے خوش ہوئے جب کہ انہوں نے خبر دی کہ وہ زمانہ جاہلیت میں مر چکا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین وہ جاہلیت کے لوگوں میں سے ایک آدمی تھا اور مہمان کا کوئی حق نہیں سمجھتا تھا...

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

واقعہ ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابوالجوزاء رحمہ اللہ سے روایت ہے "وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کیف تحی الموتٰی... قال اولم تؤمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِیطمئنّ قلبی" (اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب مجھے دکھا دے کہ تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے تو اللہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو ایمان نہیں رکھتا تو فرمایا کہ کیوں نہیں لیکن میں اپنے دل کو اطمینان دینا چاہتا ہوں)... حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا گیا کہ چار پرندے پکڑ پھر ان کو اپنی طرف مائل کر یعنی ان کو اتنا سکھلا کہ (تیرے بلانے پر) تجھے جواب دینے لگیں... پھر جب وہ انہیں جواب دینے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ذبح کرنے کا حکم صادر فرما دیا... پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو ذبح کیا... پھر ان کے پر اکھیڑے، اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے... ان پرندوں کے خون کو بعض کے ساتھ بعض کو خلط کر دیا اور ان کے پَر اور گوشت سب کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا... پھر اس کو کہا گیا کہ چار پہاڑوں میں ہر ایک پہاڑ پر ان کے اعضاء کو رکھ دے، پھر ان کو پکار تو وہ تیرے پاس دوڑ کر آئیں گے... انہوں نے ایسا ہی کیا پھر انہیں بلایا... فرمایا کہ خون، خون کی طرف جانے لگا اور پَر پَروں کی طرف اور گوشت گوشت کی طرف جانے لگا اور ہر چیز اپنی جگہ کی طرف جانے لگی... یہاں تک کہ وہ جو (بلانے پر) جواب دینے لگے... پس فرمایا کہ "وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ"......

موت کی حرارت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کے بارے میں احادیث بیان کرو... بے شک ان میں عجیب وغریب قصے ہیں... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان کرنے لگے، فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک جماعت زمین میں سیر کرنے کو نکلی... وہ ایک قبرستان سے گزرے تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ کیا خیال

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

ہے کہ اگر ہم یہاں پر دو رکعت نماز پڑھیں... پھر ہم اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں، شاید اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اس قبرستان والوں میں سے کسی کو نکال دے جو ہمیں موت کے بارے میں (کچھ) بتائے... انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر انہوں نے دُعا کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک گندم گوں رنگ کا آدمی جو قبر سے اپنا سر جھاڑتے ہوئے نکلا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان سجدوں کا نشان تھا... پس اس نے کہا کہ اے لوگو! تم نے اس چیز کی طرف کس چیز کا ارادہ کیا ہے... تحقیق میں سو (۱۰۰) سال سے مرا ہوا ہوں اور مجھ سے اس وقت تک موت کی حرارت ساکن نہیں ہوئی... پس تم اللہ تعالیٰ سے دُعا کرو کہ وہ مجھے لوٹا دے جیسے میں تھا... (مسند ابو یعلی، بزار، مجمع الزوائد)

موت کی تکلیف کے اثرات

حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے سوال کیا کہ اے روح اللہ، اے کلمتہ اللہ بے شک سام بن نوح علیہ السلام یہاں قریب ہی مدفون ہیں... پس آپ اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجئے کہ اللہ پاک ان کو اُٹھائے... پس اللہ تعالیٰ کے نبی (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے ان کو زور سے پکارا تو انہوں نے کچھ نہ دیکھا، پھر چلائے اور کچھ نہ پایا تو لوگوں نے کہا کہ یہاں قریب ہی مدفون ہیں... پس عیسیٰ علیہ السلام نے آواز دی تو وہ بوڑھے ہونے کی حالت میں نکلے تو لوگوں نے کہا کہ روح اللہ اور کلمتہ اللہ ہمیں یہ بتلائیے کہ وہ مرے تو جوان تھے پھر یہ سفیدی کیسی ہے؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میرا گمان یہ ہے کہ یہ (موت کی) تکلیف کی وجہ سے ہے جس کی وجہ سے میں گھبرا گیا...

موت کے بعد دوبارہ

حضرت احمد بن الطائی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ انہوں نے کوفہ کے ایک بزرگ سے سنا جو بنی کرز میں سے تھے، وہ ذکر کرتے ہیں کہ وہ ایک عورت کے جنازہ

www.besturdubooks.net

میں حاضر ہوئے... جب وہ اس کے پاس پہنچے تو وہ متحرک ہوئی... وہ دوبارہ لوٹائی گئی اس کے بعد ایک عرصہ تک زندہ رہی اور اس نے بچہ جنا...

شکر کا انعام

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی جو شوہر کی بہت فرماں بردار تھی... پس اس کے دو بیٹے کنویں میں گر گئے اور مر گئے تو اس نے حکم دیا اور ان کو نکالا گیا اور انہیں غسل دیا گیا اور پاک صاف کیا گیا اور انہیں بستر پر رکھا گیا اور ان پر کپڑا اڈھا نک دیا گیا، پھر وہ اپنے خدام اور گھر والوں کے پاس آئی (اور انہیں کہا کہ) وہ ان کے باپ کو ان کا کوئی حال نہ بتائیں یہاں تک کہ میں خود ان کو نہ بتاؤں... جب ان کا باپ (ان کے پاس) آیا تو اس نے ان کے سامنے کھانا رکھا تو اس نے کہا کہ میرے دونوں بیٹے کہاں ہیں تو اس نے جواب دیا کہ وہ سو گئے ہیں اور آرام کر رہے ہیں... اس نے کہا کہ نہیں، اللہ تعالیٰ کی حیات کی قسم! اے فلاں اے، فلاں... پس انہوں نے جواب دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے عمل کی وجہ سے شکر کے طور پر ان دونوں کی روحوں کو لوٹا دیا...

سفر جہاد کی برکات

حضرت سعید عمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک قوم سمندر میں جہاد کو نکلی... پس ان کے پاس ایک نوجوان آیا جو قریب البلوغ تھا تا کہ وہ ان کے ساتھ سوار ہو... پس انہوں نے اس کو انکار کر دیا... پھر انہوں نے اس کو اپنے ساتھ سوار کر لیا... پس وہ دشمن سے لڑے تو وہ نوجوان ان میں تجربہ کے اعتبار سے سب سے زیادہ اچھا تھا... پھر شان یہ کہ وہ قتل ہو گیا... پس اسکا سر کھڑا ہوا اور ان سواروں کے سامنے آیا اور وہ تلاوت کر رہا تھا... ''تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ط وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ''

www.besturdubooks.net

ایک عجیب واقعہ

حضرت خالد بن یزید نے فرمایا کہ میں خلید ابوسلمان عصری سے ملا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ طاعون الفتیات (یہ طاعوان شام و بصرہ اور واسط میں واقع ہوا تھا...اس کا نام طاعون الفتیات (نوجوان عورتوں کا طاعون) اس لیے رکھا گیا کہ یہ سب سے پہلے عورتوں میں شروع ہوا تھا اس لیے اس کا نام طاعون الفتیات رکھا گیا...البدایہ میں ایک عورت نے انہیں یہ حدیث بیان کی کہ میرا شوہر مرگیا اور وہ میرے ساتھ میرے گھر میں تھا، ہم نے اسے دفن نہیں کیا تھا...پس جب ہم پر رات چھا گئی تو ہم نے ایک آواز سنی جس نے ہمیں ڈرا دیا اور میرے ساتھ میرا قریب البلوغ بیٹا بھی تھا...پس وہ میرے پاس آیا اور میرے ساتھ میری چادر میں داخل ہوگیا اور وہ آواز (ہمارے) قریب ہوتی گئی حتیٰ کہ ہمارے اوپر ایک کٹے ہوئے سر نے دیوار پھلانگی اور وہ پکار رہا تھا اے فلاں! آگ کی بشارت سن لے تو نے ایک نفس مؤمنہ کو بغیر حق کے قتل کیا تھا یہاں تک کہ وہ اس کے پاؤں کے نیچے داخل ہوگیا اور وہ پکار رہا تھا اے فلاں! آگ کی بشارت سن لے، پھر وہ (سر) دیوار پر چڑھ گیا، اس حال میں کہ وہ پکارتا رہا... یہاں تک کہ اس کی آواز ہم سے منقطع ہوگئی...

وفات کے بعد زندہ ہونے کا عجیب واقعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم اپنے ایک مریض کے گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ بے حرکت اور ساکن ہوگیا... یہاں تک کہ اس کی کوئی رگ حرکت نہیں کرتی تھی...پس ہم نے اسے ڈھانپ دیا اور اس کی آنکھیں بند کردیں اور اس کے (کفن کے) کپڑے اس کی بیری (کے پتے) اور اس کی چارپائی منگوائی...پس جب ہم اسے اُٹھانے کے لیے چلے تاکہ اسے غسل دیں تو وہ حرکت میں آیا...پس ہم نے کہا کہ "سبحان اللہ، سبحان اللہ" ہم تو تجھے مرا ہوا ہی سمجھ رہے تھے...

www.besturdubooks.net

اس نے کہا کہ گویا کہ میں مر گیا تھا اور مجھے میری قبر کی طرف لیجایا گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک انسان جو بہت ہی خوبصورت اور اچھی خوشبو والا، اس نے مجھے میری قبر میں رکھا، پھر اسے کاغذوں کے ساتھ پاٹ دیا...اچانک ایک کالی عورت گندی بدبو والی ظاہر ہوئی...اس نے کہا کہ یہ فلاں فلاں (چیزوں) والا ہے...یہ فلاں فلاں چیزوں والا ہے اور اللہ کی قسم! میں ان چیزوں سے حیا کرتا ہوں...گویا کہ میں ان چیزوں سے اس وقت تک روکا گیا تھا، اس نے کہا کہ میں نے (اس سے) کہا کہ میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو اور یہ عورت مجھے چھوڑ دیں...اس عورت نے کہا کہ میں تجھ سے جھگڑا کروں گی...پس میں ایک وسیع وکشادہ گھر کی طرف چلا جس میں چبوترہ تھا...گویا کہ وہ چاندی سے (بنا ہوا) تھا اور اس کے ایک کونے میں مسجد تھی اور ایک آدمی اس میں نماز پڑھ رہا تھا...پس اس نے سورۃ النحل کی تلاوت کی...پس وہ اس کے مکان کی طرف کود پڑا، وہ مکان اس کے لیے کھول دیا گیا، پھر وہ واپس آیا اور کہا کہ کیا تیرے ساتھ کوئی سورت ہے؟

میں نے کہا ہاں، اس نے کہا بہرحال وہ سورت سورۃ الانعام ہے...اس شخص نے کہا اور اس نے اپنے قریب والے تکیے کو اُٹھایا، پھر اس سے ایک صفحہ نکالا، پھر اس میں دیکھا تو وہ کالی عورت فوراً اس کی طرف تیزی سے آئی اور اس نے کہا کہ اس نے ایسا ایسا کیا اور خوبصورت آدمی بھی کہنے لگا کہ اس نے ایسا ایسا کیا، وہ میرے اچھے اعمال ذکر کر رہا تھا، فرمایا کہ اس آدمی نے کہا کہ یہ شخص اپنی جان پر ظلم کرنے والا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی خطاؤں کو معاف کر دیا...ابھی تک اس کی موت کا وقت نہیں آیا، اس کی موت کا وقت پیر کا دن ہے...اس نے کہا کہ دیکھو، اگر میں پیر کے دن مر جاؤں تو اُمید رکھو جو میں نے دیکھا اور اگر میں پیر کے دن نہ مروں تو وہ میری بیماری کا ہذیان (یعنی بیماری کی وجہ سے فضول باتیں کرنا) ہے...

راوی نے فرمایا کہ جب پیر کا دن آیا تو وہ شخص صحیح ہوا، عصر کے بعد تک صحیح رہا...پھر اس کو اس کی موت آ گئی تو وہ مر گیا اور حدیث میں ہے کہ جب ہم اس شخص کے

پاس سے نکلے تو میں نے خوبصورت اچھی خوشبو والے شخص سے پوچھا کہ تو کون ہے تو اس نے بتایا کہ میں تیرا نیک عمل ہوں، میں نے کہا کہ وہ کالی عورت گندی، بدبو والی کون تھی؟ تو اس نے کہا کہ یہ تیرا خبیث عمل تھا...

چند جزوی واقعات

اس میں (ملحق) ہیں... وہ باتیں جو اس کتاب کی طرف منسوب ہیں اور لکھنے میں نہیں آئیں...

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر در منثور صفحہ ۱۲۸/۳ میں فرمایا عبد بن حمید نے اور ابن ابی الدنیا نے (اپنی) کتاب میں "من عاش بعد الموت" میں اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا فرمایا کہ جب حضرت ہارون علیہ السلام کو موت کا وقت آ پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ تم حضرت ہارون اور ان کے بیٹے ایک پہاڑ کے غار کی طرف چلو کہ میں ان (یعنی حضرت ہارون علیہ السلام) کی روح کو قبض کرنے والا ہوں... پس جب وہ غار پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چارپائی ہے... پس حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پر لیٹ گئے، پھر اس سے اُٹھ گئے... پھر فرمایا کہ اے ہارون! یہ کیسی ہی اچھی جگہ ہے...

حضرت ہارون علیہ السلام اس پر لیٹ گئے اور ان کی روح قبض کر لی گئی...

پس حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے بنی اسرائیل کی طرف غمگین ہو کر لوٹے تو لوگوں نے آپ علیہ السلام سے کہا کہ ہارون علیہ السلام کہاں ہیں تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ وہ تو مر چکے ہیں... لوگوں نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ نے ان کو قتل کر دیا ہے... آپ کو پتا ہے کہ ہم اس سے محبت کرتے ہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا تمہارا بیڑا غرق ہو جائے، کیا میں اپنے بھائی کو قتل کروں گا حالانکہ میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کو وزیر کے طور پر مانگا تھا اور اگر میں اس

www.besturdubooks.net

کے قتل کا ارادہ کرتا تو کیا اس کا بیٹا مجھے چھوڑ دیتا؟ (لوگوں نے) کہا کہ نہیں بلکہ آپ نے ان کو قتل کیا... آپ نے ہمارے ساتھ یہ (قتل بطور) حسد کیا ہے... پس انہوں نے ستر (۷۰) آدمی چنے، پس وہ ان کے ساتھ چلے... پس دو آدمی راستے میں بیمار ہو گئے... پس انہوں نے ان پر نشان لگا دیا... پس حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کا بیٹا اور بنی اسرائیل چلے...

یہاں تک کہ حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس پہنچے... پس آپ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام سے کہا کہ تجھے کس نے قتل کیا تو (حضرت ہارون علیہ السلام نے) جواب دیا کہ مجھے کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ میں تو فوت ہو گیا تو انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ! آپ کیا فیصلہ کرتے ہیں... آپ اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ وہ ہمیں انبیاء علیہم السلام بنا دے تو ان کو زلزلے نے آ پکڑا... پس ان پر اور جو دو آدمی پیچھے رہ گئے تھے (سب پر) غشی طاری ہو گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے دُعا کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے

"لَوْشِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ط اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ"

اگر آپ چاہتے تو ان کو اور مجھے پہلے ہی ہلاک کر دیتے... کیا آپ ہمیں ہمارے بیوقوفوں "السفہآء منا" (الاعراف، ص:۱۵۵) کے عمل کی وجہ سے ہلاک کرتے ہیں...
پس اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر دیا اور وہ اپنی قوم میں انبیاء بن کر لوٹے... (تفسیر طبری)

علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے تفسیر درمنثور ص ۲۴۶ ۴ میں فرمایا کہ حضرت ابن اسحاق، فریابی نے اور ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب "من عاش بعد الموت" میں اور ابن ابی المنذر اور ابن ابی حاتم نے کئی طرق سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے ذوالقرنین رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے) بندے تھے...

اللہ تعالیٰ نے ان سے محبت کی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی... پس اللہ

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

تعالیٰ نے ان کو نصیحت کی تو انہوں نے نصیحت قبول کی... پس اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک قوم کی طرف بھیجا وہ اس قوم کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے تھے اور اسلام کی طرف (دعوت دیتے تھے) پس ان لوگوں نے آپ کے دائیں سیلنگ (یعنی سینگ والی جگہ) پر ضرب لگائی... پس وہ وفات پا گئے... پھر اللہ تعالیٰ نے جتنا عرصہ انہیں روکنا چاہا روکا، پھر انہیں ایک اور اُمت کی طرف بھیجا، وہ ان کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کی طرف دعوت دیتے تھے تو انہوں نے ان کے بائیں سینگ پر مارا تو وہ وفات پا گئے...

پس اللہ تعالیٰ نے جتنا عرصہ ان کو روکنا چاہا روکا، پھر انہیں مبعوث فرمایا اور ان کے لیے بادلوں کو مسخر کر دیا اور اس میں ان کو اختیار دے دیا... انہوں نے ان میں سے سرکش کو تابع پر ترجیح دی اور اس کا سرکش وہ ہوتا ہے جو برستا نہ ہو اور آپ کے لیے نور کو پھیلا دیا اور آپ کے لیے اسباب پھیلا دیئے اور آپ کے لیے دن اور رات برابر کر دیئے... پس اسی وجہ سے وہ زمین کے مشرقی حصوں اور مغربی حصوں تک پہنچے...

(ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ کا رسالہ ختم ہوا)

www.besturdubooks.net

موت کے عبرت انگیز واقعات
خواب اور مشاہدات کی روشنی میں

دوستی کا معیار

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں نظر آئے تو میں نے معافی چاہتے ہوئے عرض کیا: ''خدا کی محبت نے مجھے آپ سے محبت کرنے کی مہلت نہ دی...'' تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ''اے ابوسعید! مبارک ہو جس شخص نے اللہ کو دوست رکھا اس نے مجھے بھی دوست رکھا...'' (مکارم الاخلاق)

امام شافعی رحمہ اللہ کی بخشش

امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ مرنے کے بعد آپ کے اوپر کیا گزری؟ تو وہ ہنس کر کہنے لگے: ''خدا نے مجھے صرف بخش ہی نہیں دیا بلکہ ایک قیمتی تاج پہنا کر یہاں میرا نکاح بھی کر دیا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تجھے یہ سب عزت اس لیے دی گئی ہے کہ میں نے جو کچھ دیا تھا، اس پر تو نے کسی قسم کا غرور اور تکبر نہیں کیا تھا...'' (ابن عساکر)

دو رکعت کی قیمت

امام کتانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ مجھے خواب میں دکھائی دیئے تو میں نے ان سے پوچھا: ''کہیے! خدا نے آپ کے

www.besturdubooks.net

ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''بھائی! نیکیوں کا سارا ذخیرہ تباہ ہو گیا، کوئی چیز بھی تو کام نہ آئی، اگر وہ دو رکعت نماز جو میں رات (تہجد) میں پڑھا کرتا تھا، قبول نہ ہو جاتی تو میرا بیڑا ہی غرق ہو گیا تھا...'' (احیاء العلوم)

ایک مردِ صالح کی کرامت

ابن ابی الدنیا رحمتہ اللہ علیہ نے عبداللہ بن نافع رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک آدمی کا انتقال ہوا اور وہیں وہ دفن بھی کیا گیا... اس کے چند ہی روز کے بعد ایک بزرگ نے اسے خواب میں بہت ہی دردناک عذاب میں گرفتار دیکھا، اس کی اس تعذیب و تکلیف پر ان بزرگ کو بڑا افسوس ہوا مگر بے چارے کر ہی کیا سکتے تھے... ایک ہی ہفتہ کے بعد وہ پھر خواب میں دکھائی دیا تو معلوم ہوا کہ اب وہ جنت میں موج کر رہا ہے... ان متضاد حالات کی ان بزرگ نے اس سے وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ اصل واقعہ تو وہی ہے جو تم پہلے دیکھ چکے ہو مگر اتفاق سے دوسرے ہی دن ایک مرد صالح میرے قریب آ کر دفن ہو گئے اور انہوں نے اپنے قرب و جوار کے چالیس (۴۰) آدمیوں کی بخشائش کی سفارش کر دی جس میں ایک میرا بھی نام تھا... (کتاب القبور)

ناجی فرقہ

اسماعیل بن ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے مشہور محدث حافظ ابوعبداللہ حاکم رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھ کر دریافت کیا کہ آپ کے نزدیک اسلام کے تمام فرقوں میں نجات کے قریب کون ہے؟'' تو انہوں نے جواب دیا: ''اہل سنت و جماعت'' (ابن عساکر)

آسمانی پیغام

سلمان عمری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر قاری یزید رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جاؤ میری طرف سے میرے تمام عزیزوں اور دوستوں کو سلام کہنا اور بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شہیدوں کے زمرے میں داخل کر دیا

www.besturdubooks.net

ہے اور ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی میرا اسلام پہنچا کر کہنا کہ یہاں فرشتے تمہاری عشاء اور مغرب کے درمیان والی صحبت و نشست کی نگرانی پر مامور ہو چکے ہیں... (ابن عساکر)

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا اعزاز

ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے لیث بن سعید رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شامی مسلمان کسی لڑائی میں شہید ہو گیا تھا مگر وہ ہر جمعہ کی رات میں اپنے والد سے دُنیا میں حاضر ہو کر ملاقات اور بات چیت کیا کرتا تھا... اتفاق سے ایک جمعہ خالی گیا، دوسرے جمعہ کو جب وہ پھر آیا تو باپ نے گزشتہ جمعہ کو نہ آنے کی شکایت کرتے ہوئے وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا: ''اس جمعہ کو خدا نے تمام شہیدوں کو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا حکم دے دیا تھا اور ہم سب وہاں چلے گئے تھے... اس وجہ سے میں آپ کے پاس حاضر نہ ہو سکا...'' (مکارم الاخلاق)

Best Urdu Books

قبر کی خوشبو

حضرت مغیرہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک بزرگ کی قبر کے پاس سے جب گزرتا تو ایک عجیب قسم کی خوشبو محسوس کیا کرتا تھا... ایک دن حسن اتفاق سے خود وہی بزرگ خواب میں نظر آ گئے تو میں نے ان ہی سے اس کی حقیقت دریافت کر لی... انہوں نے جواب دیا کہ یہ خوشبو تلاوت قرآن اور روزے کی پیاس کی ہے... (کتاب القبور)

استغفار کی مقبولیت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ والد کی وفات کے بعد ایک مرتبہ وہ مجھے خواب میں دکھائی دیئے تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے وہاں کس عمل کو سب سے بہتر پایا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''اس جہان میں استغفار سب سے زیادہ مقبول شے ہے...'' (کتاب القبور)

www.besturdubooks.net

مُردے کی نصیحت:

تاریخ ابن النجار میں خود مرتب ناقل ہیں کہ وہ ایک دفعہ کسی مُردے کو نہلا رہے تھے، نہلاتے ہی نہلاتے اس نے دونوں آنکھیں کھول دیں اور ان کے ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا: ''اے ابو محمد رحمہ اللہ! دُنیا سے ذرا اچھی تیاری کر کے آنا...''

خوفناک قہقہہ

ابو عبداللہ بن جلا رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد غسل دینے کیلئے تختے پر لٹایا اور منہ کھولا تو دیکھا کہ وہ ہونٹوں کی جنبش کے ساتھ ہنس رہے تھے...اس واقعہ کو دیکھ کر کچھ لوگ فوراً قریب کے طبیب کو بلا لائے...طبیب نے نبض وغیرہ دیکھ کر صاف جواب دے دیا کہ ان کا دم ٹوٹے کافی دیر ہو چکی ہے اور اب کسی قسم کی علامت حیات باقی نہیں ہے... چنانچہ پھر غسل دینے کے لیے منہ کھولا گیا تو انہوں نے طبیب کی طرف منہ کر کے بڑی زور سے قہقہہ لگایا...اس سے حاضرین تو حاضرین خود طبیب بھی سٹ پٹا گیا اور عاجز ہو کر کہنے لگا: ''ان باتوں کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے...''غرض کہ جو لوگ بھی ان کے قریب آتے وہ یہ باتیں دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوتے...

حسن اتفاق کہ اسی دوران حضرت فضل بن حسین رحمۃ اللہ علیہ آ گئے اور اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے نہلا دُھلا کر نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا...(ابن عساکر)

سرشکِ محبت

حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنی ایک متوفیہ لونڈی کو بہت ہی خوبصورت اور نورانی شکل میں دیکھا تو اس سے اس کی وجہ دریافت کی، لونڈی کہنے لگی یہ سب تو آپ ہی کا طفیل ہے، آپ شاید بھول گئے کہ ایک رات آپ خدا کی بارگاہ میں بہت ہی رو رو کر دُعائیں مانگ رہے تھے...ان ہی آنسوؤں کے چند قطرے میں نے اپنے چہرے پر مل لیے تھے...(احیاء العلوم)

www.besturdubooks.net

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا مقام

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے محمد بن اسود اور محمد بن سیرین رحمہما اللہ کو خواب میں دیکھا تو امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو دریافت کیا کہ وہ کہاں ہیں؟ میرے اس سوال پر بیک زبان دونوں بزرگوں نے بتایا کہ وہ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب ایک مقام پر قیام پذیر ہیں...(کتاب القبور)

نکیرین کی لاجوابی

سلفی رحمۃ اللہ علیہ نے طیورات میں حضرت سہیل بن عمار رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے مشہور بزرگ یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی وفات کے چند روز بعد خواب میں دیکھ کر [illegible] عالم کا حال پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ سب سے پہلے تو میری قبر میں دو فرشتے بہت ہی زیادہ کریہہ المنظر اور بدلہجہ میرے پاس آئے اور پوچھنے لگے کہ تمہارا دین کیا ہے؟ نبی اور رسول کون ہیں؟ تو میں نے اپنی سفید داڑھی پکڑ کر انہیں جواب دیا کہ ''بڑا تعجب ہے مجھ جیسے شخص سے بھی تم لوگ یہ باتیں پوچھنے آ گئے، جاؤ جس نے تمہیں بھیجا ہے اس سے جا کر کہہ دینا کہ اسی (۸۰) برس سے تو میں ان ہی سوالات کے جوابات دُنیا والوں کو بتاتا چلا آیا ہوں اب کیا میں خود ہی بھول جاؤں گا؟ یہ سنتے ہی وہ دونوں فرشتے پھر کچھ نہیں بولے، چپکے سے نکل کر روانہ ہو گئے...

مسجد نبوی کی خادمہ کا اعزاز

حضرت عبید اللہ بن مرزوق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مدنی بی بی کا انتقال ہو گیا تھا اور حضور کو اس کی اطلاع نہیں ہو سکی تھی، کچھ دنوں کے بعد جب اس کی قبر کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو پوچھا: ''یہ نئی قبر کس کی ہے؟''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ قبر ام محجن رضی اللہ عنہا کی ہے... پھر آپ نے پوچھا وہی اُم محجن جو ہماری مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی؟

www.besturdubooks.net

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں! یہ سنتے ہی آپ نے قبر کی طرف منہ کر کے سوال کیا: اے اُم محجن! (رضی اللہ عنہا) بتاؤتم نے وہاں کس عمل کو زیادہ قیمتی پایا؟ صحابہ پوچھنے لگے یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کیا اب سن رہی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا، ہاں وہ تم زندوں سے زیادہ سن رہی ہیں...اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا جواب بھی صحابہ رضی اللہ عنہم سے نقل کیا کہ وہ مسجد میں جھاڑو دینے کے عمل کو سب سے بہتر عمل بتارہی ہیں...

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر لطف وکرم

ابوبکر فزاری رحمتہ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے کسی بھائی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے امام احمد رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھ کر انجام کے متعلق سوالات کیے تو امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے روبرو طلب کر کے ارشاد فرمایا: ''اے احمد! تم نے دُنیا والوں کے جبر وظلم کا جس ثابت قدمی اور پامردی کے ساتھ مقابلہ کیا ہے اس کے صلہ میں اب ہم تمہیں قیامت تک اپنا کلام خود اپنی زبان سے سناتے رہیں گے... چنانچہ اسی وقت سے برابر اس شرف سے حظ اندوز ہو رہا ہوں...'' (ابن عساکر)

صبر کا اجر

امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ میں نے امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ سے ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور فرمایا یہ بخشش تیری صبر فی الکتابت کی وجہ سے ہو رہی ہے...کتابت کرتے وقت میرے صبر کا یہ حال تھا کہ جب کوئی مکھی قلم کی نوک پر بیٹھ کر سیاہی پینے لگتی تو تاوقتیکہ وہ خود اپنی خواہش کے مطابق سیاہی پی کر اُڑ نہ جاتی میں لکھنے سے اپنے قلم کو روکے رہتا...

www.besturdubooks.net

بندگی کا صلہ

حضرت علی بن موفق رحمتہ اللہ علیہ خود اپنا ایک خواب بیان کرتے ہیں کہ جیسے میں جنت میں گیا ہوں، چلتے پھرتے ایک ایسی جگہ پر پہنچا جہاں حضرت بشر بن حافی رحمتہ اللہ علیہ ایک دستر خوان پر بیٹھے دکھائی دیئے اور اس حال میں دکھائی دیئے کہ داہنے اور بائیں دو فرشتے بیٹھے ان کو انواع و اقسام کے کھانے لقمے بنا بنا کر کھلا رہے ہیں... اس کے تھوڑے ہی فاصلہ پر امام احمد رحمتہ اللہ علیہ ایک دروازے پر دکھائی دیئے... ان کا یہ عالم تھا کہ وہ لوگوں کو دیکھ دیکھ کر اندر داخل کر رہے تھے...

پھر اسی خواب کی حالت میں حظیرۃ القدس کے پاس جا پہنچا... وہاں یہ واقعہ دیکھا کہ ایک شخص آنکھیں پھاڑے ٹکٹکی باندھے اللہ تعالیٰ کا دیدار کر رہا ہے... میں نے رضوان سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ تو اس نے بتایا کہ یہ حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ ہیں... انہوں نے اللہ کی عبادت نہ تو دوزخ کے ڈر سے کی تھی اور نہ جنت کے شوق میں بلکہ محض اللہ کی محبت میں سرشار ہو کر، اس لیے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک اپنی زیارت کی اجازت عنایت کر دی ہے...

شرکاء جنازہ

حضرت ابو عبداللہ بن معاویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ کی نماز جنازہ میں شریک ہوا تھا... پہلی ہی شب میں حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ خواب میں نظر آ گئے... میں نے فوراً پوچھا کہیے کیسے گزری؟

تو انہوں نے جواب دیا کہ نہ صرف مجھے بلکہ ان تمام لوگوں کو بھی جو میری نماز جنازہ میں شریک ہوئے تھے سب کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا... یہ کہہ کر حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک لکھا ہوا کاغذ اپنی جیب سے نکالا اور فرمایا کہ دیکھو اس میں ان سب آدمیوں کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں...

www.besturdubooks.net

حضرت ابوعبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کاغذ پر سرسری نظر دوڑا کر دیکھا تو اس میں میرا نام کہیں نظر نہیں آیا... میرے سوال کرنے پر انہوں نے کہا کہ یہ ہو نہیں سکتا! ذرا پھر سے تو دیکھو؟ اب جو دیکھتا ہوں تو حاشیہ میں ایک جگہ پر میرا نام بھی لکھا ہوا تھا...(ابن عساکر)

گستاخی کا انجام

حضرت اعمش رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک پر آ کر پاخانہ پھر جایا کرتا تھا، کچھ ہی دنوں کے بعد یہ شخص بالکل مجنون ہو گیا اور کتوں کی طرح بھونکنے لگا اور بھونکتے ہی بھونکتے مر گیا... لوگوں کا بیان ہے کہ اس کی قبر سے اب بھی چیخنے اور غرانے کی آواز آیا کرتی ہے...(ابن عساکر)

میت کی بات چیت

ابونعیم رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت ربعی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ہم چار بھائی تھے جس میں بڑے بھائی ہم سب میں نماز روزہ میں فائق تھے، ان کے انتقال کے بعد ہم لوگ جنازے کے قریب ہی بیٹھے تھے کہ اچانک انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا اور صاف لفظوں میں بڑی تیزی سے کہنے لگے: ''السلام علیکم! خدا میرے ساتھ بڑے رحم وکرم اور انعام واکرام کے ساتھ پیش آیا اور اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری نماز جنازہ پڑھانے کے لیے انتظار فرما رہے ہیں... لہٰذا جلدی انتظام کرو...''

یہ قصہ کسی نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جا کر نقل کر دیا تو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنائی جس کا مفہوم یہ ہے کہ ''میری اُمت میں ایک شخص ایسا پیدا ہوگا جو مرنے کے بعد بات کرے گا...'' (بیہقی)

ملحد کی سزا

عبداللہ بن ہشام رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں ایک میت کو غسل دینے گیا، جیسے ہی میں نے اس کے منہ سے چادر ہٹائی تو دیکھا کہ ایک بہت ہی کالے رنگ کا

www.besturdubooks.net

سانپ اس کے حلق کے اندر سے جھانک رہا ہے...

عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سانپ کو دیکھتے ہی میں نے اس سے کہا کہ اگرچہ تو خدا کی طرف سے مامور ہے مگر ہم مسلمانوں کے یہاں غسل وکفن بھی ایک ضروری مسئلہ ہے... لہٰذا جب تک ہم لوگ اس کام سے فارغ نہ ہو جائیں تو یہاں سے ہٹ جا! یہ سنتے ہی سانپ فوراً اس کے حلق کے اندر سے باہر آ گیا اور قریب ہی ایک کونے میں دبک کر بیٹھ گیا... پھر جونہی میت کے غسل وکفن سے فراغت ہوئی وہ جہاں سے آیا تھا وہیں تیزی کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا... اس زمانے میں لوگوں نے اس شخص پر ملحد اور زندیق ہونے کا فتویٰ دے رکھا تھا... (کرامات الاولیاء)

صبر کا انعام

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم اشعری رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا طاعون کے مرض میں انتقال ہوگیا... اس واقعہ کے چند ہی دنوں کے بعد خود ان کے بغل میں بھی طاعون کی گلٹی نکل آئی... اس کے اثرات دیکھتے ہی وہ بہت خوش ہوئے، کہنے لگے ''معلوم ہوتا ہے کہ اب میرا دوست میری آرزو کو پوری ہی کر دے گا...''

راوی نے پوچھا ''اے معاذ! کیا آپ اپنی آنکھوں سے بھی کچھ دیکھ رہے ہیں؟'' تو بولے ''ہاں میرے خدا نے میرے صبر کو (لڑکے کی موت پر) قبول فرمالیا ہے، ابھی میرا لڑکا بھی آ کر خوشخبری سنا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ملائکہ، مقربین، شہداء وصالحین سو (۱۰۰) صفوں کے ساتھ میرے جنازے کی نماز پڑھیں گے اور جنت تک پہنچانے جائیں گے...'' یہ کہتے ہی کہتے وہ بیہوش ہو گئے... اس حالت میں بھی وہ بار بار اپنے ہاتھوں کو اس طرح آگے بڑھا دیتے تھے جیسے کوئی کسی سے مصافحہ کرتا ہو، کبھی کبھی یہ کلمات بھی ان کے منہ سے نکل جاتے تھے ''مرحبا، مرحبا، میں بھی بہت جلد آپ کے پاس آ رہا ہوں...'' غرض دو ہی روز کے بعد اس مرض میں ان کی وفات ہوگئی...

www.besturdubooks.net

راوی کا بیان ہے کہ تجہیز و تکفین کے بعد میں نے انہیں خواب میں ایسی بے شمار مخلوق کے بیچ میں کھڑا کھڑا دیکھا جن کے کپڑے بالکل سفید براق سے تھے اور چتکبرے گھوڑوں کی لگامیں ان کے ہاتھ میں تھیں...

ایک شہید صحابی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ایک غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دیہاتی صحابی شہید ہوگیا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جنازے پر تشریف لائے تو خوشی کے مارے آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا لیکن پھر فوراً ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے رُخ پھیر لیا...

ان دونوں باتوں کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ خوشی تو اس لیے ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی رحمتوں سے نواز دیا اور منہ پھیر لینے کی وجہ یہ پیش آئی کہ اسی وقت اسی کی جنتی بی بی (حور) اس کے سرہانے آ کے بیٹھی ہے... (بیہقی)

مرتد کی لاش

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ایک شخص منافق مسلمان بنا ہوا کتابت کے کام پر مامور تھا، کچھ دنوں کے بعد اس نفاق پر بھی قائم نہیں رہا بلکہ کھل کر کافر ہوگیا... اس کی یہ حرکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد ناگوار گزری اور آپ نے حکم لگا دیا کہ اب اس شخص کی لاش کو زمین بھی کبھی نہیں قبول کرے گی... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے مرنے کے بعد مجھ سے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آ کر بتایا اور وہ خود اس کی قبر پر جا کر دیکھ آئے تھے کہ بجائے قبر کے اندر ہونے کے اس کی لاش باہر ہی پڑی سڑ رہی تھی... (صحیحین)

برکات درُود شریف

عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سفر حج میں ایک آدمی کو میں نے دیکھا

www.besturdubooks.net

کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے دُرود شریف کی بہت تلاوت کیا کرتا تھا... ایک دن مجھ سے نہ رہا گیا تو میں نے اس سے اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا: ''جب میں پہلی دفعہ حج کو گیا تھا تو میرے والد بھی میرے ہمراہ تھے... مکہ معظمہ سے لوٹتے ہوئے ایک مقام پر ہم دونوں سو رہے تھے کہ اچانک سوتے ہی میں مجھے خبر دی گئی کہ ذرا اُٹھ کے دیکھو! تمہارے والد کا انتقال ہو گیا ہے اور مرنے کے بعد خدا نے ان کا منہ کالا کر دیا ہے... یہ سنتے ہی میری آنکھ کھل گئی... ڈرتے ڈرتے جب باپ کے قریب گیا تو دیکھا کہ واقعی وہ اس دُنیا سے رُخصت ہو چکے ہیں اور چہرے کا رنگ بھی ایک دم کالا ہو گیا ہے...

اس واقعہ سے مجھ پر بڑا ہی خوف و اثر طاری ہوا... سوچ ہی رہا تھا کہ کس سے کہوں کیا کہوں اور کیا کروں؟ خود بخود آنکھیں بند ہو گئیں، دکھائی دینے لگا کہ جیسے والد کے سر پر چار آدمی جن کی شکلیں نہایت ڈراؤنی تھیں لوہے کے سونٹے لیے ہوئے کھڑے ہیں، اتنے میں ایک نہایت ہی خوبصورت بزرگ سبز رنگ کا لباس زیب تن کیے ہوئے تشریف لے آئے اور ان خوفناک آدمیوں کو وہاں سے ہٹا لے گئے، اس کے بعد پھر پلٹ کر آئے اور والد کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر مجھ سے کہنے لگے! جاؤ ذرا اب تو اپنے باپ کو دیکھو، اللہ تعالیٰ نے انہیں کتنا سرخرو بنا دیا ہے... چنانچہ جیسے ہی میں نے ان کا منہ کھولا تو یہ معلوم ہوا کہ سارا مکان ایک دم جگمگا اُٹھا... میں نے اُن بزرگ سے ان کا نام پوچھا تو فرمایا ''محمد'' (صلی اللہ علیہ وسلم)...''

یہ واقعہ بیان کر کے وہ شخص کہنے لگا کہ بس اس دن سے میں اُٹھتے بیٹھتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پڑھنا اپنے ذمہ ضروری قرار دیئے ہوئے ہوں... (احیاء العلوم)

حیاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب واقعہ حرہ پیش آیا ہے اور خاص مدینہ منورہ اور روضۂ مقدس کے اندر و باہر مسلمان لاشیں تڑپائی گئیں تو میں (بہ خیال فدا کاری) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کے اندر داخل ہو گیا... اس لڑائی کا

www.besturdubooks.net

سلسلہ تین دن تک اتنا شدید رہا کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اذان اور نماز تک کوئی نہیں پڑھ سکا اور راوی کہتے ہیں کہ میں تو روضہ کے اندر بالکل اندھیرے ہی میں چھپا بیٹھا ہوا تھا جہاں وقت کا پتہ چلنا بھی ناممکن تھا...

کسی نے پوچھا تو پھر آپ نماز کس طرح پڑھتے تھے؟ تو وہ کہنے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے ایک قسم کی گنگناہٹ اوقاتِ نماز میں سنائی دیا کرتی تھی جس سے مجھے وقت وغیرہ کا اندازہ مل جاتا اور میں نماز پڑھ لیتا تھا...(دارمی)

شہرت سے نقصان

ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی متوفی بزرگ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کا شکر ہے کہ مجھ پر تو کرم ہوگیا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جتنا ضرر ہم لوگوں کو شہرت پانے سے ہوتا ہے اتنا کسی اور چیز سے نہیں ہوتا...

قبر میں سوال وجواب

ابن ابی الدنیا اور ابن جریر رحمہما اللہ نے یزید بن طریق بجلی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ میرے بھائی کو جب سب لوگ دفن کر چکے تو میں قبر کے اوپر سر رکھ کر بیٹھ گیا...اس وقت میرا بایاں کان قبر کی مٹی سے بالکل لگا ہوا تھا...

اچانک قبر کے اندر سے متوفی کی آواز سنائی دینے لگی، یہ آواز یقیناً اسی کی تھی، میں نے اس بات کا اچھی طرح اندازہ کرلیا ہے، اس وقت وہ کہہ رہا تھا ''میرا رب اللہ ہے'' اس کے بعد کسی دوسرے نے پوچھا ''اور تیرا دین؟'' تو اس نے جواب دیا ''اسلام''...

یہودیوں پر عذاب

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناقل ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غروب آفتاب کے قریب کہیں تشریف لے جارہے تھے اچانک کچھ

www.besturdubooks.net

غیر مانوس آوازیں سنائی دینے لگیں...

ان آوازوں کو سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ یہودیوں کی آوازیں ہیں اور ان پر اس وقت سخت عذاب ہو رہا ہے...(صحیحین)

حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت

ابو جعفر صیدلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ جیسے دن کا وقت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ تشریف فرما ہیں اور کچھ بزرگ حضرات چاروں طرف سے آپ کو گھیرے ہوئے ہیں... اسی اثناء میں آسمان پھٹا اور اس میں سے دو فرشتے برآمد ہوئے... ان دونوں میں سے ایک کے ہاتھ میں طشت تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں لوٹا... سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ دھوئے اور اس کے بعد سب نے آخر میں طشت میرے سامنے لایا گیا، ایک فرشتہ دوسرے سے کہنے لگا ''اس کے ہاتھ نہ دھلاؤ، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں نہیں ہے...'' فرشتوں کی یہ گفتگو سن کر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا یہ ارشاد آپ کا نہیں ہے ''المرء مع من احب'' یعنی جو جس کے ساتھ محبت رکھتا ہے اسی کے ساتھ اس کا شمار بھی ہوتا ہے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس قول کی تصدیق فرمائی... اس کے بعد میں نے پھر سوال کیا ''کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کے ان تمام ساتھیوں سے محبت نہیں رکھتا ہوں؟ میرے الفاظ ابھی پورے نہیں ہونے پائے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں سے میرے ہاتھ دُھلوا دیئے...'' (احیاء العلوم)

غیبی پیغام

حضرت ایواب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ کسی فاسق وفاجر کے جنازہ کو آتا دیکھ کر تیز قدمی کے ساتھ اپنے گھر کے اندر داخل ہو گئے... اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

کہیں اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنی پڑ جائے...

قصہ مختصر یہ کہ تجہیز وتکفین کے بعد کچھ لوگوں نے اس کو خواب میں دیکھ کر کیفیت معلوم کی تو اس نے بے ساختہ جواب دیا کہ "خدا نے مجھے فوراً بخش دیا مگر ابوایوب سے کہہ دینا کہ اگر رحمت الٰہی کے خزانے تمہارے قبضہ میں دیئے جاتے تو تم انہیں ختم ہونے کے ڈر سے کبھی کھلنے ہی نہ دیتے..." (احیاء العلوم)

خونِ حسین رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک دفعہ سوتے سوتے جاگے تو (اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ) پڑھ کر کہنے لگے "معلوم ہوتا ہے کہ آج حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی شہید ہو گئے..."

Best Urdu Books

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب ذرائع خبر معلوم کیے گئے تو انہوں نے سکوت فرمایا...مزید اصرار پر کہنے لگے کہ میں نے ابھی ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ایک شیشے کے اندر خون لیے کھڑا دیکھا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے کہ یہ حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کا خون ہے جنہیں میری اُمت نے شہید کر ڈالا ہے...

اس واقعہ کے پورے چوبیس دن کے بعد سرکاری طور پر بھی شہادت کی خبر آ گئی اور حساب لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ جس دن حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ خواب دیکھا تھا اسی دن کربلا میں واقعۂ شہادت پیش آیا تھا...(احیاء العلوم)

مُردے کی معلومات

حافظ ابن رجب رحمتہ اللہ علیہ نے اسد بن موسیٰ رحمہ اللہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ میرا ایک دوست مر گیا تھا...ایک دن میں نے اسے خواب میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم فلاں فلاں دوستوں کی قبروں پر تو گئے اور صلوٰۃ وسلام کا تحفہ بھیج آئے...مگر میری قبر کے قریب بھی نہیں آئے...اس کا یہ شکوہ سن کر میں نے خواب ہی

www.besturdubooks.net

میں اس سے دریافت کیا کہ تمہیں یہ سب باتیں کیسے معلوم ہوگئیں، خاص کر جب کہ تم پر منوں مٹی کا انبار بھی لگا ہوا ہے... یہ سنتے ہی متوفی دوست نے فوراً جواب دیا کہ تم نے پانی کو بوتل میں بند نہیں دیکھا؟ میں نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ کہنے لگا کہ بس اسی طرح ہم بھی قبروں کے اندر سے اپنے زائرین کو دیکھ لیا کرتے ہیں...

اعمال کی پیشی

ابراہیم بن میسرہ رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابوایوب رحمتہ اللہ علیہ نے قسطنطنیہ میں کسی واعظ کو اثناءتقریر میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ ''جس وقت بندہ شروع دن میں کوئی کام کرتا ہے تو خدا اس کام کو اس کے جان پہچان والے مُردوں کے سامنے شام کے وقت پیش کرتا ہے... اسی طرح جو کام یہاں شام کے وقت کیا جاتا ہے وہ ان مُردوں کے سامنے دوسرے دن صبح کو پیش کیا جاتا ہے...''

تو وہ یہ سنتے ہی ایک دم چونک پڑے اور حیرت کے انداز میں پوچھنے لگے کیا آپ یہ بات شرعی طور پر جانچ پڑتال کے بعد بیان کررہے ہیں؟ واعظ نے جواب دیا، ہاں! یہ سنتے ہی ابوایوب رحمتہ اللہ علیہ چلا چلا کر کہنے لگے! خداوند قیامت کے دن عبادہ بن صامت اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما کے سامنے یہ سبب ان کاموں کے جو میں نے ان کی وفات کے بعد کئے ہیں مجھے ذلیل ورُسوانہ کرنا...

اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ

ابویعقوب تازی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے گندمی رنگ کے ایک شخص کو جس کی کمر کافی جھک چکی تھی خواب میں کچھ لوگوں کی قیادت کرتے ہوئے چلتا دیکھا، ساتھ والوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ''یہ اویس قرنی ہیں'' اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ کا نام سن کر میں بھی ساتھ ہولیا...

تھوڑی دیر کے بعد میں نے موقع پا کر کچھ نصیحت کی ان سے درخواست کی تو ان کی ناک بھوں چڑھ گئی، اس احساس کے بعد میں نے پھر عرض کیا، حضور! میں راستہ سے بالکل

www.besturdubooks.net

ناواقف ہوں، اگر آپ میری رہبری فرماویں گے تو خدا آپ کو اس کا بہت ہی اجر دے گا...
یہ سنتے ہی انہوں نے مجھے چند باتیں جو بہت ہی قیمتیں تھیں تلقین فرمائیں...(احیاء العلوم)

جنتی استقبال

جس رات حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا اس وقت کے بہت سے بزرگوں نے اپنی اپنی جگہ پر خواب میں دیکھا کہ خدا کی کچھ مخلوق ہے جو آسمان سے زمین تک برابر آ اور جا رہی ہے...

بعض بزرگوں نے خواب ہی میں ان آنے جانے والوں سے پوچھا کہ تم کون ہو تو انہوں نے اپنے آپ کو فرشتہ بتلایا اور آمد و رفت کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ آج رات میں داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ تمہاری دُنیا سے رُخصت ہو کر جنت میں داخل ہو رہے ہیں، اسی کے ساتھ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ اُن کی آمد کی وجہ سے آج جنت میں بھی بڑے بڑے انتظامات کیے جا رہے ہیں...(احیاء العلوم)

عذاب قبر

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی کھجوروں کے باغ میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تشریف لیے جا رہے تھے کہ ایک قبر سامنے آ گئی اور اس سے کچھ آوازیں سنائی دینے لگیں... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا ''کیا تم بھی ان آوازوں کو سن رہے ہو؟'' حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اثبات میں سر ہلایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ اس وقت یہ شخص جو اس قبر میں دفن ہے سخت عذاب میں گرفتار ہے، بعد میں دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ قبر کسی یہودی کی ہے...

فرشتوں کا نزول

لیث بن ابی رقیہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ

www.besturdubooks.net

اللہ علیہ پر سکرات کا عالم طاری ہوا تو کئی بار ایسا اتفاق ہوا کہ انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور پھر نیچا کر کے اپنی آنکھیں بند کر لیں...

اس واقعہ کو کئی بار ہوتا دیکھ کر کوئی پوچھ بیٹھا کہ کیا آپ کو اس وقت کچھ دکھائی پڑ رہا ہے؟ تو وہ کہنے لگے ہاں کچھ ایسی مخلوق دکھائی پڑ رہی ہے جسے نہ تو آدمی کہا جا سکتا ہے اور نہ جن و پری، اس کے تھوڑی ہی دیر بعد ان کی وفات ہو گئی...(مسند ابو نعیم)

خدائی رحم و کرم

ابن حمید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرا ایک بھانجا جس کے اعمال اکثر خراب ہی دیکھے گئے تھے اچانک بیمار ہو گیا، جب اس کی حالت زیادہ نازک ہوئی تو اس کی ماں نے مجھے بلا بھیجا... میں جب وہاں پہنچا ہوں تو میں نے دیکھا کہ اس کی ماں لڑکے کے سرہانے کھڑی رو رہی ہے، لڑکے نے مجھے دیکھتے ہی سوال کیا: ''ماموں! دیکھئے اماں کو کیا ہو گیا ہے کہ مسلسل روئے چلی جا رہی ہیں، میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا، وہ تمہارے اعمال واحوال کو سوچ کر روئیں نہ تو اور کیا کریں؟'' میرے اس جواب پر بھی وہ چپ نہیں ہوا اور بڑے تاثر کے ساتھ کہنے لگا: ''ہاں یہ میری مادر مہربان ہیں، انہیں میری بداعمالیوں کے احساس پر رحم آ رہا ہوگا اور اس کے بعد ہی بے ساختہ اس کے منہ سے یہ جملے بھی ادا ہوئے کہ خدا تو سب سے بڑا رحیم و کریم ہے...''

قصہ مختصر کہ تھوڑی ہی دیر بعد اس کا انتقال ہو گیا اور میں نے آدمیوں کو جمع کر کے اس کے غسل و کفن وغیرہ کا بندوبست کیا... جب دفن کا وقت آیا تو میں اور میرے ساتھ ایک اور آدمی اس کی قبر کے اندر اُترا... قبر کے اندر اُترتے ہی مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جہاں تک آنکھ کام کرتی ہے، فراخی ہی فراخی دکھائی دیتی ہے... یہ منظر دیکھتے ہی میں نے اپنے ساتھی کو اشارہ کیا تو وہ بھی بول پڑا... ''اے ابن حمید رحمۃ اللہ علیہ مبارک ہو'' یہ دھیان آتے ہی مجھے فوراً اس کا وہ آخری کلمہ بھی یاد آ گیا اور یقین ہو گیا کہ اس کلمہ کی بدولت اس کی مغفرت ہوئی ہوگی...(بیہقی)

www.besturdubooks.net

ابو جہل کی پیاس

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ میں میدان بدر کے قریب سے گزر رہا تھا، یکا یک ایک گڑھے سے ایک آدمی نکلا جس کے گلے میں بڑی بھاری زنجیر پڑی ہوئی تھی اور وہ مجھ سے میرا نام لے کر پانی مانگنے لگا، اتنے میں ایک دوسرے گڑھے سے ایک دوسرا آدمی نکلا جو چلا چلا کر یہ کہہ رہا تھا کہ "اے عبداللہ! اسے پانی ہرگز نہ دینا یہ کافر ہے اور یہ کہتے ہی کہتے اس نے اس کافر کو اپنے کوڑے سے مارنا شروع کیا... یہاں تک کہ وہ کافر پھر اپنے گڑھے کے اندر جا کر گر گیا..." حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں وہاں سے واپس آیا تو میں نے یہ سارا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ وہ کافر اللہ کا دشمن ابو جہل تھا، قیامت تک اس پر اسی قسم کا عذاب دیا جاتا رہے گا... (طبرانی وعذاب القبور)

Best Urdu Books

مُردوں سے بات چیت

حضرت سعید بن میسب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے زمانۂ خلافت میں مدینہ منورہ کے ایک قبرستان میں گیا ہوا تھا... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلام پڑھ کر اچانک آواز لگائی "اے قبرستان والو! ہم تمہیں اپنی دُنیا کی خبریں بتا دیں یا تم لوگ اپنے یہاں کے حالات سناؤ گے؟" حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان کلمات کا بہت ہی صاف انداز میں جواب ملا: "اے امیر المؤمنین! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پہلے آپ ہمیں بتائیے کہ ہمارے بعد کیا کیا ہوا؟"

امیر المؤمنین نے جواب دیا کہ "تمہاری بی بیوں کا نکاح ثانی ہو گیا، تمہارا مال بٹ گیا اور وہ مکان جسے تم بہت ہی مضبوط اور خوشنما بنا کر آئے تھے تمہارے دشمنوں کے قبضہ میں چلا گیا ہے..." یہ تو ہمارے یہاں کی خبریں تھیں اب تم ہمیں اپنے یہاں

www.besturdubooks.net

کی باتیں سناؤ... اس کے جواب میں ایک میت بولی "کفن پارہ پارہ ہوگئے، بال بکھر گئے، بدن کی کھالیں ریزہ ریزہ ہوکر خاک میں مل گئیں، آنکھیں بہہ بہہ کر گالوں پر آ گئیں، نتھنوں سے پیپ ٹپک رہی ہے جو آگے بھیجا تھا وہ ہمیں مل گیا اور جو پیچھے چھوڑ آئے وہ نقصان میں ہے..." (ابن عساکر وحاکم)

خوفناک عذاب

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص لوہاری منڈی بغداد میں آیا اور تھوڑی سی پرانی لوہے کی کیلیں بیچ گیا... ان کیلوں کے دو سرے بنے ہوئے تھے... اس لوہار نے جس نے ان کیلوں کو خریدا تھا جب آگ میں تپا کر نرم کرنا چاہا تو باوجود بڑی سے بڑی ہتھوڑی استعمال کر ڈالنے کے سیدھا نہیں کر سکا، عاجز آ کر اس نے بیچنے والے کو ڈھونڈنا شروع کیا کہ آخر اتنے سخت لوہے کی کیلیں اُسے کہاں سے دستیاب ہوئیں؟ تھوڑی دیر کے بعد ایک دُکان پر وہ آدمی بیٹھا مل گیا، اس سے پوچھا تو اس نے اصل حقیقت بتانے سے گریز کیا، اتنے میں کچھ اور لوگ بھی اسے گھیر کر کھڑے ہوگئے... اس نے اپنے مفر کی کوئی صورت نہ دیکھی تو کہنے لگا کہ "میں ان کیلوں کو ایک قبر سے نکال کر لایا ہوں، یہ اس قبر کے مُردے کی ہڈیوں میں جڑی ہوئی تھیں..." اسی کے ساتھ اس نے یہ بھی بتایا کہ میں خود بھی انہیں نکالنے سے عاجز آ گیا تھا... آخرکار ایک پتھر سے اس کی ہڈیاں توڑ توڑ کر میں علیحدہ کر سکا... (کتاب الروح)

عبرت ناک سزا

محمد بن یوسف فارابی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوسنان رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک دوست کے بھائی کا انتقال ہوگیا تھا... میں جب ان کی تعزیت کو گیا تو دیکھا کہ وہ بہت ہی رنجیدہ اور غمگین بیٹھا ہوا ہے... ابوسنان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے جب اس سے مزید حالات پوچھے تو اس نے بتایا کہ جب ہم

www.besturdubooks.net

لوگ مرحوم کو قبر میں رکھ کر مٹی ڈالنے لگے تو اچانک قبر سے کراہنے کی آواز سنائی دی جس پر بے ساختہ میرے منہ سے چیخ نکل گئی کہ یہ تو بھائی مرحوم کی آواز ہے اور اسی کے ساتھ قبر کھول دینے پر مصر ہوا مگر اور لوگوں نے روک دیا...

تھوڑی دیر کے بعد پھر اسی طرح کراہنے کی دلخراش آواز نے کانوں کے پردے پھاڑ دیئے...اب کی مرتبہ میری بیتابی حد سے متجاوز ہوگئی لیکن ہر چند کوشش کے باوجود کہ میں خود مرحوم کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں گا مجھے ساتھیوں نے سختی سے ایسا کرنے سے روک دیا...اتفاق سے تھوڑی دیر کے بعد پھر اسی طرح کراہنے کی صدا قبر سے بلند ہوئی...اس بار میں کیا کہوں میرے صبر کا پیمانہ بالکل لبریز ہوگیا اور میں سب لوگوں کے منع کرنے کے باوجود دیوانہ وار قبر کے تختے توڑ کر اندر کود ہی تو پڑا، میں آپ سے کیا بتاؤں کہ قبر کے اندر اُتر کر میری آنکھوں نے کیا دیکھا؟ مجھے صاف دکھائی دیا کہ مرحوم بھائی کے گلے میں آگ کا ڈھلا ہوا ایک خوفناک طوق پڑا ہوا ہے اور اس کی تکلیف سے وہ بے چین ہو کر کراہ رہے ہیں، میں اس وقت بالکل بے خود تھا ان کی یہ تکلیف مجھ سے کسی طرح دیکھی نہ گئی اور بغیر کچھ سوچے سمجھے اس کے گلے سے یہ طوق اُتار دینے کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی وقت میرے ہاتھ کی پانچوں انگلیاں اس کی آگ میں بھسم ہو کر رہ گئیں... یہ کہتے کہتے اس نے جیب سے اپنا ہاتھ نکال کر دکھایا تو واقعی اس کی تمام انگلیاں جل کر ہتھیلی سے اس طرح الگ ہوگئی تھیں کہ جیسے کبھی ان کا ہتھیلی سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا...(عیون الحکایات)

نجات کا سبب

ابو سعید شام رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت سہیل رحمتہ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر ''شیخ'' کے الفاظ سے مخاطب کیا تو وہ مجھے ٹوک کر کہنے لگے کہ ''اب شیخ کہنا چھوڑ دو'' ابو سعید کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اس لقب کے ساتھ میں نے آپ کو اس لیے پکارا کہ آپ کے حالات دُنیا میں بالکل

www.besturdubooks.net

شیخوں ہی سے ملتے جلتے تھے... اس پر سہیل رحمتہ اللہ علیہ کہنے لگے بھائی! وہ دُنیا کی تمام نیکیاں کچھ کام نہ آسکیں... ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ ان کے کلمات سن کر ایک دم سہم گئے... عرض کرنے لگے اچھا! پھر آپ کا کیا حشر ہوا... اس کے جواب میں سہیل رحمتہ اللہ علیہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فقط ان مسائل کے بتانے کے عوض میں بخشا ہے جو فلاں بڑھیا روزانہ مجھ سے آ کر دریافت کیا کرتی تھی... (احیاء العلوم)

تہمت کی سزا

اصمعی رحمتہ اللہ علیہ اپنے والد سے ناقل ہیں کہ کسی شخص نے حضرت جریر رحمتہ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ حضرت جریر رحمتہ اللہ علیہ نے اس شخص کو فوراً جواب دیا کہ مجھے میرے مالک نے فقط اس نعرۂ تکبیر کے عوض میں جو میں نے ایک دن آدمیوں کی آبادی سے دور ہٹ کر ایک انتہائی مصیبت کے دوران لگایا تھا، بخش دیا ہے... یہ سن کر سائل نے حضرت جریر رحمتہ اللہ علیہ سے فرزدق شاعر کے متعلق پوچھا کہ ان کے ساتھ وہاں کیا معاملہ ہوا؟ تو حضرت جریر رحمتہ اللہ علیہ نے بتایا کہ وہ چونکہ اپنے اشعار میں عفیفہ اور پرہیزگار عورتوں پر مختلف قسم کی تہمتیں لگایا کرتا تھا اس لیے خدا نے اسے ہلاک کر دیا..." (ابن عساکر)

کالا سانپ

یزید بن زیاد اور عمارہ بن عمیر رحمہما اللہ سے منقول ہے کہ جب عبید اللہ بن زیاد مارا گیا اور سر کاٹ کر لایا گیا ہے تو دیکھتے ہی دیکھتے ایک بڑا بھاری کالا سانپ کسی طرف سے آیا اور کئی مرتبہ ناک کے راستہ سے گھس کر منہ کے راستہ باہر آتا جاتا رہا... اس کے بعد معلوم نہیں کہ کدھر رینگ گیا، جو لوگ اس وقت وہاں موجود تھے، وہ اس واقعہ کو بڑی حیرت و تعجب کی نظر سے دیکھتے رہے... اس کے بعد سب نے سانپ کو تلاش کیا مگر اس کا کہیں پتہ نہ چلا... (ملخصاً از ترمذی)

www.besturdubooks.net

غیبی آواز

حضرت صالح مری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن سخت گرمی کے موسم میں مجھے قبرستان جانے کا اتفاق ہوگیا... قبروں کا یہ عبرت ناک منظر دیکھ کر لاکھوں من مٹی کا بوجھ ان پر لدا ہوا ہے، میرے دل میں یہ خیال گردش کرنے لگا کہ ان مُردوں کی رُوحیں اپنے جسم سے کتنا زمانہ ہوا جدا ہو چکی ہیں اور اب تو جسم کا کہیں نام ونشان بھی باقی نہ رہا ہوگا، پھر خدا ان سب کو قیامت کے دن کیسے زندہ کردے گا؟ راوی کا بیان ہے کہ جیسے ہی یہ خطرہ میرے دل میں پیدا ہوا پردۂ غیب سے کسی نے بہت صاف آواز میں یہ آیت کریمہ پڑھنا شروع کردی: ”وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ“

ترجمہ:........... ”اور اسی کی نشانیوں میں سے (ایک نشانی) یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں... پھر جب (وہ) تم کو پکار کر زمین سے بلاوے گا تو یکبارگی نکل پڑوگے...“ (سورۂ روم، آیت: ۲۴)

یہ آیت اس قدر خوفناک اور دہشت انگیز انداز میں پڑھی گئی تھی کہ میں بے ساختہ زمین پر منہ کے بل گر پڑا اور آج بھی جب اس کی مجھے یاد آجاتی ہے... لرزہ براندام ہو کے رہ جاتا ہوں...

خدا کا ایک مقبول بندہ

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں کسی جنگل سے گزر رہا تھا کہ اچانک ایک نوجوان آدمی تنہا کھڑا نماز پڑھتا دکھائی دیا... تھوڑی ہی دیر بعد پیچھے سے ایک درندہ بھی اس کے قریب آکر بیٹھ گیا، جونہی سلام پھیرا ہے، میں نے اس سے کہا ”ذرا ہوشیار ہو جانا، یہ درندہ بالکل تمہارے قریب ہی بیٹھا ہوا ہے“ مگر بجائے اس کے کہ وہ میرے الفاظ کو سن کر کوئی احتیاطی تدابیر اختیار کرتا بڑے تعجب کے ساتھ مجھ سے پوچھنے لگا کہ اگر اتنا

www.besturdubooks.net

ہی تم اپنے پیدا کرنے والے سے ڈر جایا کرتے تو کتنی اچھی بات ہوتی؟ اور اس کے بعد اس درندے کی طرف منہ کر کے کہنے لگا کہ: ''اے درندے! تو بھی خدا کی ایک مخلوق ہی ہے اگر اس نے تجھے کسی کام پر مامور کر کے بھیجا ہے تو یقیناً میں تجھے اس فرض کی ادائیگی سے نہیں روکنا چاہتا لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو پھر یہاں سے تجھے فوراً ہٹ جانا چاہیے...''

یہ کلمات سنتے ہی وہ جانور فوراً اُٹھا اور ایک جانب منہ ڈال کر روانہ ہوگیا... جانور کے جانے کے بعد اس نے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگی یا اللہ! میں تجھے تیرے عرش عظیم کا واسطہ دے کر عرض پیرا ہوں کہ اب اگر میرا مر جانا ہی میرے لیے بہتر ہے تو مجھے موت ہی دے دے... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابھی اس نوجوان کے منہ سے یہ دُعا پوری بھی نہیں ہونے پائی تھی کہ ایک دم بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا...

حضرت خواجہ نے دوڑ کر دیکھا تو روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی... یہ دیکھتے ہی حضرت خواجہ ''اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ'' پڑھتے ہوئے وہاں سے شہر بھاگ کر آئے تاکہ اپنے رفقاء اور شاگردوں کو لا کر اس کی تجہیز و تکفین کا فرض انجام دیں، مگر واپس آ کر دیکھا تو وہاں نہ کوئی مُردہ تھا اور نہ اس کی قبر، سب لوگ حیران تھے کہ آخر یہ کیا ماجرا ہے کہ غیب سے آواز آئی ''اے حسن! اب ان لوگوں کو واپس لے جاؤ، اس کو تو ہم نے اپنے پاس بلا لیا ہے...''

یقین کامل

ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عمر رضی اللہ عنہ! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگ تمہیں قبر میں رکھ کر مٹی ڈال کر چلے آئیں گے اور قبر کے اندر وہ ممتحن ''نکیرین'' داخل ہو جائیں گے جن کی آواز بڑی گرج دار اور آنکھیں چکا چوند پیدا کر دیتی ہیں... یہ آتے ہی تمہیں جھنجھوڑ ڈالیں گے اور بہت جھلاہٹ کے ساتھ پیش آئیں گے...''

www.besturdubooks.net

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا اس وقت ہماری عقل ہمارے ساتھ ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''ہاں! اسی طرح تمہاری عقلیں تمہارے پاس ہوں گی جیسے آج ہیں...'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ''تو بس میں ان سے نمٹ لوں گا...'' (طبرانی وغیرہ)

نکیرین کی آواز

حضرت سعید بن میبّب رحمہ اللہ ناقل ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ''یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منکر نکیر کی آواز اور قبر میں بھینچنے کا ذکر کیا ہے دل بڑا بے چین ہے اور ہر چیز سے اُچاٹ ہوگیا ہے...'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ''اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) منکر نکیر کی آواز مؤمن کے کانوں میں ایسا مزہ دے گی جیسا آنکھوں میں سرمہ لگانے سے آتا ہے... اسی طرح مؤمن کو قبر کا دبانا بھی ایسا ہی ہوگا جیسے کسی کے سر میں درد ہو اور اس کی شفقت والی ماں آہستہ آہستہ سر دبا رہی ہو...''

پھر فرمایا: اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) اللہ کے بارے میں شک کرنے والوں کے لیے بڑی خرابی ہے اور وہ قبر میں اسی طرح بھینچے جائیں گے جیسے انڈا دو پتھروں کے بیچ میں رکھ کر دبا دیا جائے... (ابن عساکر)

شہید کا مرتبہ

حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک بار ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت قرآنی

''وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ''

ترجمہ: ...... ''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ان کو مُردہ مت خیال کرو بلکہ وہ

www.besturdubooks.net

لوگ زندہ ہیں اور انکے پروردگار کی طرف سے ان کو رزق بھی ملتا ہے..." (سورۂ آل عمران، ع:۱۷)

کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہم اس کی تفصیل وتفسیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ چکے ہیں... پھر فرمایا کہ شہداء کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں داخل کردی جاتی ہیں ان کے لیے عرش الٰہی کے نیچے بڑی بڑی قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں اور وہ جنت میں جہاں جہاں آنا جانا چاہتے ہیں سیر کرتے پھرتے ہیں اور پھر جب چاہتے ہیں پھر انہیں قندیلوں میں آکر بیٹھ جاتے ہیں... اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ کوئی خواہش ہو تو بیان کرو... وہ عرض کریں گے: "اب اس سے زیادہ اور کیا خواہش ہوگی کہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں مزے سے آتے جاتے ہیں..."

تین بار یہی سوال و جواب ہوتا رہے گا... پھر جب انہیں یقین ہو جائے گا کہ جب تک ہم اپنی کوئی خواہش بیان نہ کردیں گے یہ سلسلہ قائم ہی رہے گا تو وہ عرض کریں گے یہ ایک خواہش ضرور ہے کہ ایک بار ہماری روح ہمارے جسموں میں پھر داخل کر کے دُنیا میں واپس بھیج دی جائے اور ہم تیری راہ میں دوبارہ اپنی جان نچھاور کرنے کا مزہ اُٹھائیں... اس کے بعد پھر ان سے کچھ نہیں پوچھا جائے گا... (مسلم)

ایک صحابی کی نعش مبارک

حضرت عمرو بن جموح اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبر برساتی پانی سے کٹ گئی تھی... یہ دونوں بزرگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری صحابی ہیں اور غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے تھے اور ایک ہی قبر میں دونوں کو ساتھ دفن کیا گیا تھا... جب پانی کا بہاؤ اور زیادہ ہوا تو نعشیں بالکل نمودار ہو کر سامنے آ گئیں، لوگوں نے طے کیا کہ انہیں یہاں سے کسی دوسری جگہ لے جا کر دفن کردیں...

چنانچہ جب قبر کی پوری مٹی ہٹائی گئی اور جسموں کو نکالا گیا تو معلوم ہوا کہ اب تک چالیس سال ہو چکے ہیں... کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ہونے پایا ہے بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ابھی کل ہی ان کی وفات ہوئی تھی... (مؤطا)

www.besturdubooks.net

شہدائے اُحد رضی اللہ عنہم

امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں مدینہ منورہ کے اندر ایک نہر جاری کرنے کا ارادہ کیا، اتفاق سے اثنائے راہ میں اُحد کے قبرستان کا ایک گوشہ بھی آ گیا... حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کرا دیا کہ جن لوگوں کے اعزہ یہاں دفن ہیں وہ ان کی لاشیں یہاں سے دوسری جگہ منتقل کر دیں... لاشیں نکالی گئیں تو معلوم ہوا کہ بالکل تر و تازہ اور اصل حالت پر ہیں...

اسی وقت یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ کھدائی کرتے وقت کسی کا پھاوڑہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر میں لگ گیا جس سے فوراً خون جاری ہو گیا... یہ واقعہ غزوۂ اُحد سے پچاس سال بعد کا ہے... (تذکرۃ القرطبی)

Best Urdu Books

مغفرت کا سبب

عباسی خلیفہ امیر المؤمنین ہارون رشید کی اہلیہ محترمہ زبیدہ خاتون کو جنہوں نے مکہ معظمہ سے طائف تک اس سنگلاخ زمین میں ۲۵ میل لمبی نہر کھدوا کر لوگوں کو آب شیریں سے فیضیاب کیا تھا، کسی نے وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''کہو خدا نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مکہ معظمہ کے راستہ میں نہر کھدوانے کے سلسلہ میں جو سب سے پہلا پھاوڑہ زمین پر مارا گیا تھا بس اسی کے عوض میں حضرت حق نے میرے تمام گناہ بخش دیئے...''

ایک اور روایت میں ہے کہ کسی نے زبیدہ رحمہا اللہ ہی سے خواب میں یہ پوچھا تھا کہ آپ نے اور جو احسانات خیرات وصدقات وغیرہ کی خدمات انجام دی تھیں ان کا کیا نتیجہ ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ان سب کا ثواب تو ان لوگوں کو دیا گیا جن کا وہ مال تھا... میرے کام تو بس وہ چند رکعتیں آئیں جن کو میں سحر کے وقت پڑھا کرتی تھی... (اعیان الحجاج)

www.besturdubooks.net

مُردے کی میزبانی

کچھ لوگ کسی سخی آدمی کی قبر پر فاتحہ پڑھنے گئے ہوئے تھے کہ رات آ گئی اور سب کو وہیں قبرستان میں رہ جانا پڑا۔..قبرستان میں کھانا وغیرہ کہاں؟ سب کو یوں ہی فاقہ سے رات کاٹنا پڑی...ان میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ سخی خود اپنی قبر سے باہر نکل کر کہہ رہا ہے کہ میرے پاس ایک بہت ہی عمدہ اور خوبصورت اونٹنی ہے، اگر نامناسب نہ ہو تو اپنے کسی اونٹ کا اس سے تبادلہ کرلو...خواب ہی میں یہ شخص بھی تبادلے پر راضی ہو گیا اور اپنا اونٹ اس کے حوالے کر دیا اور اس نے اسی وقت اسے ذبح کر دیا...

خواب کا سلسلہ ابھی جاری تھا کہ اچانک ایک شور سے سب جاگ اُٹھے اور دیکھا کہ اونٹ کی گردن سے خون کا فوارہ چھوٹ رہا ہے....بہرحال مجبور ہو کر سب نے اسی اونٹ کے گوشت سے تنورِ شکم کو ٹھنڈا کیا...صبح کو یہ لوگ قبرستان سے باہر نکلنے بھی نہیں پائے تھے کہ ایک آدمی ایک اونٹنی کی نکیل تھامے ہوئے آتا دکھائی دیا...قریب آ کر اس نے اونٹ کے مالک کا نام معلوم کر کے وہ اونٹنی اس کے حوالے کر دی اور بتایا کہ میں اس متوفی سخی کا لڑکا ہوں اور وہ آج ہی رات میں خواب کے اندر مجھے قسم دلا کر کہہ گیا ہے کہ میں یہ اونٹنی تمہیں فوراً پہنچا دوں، اس کے بعد اس نے یہ بھی بتایا کہ تم نے خود خواب ہی میں اپنے اونٹ سے اس اونٹنی کو بدل لینا منظور کر لیا تھا، یہ سب باتیں متوفی نے تم سب کی ضیافت کی خاطر قصداً انجام دیں اور دلائی ہیں...(المستطرف)

آگ کا بستر

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ’’کافر کا مُردہ جب نکیرین کو ٹھیک جواب دینے سے قاصر ہو کر اپنی بے خبری اور لاعلمی کا اظہار کرتا ہے تو آسمان سے اس کے جھوٹے ہونے کا اعلان ہوتا ہے اور حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے نیچے آگ کا بستر بچھا دو اور آگ ہی کا لباس پہننے کو دو اور شعلوں

www.besturdubooks.net

بھری دوزخ کا دریچہ ہوا آنے کے لیے اس کی قبر میں کھول دو... پھر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے اور اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر ہو جاتی ہیں اس کے بعد ایک اندھا اور بہرہ جلاد اس کو عذاب دینے کے لیے مستقل طور سے مامور کر دیا جاتا ہے... اس جلاد کے پاس لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے جو اگر پہاڑ پر مار دیا جائے تو پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائے... اس گرز کی آواز بڑی سخت ہوتی ہے مگر اسے جن اور آدمی قطعاً نہیں سن سکتے... (مسند احمد وابوداؤد)

قیمتی نصیحت

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں یمن والوں نے لکھ کے بھیجا کہ "یہاں فلاں مقام پر سیلاب فرو ہو جانے کے بعد ایک دروازہ سا نمودار ہو گیا ہے لوگ اسے دفینہ وغیرہ خیال کر رہے ہیں، ہم لوگوں نے ابھی تک اُسے ہاتھ نہیں لگایا ہے اب آپ جیسا حکم دیجیے ویسا کیا جائے..."

امیر المؤمنین نے جواب دیا کہ پہلا میرا یہ خط جو اسی کے ساتھ ملفوف ہے اس دروازے کے اندر لیجا کر ڈال دینا اس کے بعد کھدائی شروع کر دینا... چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، کافی کوشش و کاوش کے بعد جب دروازہ الگ ہوا تو سب یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ سامنے ایک تخت بچھا ہے اور اس پر تہہ بہ تہہ کفنوں میں لپٹی ہوئی کسی کی مسلم لاش رکھی ہوئی ہے، گنے گئے تو اس پر سونے اور چاندی کے کام سے ستر کپڑے پڑے ہوئے تھے اور داہنے ہاتھ پر زمرد کی ایک تختی بھی لٹکی ہوئی تھی جس پر عربی کے دو شعر کندہ تھے... ان شعروں کا مفہوم یہ تھا:

"جب بادشاہ یا اس کے وزراء اور ذمہ دار عدل و انصاف کے بجائے چوری، خیانت اور ظلم ورشوت کا ارتکاب کرنے لگیں تو صرف وہی نہیں پورا ملک بہت جلد تباہ و برباد ہو جاتا ہے، ایسے لوگوں کو یقین رکھنا چاہیے کہ ان کے اوپر بھی کوئی حاکم ہے اور کسی نہ کسی دن انہیں اس کے سامنے جا کر جواب دہی کرنا پڑے گی..." اس لاش کے

www.besturdubooks.net

سرہانے سبز رنگ کی ایک تلوار بھی لٹکی ہوئی تھی جس پر لکھا ہوا تھا یہ تلوار عاد بن ارم کی ہے...عاد بن ارم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تقریباً دو ہزار سال قبل گزرا ہے...

دُرود کی کثرت

حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن مجھ پر دُرود کی کثرت کیا کرو...اس دن یہاں فرشتوں کی بہت آمد ہوتی ہے...اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو بھی مجھ پر دُرود بھیجتا ہے وہ مجھے ضرور پہنچایا جاتا ہے...
صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) وفات کے بعد کیا ہوگا؟
ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے اجسام کو کھائے...لہٰذا وہاں بھی اللہ کے نبی زندہ رہتے ہیں اور رزق بھی پاتے رہتے ہیں...'' (ابن ماجہ)

عذاب کی اطلاع

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار بنونجار کے ایک باغ سے ہو کر گزر رہے تھے کہ اچانک خچر بدک گیا اور ایسا بدکا کہ آپ گرتے گرتے بچے...اس جگہ پانچ چھ قبریں بنی ہوئی تھیں...
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق دریافت فرمایا تو بتایا کہ یہ فلاں فلاں لوگوں کی قبریں ہیں اور زمانہ جاہلیت میں بحالت شرک ان کی موت واقع ہوئی تھی...
اس کے بعد آپ نے بیان کیا کہ اس وقت ان لوگوں کی قبروں کے اندر عذاب دیا جا رہا ہے...اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ آپس میں دفن کرنا چھوڑ دو گے تو خدا سے یہ دُعا ضرور کرتا کہ اس وقت میں جن کرخت آوازوں کو سن رہا ہوں ان کا کچھ حصہ تمہیں بھی سنا دے...'' (مسلم)

نیکیوں کا اثر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھا کر ارشاد فرماتے ہیں کہ ''جب لوگ میت کو دفن

www.besturdubooks.net

کر کے واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز تک سنتی رہتی ہے...اس کے بعد اگر میت مؤمن کی ہوتی ہے تو نماز سر کے پاس، روزہ داہنی طرف، زکوٰۃ بائیں طرف اور نفلی کام (مثل صدقہ وخیرات وغیرہ) پیروں کی طرف آ کے بیٹھ جاتے ہیں...اب اگر عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو نماز حائل ہو جاتی ہے اور کہہ دیتی ہے کہ میری طرف سے تجھے باریابی نہیں ہو سکتی، اگر داہنی طرف سے آتا ہے تو روزہ حائل ہو جاتا ہے...اسی طرح زکوٰۃ بائیں جانب کے عذاب کو روک دیتی ہے، پیروں کی طرف سے امور خیر، صدقہ اور احسان وغیرہ اسے بچا لیتے ہیں...'' (ترغیب)

غیبی کفن

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ ایک مرتبہ ایک سائل نے مسجد میں آ کر کچھ سوال کیا مگر کسی نے اس کی طرف دھیان نہیں دیا...یہ بے چارہ کئی دن کا سخت بھوکا تھا...جب کسی طرح برداشت نہیں ہو سکا تو دست دراز کرنے کے لیے مجبور ہوا تھا مگر اس میں بھی ناکامی ہوئی اور تھوڑی دیر کے بعد مسجد ہی میں ملک الموت نے آ کر اس کی روح قبض کر لی، صبح کو جب مؤذن مسجد میں آیا تو اسے مرا ہوا پایا... پہلے تو وہ بہت گھبرایا مگر جب پہچان گیا کہ یہ وہی رات والا سائل ہے تو محلہ کے لوگوں کو بلایا اور سب اس کی تجہیز و تکفین کے لیے چندہ جمع کرنے لگے...ابھی اس کی میت مسجد ہی کے اندر پڑی ہوئی تھی جب لوگ اسے باہر لانے کے لیے گئے تو یہ دیکھ کر سب اچنبھے میں رہ گئے کہ محراب میں ایک پرچہ کے ساتھ کفن سلا سلایا رکھا ہوا ہے، پرچہ پر لکھا ہوا تھا:

''تم لوگ بڑے بدبخت اور کمینے ہو...تمہارا دیا ہوا کفن ہم اپنے کسی دوست کے لیے ہرگز نہیں قبول کر سکتے...اس نے بھوک سے بیتاب ہو کر تم سے کھانا مانگا مگر تم نے ایک لقمہ سے بھی اس کی مدد نہیں کی... یاد رکھو! جو شخص ہمارا ہو جاتا ہے ہم بھی اس کے لیے کسی غیر کا کوئی احسان وغیرہ لینا گوارہ نہیں کرتے...''

www.besturdubooks.net

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ایک خواب بیان فرماتے ہیں کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر ایک ایسی جگہ لے گئے جہاں دو آدمی پہلے سے موجود تھے... ان میں سے ایک آدمی تو بیٹھا ہوا تھا اور دوسرا کھڑا ہوا... کھڑا آدمی لوہے کے زنبور سے اس بیٹھے ہوئے آدمی کا جبڑہ چیر رہا تھا... ایک طرف کا جبڑہ چر جانے کے بعد جب تک دوسرا جبڑہ چیرے پہلا جبڑہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا تھا... میں نے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ تو وہ دونوں آدمی جو مجھے لائے تھے کہنے لگے ابھی اور آگے چلئے، تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص اس کے پاس پہنچا جو لیٹا ہوا تھا اور اس کا سر ایک آدمی ایک بڑے پتھر سے کھڑا پھوڑ رہا تھا...

ایک بار پتھر مارنے کے بعد جب تک وہ اسے دوبارہ اُٹھا کر لاتا ہے اس کا سر پھر ٹھیک ہو جاتا... میں نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ تو وہ دونوں بولے ابھی اور آگے چلئے... تھوڑی دیر کے بعد ایک ایسا غار دیکھنے میں آیا جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ اور نیچے سے چوڑا تھا اور اس میں بہت تیز آگ جل رہی تھی... میں نے دیکھا کہ اس میں بہت سے مرد اور عورتیں بالکل ننگی بندھیں اور جس وقت آگ کے شعلے اس کے اندر سے اُٹھتے تو وہ سب بھی اُبال کی طرح اوپر تک آجاتے تھے مگر جیسے ہی شعلہ دھیما پڑتا تو یہ بھی اس کی تہہ میں واپس ہو جاتے تھے... میں نے پوچھا کہ ''یہ کیا ہو رہا ہے'' تو پھر ان دونوں نے یہی جواب دیا ''ابھی اور آگے چلئے'' اس کے بعد میں خون کی ایک ایسی نہر پر پہنچا جس کے وسط میں ایک شخص پھنسا ہوا ہے وہ جب بھی کنارے کی طرف آنا چاہتا ہے تو اسے ایک آدمی پتھر مار کر پھر اندر گرا دیتا ہے... میں نے پوچھا ''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' تو ان دونوں آدمیوں نے پھر وہی جواب دیا کہ ''ابھی اور آگے چلئے''...

آخر میں میں نے ان دونوں آدمیوں سے کہا ''رات بھر تو اتنا چکر کٹوا چکے اب

www.besturdubooks.net

بتاؤ کہ یہ سب کیا اسرار ہیں تو انہوں نے بتایا کہ میں جبرئیل علیہ السلام ہوں اور میرا دوسرا ساتھی میکائیل علیہ السلام ہے...

پہلا آدمی جس کے کلے چیرے جارہے تھے وہ ایک جھوٹا شخص تھا اب قیامت تک اس کے ساتھ یہی سلوک ہوتا رہے گا...اور جس کا سر پھوڑا جارہا تھا، وہ ایک عالم اور حافظ قرآن تھا جس نے سب کچھ جانتے ہوئے خود کوئی عمل نہیں کیا...اب قیامت تک اس کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوتا رہے گا...

اسی طرح جو لوگ آگ کے تنور میں بند تھے وہ زنا کار لوگ تھے اور جس کو خون کی نہر میں پتھر کھاتے دیکھا تھا وہ سود خور تھا..." (مشکوٰۃ)

Best Urdu Books

روح اور فرشتے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب مؤمن کی روح نکلتی ہے تو آسمان و زمین کے درمیان کا ہر فرشتہ اور وہ تمام فرشتے جو آسمان پر رہتے ہیں سب اس پر رحمت بھیجتے ہیں...ایسی روح کے لیے آسمان کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دُعا ہونے لگتی ہے کہ اس کی روح ہماری طرف سے لیجائی جائے اور کافر کے بارے میں فرمایا کہ اس کی جان رگوں سمیت نکالی جاتی ہے اور آسمان و زمین کے درمیان کا ہر فرشتہ اس پر لعنت بھیجنے لگتا ہے، آسمان کے دروازے سب بند ہو جاتے ہیں اور ہر جگہ دُعاء ہونے لگتی ہے کہ اس کی روح کو ہماری طرف سے نہ گزارا جائے...(مشکوٰۃ)

آخری امتحان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جن کا رنگ بہت ہی سیاہ اور آنکھیں بالکل نیلی ہوتی ہیں...ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے...وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں کہ دُنیا میں تیرا دین کیا تھا اگر وہ مؤمن ہوتا ہے تو فوراً بتا دیتا ہے کہ میرا دین اسلام تھا... اس کے بعد رب کے متعلق سوال ہوتا ہے، اس کا بھی وہ ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے...

www.besturdubooks.net

پھر وہ پوچھتے ہیں کہ ان صاحب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ہمیں یقین ہے کہ وہ اللہ کے بندے، اور سچے رسول ہیں... یہ سب سن کر وہ دونوں کہہ اُٹھتے ہیں کہ ہمیں پہلے ہی سے یقین تھا کہ تو ایسے ہی جوابات دے گا...

اس کے بعد اس کی قبر ستر ہاتھ مربع کشادہ اور نور سے لبریز کر دی جاتی ہے اور زبانی تلقین کی جاتی ہے کہ اب خوب مزے سے سو جاؤ جیسے دُلہن سوتی ہے اور پھر قیامت تک راحت ہی راحت سے ہم آغوشی ہو جاتی ہے...

اور اگر کہیں مرنے والا منافق یا کافر ہو تو وہ منکر نکیر کے کسی سوال کا بھی جواب ٹھیک نہیں دے سکے گا اور فرشتے کہیں گے کہ ہم پہلے ہی سے تیرے ان جوابوں سے واقف تھے... اس کے بعد زمین سے کہا جاتا ہے کہ اسے زور سے رکھ کے دباوے... چنانچہ زمین اسے فوراً دبا لیتی ہے اور وہ وبال اتنا سخت ہوتا ہے کہ ساری ہڈیاں، پسلیاں اِدھر کی اُدھر ہو جاتی ہیں اور پھر وہ قیامت تک عذاب ہی میں گرفتار رہتا ہے... (ترمذی)

تصدیق فضیلت

حضرت سعید بن میسب رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں مشہور انصار صحابی حضرت زید بن حارثہ کی وفات کے بعد جبکہ وہ چادر میں لپٹے ہوئے پڑے تھے... پہلے تو ان کے سینہ سے کچھ گھنٹے کی سی آواز سنائی دی، اس کے بعد بہت صاف الفاظ میں انہوں نے کہنا شروع کیا ''احمد... احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگلی کتاب میں اسی نام سے ان کی شہرت ہے... سچ کہا سچ کہا! ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ اپنے کام میں ضعیف ہیں مگر خدا کے کام میں بہت قوی ہیں... اگلی کتاب میں ان کی بھی یہی صفت بیان کی جا چکی ہے... سچ کہا، سچ کہا... عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قومی امانت دار، اگلی کتاب میں اسی وصف کے

www.besturdubooks.net

ساتھ ان کا ذکر کیا گیا ہے... سچ کہا، سچ کہا! عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ہی کے طریقے پر ہیں... چار برس بیت چکے اور اب صرف دو برس باقی ہیں، فتنے آ پہنچے، قوی نے ضعیف کو کھالیا، قیامت آنے والی ہے..." ان کے بعد ہی قبیلہ بن حطمہ کے ایک شخص کا انتقال ہوا تو لوگوں نے ان کے سینے سے بھی پہلے گھنٹے کی سی آواز سنی اور پھر ان کے منہ سے یہ الفاظ جاری ہوئے: "بنی خزرج کے بھائی (حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مذکور) نے جو کچھ کہا وہ بالکل سچ کہا..." (ازالۃ الخفاء)

بخیلی کی سزا

ایک مرتبہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک عورت نے آکر بیان کیا کہ میرے والد تو خیر وخیرات کے بہت عادی اور شائق تھے مگر والدہ اس کے بالکل برعکس تھیں، زندگی بھر اُنہوں نے دو اور صرف دو بار خدا کے نام پر بھیک دی تھی، ایک بار کسی چربیلے گوشت کا ٹکڑا اور ایک بار کوئی پھٹا پرانا کپڑا، بس...

ایک دن میں انہیں باتوں کا خیال کرتے کرتے سوگئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ جیسے قیامت آگئی ہے اور اوّلین و آخرین سب جمع ہیں حساب و کتاب کا بازار گرم ہے، اسی اثناء میں والدہ بھی سامنے آگئیں مگر ان کا یہ حال تھا کہ ان کی شرمگاہ تو ضرور ایک چیتھڑے سے بند تھی، باقی سارا بدن بالکل ننگا اور کھلا تھا... اس کے علاوہ ان کے چہرے سے یہ بھی ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ بہت ہی پیاسی ہیں کیونکہ چربی کی ایک بوٹی ان کے ہاتھ میں تھی جسے وہ بار بار چوستی جاتی تھیں... اس کے بعد یہ دکھائی دیا تھا کہ وہ اچانک حوض کوثر کی طرف لپکیں جہاں والد صاحب کھڑے لوگوں کو پانی پلا رہے تھے، والد کو دیکھتے ہی انہوں نے پانی پانی کی رٹ لگانا شروع کردی اور قریب تھا کہ وہ انہیں پانی دے بھی دیتے مگر اچانک عرش سے یہ صدا بلند ہوگئی کہ خبردار! کوئی شخص اس عورت کو پانی نہ پلائے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے دونوں ہاتھ ویسے ہی اُٹھے کے اُٹھے رہ گئے... (حکایات نادرہ)

www.besturdubooks.net

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فریاد

ابو یعلی حضرت ابو مریم رحمہم اللہ سے ناقل ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد) کوفہ کے منبر پر کھڑے ہو کر اپنا یہ خواب بیان فرمایا کہ جیسے اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر جلوہ فرما ہے اور اس کے بعد دکھائی دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور عرش کے ایک پائے کے پاس بالکل چپ آ کے کھڑے ہو گئے، پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شانۂ مبارک پر ہاتھ رکھے کھڑے ہیں، پھر دیکھا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ہیں اور وہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے، اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ بھی اپنا کٹا ہوا سر اپنے ہاتھ میں لیے آئے ہیں اور انہوں نے آتے ہی یہ آواز لگائی ''اے پروردگار! اپنے بندوں سے پوچھ کہ مجھے کس جرم میں انہوں نے شہید کیا ہے؟''

اُن کی اس فریاد کے ختم ہوتے ہی حکم ہوا کہ زمین پر دو نالے خون کے بہا دو... حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس وقت موجود تھے... کسی نے انہیں بھی حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس خواب کی طرف توجہ دلائی تو وہ کہنے لگے کہ جو کچھ اُنہوں نے دیکھا ہے وہ اسے بیان کر رہے ہیں یعنی بالکل ٹھیک ہے اور ایسا ہی ظاہر میں بھی واقع ہو جائے تو عجب نہیں... (ازالۃ الخفاء)

قتل کی سزا

سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت بادشاہ دہلی کے ایک رافضی المذہب وزیر کے ایماء پر ہوئی تھی... قاتل نے آپ کو طپنچہ سے سینے پر گولی مار کر شہید کیا تھا... آپ کی وفات کے بعد خود بادشاہ نے

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

خواب میں دیکھا کہ میں ایک جنگل میں ہوں، تھوڑی دیر کے بعد جنگل کی ایک جانب سے کچھ گرد سی اُٹھتی دکھائی دی... گرد چھٹی تو یہ دکھائی دیا کہ ایک بزرگ گھوڑے پر سوار آرہے ہیں اور مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ اس کی رکاب تھامے ہوئے ہیں... پوچھنے سے معلوم ہوا کہ یہ سوار حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہیں...

بادشاہ کہتا ہے کہ خواب ہی میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے قریب آ کر مرزا صاحب سے پوچھا: ''مرزا تمہارا قاتل کون ہے؟'' مرزا صاحب نے وزیر کی طرف اشارہ کیا... حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سنتے ہی وزیر کو اپنے تیر کا شکار کرلیا...

یہ خواب دیکھتے ہی بادشاہ کی آنکھ کھل گئی اس نے فوراً وزیر کی طلبی کا حکم دیا، سپاہی وزیر کے محل پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ وزیر صاحب کے جگر میں درد اُٹھا ہے اور وہ باہر تک نکل کے نہیں آسکتے... صبح ہوتے ہی ہوتے وزیر صاحب اس دُنیا سے رُخصت ہو گئے... (زہد ورقائق)

قیامت کا دھڑکا

ایک شخص تھے جن کی کنیت دینار العیار نام سے زیادہ مشہور تھی... یہ ہمیشہ فسق و فجور میں گرفتار رہتے تھے مگر ان کی والدہ بہت ہی پارسا اور خدارسیدہ بزرگ تھیں... ایک دن اتفاق سے دینار العیار کسی قبرستان کی طرف جا نکلے... وہاں انہیں کچھ ہڈیاں دکھائی دیں، یہ ہڈیاں اس قدر بوسیدہ ہو چکی تھیں کہ جہاں سے بھی چھوا جاتا الگ ہو جاتی تھیں... اس منظر کے سامنے آتے ہی ان کے دماغ میں ایک زبردست انقلاب برپا ہو گیا، لرز اُٹھے، تھر تھر کانپنے لگے کہ ایک نہ ایک دن اپنا بھی یہی حشر ہونے والا ہے، بے ساختہ سجدے میں گر گئے اور توبہ واستغفار کرنے لگے، اس کے بعد جب گھر آئے تو بے کلی اور بڑھی یہاں تک کہ توبہ کرتے کرتے چند روز کے اندر وہ بالکل

www.besturdubooks.net

نڈھال ہو گئے... ہر چند ماں نے اور عزیزوں، دوستوں نے سمجھانے کی بھی کوشش کی مگر انہیں قیامت کے دن حضرت حق کے سامنے پیشی، جواب وسوال اور عذاب دوزخ کے خوف نے ہلاک ہی کر کے چھوڑا...

ان کا دم ٹوٹتے ہی شہر میں ان الفاظ کے ساتھ ڈھنڈورا پٹا ''اے لوگو! آؤ ایک ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھ لو جو فقط دُنیا کی بے ثباتی اور خدا کے ڈر سے فنا کے گھاٹ اُتر گیا ہے...''

تجہیز و تکفین کے بعد پہلی ہی شب میں ان کے ایک دوست نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ نہایت سبز رنگ کے قیمتی کپڑے پہنے ہوئے جنت کے باغوں میں ٹہل رہے ہیں، اپنے دوست کو دیکھتے ہی کہنے لگے: ''پروردگار نے مجھ پر رحم فرمایا... پوچھ گچھ کے بعد میرے سارے گناہ معاف ہو گئے اور عزت کے ساتھ جنت میں داخلہ مل گیا ہے...'' اسی کے ساتھ انہوں نے یہ بھی ہدایت کی کہ میری یہ سب کیفیت میری والدہ سے بھی جا کر بیان کر دینا... (المستطرف)

گناہوں کا ڈر

ایک شخص اپنے گناہوں پر بہت زیادہ پشیمان اور خوفزدہ تھا... موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں کو بلا کر وصیت کی کہ دم نکلتے ہی مجھے جلا دینا اور راکھ کے بھی دو حصے کر کے ایک حصے کو خشکی میں اُڑا دینا اور ایک حصے کو سمندر میں بہا دینا اور وجہ بھی بیان کر دی کہ اگر خدا کو مجھ پر قدرت حاصل ہو گئی اور اس کے باوجود اس نے مجھے زندہ کر لیا تو یقیناً مجھے وہ عذاب وسزا دے گا...

بہرحال جب وہ شخص اس دُنیا سے رُخصت ہو گیا تو اس کے بیٹوں نے بھی اس کی وصیت کی حرف بحرف تعمیل کر دی مگر یہ سب کچھ ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا کہ وہ اس کے جسم کے سارے ذرّوں کو لا کر پیش کر دے... اسی طرح خشکی کو بھی حکم دیا اور

www.besturdubooks.net

اس نے بھی اس کی خاک کے تمام ذرّات لاکر جمع کر دیئے... پھر اسے زندگی عطا کر کے اس وصیت کی وجہ دریافت کی گئی تو اس نے فوراً صاف صاف کہہ دیا کہ ''اے پروردگار! تُو تو دلوں کے حال سے واقف ہے، تجھے معلوم ہے کہ میں نے یہ سب کچھ فقط تیرے ڈر اور خوف سے کیا تھا، اس کے یہ کلمات سنتے ہی اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا...'' (بخاری و مسلم)

ایصال ثواب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ میت اپنی قبر میں ایسی ہی محتاج ہوتی ہے جیسے کوئی سمندر میں ڈوبنے کے قریب آ پہنچا ہو... پھر فرمایا کہ میت کو قبر میں ان تحفوں کا بڑا انتظار رہتا ہے جو اس کے ماں باپ یا بھائی بہن وغیرہ کی طرف سے پہنچتا ہے... جب ایسی کوئی دُعا اسے پہنچتی ہے تو وہ دُعا اسے دُنیا و مافیہا سے بھی زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ یہ دُعائیں مرنے والے کے سامنے پہاڑوں کے برابر ثواب کی صورت میں منتقل کر کے عطا کرتا ہے...

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ''مُردوں کے لیے زندوں کا بہترین ہدیہ ان کے واسطے استغفار کرنا ہے...'' (مشکوٰۃ)

موت کی منزل اوّل

امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو زار و قطار رونے لگتے اور اس قدر روتے کہ داڑھی آپ کی آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی... یہ حال دیکھ کر کسی نے ان سے سوال کیا کہ دوزخ کے تذکرہ پر تو یہ حال آپ کا ہوتا نہیں مگر قبر کو دیکھ کر اتنا روتے ہیں تو فرمانے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ''قبر آخرت کی منزل میں پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات حاصل ہوگئی تو پھر اور منزلیں زیادہ دُشوار نہیں ہوں گی لیکن اگر کہیں اسی منزل پر لغزش ہوگئی تو پھر بعد کی منزلیں اور زیادہ سخت ہوں گی...'' (ترمذی)

www.besturdubooks.net

کون سا گناہ؟

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو زندگی بھر کسی نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا لیکن جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو اچانک مسکراتے ہوئے کئی مرتبہ اُن کی زبان سے یہ جملہ نکلا: ''کون سا گناہ؟ کون سا گناہ؟'' اس کے بعد وہ پھر کچھ نہیں بولے...

کچھ دنوں کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھ کر سوال کیا کہ زندگی بھر تو آپ ہنسے نہیں، یہ چلتے چلاتے کیا ضرورت پیش آ گئی تھی؟ کہنے لگے کہ جب مجھ پر سکرات کا عالم طاری ہوا تو کوئی یہ کہتا ہوا سنائی دیا کہ ان کی روح ذرا سختی سے نکالنا ایک گناہ بھی تو کیا ہے؟ مگر میں نے اس کے بعد ہی ملک الموت کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ ''آج تو تمہارے لیے خوشی اور مسرت کا دن ہے...'' ان کے اِن الفاظ پر مجھے ہنسی آ گئی اور میں اُن سے پوچھنے لگا کہ ''آخر میرا وہ کونسا گناہ بتلایا جا رہا ہے لیکن ملک الموت نے مجھے اس کا کوئی جواب نہیں دیا...'' (تذکرۃ الاولیاء)

جنتی لباس

حضرت رابعہ بصری رحمہا اللہ پر جب سکرات کی کیفیت طاری ہوئی تو انہوں نے اپنی لونڈی کو بلا کر فہمائش کی کہ میں جب مر جاؤں تو اس کی کسی کو خبر نہ کرنا اور نہلا دُھلا کر میری اسی کالی عبا میں لپیٹ کر دفن کر دینا... چنانچہ لونڈی نے ایسا ہی کیا... اس واقعہ کو پورا ایک سال گزر چکا تھا کہ ایک دن لونڈی کو وہ خواب میں نظر آئیں اور اس نے دیکھا کہ وہ نہایت زرق برق لباس پہنے ہوئے تشریف لائی ہیں...

اس نے خواب ہی میں ان سے پوچھا کہ وہ آپ کی کالی عبا کیا ہوئی؟ تو وہ کہنے لگیں ''اسی کے عوض اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ لباس عنایت کیا ہے...'' (صفۃ الصفوۃ)

آخری وصیت

سلطان ناصر الدین رحمتہ اللہ علیہ آخر وقت میں بیہوش ہو گئے تھے، سارے

www.besturdubooks.net

دربار پر ایک سکتہ طاری تھا کہ اچانک اپنے بیٹے سے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا گیا: ''اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس لائق بنایا ہے کہ حکومت کے فرائض انجام دو، تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم خود بھی سیدھی راہ چلنا اور رعایا کو بھی سیدھی راہ چلانا... ایسا نہ ہو کہ خواہشات نفسانی میں گرفتار ہو جاؤ، خلق خدا کے ساتھ نرمی اور شفقت سے پیش آنا اور جو نعمتیں اللہ نے تمہیں دی ہیں اپنی رعایا کو بھی اُن سے متمتع ہونے دینا، کسی پر ظلم نہ ہونے دینا، مظلوموں کی دادرسی میں رُکاوٹ نہ پیدا ہونے دینا، عدل وانصاف میں کبھی جانب داری اور مروت سے کام نہ لینا، قیامت کے دن اس کی وجہ سے ندامت اُٹھانا پڑے گی، دربار کے کاموں میں کبھی سستی اور کاہلی نہ برتنا، علماء کی ہمیشہ عزت کرنا، جاہلوں اور فساد انگیزوں کی صحبت سے دُور رہنا... ملک کے مقدس مقامات کا احترام کرنا، مساجد کے آباد رکھنے کی کوشش کرنا، تعمیری کاموں پر پوری توجہ رکھنا، کوئی کام بغیر مشورے اور غور وفکر کے نہ انجام دینا... ہر بات میں خدا کی مرضی کو ہمیشہ مقدم رکھنا...'' ان الفاظ کے بعد ہی سلطان کا دم ٹوٹ گیا... (ماثر رحیمی)

Best Urdu Books

خوشخبری

مشہور بزرگ علی بن صالح رحمۃ اللہ علیہ پر جب اخیر وقت آیا تو انہیں پیاس کی بڑی شدت تھی، بار بار پانی مانگتے تھے، اتفاق سے اس وقت صرف ان کے چھوٹے بھائی تیمار داری کے فرائض انجام دے رہے تھے.. تھوڑی دیر کے لیے انہیں کچھ سکون ہوا تو بھائی نفل پڑھنے میں مشغول ہو گئے... اس حالت میں انہیں پانی مانگنے پر نہیں ملا... سلام پھیرنے کے بعد بھائی نے پانی دیا تو لینے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تھے اور وہ مجھے پانی پلا گئے ہیں، اور کہہ گئے ہیں کہ تم اور تمہارے بھائی اور والدین سب سے اللہ تعالیٰ خوش ہے، اس کے تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی... (صفۃ الصفوۃ)

www.besturdubooks.net

موت کا استقبال

علی ابن سہل رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ تھے، ایک دن اپنے مریدین اور معتقدین کے حلقہ میں کہنے لگے کہ میں تم لوگوں کی طرح نہیں مروں گا کہ پہلے بیمار ہوں اور پھر بیماری کی تکلیفیں وغیرہ اُٹھاؤں بلکہ اس طرح مروں گا کہ جیسے ہی میری طلبی کا وقت آئے گا، میں لبیک لبیک کہتا ہوا خود موت کے منہ میں داخل ہو جاؤں گا...

یہ واقعہ گزرے ہوئے چند ہی دن ہوئے تھے کہ ایک دن اچانک انہوں نے لبیک لبیک کہتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں... لوگ جب تک متوجہ ہوں ان کی روح قفس عنصری سے، پرواز کر چکی تھی... (صفۃ الصفوۃ)

Best Urdu Books

جنت کی تمنا

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سکرات کے عالم میں لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کے اوپر کیا گزر رہی ہے؟ کیا کوئی خاص تکلیف پیش آ رہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! گناہوں کی تکلیف ستا رہی ہے... پھر اُن سے پوچھا گیا کہ کوئی ضرورت ہو تو بتلائیے؟ کہنے لگے کہ جس چیز کی مجھے ضرورت ہے وہ تم میں سے کوئی پوری نہیں کر سکتا، یعنی جنت! لوگوں نے عرض کیا کہ کسی طبیب کو بلا کر دکھا دیں؟ کہنے لگے طبیب کی ضرورت نہیں، اس نے ہی تو اس نوبت کو پہنچا دیا... اب عنقریب میں اپنے مالک حقیقی سے ملنے کے لیے روانہ ہونے والا ہوں... ان جملوں کے بعد ہی ان کی زبان پر کلمۂ شہادت جاری ہو گیا اور وہ اس دُنیا سے رُخصت ہو گئے... (صفۃ الصفوۃ)

عشق خدا

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ مرض الموت میں گرفتار تھے کہ کسی کی زبان سے یہ شعر سن لیا:

کُشتگانِ خنجر تسلیم را ہر زماں از غیب جانے دیگر ست

www.besturdubooks.net

اس شعر کا سننا تھا کہ ان کی حالت غیر ہوگئی، بار بار وہ اسی شعر کو پڑھ کر لوگوں سے پوچھتے رہے کہ کیا یہی شعر ابھی پڑھا گیا تھا؟ اس کے بعد وہ بیہوش ہو گئے اور متواتر چار دن تک سوائے اوقات نماز کے ہوش نہیں آیا، نماز پڑھتے ہی پھر بیہوش ہو جاتے تھے، اسی حالت میں پانچویں دن ان کی وفات ہوگئی...

شیخ بدرالدین غزنوی رحمتہ اللہ علیہ آخری رات میں حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے، کہتے ہیں کہ خواجہ کی بیہوشی کی حالت میں ذرا دیر کے لیے میری آنکھ لگ گئی، تو میں نے خود خواجہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ''بدرالدین جو آدمی اللہ کو دوست رکھتا ہے اس پر کبھی موت نہیں طاری ہوتی...''

آنکھ کھلی تو دیکھا کہ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ اس عالم فانی سے عالم جاودانی کو سدھار چکے ہیں... (سیرت الاولیاء)

Best Urdu Books

مشاہدۂ غیب

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو جب ابن ملجم نے زخمی کیا ہے تو کئی دن تک آپ کا علاج معالجہ ہوتا رہا... اسی اثناء میں ایک صحابی عیادت کے لیے آ گئے... مزاج پرسی کے بعد زخم دیکھنے کی خواہش کی... خود آپ نے اپنے ہاتھ سے پٹی کھول کر دکھایا... انہوں نے زخم دیکھ کر عرض کیا کہ اب تو ماشاء اللہ بہت فائدہ معلوم ہوتا ہے، اُمید ہے کہ جلد ہی اچھے ہو جائے گا...

امیر المؤمنین نے جواب دیا: ''اب یہ زخم ٹھیک نہیں ہونے والا ہے... عنقریب میں تم لوگوں کو چھوڑ کر چل دوں گا...'' یہ الفاظ سن کر صاحبزادی اُم کلثوم بیوۂ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو پردے کی آڑ میں بیٹھی ہوئی تھیں رونے لگیں، ان کی آواز سنتے ہی آپ کہنے لگے قسم ہے رب کعبہ کی اس وقت جو مناظر میری آنکھوں کے سامنے پیش ہیں اگر تم دیکھ لیتیں تو رونے کا نام بھی نہ لیتیں... یہ سن کر ان صحابی نے دریافت کیا:

www.besturdubooks.net

''امیر المومنین! آپ کیا دیکھ رہے ہیں ذرا ہمیں بھی بتا دیجیے؟'' تو آپ نے جواب دیا: میں اس وقت فرشتوں اور انبیاء علیہم السلام کی ایک بڑی بھاری جماعت کو دیکھ رہا ہوں جو میرے استقبال کو آئی ہے اور لو یہ دیکھو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے ہیں اور خوشخبری سنا رہے ہیں کہ ''اے علی! (رضی اللہ عنہ) اب اس سے بہت اچھی حالت کی طرف تم پہنچنے والے ہو...'' ان باتوں کے بعد آپ نے لوگوں کو سلام کیا اور دُعا کے لیے ہاتھ بلند کر دیئے، پھر کلمۂ شہادت کا ورد فرماتے ہوئے اپنے استقبالیوں سے جا کے مل گئے... (سوانح علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آخری زمانۂ حیات میں ایک غیر آباد جگہ پر جا کے رو پڑے تھے... اسی اثناء میں ان پر نزع کی کیفیت طاری ہوگئی، اہلیہ صاحبہ اس کسمپرسی کو دیکھ کر رونے لگیں، رونے کی آواز سنتے ہی انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور کہنے لگے: ''روؤ نہیں بلکہ خوش ہو کیونکہ میں ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور کئی اور ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور آپ نے بتایا کہ تم میں سے ایک شخص چٹیل وادی میں مرے گا اور پھر اس کے جنازے میں مسلمانوں کی ایک بڑی بھاری جماعت شریک ہوگی اور جہاں تک یاد آتا ہے اس وقت وہاں جو لوگ حاضر تھے وہ سب سوا میرے اس دُنیا سے رُخصت ہو چکے ہیں، اس لیے مجھے اُمید ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی میرے ہی حق میں پوری ہوگی اور ضرور کوئی جماعت میری تجہیز و تکفین کے لیے آئے گی، اب تم یہ کرو کہ سڑک پر جا کے بیٹھ جاؤ اور جو قافلہ اِدھر سے گزرے اس کو میرے پاس بلا لاؤ...''

اہلیہ صاحبہ نے تعمیل حکم کی، تھوڑی ہی دیر میں کچھ لوگ اونٹوں پر سوار آتے دکھائی دیئے... انہوں نے آتے ہی پہلے تو اس غیر آباد مقام پر تنہا عورت کو بیٹھا دیکھ کر سوال کیا کہ یہاں اکیلی کیوں کھڑی ہو؟ انہوں نے بتایا کہ قریب ہی کی جھونپڑی میں صحابی

www.besturdubooks.net

رسول ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں، تم لوگ اگر کچھ مدد کردیتے تو مٹی ٹھکانے لگ جاتی... پوری جماعت بیک زبان "فداہ ابانا وامنا" اُن کے جھونپڑے کی طرف دوڑ پڑی... حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب ان لوگوں کے آنے کی خبر ملی ہے تو آپ نے انہیں بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ہی بابت یہ پیشین گوئی فرمائی تھی کہ مسلمانوں کی ایک جماعت جنازے میں آکر شریک ہوگی، اس لحاظ سے خود تم لوگوں کے مسلمان ہونے کی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بشارت دے گئے ہیں... اس کے بعد دیر تک سب کو پند ونصائح فرماتے رہے...

آخر میں وصیت کی کہ جب میرا دم نکل جائے تو مجھے غسل دے کر تین کپڑوں کا کفن دینا اور بیچ راستہ پر لیجا کر جنازہ رکھ دینا... جو لوگ سب سے پہلے اِدھر سے گزریں ان سے عرض کرنا کہ یہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں، ان کی نماز جنازہ پڑھا دو اور یہ کہتے ہی کہتے "بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" کے حسین کلمات ان کی زبان پر جاری ہوگئے اور ان ہی الفاظ پر پھر ان کی زبان بند ہوگئی... (سیرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ)

شاندار موت

ایک شخص نے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی آخری بیماری میں خواہش اور تمنا کو پوچھا تو وہ کہنے لگے "بس اب ایک خواہش باقی رہ گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ اب جس کے سامنے مجھے حاضر ہونا ہے اگر مجھے یقین ہو جائے کہ وہ وقت آپہنچا ہے تو یہ عرض کرتا کہ آپ ہی کے ڈر نے مجھے بیمار ڈال دیا ہے اور آپ ہی کی زیارت کے شوق میں جل جل کر خاک ہوگیا، آپ ہی کی محبت نے مجھے گھلا کر دُبلا کر دیا اور آپ ہی نے اب تک مجھے زندگی عطا کر رکھی ہے..." یہی کہتے کہتے آپ بیہوش ہوگئے، پورے ایک دن اور ایک رات کے بعد جب کچھ افاقہ ہوا تو کسی نے وصیت کی

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

التجا کی مگر آپ نے یہ کہہ کر سب کو خاموش کر دیا کہ ”اب میں اپنا وقت ان فضول باتوں میں برباد نہیں کرنا چاہتا...“ کچھ دیر یوں ہی سکوت میں گزرے تھے کہ روحِ مبارک اس جسم کو چھوڑ کر اعلیٰ علیین کو پہنچ گئی...

جب چادر سے چہرہ ڈھانپا جانے لگا تو ہر کہہ دمہ نے نہایت سبز روشنائی سے یہ الفاظ ان کی پیشانی پر چمکتے دیکھے: ”هٰذَا حَبِيْبُ اللّٰهِ مَاتَ فِي سَبِيْلِهٖ هٰذَا قَتِيْلُ اللّٰهِ مَاتَ مِنْ سَيْفِهٖ“......اور جب جنازہ اُٹھایا گیا تو ہر طرف دھوپ پھیلے ہونے کے باوجود ابر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ان کی چارپائی پر سایہ کیے ہوئے چل رہے تھے...(تذکرۃ الاولیاء)

خدا پر بھروسہ

مشہور تابعی بزرگ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا پیمانہ حیات جب لبریز ہوا تو آپ نے اپنا مال و متاع سب لٹانا شروع کر دیا...لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے کہ جو زیارت کر کے لوٹتا کچھ نہ کچھ ضرور لیے ہوتا...آخر کار معتقدین و مریدین سے نہ رہا گیا اور سختی سے آ کے کہنے لگے ”یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ تینوں صاحبزادیاں جن کا آپ کے بعد کوئی بھی سہارا موجود نہیں کیا کریں گی؟“ آپ نے سب کی جھلاہٹ اور غصہ کے جواب میں بڑی متانت اور سنجیدگی سے فرمایا: ”میں بھی اس نازک حقیقت سے واقف ہوں مگر میں اُنہیں ان معمولی اور فانی چیزوں کا بھروسہ نہیں دینا چاہتا بلکہ اس کے مقابلہ پر اس معبودِ حقیقی کے رحم و کرم کے سپرد کرتا ہوں جس کی قدرت و طاقت میں سب کچھ ہے، وہی ان سب کی ہمیشہ کفالت کرے گا...“ اس گفتگو کے بعد انہوں نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا اور زور سے پکار اُٹھے:

”لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ“......ترجمہ:......”ایسی ہی کامیابی کیلئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے...“ (سورۂ والصفت، آیت: ۶۱)

یہ کہتے ہی ان کی آنکھیں ڈھلک گئیں اور طائر روح پرواز کر گیا...(تذکرۃ الاولیاء)

www.besturdubooks.net

زندگی کی حقیقت

امام اسماعیل بن یحییٰ مزنی رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو کہنے لگے کاش! مجھے کوئی یہ اشعار ذرا ترنم کے ساتھ سناتا... ان اشعار کا مفہوم یہ تھا: ''جب میری عمر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو تعزیت کرنے والیاں بھی کم ہو گئیں... عنقریب لوگ مجھے بھی بھول جائیں گے اور میری محبت و خلوص کو بھی فراموش کر دیں گے حالانکہ اس وقت بھی ایک دوسرے کی دوستی اور یاری کا یہی طور طریقہ جاری ہو گا...''

اس کے بعد کہنے لگے کہ جب میری آنکھ بند ہو جائے تو میری قبر پر یہ شعر کندہ کرا دینا جس کا مفہوم یہ ہے: ''ایسی زندگی میں جس کا انجام موت ہو کسی قسم کے آرام کی سعی و کوشش کرنا بالکل بے سود ہے...'' ان ہی کلمات پر ان کی زبان بند ہو گئی...

خوفِ خدا

جب امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نزع کا وقت قریب آیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: ''ذرا مجھے اُٹھا کے بٹھا دو...'' لوگوں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی... دیر تک تسبیح و تہلیل میں مشغول رہے، اس کے بعد رو کر خود اپنی ذات کو مخاطب کر کے کہنے لگے ''اے معاویہ! اب اس بڑھاپے اور شکستگی کے وقت میں تجھے ذکر الٰہی کی سوجھی ہے... اس کی یاد کا اصل اور بہتر وقت تو وہ تھا جب شاخ جوانی تر و تازہ تھی...'' یہ کہہ کر آپ دھاڑیں مار کر رونے لگے... پھر کہنے لگے اے اللہ! مجھے بوڑھے بد بخت اور سخت دل بندے پر رحم فرما، جتنی لغزشیں اور خطائیں سرزد ہو چکی ہیں معاف کر دے، میں بڑا عاجز ہوں اور تیرا حلم بہت وسیع ہے، اپنے فضل و کرم کے ساتھ دربار میں حاضری کا موقع دے... میں تیرے سوا کسی کے اوپر نہ تو اعتماد رکھتا ہوں اور نہ کسی سے کوئی لالچ اور توقع ہے...

پھر کہنے لگے: ''خدا کا خوف کرتے رہنا کیونکہ خوفِ الٰہی مصائب سے محفوظ رکھتا

Best Urdu Books

ہے اور جو اس سے نہیں ڈرتا اس کا کوئی مددگار نہیں ہوتا اور دیکھو جب میرا دم نکل جائے تو مجھے اُس کُرتے کا کفن دینا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عنایت کیا تھا، میں نے اِسی دن کے لیے اُسے محفوظ کر رکھا ہے..." اسی طرح میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ناخنوں کے کچھ تراشے اور موئے مبارک بھی محفوظ ہیں، میری آنکھوں اور منہ میں رکھ دینا، شاید خدا اسی کے طفیل میں مجھے بخش دے، یہ سب وصیتیں فرمانے کے بعد آپ پھر آخر دم تک کچھ نہیں بولے... (احیاء العلوم، استیعاب، ج:۱)

نماز کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ کی جب وفات قریب آئی تو وہ سخت تکلیف میں تھے... مرض الموت کے آخری لمحات تھے کہ آپ کے کانوں میں اذان کی آواز آئی... آپ نے تیمار داروں سے فرمایا: "میرا ہاتھ پکڑو" وہ سمجھ گئے کہ مسجد جانا چاہتے ہیں... لوگوں نے عرض کیا کہ آپ تو بیمار ہیں... فرمایا کہ "یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں اللہ کے منادی کی آواز سنوں اور لبیک نہ کہوں..." مجبوراً لوگ مسجد میں لے گئے، نماز میں شریک ہوئے اور صرف ایک ہی رکعت ختم کی تھی کہ روح پرواز کرگئی... (صفۃ الصفوۃ)

قابل رشک موت

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میرے والد مرض الموت کے آخری دنوں میں بالکل بیہوش ہوگئے، میری زبان سے بے اختیار نکل گیا... "افسوس! میرے باپ کو کتنی سخت بیماری لاحق ہوگئی ہے..." اتنے میں ان کی آنکھ کھل گئی تو فرمایا: نہیں یہ بیماری نہیں ہے، یہ وہی چیز ہے جس کی نسبت خدا نے فرمایا ہے: "وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ط ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ"

ترجمہ:...... "اور بالیقین موت کی سختی آ پہنچی، یہ وہ چیز ہے جس سے تو

www.besturdubooks.net

بد کتا تھا...'' (سورۂ ق، آیت:۱۹)

پھر پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا؟ میں نے عرض کیا تین کپڑوں میں، پھر پوچھا، آج کون سا دن ہے؟ میں نے کہا دوشنبہ کا دن ہے... فرمایا کہ میں خدا سے اُمید کرتا ہوں کہ آج رات اور دن کے درمیان میری موت واقع ہو جائے گی... پھر اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا اور کہا دو مزید کپڑے ملا کر اسی میں مجھے کفنا دینا... میں نے کہا یہ تو پرانا ہے... فرمایا زندہ انسان بہ نسبت مُردوں کے نئے کپڑوں کا زیادہ مستحق ہے... جب وفات ہوئی تو یہ دُعائے یوسفی آپ کی زبان پر تھی:

''اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ''

ترجمہ:...... ''(اے اللہ) مجھ کو پوری فرمانبرداری کی حالت میں دُنیا سے اُٹھا اور مجھ کو خاص بندوں میں شامل کر...'' (سورۂ یوسف، آیت:۱۰۱)

اُمید و یاس

امام ابراہیم نخعی رحمتہ اللہ علیہ موت کے وقت سخت خوفزدہ ہوئے... لوگوں نے اعتراض کیا تو کہنے لگے: ''اس حالت سے زیادہ خطرناک حالت اور کیا ہو سکتی ہے؟ ہر لمحہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کب پروردگار کا قاصد پہنچے اور جنت یا دوزخ کی خبر دے... خدا کی قسم! میری تمنا ہے کہ میری روح قیامت تک یونہی حلق میں پھنسی رہے...'' اسی طرح امام سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ موت کے وقت نہایت مضطرب تھے... کہا گیا: ''اے ابوعبداللہ! یہ اضطراب کیوں؟ کیا آپ اس ذات کے پاس نہیں جا رہے ہیں جس کی آپ نے ہمیشہ عبادت کی؟ اور ہمیشہ اسی کی طرف بھاگتے رہے؟''

کہنے لگے: ''تمہارا بھلا ہو، میں ایک ایسے راستہ میں سفر شروع کرنے والا ہوں جسے میں نہیں جانتا اور اس پروردگار کے روبرو پہنچنے والا ہوں جسے میں نے نہیں دیکھا ہے...''

آخری ساتھی

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ

www.besturdubooks.net

تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی تو ایک بہت سفید اور نہایت خوبصورت پرندہ کہ اس جیسا کبھی دیکھا نہ گیا تھا... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کفن کو ہٹا کر ان کی نعش مبارک میں داخل ہو گیا... لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ان کا عمل تھا، جب سب لوگ ان کو دفن کر چکے تو قبر کے ایک گوشے سے آواز آئی کہ: "یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً"...... ترجمہ: "اے سراپا مطمئن روح! اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل، تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی ہے..." (سورہ فجر، آیت: ۲۷، ۲۸)

سودی کاروبار

عبداللہ بن مدینی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے بچپن کا زمانہ تھا اور میں اپنے والد رحمتہ اللہ علیہ کی قبر پر قرآن خوانی کے لیے حاضر ہوا کرتا تھا، ایک دن فجر کے بعد اندھیرے ہی میں قبرستان پہنچ گیا جہاں تک مجھے یاد آتا ہے کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ تھا اور وہ شب شب قدر تھی... میں اپنے والد مرحوم کی قبر کے قریب بیٹھ کر قرآن کی تلاوت میں مشغول ہو گیا، وہاں اس وقت میرے علاوہ اور کوئی دوسرا شخص نہ تھا...

میں نے اچانک سنا کہ کوئی نہایت دلدوز اور مصیبت ناک آواز میں کراہ رہا ہے، یہ آواز جس نے مجھے گھبرا دیا تھا میرے قریب ہی ایک پختہ اور سفید قبر سے آ رہی تھی ، میں نے قرآن خوانی تو بند کر دی اور اس آواز کی طرف کان لگا دیئے، میں نے محسوس کر لیا کہ یہ آواز اسی قبر میں ہونے والے عذاب کی ہے اور مُردہ اس وقت عذاب میں مبتلا ہے اور وہی اس دردناک انداز سے آہ و زاری کر رہا ہے... یہ آواز ایسی ہی تھی کہ جس سے آدمی کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور انسان گھبرا جائے... تھوڑی دیر تک میں اس آواز کو سنتا رہا لیکن جب پَو پھٹنے لگی تو اس آواز کا آنا بھی بند ہو گیا...

اس کے بعد ایک شخص ادھر سے گزرا تو میں نے پوچھا کہ یہ قبر کس کی ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں کی، میں بھی اس کو جانتا تھا اور بچپن میں دیکھا بھی تھا... اس کے اکثر اوقات

www.besturdubooks.net

مسجد میں گزرتے، تمام نمازیں اپنے وقت پر ادا کرتا اور وہ انتہائی خاموش اور سنجیدہ انسان تھا چونکہ میں اس کی نیکیوں اور خوبیوں سے واقف تھا، اس لیے یہ صورت حال میرے اوپر بہت شاق گزری، میں نے واپس آ کر اُس کے دوستوں اور واقف کاروں سے اُس کے احوال دریافت کیے تو لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص سودی کاروبار کیا کرتا تھا...

خدا کی پناہ!

یہی عبداللہ بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ میرے پڑوس میں ایک شخص رہتا تھا جو ایک قاضی کا قاصد تھا اور اس کو میں بھی خوب اچھی طرح سے جانتا تھا... شروع میں یہ پیغام رسانی کا کام کیا کرتا تھا مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ بہت بڑا رئیس ہو گیا تھا، جب اس کا انتقال ہو گیا تو لوگوں نے بتایا کہ جب ہم نے اس کی قبر کو ایک دوسرے مُردے کو اُتارنے کے لیے کھودا تو ہم نے اس کی گردن سے بندھی ہوئی ایک لمبی زنجیر دیکھی، اس زنجیر سے ایک کتا بھی بندھا ہوا تھا، بڑا سیاہ اور ڈراؤنا، یہ کتا اس کے سر پر اس طرح کھڑا ہوا تھا گویا ابھی اپنے دانتوں اور ناخنوں سے مُردے کی بوٹی بوٹی الگ کر دے گا... اس کی قبر میں چاروں طرف بڑی بڑی اور کافی موٹی کیلیں بھی گڑی ہوئی تھیں... لوگوں کا کہنا ہے کہ اس منظر سے سب پر بڑی وحشت طاری ہو گئی اور فوراً قبر کو مٹی ڈال کر بند کر دیا گیا...

ماں کی نافرمانی

اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''ترغیب'' میں ایک نہایت دل دوز واقعہ نقل کیا ہے کہ حوشب رحمۃ اللہ علیہ ایک بار سفر میں ایک قبیلہ کے یہاں مہمان ہوئے جن کے قریب میں قبرستان تھا، جب عصر کا وقت ہوا تو اچانک ایک قبر شق ہوئی اور ایک آدمی جس کا سر گدھے کی شکل کا تھا نکلا اور گدھے جیسی آوازیں تین بار نکال کر پھر قبر میں چلا گیا... اس حیرت انگیز واقعہ کے متعلق حوشب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے میزبانوں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتلایا کہ ہمارے یہاں یہ ایک نوجوان تھا اور

www.besturdubooks.net

بے تحاشہ شراب پیتا تھا، اس کی ماں نہایت نیک اور پارسا بی بی تھیں، جب اس کا نشہ اُترتا تو وہ اس سے کہتیں کہ ارے نادان! تو مسلمان ہوکر کیا غضب کرتا ہے؟ شراب جو اسلام میں بالکل حرام ہے اس کو پیتا ہے، تو یہ نوجوان اپنی ماں سے کہتا کہ اری جا! ہر وقت گدھے کی طرح چلاتی رہتی ہے...

بس اب جس دن سے یہ مرا ہے روزانہ شام کو عصر کے وقت گدھے کی شکل میں قبر سے نکلتا ہے اور تین مرتبہ یہی آوازیں لگا کر پھر اپنی قبر میں چلا جاتا ہے... (عیون الحکایات، ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ)

حسنِ اتفاق

ایک لڑکی کہ جس کے اعمال اچھے نہ تھے، اس کی ماں ہمیشہ اس کو توبہ کے لیے نصیحت کیا کرتی تھی لیکن وہ کم بخت اس کو خشک جواب دے کر ٹال دیا کرتی... یہاں تک کہ ایک دن اس کا انتقال ہوگیا... ماں بیچاری ممتا کی ماری کو سخت غم ہوا کہ دیکھئے اب گناہوں کے جرم میں اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے... وہ بار بار دُعائیں مانگتی کہ یااللہ! میری بچی کو عذاب سے محفوظ رکھنا، اتفاق سے ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کی لڑکی خلاف اُمید نہایت ہی عیش وآرام سے ہے اور جنت میں ٹہل رہی ہے... ماں نے تعجب سے پوچھا کہ ''بیٹی! یہ کیا معاملہ ہے؟ کیا واقعی تو آرام سے ہے یا محض میری تسلی کے لیے ایسا کیا جارہا ہے؟''

لڑکی نے جواب دیا کہ اے ماں! میں اپنے گناہوں کے سبب سے عرصۂ دراز تک عذاب میں مبتلا رہی لیکن ایک مرتبہ ایک گناہ گار شخص کا میرے قبرستان میں گزر ہوا، وہ قبروں کی ٹوٹی پھوٹی حالت اور یہاں کی ویرانی اور خوفناک وحشت کو دیکھ کر رو پڑا، یہاں کی قبروں کی حالت دیکھ کر اس کو اپنی موت یاد آگئی، اس نے اسی وقت اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور جب اس کے دل نے توبہ کی قبولیت کے متعلق شہادت دے دی تو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

www.besturdubooks.net

وسلم پر سو بار درُود اور کچھ قرآن کی آیات پڑھ کر اس گورستان کے تمام مُردوں کو بخش دیا، اس کی برکت سے تمام گنہگاروں کی مغفرت ہوگئی... (رویۃ النبی ص:۴۸)

بیٹی کی بخشش

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ:
''حضور! میری بیٹی کو انتقال کیے ہوئے چند ماہ ہو چکے ہیں، میں چاہتی ہوں کہ اس کو خواب میں دیکھوں...''

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے دُعا کی اور فرمایا کہ جا تو فلاں روز اس کو خواب میں دیکھے گی، کچھ دنوں کے بعد ایک مرتبہ وہی عورت روتی ہوئی آئی اور کہنے لگی کہ ''حضور! میں نے اپنی بیٹی کو خواب میں دیکھا ہے لیکن وہ سخت عذاب میں مبتلا ہے... آپ نے فرمایا کہ تو اس کے لیے دُعائے مغفرت کرتی رہا کر، اُمید ہے کہ اللہ اس کو بخش دے گا...

ایک عرصہ کے بعد حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے خود خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت حسین وجمیل عورت جنت میں تخت پر بیٹھی ہوئی ہے... اس نے شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ مجھے جانتے ہیں؟ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے انکار کیا، عورت نے کہا کہ میں اسی بڑھیا کی بیٹی ہوں جو آپ کے پاس دُعا کے لیے آئی تھی...

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کہ تیری نجات کس طرح ہوئی؟ عورت بولی کہ ''اعمال تو واقعی میرے عذاب ہی کے قابل تھے مگر ایک شخص نے قبرستان سے گزرتے ہوئے ایک بار درُود کا ثواب تمام مُردوں کو بخشا، جناب باری تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ

''اِرْفَعُوا الْعَذَابَ عَنْهُمْ بِبَرَكَةِ ثَوَابِ صَلٰوةِ هٰذَا الرَّجُل''

چنانچہ اے شبلی! اس گورستان میں پانچ سو پچاس مُردے عذاب میں مبتلا تھے وہ سب کے سب بخش دیئے گئے... چنانچہ میں بھی انہی میں شریک ہوں... (تحفۃ المحبین ص:۲۹)

(مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمہ اللہ کے صاحبزادے مولانا عبدالمومن فاروقی رحمہ اللہ کا سلسلہ ختم ہوا)

www.besturdubooks.net

عالم برزخ اور اس سے رابطہ کی صورتیں

آنے والے مضمون کے پس منظر میں حضرت مولانا محمد سالم قاسمی رحمہ اللہ تحریری فرماتے ہیں... وسط ۶۹ء میں حضرت مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی رحمہ اللہ کا والا نامہ حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب رحمہ اللہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کے نام بایں طلب موصول ہوا کہ ''برزخ سے رابطہ قائم کرنے کا کوئی طریقہ اگر آپ کے ذہن میں ہو یا بزرگوں سے سننے میں آیا ہو تو اس بارے میں کچھ تحریر فرمایا جائے...'' حضرت حکیم الاسلام رحمہ اللہ نے جواباً ایک مختصر مضمون تحریر فرما کر بھیج دیا... اس کے بعد مولانا ممدوح کا والا نامہ موصول ہوا جس میں چند واقعات بھی انتقال فرمانے والوں کے اور انہیں خوابوں میں دیکھنے کے تحریر فرمائے...

مولانا دریابادی رحمہ اللہ نے حضرت حکیم الاسلام رحمہ اللہ سے موضوع زیر بحث پر تفصیلی مضمون کی حسن طلب کے ساتھ مضمون مختصر پر اپنے وقیع و جامع تاثر کا اظہار ایک مؤثر و بلیغ جملہ میں اس طرح فرمایا کہ ''عالم برزخ سے رابطہ قائم کرنے کے بارے میں ارسال فرمودہ مضمون کافی، وافی اور شافی ثابت ہوا... برزخی مقامات کے بارے میں قاسمی ذہن وذکاء سے کسی تفصیلی مضمون کا آرزومند ہوں...''

اس پر حکیم الاسلام رحمہ اللہ نے یہ تفصیلی مضمون تحریر فرمایا جو حضرت مولانا دریابادی رحمہ اللہ کے اپنے اخبار ''صدقِ جدید'' لکھنو میں بالاقساط شائع ہو چکا ہے... راقم الحروف مرتب اس جدید کتاب کے موضوع کی مناسبت سے یہ مکمل رسالہ جزو کتاب بنا رہا ہے جو اپنے اچھوتے اور نادر موضوع پر سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے (مرتب)

www.besturdubooks.net

جواب از حکیم الاسلام رحمہ اللہ

صورت مسئولہ میں جو خیالات ذیل میں عرض کیے ہیں وہ چند خیالات پریشان ہیں جنہیں پیش کرتے ہوئے تو شرم آتی ہے مگر امر سے مجبور ہوں... خدا کرے کہ لائق التفات ثابت ہوں... اوّلاً ایک مختصر سی بات بطور تمہید عرض ہے...

تین جہان اور ان سے نفس انسانی کا مختلف النوع تعلق

انسان دو چیزوں سے مرکب ہے جسم اور روح... اس کا مجموعہ ہی نفس انسانی کہلاتا ہے... اس نفس انسانی کو طبعاً تین جہانوں سے گزرنا ہے... ایک دُنیا جو دارالعمل ہے... ایک آخرت جو دارالقرار ہے اور ایک برزخ جو دارالانتظار ہے... ان تینوں جہانوں کے احکام اور ان کی نوعیت الگ الگ ہے...

عالم دُنیا، عالم برزخ اور عالم آخرت سے تعلق کی نوعیت

دُنیا میں جسم اور جسمانی زندگی اصل ہے روح اس کے تابع ہو کر اس کے اثرات قبول کرتی ہے... برزخ میں روح اور روحانی زندگی اصل ہے جسم اس کے تابع ہو کر اس کی نعمت و مصیبت کے اثرات قبول کرتا ہے خواہ وہ اپنی ہیئت پر ہو یا بکھر جائے اور آخرت روح و جسم کا مکمل امتزاج ہے جس میں ہر ایک اپنے اپنے تاثر میں مستقل ہے اور ہر ایک کا اپنا اپنا اِدراک اور اپنا اپنا انتفاع ہے... برزخ چونکہ دُنیا اور آخرت کے بیچ میں ہے اس لیے اس کا ان دونوں جہانوں سے تعلق ہے، آدمی جیسے برزخ میں رہتے ہوئے آخرت کی نعیم و جحیم کا مشاہدہ کرتا ہے، روحانی طور پر ان سے متلذذ یا متالم ہوتا

www.besturdubooks.net

ہے اور مدبرات آخرت کی زیارت سے بھی مشرف ہوتا ہے... ایسے ہی برزخ میں رہتے ہوئے دُنیا کی معلومات سے بھی حسب حیثیت و مرتبہ مستفید ہوتا ہے... دُنیا والوں کے اعمال خیر یعنی دُعاء ایصال ثواب، افاضہ باطنی اس تک پہنچتے ہیں حتیٰ کہ وہ اہل دُنیا کی زیارت سے بھی منتفع ہوتا ہے... پھر خود بھی آپ اسی قسم کے تصرفات دعا اور ہمت باطن سے افاضۂ انور و کیفیات حتیٰ کہ اپنی ملاقات و زیارت کا بھی اُنہیں موقع دیتا ہے جس کے لیے نصوص شرعیہ موجود ہیں...

برزخ کا عالم دُنیا سے قریبی تعلق

لیکن غور کیا جائے تو برزخ کا تعلق بہ نسبت آخرت کے دُنیا سے زیادہ ہے کیونکہ انسانی نفس کا ایک مستقل جزو (روح) جیسے عالم برزخ میں ہے ویسے ہی اس کا دوسرا مستقل جزو (بدن) دُنیا کے عالم میں موجود ہے، خواہ بہیت بدن ہو یا بہیت ذرات لیکن آخرت میں قبل از قیامت انسانی نفس کا کوئی جزو بھی مستقلاً قائم اور مستقر نہیں چہ جائیکہ خود نفس قائم ہو... یہ الگ بات ہے کہ وقتاً فوقتاً اسے عالم آخرت کے اہم مقامات اور عجائبات کی سیر کرادی جائے یا مشاہدہ ہو جائے اور وہ روحانی طور پر ان کی نعمتوں اور کلفتوں سے متلذذ اور متالم بھی ہو لیکن قیامت سے پہلے آخرت چونکہ انسان کا مستقر نہیں اور اس کا کوئی جزء تک بھی وہاں جنت یا نار میں ٹھہرا ہوا نہیں کہ اس کے ہی حیلہ سے انسان کو وہاں اقامت گزیں اور قیام پذیر کہہ دیا جائے... اس لیے اس کے تعلق کی نوعیت بھی صرف ایک مشاہداتی یا جزوی طور پر انتفاعی رابطہ کی ہے، بخلاف دُنیا کے کہ اس میں اس کا ۲/۱ حصہ (بدن) مقیم ہے خواہ اپنی ہیئت پر یا بصورت ذرات...

اہل برزخ کی دُنیا سے دلچسپی کی لطیف علمی توجیہ

اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ برزخ کو جتنا تعلق دُنیا سے ہے اتنا آخرت سے نہیں، اس کا قدرتی تقاضا ہے کہ برزخی اہل دُنیا سے اور اہل دُنیا برزخی افراد سے ملنے، زیارت

www.besturdubooks.net

کرنے اوران کے احوال ومقامات جاننے کے خواہش مند ہوں... یہی وجہ ہے کہ قبر میں سوال وجواب کے بعد کامیاب میت کی پہلی خواہش یہی ہوتی ہے کہ مجھے اجازت دے دو کہ میں اپنے اعزہ واقارب کوتسلی دے آؤں کہ میں بہت اچھی حالت میں ہوں... بالفاظ دیگر میں اپنے احوال ومقامات ان تک پہنچا دوں یا جیسے بنص قرآنی شہداء حق تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے ان اعلیٰ مقامات کی خبر ہمارے دنیاوی بھائیوں تک پہنچا دی جائے تاکہ وہ بھی جہاد فی سبیل اللہ کی طرف راغب ہو جائیں... اسی طرح برزخ والے دُنیا والوں کے احوال بھی معلوم کرنے کے خواہش مند رہتے ہیں جیسے بنص حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مرنے کے بعد روح کے عالم برزخ میں پہنچتے ہی میت کے اعزہ واحباب اس کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں اور اپنے اپنے عزیزوں کے حالات بے تابی سے دریافت کرتے ہیں حتیٰ کہ ملائکہ کو یہ کہہ کر انہیں روکنا پڑتا ہے کہ اسے دم تو لینے دو، یہ موت کی شدتوں سے چور چور ہو کر آرہا ہے...

بہرحال جانبین سے ایک دوسرے کے احوال ومقامات پر مطلع ہونے کی یہ خواہش اسی بناء پر ہے کہ برزخ کا دُنیا سے اور دُنیا کا برزخ سے بہت قریب کا رشتہ ہے کہ ہر ایک کا ایک نصف حصہ دُنیا میں ہے اور ایک نصف حصہ برزخ میں...

اہل برزخ اور اہل دُنیا کے واقفیت احوال کے پانچ طریقے

حق تعالیٰ کی بالغ حکمت نے جب ان دونوں جہانوں میں اس تقسیم اجزاء کی وجہ سے یہ خواہش فطرتوں میں ڈال دی ہے تو اسی کی فیاض قدرت کا یہ بھی تقاضا تھا کہ وہ اس خواہش کی تسکین کا سامان بھی پیدا فرمائے اور ایسے وسائل وذرائع پیدا فرمادے کہ برزخ والے دنیوی مقامات واحوال سے اور دُنیا والے برزخی مقامات واحوال سے خود بلاواسطہ بھی باخبر ہوتے رہیں اوران مقامات کی معرفت حاصل کرتے رہیں...

یہ وسائل وطرق کیا ہیں؟ ......سو کتاب وسنت کی روشنی میں جہاں تک اپنے

www.besturdubooks.net

نارسا ذہن کی رسائی ہوئی، پانچ طریقے سامنے آئے جن سے براہِ راست برزخی مقامات واحوال کا فی الجملہ علم ہوسکتا ہے...

پانچوں طریقوں کا اجمالی تعارف!

ایک عینی مشاہدہ... دوسرے مخبر صادق کی خبر، تیسرے صاحب واقعہ کی اطلاع دہی، چوتھے انکشاف قلبی، پانچویں قیاس واستنباط...

پانچوں طریقوں کے فنی اور اصطلاحی عنوانات

انہی پانچ مقامات کو اگر قدرے ترتیب بدل کر اور اصطلاحی لفظوں میں لاتے ہوئے حجتوں کے انداز سے بطور فنی ترتیب کے ادا کیا جائے تو ذیل کے عنوانات سے ادا کر سکیں گے... پہلا استدلال شرعی، دوسرا کشف باطنی، تیسرا رویائے صادقہ، چوتھا عبرت واعتبار، پانچواں عیان ومشاہدہ... پہلا مقام علماء کا ہے... دوسرا عرفاء کا ہے، تیسرا صلحاء کا ہے، چوتھا عقلاء کا ہے اور پانچواں ہر کس وناکس کا ہے... پھر ان مقامات کی نوعیت یہ ہے کہ پہلا مقام اختیاری اور یقینی ہے، دوسرا اکتسابی ظنی ہے، تیسرا غیر اختیاری مگر ظنی ہے، چوتھا اختیاری ظنی ہے اور پانچواں کلیتہً غیر اختیاری مگر یقینی ہے جو محض موہبت من اللہ ہے، ان پانچوں طریقوں سے لوگوں نے برزخی مقامات تک علمی اور عرفانی رسائی حاصل کی ہے...

طریق اوّل استدلال شرعی کی روحانی تفصیل وتقسیم

(۱) اولیں مرتبہ استدلال شرعی کا ہے کہ اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برزخ کے بارے میں خود خبر دیں اور اُمت اس سے استدلال کر کے اس پر ایمان لائے...

استدلال کا شخصیاتی درجہ

(الف) استدلال شرعی کے درجہ میں ایک درجہ شخصیاتی ہے کہ کسی شخص معین کا نام لے کر اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے جنت یا مقام یا برزخ میں عالی مقام ظاہر فرمائیں تو ظاہر ہے کہ یہ معرفت یقینی اور واجب الاعتقاد ہوگی...

www.besturdubooks.net

شخصیاتی استدلال کی مثالی توضیح

جیسے ایک بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور بائیں طرف فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے اور ایک دوسرے کے گلے میں ہاتھ ڈالے ہوئے نکلے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ھکذا نبعث" اسی طرح ہم گلے میں بانہیں ڈالے ہوئے قبروں سے اُٹھیں گے جس سے مقامات برزخیہ پر روشنی پڑتی ہے یا جیسے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ عین نزع کے وقت بے حد خوش وخرم نظر آ رہے تھے، چہرہ انتہائی بشاش اور اُمنگوں سے محسوس ہو رہا تھا، اسی حالت میں شوق و خوشی سے لبریز آواز میں فرمایا

"غدًا نلقی محمد او اصحابه" (کل کو ان شاء اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوگی)

یہ درحقیقت اپنا برزخی مقام ظاہر کرنا تھا کہ وہ معیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوگا اور ظاہر ہے کہ یہ فرمانا قیاس وتخمین سے ممکن نہ تھا بلکہ قوت یقین اور جوش ایمان سے تھا جو بلاشبہ امر تعبدی ہے، عقلی اور قیاسی نہیں اس لیے حدیث مرفوع کے حکم میں ہوگا اور یہی کہا جائے گا کہ اس برزخی مقام کی حضور ہی نے انہیں اطلاع دی ہوگی جس پر انہیں اس درجہ کامل وثوق اور یقین تھا اور یقین بھی محض عقلی نہیں بلکہ یقین حالی تھا... اس لیے اس اطلاع کو استدلال شرعی کے دائرہ میں شخصیاتی مقام کہا جائے گا جس سے ہمیں ایک برزخی مقام کی معرفت حاصل ہوئی...

استدلال شرعی کا طبقاتی درجہ

(ب) شرعی استدلال کا دوسرا درجہ طبقاتی ہے کہ اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی خاص طبقہ کے برزخی مقام کو ظاہر فرمائیں جس میں اشخاص وافراد کا تذکرہ نہ ہو بلکہ ایک طبقہ اور صنف کا ذکر ہو...

www.besturdubooks.net

طبقاتی استدلال کی مثالی توضیح

جیسے قرآن کریم میں شہداء کا مقام بیان فرمایا گیا کہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس سے رزق پاتے ہیں اور بنص حدیث انہیں سبز پرندوں کے خول دیئے جائیں گے جن میں وہ اُڑ اُڑ کر جنتوں میں سیر کریں گے اور انہیں اس کے پھلوں، باغوں اور نہروں سے متنفع ہونے کی آزادی دی ہوگی لیکن جنت اس وقت ان کا قرار نہ ہوگی بلکہ ان کا قراری مقام وہ سونے اور جواہرات کی قندیلیں ہوں گی جو عرش میں آویزاں ہوں گی اور یہ ارواح طیبہ اپنے ان برزخی اجسام کے ساتھ ان میں بسیرا کریں گی... مزید اکرام وتنشیط کے لیے ان سے بار بار پوچھا جاتا رہے گا کہ کچھ اور چاہتے ہو؟ وغیرہ... اس سے ایک خاص طبقہ کا برزخی مقام متشخص ہوا، اس لیے جو بھی شہادت کے مرتبہ کو پہنچے گا اس کے لیے اسی مقام کی شہادت دی جائے گی...

استدلال شرعی کا کلیاتی درجہ

استدلال شرعی کا تیسرا مقام کلیاتی ہے جس میں برزخی مقام معلوم کرنے کا محض اُصولی معیار ذکر کر دیا گیا ہو یعنی اشخاص یا طبقات کا کوئی ذکر نہیں بلکہ صرف ایک کسوٹی دے دی گئی ہے، کہ ہر شخص کو اس پر پرکھ کر دیکھ لیا جائے تو اپنا اور غیر کا برزخی مقام معلوم ہو سکے گا... حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اُصول ارشاد فرمایا گیا کہ: "**تحشرون کما تموتون و تموتون کما تحیون**"...... ''تمہارا حشر اس حالت پر ہوگا جس پر موت آئی تھی اور موت اسی حالت پر آئے گی جس پر زندگی گزاری ہے...''

اس کلیہ میں ہر شخص کے محشر کا مقام پہچاننے کی کسوٹی تو حالت موت کو بنایا گیا ہے اور برزخی مقام پہچاننے کے لیے (جو موت سے شروع ہو کر یوم محشر پر ختم ہوتا ہے) دُنیا کی عملی زندگی کو معیار تعارف فرمایا گیا ہے... پس اخروی مقام کے لیے ذریعہ تعارف برزخ ہے اور برزخی مقام کے تعارف کے لیے ذریعہ تعارف دُنیوی

Best Urdu Books
www.besturdubooks.net

زندگی کی رفتار ہے جو اصولاً ہر انسان کے سامنے اپنی یا اپنے متعارف انسانوں کی کسی نہ کسی حد تک مستحضر رہتی ہے...اس سے برزخی مقام کے پہچاننے کا ایک اُصولی اور کلیاتی طریقہ معلوم ہوا جس سے انسانوں کے اعمال اور زندگی دیکھ کر فی الجملہ ان کے برزخی مقام کو پہچانا جاسکتا ہے...

کلیاتی استدلال کی مثالی توضیح

یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم کیسے معلوم کریں کہ اللہ کے یہاں ہمارا کیا مقام اور کیا رُتبہ ہے؟ فرمایا اپنے عمل کو دیکھ لو، یعنی عمل کی نوعیت سے قرب اور تقرب الٰہی کی نوعیت معلوم کرو پھر اس تعارفی طریقہ کو اور ذرا وسیع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے پڑوسی تمہارے حق میں نیک گواہی دیں تو سمجھ لو کہ تم عنداللہ بھی اچھے ہو... پھر اس معیاری دائرہ کو ذرا اور زیادہ وسیع کرتے ہوئے ارشاد ہوا کہ تم زمین پر خدا کے سرکاری گواہ ہو جس کے حق میں جیسی گواہی دیدو گے وہ اللہ کے نزدیک بھی ویسا ہی مانا جائے گا...خواہ وہ دُنیا میں ہو یا برزخ اور آخرت میں چنانچہ دُنیا میں ایک جنازہ گزرنے پر حضور نے فرمایا کہ جنت واجب ہوگئی اور علت وجوب یہ فرمائی کہ لوگ اس کے بارہ میں کلمہ خیر کہہ رہے تھے کہ یہ اچھا آدمی تھا لہٰذا جنتی ہوگیا اور ایک دوسرا جنازہ گزرنے پر فرمایا کہ جہنم واجب ہوگئی کیونکہ لوگ اس کے حق میں کہتے جارہے تھے کہ بہت برا آدمی تھا خس کم جہاں پاک...اسی طرح آخرت میں بھی بجق اقوام اس اُمت کی شہادت معتبر ہوگی اور اُمت پر رسول شاہد ہوں گے جیسے قوم نوح کا فیصلہ اسی اُمت کی شہادت پر کیا جائے گا...

ہر سہ استدلال شرعی کے اجمال و تفصیل سے برزخی مقامات کا اندازہ

بہرحال استدلال شرعی کا ایک مقام شخصیاتی ہے، ایک طبقاتی ہے اور ایک کلیاتی، جس سے ہر انسان کے برزخی مقام کا فی الجملہ اندازہ ہوسکتا ہے... پھر ان تینوں

www.besturdubooks.net

مقاموں میں اجمال وتفصیل کا فرق بھی ہے... مثلاً شخصی طور پر کسی کے لیے یا مقام کی تفصیلات ارشاد فرمائی گئی ہوں یا اسے درجۂ اجمال میں ذکر کیا گیا ہو، اسی طرح طبقاتی اور کلیاتی اطلاعات میں بھی اجمال وتفصیل کا فرق ہے کہ کس کے لیے ایک ایک عمل کو تشخص کے ساتھ یا نوعی طور پر الگ الگ گنا کر اس کا برزخی ثمرہ تفصیل سے ظاہر کیا جائے تو وہ اس عمل کنندہ کا تفصیلی برزخی مقام ہوگا...

شہداء کے برزخی مقام کا اجمالی اور تفصیلی نصوص سے تعین

جیسے شہداء کے مقام کو قرآن کریم نے تو اجمالاً ذکر فرمایا کہ وہ برزخ میں زندہ ہیں، رزق پاتے خوش بخوش ہیں، بشارتیں اور خوش خبریاں پاتے رہتے ہیں نہ ان پر غم ہے نہ خوف اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مقام کی جزوی تفصیلات بھی بیان فرمائیں کہ ان کے بسیرے کی جگہ سونے اور زبرجد کے قندیل ہوں گے جو عرش میں آویزاں ہیں، وہ سبز پرندوں کے خول میں اُڑتے اور جنتوں میں سیر کرتے پھریں گے اور وہاں کے باغوں اور نہروں سے سیراب ہو کر سرسبز وشاداب ہوتے رہیں گے، انہیں نشاط میں لانے کے لیے حق تعالیٰ کی طرف سے سوال وجواب کا سلسلہ بھی جاری رہے گا کہ "مَا تُرِیْدُوْن؟" اور کیا چاہتے ہو؟ "یا علی ما تشاؤن" مجھ سے مانگو مجھے تمہاری خواہش کا پورا کرنا ہے وغیرہ... بعض احادیث میں غیر شہداء کے لیے بھی اتنا ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ان کی ارواح پرندوں کی طرح جنتوں میں اُڑتی پھریں گی اور وہاں کی نعمتوں سے متنفع ہوں گی اور پھر اپنے مقام پر آجائیں گی.. گویا شہداء کو تو بدن بھی اس عالم کا دیا جائے گا جو پرندوں کی شکل میں ہوگا اور عامہ مؤمنین کی ارواح کو یہ بدن نہیں دیا جائے گا بلکہ پرندوں سے تشبیہ دے کر فرمایا گیا کہ ان کی روحیں بلا بدن کے اُڑتی پھریں گی جنہیں یقیناً شہداء سے کم درجہ کا حظ ولذت حاصل ہوگی...

ان نصوص سے برزخ کے دو مقام نوعی طور پر معلوم ہوئے جن کی تفصیل اُسی

www.besturdubooks.net

دنیوی زندگی کے عمل کی تفصیل کا ثمرہ ہے جیسے انہی شہداء کے بارہ میں عمل کی ایک خاص صورت سے برزخ کے ایک خاص مقام کی طرف اشارہ فرمایا گیا کہ:

"کفی ببارقة السیوف علی رأسه فتنة"......

"(شہید کے) سر پر چہار طرف (میدانِ جنگ میں) تلواروں کی چمک کا فتنہ اور ڈر فتنہ برزخ کا بدل ہے جو برزخ میں بچاؤ کے لیے کافی ہے اور ان کے لیے اس کے بعد برزخ میں کوئی ڈر اور فتنہ نہیں..."

اعمال صالحہ کے ذریعہ برزخی مقامات کا تعین اور ان کا نوعیاتی فرق

بہر حال یہ شہداء کا برزخی مقام ہے جو اشخاص سے الگ ہو کر طبقہ کا بتلایا گیا ہے جن کا معیارِ دُنیا کی عملی زندگی ہے جس درجہ کی شہادت ہوگی اسی درجہ کا اور اسی نوعیت کا برزخی مقام ہوگا اور اس کا معیارِ دُنیا کی زندگی کا عمل ظاہر فرمایا گیا یا اسی طرح نوعی طور پر برزخ میں بعض عاصیوں کی مثالیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلائی گئیں جنہیں ان کے عصیانی عمل کے مناسب برزخ میں عذاب کا مقام دیا گیا یا عذاب سے نجات دکھلائی گئی تو نجات دہندہ عمل کی نشاندہی فرمائی گئی...

نماز کا برزخی مقام

جیسے حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کو برزخ میں دیکھا کہ ملائکہ عذاب نے اسے چہار طرف سے گھیر کر وحشت میں ڈال رکھا ہے تو نماز آئی اور اُسے ان کے ہاتھوں سے چھڑا لے گئی...

روزے کا برزخی مقام

یا فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو (برزخ میں) دیکھا کہ اس کی زبان پیاس کی شدت سے باہر نکلی ہوئی ہے اور جس پانی کے قریب جاتا ہے اسے وہاں سے دھکیل دیا جاتا ہے تو رمضان کے روزے آئے اور اسے سیراب کر گئے...

www.besturdubooks.net

غسل جنابت کا برزخی مقام

یا آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ برزخ میں انبیاء علیہم السلام کے حلقے ہیں اور ایک شخص کو دیکھا کہ جب وہ کسی حلقہ میں جانا چاہتا ہے تو اسے دھکے دیئے جاتے ہیں تو غسل جنابت کا عمل آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے میرے حلقے میں میرے پہلو میں بٹھا دیا گیا...

حج کا برزخی مقام

یا فرمایا کہ میں نے برزخ میں دیکھا کہ ایک شخص کے چہار طرف اور اوپر نیچے ظلمت ہی ظلمت چھائی ہوئی ہے اور اسے کوئی راہ مفر نہیں ملتی جس سے وہ حیرت اور غم میں مبتلا ہے کہ اچانک اس کا حج اور عمرہ آیا اور اسے ظلمتوں کے پردوں سے نکال کر نور کے میدان میں پہنچایا گیا...

صدقات کا برزخی مقام

یا فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میری اُمت میں سے ایک شخص کی آگ کی لپٹیں بڑھ رہی ہیں اور وہ ہاتھوں سے اپنے منہ کو بچانا چاہتا ہے (مگر بچا نہیں پاتا) کہ اس کے صدقات آئے اور اس کے اور آگ کے درمیان حجاب بن گئے...

اچھے اخلاق کا برزخی مقام

یا فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو (برزخ میں) دیکھا کہ وہ گھٹنوں کے بل ہے... ٹانگیں رہ گئی ہیں اور وہ چل پھر نہیں سکتا، ساتھ ہی اس کے اور اللہ کے درمیان حجاب بھی حائل ہے (کہ گھٹنوں کے بل سر کے بھی تو جائے کیسے) تو اس کا خلق حسن آیا اور اسے بارگاہ حق میں داخل کر دیا...

منصوص عبادات کا برزخ میں ہمہ جہتی دفاعی مقام

یا جیسے حدیث میں ہے کہ قبر میں دائیں طرف سے عذاب بڑھتا ہے تو نماز روکنے کے لیے کھڑی ہو جاتی ہے کیونکہ اُسے "الصلوٰۃ برھان" انسان کی دستاویز فرمایا گیا ہے اور دستاویزی

www.besturdubooks.net

حجت کو عدالت میں ادب سے دائیں ہاتھ ہی سے پیش کیا کرتے ہیں... بائیں طرف سے عذاب بڑھتا ہے تو روزے روکنے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں کیونکہ "الصوم جنة" روزہ کو ڈھال فرمایا گیا ہے اور حملہ روکتے وقت ڈھال بائیں ہاتھ ہی میں رہتی ہے... سر کی طرف سے عذاب بڑھتا ہے تو قرآن کی آیتیں جو دماغ میں محفوظ ہیں روکنے کے لیے کھڑی ہو جاتی ہیں کیونکہ قرآن فرمانِ سلطانی ہے اور مراحم خسروانہ طلب کرتے ہوئے سفارش میں شاہی فرمان کو سر پر رکھ کر پیش کیا جاتا ہے کہ میں پشتینی وفادار حکومت ہوں میرے یہاں شاہی فرامین آتے تھے، اس لیے مجھے اس عذاب سے نجات دی جائے... پیروں کی طرف سے عذاب بڑھتا ہے تو زکوٰۃ وصدقات روکنے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ مالیات انسان کی پامزد یعنی چلت پھرت کی کمائی ہے اس لیے اسے پیروں ہی کی طرف سے عذاب کی مدافعت کرنی چاہیے تھی...

مبطون کا برزخی مقام

یا جیسے حدیث میں ہے کہ مبطون (پیٹ کا مریض جیسے دست اور پیچش وغیرہ) شہادت کی موت مرتا ہے تو فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اسے صبح شام جنتوں سے رزق پہنچایا جاتا ہے کہ یہ بھی ایک برزخی مقام ہے یا جیسے یوم جمعہ میں مرنے والے کو فتنہ قبر سے محفوظ فرمایا گیا ہے وغیرہ وغیرہ... سب برزخی مقامات ہیں جنہیں نوعی طور پر احادیث میں ارشاد فرمایا گیا اور معیارِ عمل کو قرار دیا گیا ہے اس لیے کسی کا عمل دیکھ کر ہم اس کے مقام برزخی پر استدلال کر سکتے ہیں اور اسے پہچان سکتے ہیں...

بُرے اعمال کے ذریعہ برزخی مقامات کی تعیین

اسی طرح برے اعمال کے بارہ میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ:
"استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه"......"پیشاب کی چھینٹوں سے بچو کہ عامۂ عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے..."......جس سے برزخ کے ایک عذابی مقام کا علم ہوا جس کا ذریعہ بے احتیاطی سے پیشاب کی چھینٹوں سے آلودہ ہونا ہے...

www.besturdubooks.net

غیبت کا برزخی مقام

دوسری روایت میں دوسرے کے بارہ میں ہے کہ: ''اما احدھما فکان یاکل لحم النّاس''...... ''ایک ان میں آدمیوں کا گوشت کھایا کرتا تھا (یعنی غیبت کیا کرتا تھا)...'' ......جس سے غیبت بھی عذابی مقام بنانے میں مؤثر ثابت ہوئی...

بلاطہارت نماز کا برزخی مقام

یا جیسے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فلاں شخص نے بلاطہارت نماز پڑھ لی تھی تو اسے قبر میں ایک کوڑا مارا گیا جس کی ضرب سے اس کی قبر میں پانی اور تیل بہہ پڑا اور قبر اس سے بھر گئی، تھوڑی دیر میں اصل حالت لوٹی تو پھر وہی کوڑا مارا گیا اور پھر وہی کیفیت ہوگئی اسی طرح تین بار رہوا... معلوم ہوا کہ ترک طہارت اور صلوٰۃ بے طہارت سے بھی برزخ کا ایک برا ٹھکانہ قائم ہوتا ہے...

زنا کا برزخی مقام

یا زانیوں اور زانیات کے بارے میں فرمایا گیا کہ ان کا ٹھکانہ ایک آتشیں تنور کی صورت میں ہوگا جس کا منہ اوپر سے تنگ اور چھوٹا ہوگا اور نیچے سے چوڑا اور فراخ ہوگا اور جب آگ بھڑک کر اوپر کو اُٹھے گی تو اس کے ساتھ یہ سب زانی و زانیات بھی جو برہنہ اس آگ میں ہوں گے اوپر کو اُٹھتے چلے جائیں گے مگر تنور کا دہانہ تنگ ہونے کی وجہ سے پھر نیچے جا پڑیں گے، اس لیے زنا بھی برزخ کا ایک خاص ٹھکانہ بنانے کا ذریعہ ثابت ہوا... اسی طرح جبار، متکبر اور آنکھ مارنے والے تمسخر شعار لوگوں کے لیے مختلف الالوان عذابات ذکر کیے گئے ہیں جو ان برے عملوں سے بنتے ہیں...

استدلال شرعی کے ذریعہ مختلف اعمال پر برزخی مقام کا اندازہ

اسی لیے دُنیا میں ان اعمال کو دیکھ کر برزخ کے ٹھکانے کی نوعیت پر استدلال کیا جاسکتا ہے اور ہر ایک کو اپنی عملی زندگی سامنے رکھ کر اپنا ٹھکانہ اس دُنیا ہی میں معلوم ہوسکتا ہے...

www.besturdubooks.net

بہرحال استدلال شرعی اجمالی ہو یا تفصیلی اس سے مقامات برزخ اجمالاً اور تفصیلاً معلوم ہو جاتے ہیں اور آدمی کے لیے موقع ہوتا ہے کہ توبہ واستغفار کے ذریعہ ان برے مقامات سے خلاصی حاصل کرلے اور آئندہ کے لیے ان برائیوں سے بچ جائے اور انہیں چھوڑ دے... اسی لیے یہ مقامات بیان فرمائے گئے ہیں کہ عبرت وموعظت کا ذریعہ بن سکیں اس لیے اچھے اور برے ٹھکانے اور ان کے اسباب وموجبات (اچھے برے اعمال) دونوں پیش کردیئے گئے تاکہ برزخ کے دونوں قسم کے ٹھکانے اور مقامات معیار عمل سے سامنے آجائیں اور دونوں ہی قسم کے ان کے اچھے برے اسباب یعنی اعمال بھی نمایاں ہوجائیں...

برزخی مقامات اچھے یا برے اعمال ہی سے بنتے ہیں

بہرحال ان احادیث سے واضح ہے کہ قبر یا برزخ ایک عظیم عالم ہے اور اس میں بے شمار برزخی مقامات ہیں جو دنیوی اعمال سے بنتے ہیں... بسلسلہ عذاب جیسے ہمہ جہتی ظلمت ہمہ نوع بے کسی اور وحشت وغربت یا قبر کا مشتعل اور گرم ہوجانا یا خود میت کے نفس کا گرم اور آتشیں ہوجانا، گھٹنوں کے بل گرا رہنا، پیاس کے عذاب اور پانی سے محرومی کی بلاء میں گرفتار ہوجانا، سانپ بچھو کا قبر میں نمودار ہوجانا، گرم تیل اور پانی سے قبر کا لبریز ہوجانا وغیرہ مختلف عملی اسباب کی بناء پر نمایاں ہوتا ہے... جیسا کہ اس کے بالمقابل قبر میں باغ وبہار اور تخت وتاج کا نمایاں ہونا، خوشبوؤں اور ہمہ جہتی نورانیت اور وسعت میدان سے سرشار اور مگن ہونا، سونے اور یاقوت کے قبوں اور محلات میں رہنا، قنادیل عرش میں بسیرا کرنا، ملائکہ کی بشارتیں ہر وقت سنتے رہنا وغیرہ وغیرہ نعمتوں کے مقامات ہیں مگر وہ بنتے عمل ہی سے ہیں اور اس کے ذرائع واسباب بھی مختلف اعمال ہیں...

استدلال شرعی پر برزخی مقامات کا اجمالی اور تفصیلی جائزہ

پھر بعض اعمال ان عذابوں کو بدل کر مبدل بہ نعمت کردیتے ہیں یا کم سے کم عذاب سے بچالیتے ہیں جس سے برزخ کے تفصیلی مقامات کا اندازہ لگالینا مشکل نہیں کیونکہ ان مقامات

www.besturdubooks.net

کے معمار، ہم خود اور ہمارے اعمال ہیں جو ہر وقت سامنے ہیں۔ اب اگر اپنے جامع عمل سے آدمی برزخ میں سلیم الاعضاء بھی ہو (پازدہ نہ ہو) ہر طرف جاسکتا ہو، سیر وتفریح میں آزاد ہو، تفریح بخش سامانوں کی انتہا نہ ہو، قلب مطمئن ہو، نہ غم رکھتا ہو، نہ خوف، ٹھکانہ ٹھنڈا ہو جو قلب میں ہر وقت ٹھنڈک اور سکون بڑھاتا رہے، بشاشتیں ہر چہار طرف سے دوڑ دوڑ کر آرہی ہوں، دل بھنچا ہوا پژمردہ اور غمزدہ نہ ہو بلکہ اُمنگوں سے بھرپور، آرزوؤں، سے لبریز اور تکمیل آرزو سے ہمہ وقت ہمکنار ہو، ٹھکانے سونے اور جواہرات کے ہوں، معطر اور معنبر ہوں، قرب سلطانی میسر ہو، مقربان بارگاہِ الٰہی سے ہمہ وقت خلط واختلاط ہو، قوت قلب اور غناء کی انتہا نہ ہو وغیرہ تو یہ جامع مقام جامع عمل ہی سے تیار ہوسکتا ہے اور اسے برزخ کا تفصیلی مقام کہیں گے...

لیکن اگر کسی مقام میں ان میں سے کچھ باتیں پائی جائیں کچھ نہ پائی جائیں تو وہ درجہ بدرجہ متفاوت مقامات ہوں گے جن کا معیار یہی دُنیا کی عملی زندگی اور عملی تفاوت ہوگا جن سے یہ مقامات دُنیا ہی میں پہچانے جاسکیں گے... بہرحال استدلال شرعی کے دائرہ میں برزخ کے مقامات کا تفصیلی اور اجمالی جائزہ اپنی عملی زندگی سے لیا جاسکتا ہے جس سے استدلالی طور پر اپنے بلکہ دوسروں کے بھی برزخی مقام کا نقشہ سامنے آجائے گا اور اس کا ذریعہ دُنیا کے یہی اعمال ہوں گے جو ہر شخص کے سامنے ہوتے ہیں...

طریق ثانی کشف باطنی

(۲) دوسرا ذریعہ کشف وانکشاف ہے کہ اس سے بھی برزخ کے مقامات کھل سکتے ہیں، وہاں کا باغ و بہار ہو یا عذاب نار ہو بذریعہ کشف بھی نمایاں ہوجاتا ہے یہ اکتسابی ہونے کی حد تک اختیاری ہے جس کا راستہ مراقبہ ہے مگر نصیب وقسمت کے لحاظ سے محدود ہے جو صرف نصیب عرفاء ہے، یہ کشف ایک مستقل طریق ہے جو حضرات صوفیاء میں کشف القبور کے نام سے معروف ہے اور بعض حضرات حسب مناسبت طبع اس میں زیادہ سے زیادہ مہارت پیدا کرلیتے ہیں حتیٰ کہ اپنی روح کو میت کی روح سے قریب تر کرکے اس کے احوال کا سارا سراغ لگالیتے ہیں جو کثرت مراقبہ سے ممکن ہے...

www.besturdubooks.net

کشف قبور پر واقعاتی استشہاد

حضرت شاہ منظور احمد صاحب خلیفہ خاص حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ دیوبند تشریف لائے اور حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے، مراقب ہوئے اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ مراقب رہے... یہ احقر راقم الحروف بھی ساتھ تھا، واپسی پر فرمایا کہ میں نے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو اس مقبرہ کے مدفونین کے ساتھ اس طرح دیکھا جیسے مرغی اپنے بچوں کو اپنے پروں میں لیے ہوئے بیٹھی رہتی ہے... اشارہ ہے کہ بہت سوں کا بچاؤ ایک دفعہ کے ذریعہ ہوتا ہے اور کسی ایک مقبول کی تکریم میں اس کے پاس والے بہت سی آفات برزخ سے بچالیے جاتے ہیں...

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کا ایک مکاشفہ

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ کا جب وصال ہوا اور مہندیوں کے مشہور قبرستان دہلی میں اپنے آباؤ اجداد کے پاس دفن ہوئے تو حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنا مکاشفہ بیان فرمایا کہ آج کے دن بھائی عبدالقادر کی تکریم میں دلی کے تمام قبرستانوں سے عذاب قبر اُٹھالیا گیا تھا... یہ واقعہ میں نے حضرت امیر شاہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا...

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا مکاشفہ

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ وفات سے تقریباً دو سال قبل دانت درست کرانے کے لیے لاہور تشریف لے گئے تو واپسی سے ایک دن قبل لاہور کے قبرستانوں کی زیارت کے لیے بھی نکلے... سلاطین کی قبروں پر بھی گئے اور مساکین کی قبریں بھی دیکھیں... فاتحہ پڑھی، ایصال ثواب کیا... اس سلسلہ میں حضرت علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر دیر تک مراقب رہے...

وصل صاحب مرحوم بلگرامی ساتھ تھے اور انہوں نے ہی یہ واقعہ مجھ سے تھانہ بھون میں بیان فرمایا تھا کہ داتا گنج بخش کے مزار سے لوٹتے ہوئے فرمایا کہ کوئی بہت بڑے

www.besturdubooks.net

شخص معلوم ہوتے ہیں... میں نے ہزار ہا ملائکہ کو ان کے سامنے صف بستہ دیکھا اور یہ بھی فرمایا کہ سلاطین کے مزاروں پر پہنچا تو انہیں مساکین کی صورت میں دیکھا کہ جیسے کوئی پرسان حال نہ ہو اور مساکین کو سلاطین کی صورت میں پایا، وغیرہ... اسلاف کرام کے زمانہ کے ہزاروں واقعات اس قسم کی کتابوں میں موجود ہیں... حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ نے اپنے ملفوظات موسوم بہ ابریز میں کتنے ہی ایسے مکاشفات ظاہر فرمائے ہیں جن سے برزخ کے حالات اور مقامات عیاں ہو جاتے ہیں... بہرحال کشف وانکشاف ایک مستقل ذریعہ کشف قبور ہے جو سلف سے خلف تک پایا جا رہا ہے...

طریق ثالث رویائے صادقہ

(۳) تیسرا ذریعہ جس سے برزخی مقامات پہچانے جائیں، منامات صادقہ اور سچے خواب ہیں... خواہ مؤمن خود دیکھے یا اس کے لیے دیکھا جائے... یہ نصیب صلحاء اور بعض اوقات قسمت عوام بھی ہے مگر اختیاری نہیں کہ جس کا جی چاہے اور جب چاہے دیکھ لیا کرے... مگر دیکھنے والے دیکھتے ہیں اور دیکھتے رہے ہیں اور حسب مناسبت طبع انہیں برزخی مقامات نظر آئے ہیں اور سلف سے لے کر خلف تک سینکڑوں منامی واقعات پیش آئے ہیں جو بطونِ اوراق میں محفوظ ہیں...

زندوں کی ارواح کی خواب میں اہل برزخ سے ملاقاتیں

اس کے معتبر ہونے کی کھلی وجہ یہ ہے کہ برزخ اور اس کے احوال نصوص قطعیہ و ظنیہ سے ثابت ہونے کی وجہ سے بلاشبہ واقعات میں تخیلات نہیں ہیں اور ہر واقعہ اپنے اندر اپنی کچھ خاصیتیں اور تاثیریں رکھتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ صاحب واقعہ اور اس واقعہ کو دیکھنے والا اس سے اثر نہ لے اور اس کی کیفیات سے متکیف نہ ہو ورنہ یہ واقعات اوہام وخیالات ہو کر رہ جائیں جو محال ہے لیکن یہ اس کے بغیر ممکن نہ تھا کہ زندوں کی ارواح خود برزخ میں پہنچیں اور مردوں کی ارواح سے ملیں تاکہ برزخی کیفیات ومقامات ان پر کھل سکیں اور ظاہر ہے کہ زندوں کے لیے برزخ میں پہنچنے کا

www.besturdubooks.net

راستہ کشف کے بعد خواب اور منام کے سوا دوسرا نہیں جس کے ذریعہ زندے مُردوں سے ملتے ہیں اور ان کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں...

قرآن حکیم نے آیت کریمہ " اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا" میں اس کی طرف اشارہ فرمادیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ جن نفوس وارواح کو بوقت خواب اُدھر لیا جاتا ہے تو یہ ارواح وہیں پہنچادی جاتی ہیں جہاں مُردوں کی ارواح پہلے سے موجود ہیں کیونکہ نیند اور موت دو بہنیں ہیں جن کے نوعی احوال کچھ فروق کے ساتھ ملتے جلتے ہیں... اس لیے زندوں اور مُردوں کی روحیں اس مقام پر باہم ملتی ہیں پھر جنہیں اس حالت میں موت دے دی جاتی ہے وہ ارواح تو وہیں روک لی جاتی ہیں اور جن کی عمرِ دُنیا باقی ہوتی ہے وہ وہاں سے واپس کردی جاتی ہیں... اس وقفہ میں یہ زندوں کی ارواح مُردوں سے باہم باتیں کرتی ہیں ان سے خبریں معلوم کرتی ہیں اور مُردے ان باتوں کی خبریں دیتے ہیں جن کا زندہ کو بلکہ دُنیا میں کسی کو بھی علم نہیں ہوتا اور وہ من وعن صحیح نکلتی ہیں تو اس راستہ سے زندوں پر مُردوں کے برزخی مقامات ایک حد تک کھل جاتے ہیں جس کے ہزاروں واقعات محدثین اور حفاظ حدیث نے محدثانہ سند کے ساتھ نقل کیے... ابن ابی الدنیا کی ایک مستقل تصنیف ہی ان خوابوں کے بارے میں بنام کتاب المنامات موجود ہے... حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح میں بیسیوں ایسے واقعات کا ذکر کیا ہے کہ مُردوں نے اپنے برزخی مقامات خواب میں لوگوں کو بتلائے... ان ہی میں سے بعض واقعات بطور نمونہ حسب ذیل ہیں...

خواب میں اہل برزخ سے ملاقات پر برزخی مقامات کا انکشاف

محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو ان کے بعض تلامذہ نے خواب میں اچھی حالت میں دیکھا.. عرض کیا کہ آپ تو بحمد اللہ بہت اچھی حالت میں ہیں... حسن بصری رحمہ اللہ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا... فرمایا کہ وہ مجھ سے ستر درجہ اونچے مقام پر ہیں، میں نے عرض کیا کیوں؟ حالانکہ بظاہر آپ ان سے علم وعمل میں اونچے تھے، فرمایا کہ ان کے طولِ حزن کی وجہ سے...

www.besturdubooks.net

رابعہ بصریہ رحمہا اللہ سے ان کی خادمہ کی منامی ملاقات وگفتگو

رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کو ان کے اصحاب میں سے ایک خادمہ نے خواب میں دیکھا کہ ان پر استبرق کا حلہ ہے اور سندس کی اوڑھنی چمک رہی ہے حالانکہ وہ صوف کے موٹے کپڑے میں دفن کی گئی تھیں، ان سے پوچھا گیا کہ وہ صوف کا کپڑا کیا ہوا؟ فرمایا کہ حق تعالیٰ نے اسے تہہ کرا کر اور اُس پر مہر لگا کر اسے علیین میں محفوظ کر دیا ہے تاکہ میرا ثواب اس کے ذریعہ اور مکمل ہوتا رہے اور یہ اعلیٰ لباس عطا فرمایا... انہوں نے عرض کیا کہ عبدۃ بنت کلاب (مشہور عابدہ زاہدہ بی بی تھیں) کس مقام پر ہیں؟ فرمایا اوہ! ان کا کیا پوچھنا! وہ ہم سب سے سبقت لے گئیں اور درجات علیا میں ہیں... عرض کیا گیا کہ ایسا کیوں ہوا حالانکہ عبادت وزہد میں آپ اُن سے بڑھ کر تھیں؟ فرمایا کہ وہ دُنیا کی کسی حالت کی پرواہ نہیں کرتی تھیں، صبح ہو یا شام وہ بہرحال راضی برضا رہتی تھیں... اس سے یہ مقام انہیں ملا... خادمہ نے عرض کیا کہ ابو مالک یعنی ضیغم کس حال میں ہیں؟ فرمایا کہ اُس مقام پر ہیں کہ جب چاہیں حق تعالیٰ کی زیارت کر سکتے ہیں... خادمہ نے عرض کیا کہ کوئی ایسی بات ارشاد فرمایئے کہ میں اس کے ذریعہ حق تعالیٰ سے قریب ہو جاؤں، فرمایا کثرت ذکر کو لازم پکڑ لو...

عبدالعزیز ابن سلیمان کی بعض دوستوں سے منامی ملاقات

عبدالعزیز ابن سلیمان عابد کی وفات کے بعد ان کے بعض دوستوں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ ان پر سبز لباس کا پاکیزہ جامہ ہے اور سر پر موتیوں کا مرصع تاج ہے... کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ کس حال میں ہیں؟ موت کا مزہ کیسا تھا؟ اور بعد موت کے کیا دیکھا؟ فرمایا کہ موت کی شدت اور کرب وغم کی کچھ نہ پوچھو مگر حق تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ہمارے ہر عیب کو چھپا لیا اور رحمت سے ملاقات فرمائی...

عطاء سلمی سے صالح ابن بشر رحمہ اللہ کی خواب میں ملاقات

صالح ابن بشر کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سلمی رحمہ اللہ کو بعد وفات خواب میں دیکھا اور

www.besturdubooks.net

عرض کیا کہ کیا آپ مر نہیں چکے ہیں؟ فرمایا ہاں مر چکا ہوں، میں نے کہا موت کے بعد کیا ہوا... فرمایا خیر کثیر دیکھی اور رب کو غفور و شکور پایا، میں نے کہا کہ کیا آپ طویل الحزن نہ تھے؟

تو ہنس کر فرمایا کہ اس حزن طویل سے ہی تو اللہ نے یہ راحت طویلہ اور فرحت دائمی عطا فرمائی... میں نے عرض کیا کہ آپ کس درجہ میں ہیں؟ فرمایا انبیاء و صدیقین اور شہداء و صالحین کی معیت میں پہنچا دیا گیا ہوں...

عاصم حجدری کا خواب میں عجیب انکشاف

عاصم حجدری کی وفات کے بعد ان کے بعض گھر والوں نے انہیں خواب میں دیکھا اور کہا کیا آپ انتقال فرما چکے؟ کہا ہاں... عرض کیا کہ آپ کہاں ہیں؟ فرمایا روضۃ من ریاض الجنۃ میں ہوں، میں بھی اور میرے بعض ساتھی بھی اور ہم ہر جمعہ کی شب اور جمعہ کی صبح میں بکر ابن عبداللہ المزنی کی مجلس میں جمع ہوتے ہیں اور ہمیں وہاں تم دُنیا والوں کی خبریں معلوم ہوتی ہیں... عرض کیا کہ یہ اجسام کا حال ہے یا ارواح کا؟ فرمایا کہ اجسام تو گل گلا چکے، ارواح کا ہے...

مُرہ ہمدانی کا خواب میں اپنے مقام کا انکشاف

مُرہ ہمدانی رحمہ اللہ کی پیشانی سجدہ کی وجہ سے مٹی نے گھس دی تھی یعنی نشان ہی نہیں تھا بلکہ پیشانی پچک گئی تھی، ان کی وفات کے بعد ان کے گھر کے ایک صالح شخص نے انہیں خواب میں دیکھا کہ پیشانی ستارہ کی طرح چمک رہی ہے اس نے کہا یہ کیسا اثر ہے؟ فرمایا کثرت سجود کی وجہ سے میری پیشانی کو لباس نور عطا فرما دیا گیا ہے... اس نے عرض کیا کہ آپ کا مقام کیا ہے؟ فرمایا کہ ایسا بہترین گھر دیا گیا ہے کہ نہ ہم سے چھینا جائے گا اور نہ اس میں کبھی موت آئے گی...

جویریہ بنت اسماء کو خواب میں برزخ سے ہدایت

سنید ابن داؤد کہتے ہیں کہ جویریہ ابن اسماء نے بیان کیا کہ شدید گرمی کے موسم

www.besturdubooks.net

میں کوفہ کے ایک نوجوان عابد کی وفات ہوئی تو میں نے ارادہ کیا کہ بعد ظہر وقت ٹھنڈا ہو جانے پر دفن کریں گے اور میں سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ میں قبرستان میں ہوں اور جواہرات کا ایک حسین وجمیل قبہ اور محل ہے جو چمک رہا ہے اور میں ٹکٹکی باندھے حیرت سے اس کے حسن اور صناعی کو دیکھ رہا ہوں کہ اچانک وہ کھلا اور اس میں سے ایک ایسی حسین وجمیل عورت نکلی کہ میں نے کبھی ایسا حسن وجمال نہیں دیکھا تھا وہ میری طرف بڑھی اور کہا کہ تمہیں خدا کی قسم کہ اس نوجوان کو ظہر تک ہم سے جدا نہ رکھو اور ہرگز نہ روکو، تو میں گھبرایا ہوا اُٹھا اور اسی وقت کفن دفن کا سامان کیا اور اسی جگہ کی قبر میں دفن کیا جہاں وہ قبہ دار محل نظر پڑا تھا...

بشر ابن حارث رحمہ اللہ کا خواب میں مغفرت کی اطلاع

ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے بشر ابن الحارث مشہور امام صوفیاء کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ آپ کے ساتھ حق تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا، فرمایا لطف وکرم کا برتاؤ فرمایا اور نصف جنت میرے لیے مباح کردی کہ اس میں جہاں چاہے گھوموں، سیر کروں اور متنفع ہوں اور جو جو میرے جنازہ میں شریک ہوئے ان کی مغفرت کا وعدہ فرمایا... میں نے عرض کیا کہ ابونصر تمار کا کیا ہوا؟ فرمایا وہ اپنے صبر اور فقر کی وجہ سے لوگوں سے بہت اونچے اُٹھائے گئے ہیں...

بصرہ کی عابدہ زاہدہ کا خواب

حماد ہشام ابن حسان سے روایت کرتے ہیں کہ اُم عبداللہ نے فرمایا جو بصرہ کی عابدہ زاہدہ عورتوں میں سے تھیں کہ میں خواب میں ایک عظیم الشان حسین وجمیل محل میں داخل ہوئی اس کے پائین باغ میں پہنچی... میں اس کی رونق وبہار اور حسن وجمال کو بیان نہیں کرسکتی... وسط باغ میں ایک سونے کا مرصع تخت بچھا ہوا ہے جس کے اردگرد آفتاب و ماہتاب جیسے چہروں کے خدام ہاتھوں میں پاکیزہ جام اور ظروف لیے

Best Urdu Books

کھڑے ہیں اور تخت پر ایک شخص تکیہ لگائے بیٹھے ہیں، کہا گیا کہ یہ مروان محلمی ہیں جو ابھی ابھی آئے اور اُچھل کر اس تخت پر متمکن ہو گئے، میں بیدار ہوئی تو دیکھا کہ مروان محلمی رحمہ اللہ کا جنازہ قبرستان جا رہا ہے...

سفیان ثوری کے برزخی مقام کا خواب میں انکشاف

عبداللہ ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور کہا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ فرمایا کہ الحمدللہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مل گیا ہوں اور انہی کے پاس ہوں...

صخر ابن راشد کی اہل برزخ سے منامی ملاقات

صخر ابن راشد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ ابن مبارک کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور کہا کہ کیا آپ انتقال نہیں فرما چکے؟ فرمایا ہاں... میں نے عرض کیا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ فرمایا اتنی بڑی مغفرت فرمائی جس نے سارے ذنوب پر احاطہ کر لیا، میں نے کہا سفیان ثوری کا کیا ہوا؟ فرمایا اوہ اوہ وہ تو انبیاء وصدیقین اور شہداء وصالحین کی معیت میں ہیں...

اہل برزخ کی جانب سے بعض امور کے بذریعہ خواب کی تصدیق

پھر یہی نہیں کہ خواب کے ذریعہ برزخی افراد کے احوال ومقامات ہی دُنیا والوں کو معلوم ہو جاتے ہیں بلکہ دُنیا والوں کے جو احوال واقوال برزخ والوں کو پہنچتے ہیں اس کی تصدیق بھی خوابوں کے ذریعہ ہو جاتی ہے کہ وہ احوال واقوال ان تک پہنچ چکے ہیں... شبیب بن شیبہ کہتے ہیں کہ میری والدہ نے مرتے وقت مجھے وصیت کی تھی کہ بیٹا جب تم مجھے دفن کر چکو تو میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہنا کہ اے ام شبیب کہو لا الٰہ الا اللہ... چنانچہ اس وصیت کے مطابق والدہ کی قبر جب برابر ہو گئی تو میں نے قبر

www.besturdubooks.net

کے پاس کھڑے، ہوکر وہ جملہ کہا کہ اے اُم شبیب کہو لا الہ الا اللہ... جب میں قبرستان سے لوٹا تو رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میری والدہ اُم شبیب کہہ رہی ہیں کہ بیٹا میں ہلاک ہو جانے کے قریب آ چکی تھی، اگر تیرا لا الٰہ الا اللہ کہنا اس کی روک تھام نہ کرتا، بلاشبہ تو نے میری وصیت یاد رکھی اور عمل کر دکھایا...

ابن ابی الدنیا نے ذکر کیا ہے کہ ایوب ابن عیینہ کی بیوی تماضر بنت سہل کہتی ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ابن عیینہ (اپنے دیور) کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی ایوب ابن عیینہ کو جزائے خیر دے کہ وہ بکثرت میری زیارت کو آتے رہتے ہیں اور آج بھی آئے تھے تو ایوب ابن عیینہ نے بیوی سے فرمایا کہ واقعی میں بکثرت بھائی کی قبر پر جاتا ہوں اور آج بھی وہیں تھا...

حافظ ابن قیم نے ایک صالح شخص سے نقل کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے ایک بھائی کا انتقال ہو گیا، میں نے انہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ کیا گزری جب آپ قبر میں رکھے گئے تو کہا کہ بھائی ایک آنے والا میری طرف آگ کا شعلہ لے کر بڑھا، اگر فلاں صاحب نے میرے لیے دُعائے مغفرت نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہو چکا ہوتا... بہرحال ان واقعات سے واضح ہے کہ دُنیا والوں کی طرف سے برزخی لوگوں کے ساتھ جو نیک برتاؤ (دُعاء وایصالِ ثواب کا) کیا جاتا ہے تو برزخ والے خواب ہی کے راستہ سے اس کی تصدیق کر دیتے ہیں اور دُنیا والوں کو پتہ چل جاتا ہے کہ ان کا ہدیہ برزخ والوں تک پہنچ گیا ہے جو یقیناً ایک یقینی علم ہوتا ہے کیونکہ ان کا اپنا عمل تو خود کرنے والوں کو قطعی طور پر معلوم ہے اور یہ بھی ہے کہ انہوں نے وہ عمل اپنے فلاں میت ہی کے لیے کیا ہے اور وہی میت اس عمل کی خواب میں تصدیق کر دے کہ وہ مجھ تک پہنچ گیا ہے تو اس واقعہ اور خواب کے سچے ہونے میں اسے کیا کلام ہو سکتا ہے...

www.besturdubooks.net

اہل برزخ کی اہل دُنیا کو خواب میں ہدایات

پھر یہی نہیں کہ برزخ والے دُنیا کے لوگوں کے کسی عمل کی اپنے تک پہنچنے کی تصدیق ہی کردیتے ہیں بلکہ دُنیا و برزخ کا رشتہ ایسا قائم ہے کہ برزخ والے دُنیا والوں کو واقعات کی نشاندہی کے ساتھ ان کے بارہ میں ہدایات بھی دیتے ہیں کہ تم ایسا کرو تا کہ ہمارا پیچھا بھی چھوٹ جائے اور تمہیں بھی یکسوئی اور تسلی ہو جائے...

آئندہ واقعات کی خواب میں نشاندہی

حماد بن سلمہ کی روایت سے ابن قیم نے نقل کیا ہے کہ صعب ابن جثامہ اور عوف ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں صحابی ہیں اور ان میں باہم بھائی چارہ تھا...ایک دن صعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ بھائی ہم میں سے جو پہلے انتقال کر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ مرنے کے بعد اپنے کو دکھلائے (تاکہ زندہ بھائی کو تسلی ہو جائے) عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا ایسا ممکن ہے؟ فرمایا ہاں ممکن ہے تو صعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا اور عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خواب میں دیکھا، گویا حسب وعدہ صعب رضی اللہ عنہ نے اپنے کو دکھلایا...

عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ صعب رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تو میں نے کہا صعب بھائی! انہوں نے کہا ہاں، میں نے کہا صعب رضی اللہ عنہ تم پر کیا گزری؟ فرمایا کہ میری مغفرت کردی گئی مگر کچھ تشویشات اور مشقتیں اُٹھانے کے بعد...عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے صعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گردن میں سیاہ سی چیز بطور داغ کے دیکھی جو گلے کو گھیرے ہوئے ہے... میں نے کہا بھائی جان! یہ کیا ہے؟ فرمایا دس دینار گنی ہیں جو میں نے فلاں یہودی سے قرض لیے تھے اور ادائیگی رہ گئی تھی (وہی اس وقت گلے کا ہار بنے ہوئے ہیں) انہیں تم جا کر یہودی کو ادا کردو...اور فرمایا کہ میرے بھائی میرے اہل وعیال

Best Urdu Books

میں جو بات بھی پیش آتی ہے اس کی خبر مجھے فوراً ہی ہو جاتی ہے حتیٰ کہ میرے گھر میں ایک بلی ابھی چند دن ہوئے مرگئی تھی تو مجھے اس کی بھی خبر مل گئی اور ہاں تمہیں بتا دوں کہ چھ دن کے اندر اندر میری ایک چھوٹی بچی انتقال کرنے والی ہے... تمہیں اس کے بارہ میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں... میں نے دل میں کہا کہ ان امور میں تو بڑی نشاندہی ہے اور ان علامتوں سے تو صحیح واقعات کھل جائیں گے...

خواب سے بیدار ہو کر ان باتوں کو دل میں لیے ہوئے میں صعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر ان کی اہلیہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے مرحبا کہہ کر میری شکایت شروع کر دی کہ کیا بھائیوں کے گزر جانے پر ان کے اہل وعیال کو یوں ہی بھلا دیا جاتا ہے جیسے تم نے بھلا دیا کہ آج صعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انتقال کیے ہوئے کئی دن گزر گئے اور تم نے آ کر ہم پسماندگان کی خبر تک نہ لی...

میں نے کچھ اعذار بیان کر دیئے جیسے اس قسم کے مواقع پر بیان کر دیئے جاتے ہیں... میں یہ عذر بیان کر رہا تھا کہ میری نظر اس سینگ پر پڑی جس کا نشان صعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں دیا تھا... میں نے اس سینگ کو کھونٹی سے اُتار کر اُلٹا تو اس میں سے ایک تھیلی برآمد ہوئی جس میں دس دینار تھے... میں انہیں لے کر اس نام بردہ اور نشان دادہ یہودی کے پاس پہنچا اور کہا کہ کیا صعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تمہارا کچھ قرضہ آتا ہے؟ یہودی نے دردناک لہجہ میں کہا کہ اللہ صعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم کرے، وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے، بڑے پاک اور سچے تھے، میرا ان پر کچھ آتا بھی ہے تو میں لینا نہیں چاہتا بلکہ معاف کرتا ہوں... میں نے کہا نہیں ہرگز نہیں تجھے بتانا پڑے گا کہ تیرا ان کے ذمہ کیا چاہیے تھا؟ تب اس نے کہا کہ دس درہم میں نے انہیں قرض دیئے تھے... میں نے اسی وقت وہ سینگ والے دس درہم اس کی طرف پھینکے کہ سنبھال لے... یہودی نے کہا خدا کی قسم! یہ دس درہم بعینہ وہی ہیں جو میں نے انہیں دیئے تھے... (معلوم ہوتا ہے کہ استعمال ہی میں نہیں آئے) تو میں نے دل میں کہا کہ صعب رضی اللہ

www.besturdubooks.net

تعالیٰ عنہ کی بتلائی ہوئی ایک بات تو پوری ہوئی اور حقیقت واقعہ نکلی...

پھر میں نے صعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ سے پوچھا کہ صعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت کے بعد کیا تمہارے گھر میں کوئی حادثہ پیش آیا؟ تو انہیں کچھ یاد نہ تھا... میں نے کہا دھیان دو اور یاد کرو کوئی بات پیش آئی ہو... انہوں نے کہا ایک بات تو ہوئی کہ ابھی دو چار دن ہوئے ایک بلی مرگئی تھی... میں نے دِل میں کہا کہ صعب رضی اللہ عنہ کی دوسری بات کی بھی تصدیق ہوگئی... پھر میں نے کہا کہ وہ ہماری بھتیجی (صعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھوٹی بچی) کہاں ہے؟ کہا کھیل رہی ہے وہ میرے پاس لائی گئی تو میں نے دیکھا کہ اسے بخار چڑھا ہوا تھا... میں نے کہا ذرا اس کی خبر گیری رکھنا، یہاں تک کہ ٹھیک چھٹے دن اس کا انتقال ہوگیا تو میں نے دل میں کہا کہ یہ بات بھی پوری اُتری...

بہرحال اس سے واضح ہوا کہ برزخ والے خواب میں نہ صرف اپنے احوال و مقامات ہی بتلا دیتے ہیں بلکہ دُنیا والوں کے احوال کی نشاندہی کر کے ان کی تصدیق کے ساتھ ان کا اپنے تک پہنچنا بھی بیان کر دیتے ہیں اور نہ صرف بیان واقعات ہی کر دیتے ہیں بلکہ ان کے سلسلہ میں ہدایات بھی دے دیتے ہیں کہ ایسا کیا جائے اور یہ سب باتیں حقیقت واقعہ ثابت ہوتے ہیں...

ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی خواب میں تفصیلی ہدایات

عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ مجھ سے ثابت ابن قیس ابن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کی صاحبزادی نے بیان فرمایا کہ ثابت ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جنگ یمامہ میں شریک ہونے کے لیے تشریف لے گئے (جن کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موت شہادت کی پیشین گوئی فرمائی تھی) اور مسیلمہ کذاب سے مقابلہ ہوا تو انہوں نے اور سالم مولیٰ حذافہ نے گڑھے کھود لیے (گویا خندق بنائی) کہ ان میں جم کر لڑیں گے... چنانچہ لڑے اور دونوں شہید ہوگئے تو حضرت ثابت ایک اعلیٰ اور نفیس قسم کی

www.besturdubooks.net

زرہ پہنے ہوئے تھے ان کی لاشوں پر ایک شخص گزرا تو اس نے وہ زرہ چرا کر اُتار لی تو اگلے ہی دن ایک شخص نے خواب دیکھا کہ حضرت ثابت اسے فرمارہے ہیں کہ میں تجھے ایک وصیت کرتا ہوں، خبردار! اسے بدخوابی یا تخیل سمجھ کر ضائع مت کردینا اور وہ یہ کہ کل میں قتل ہوا تو ایک شخص میری لاش پر گزرا اور میرے سر سے زرہ اُتار کر لے گیا، اس کا گھر فلاں جگہ ہے زرہ کی یہ یہ علامتیں ہیں تو خالد کے پاس جاکر کہنا کہ کسی آدمی کو بھیج کر اس شخص کے پاس سے میری زرہ نکلوالیں اور جب تو مدینہ پہنچے تو خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جانا اور انہیں بتلانا کہ ثابت بن قیس کے ذمہ اتنا قرضہ ہے اور فلاں میرا غلام ہے اسے آزاد کردیا جائے... چنانچہ یہ شخص خواب کی ہدایات کے مطابق اوّلاً حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچا اور سارا واقعہ سنایا... خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آدمی بھیج کر وہ زرہ نکلوائی اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس شخص نے واقعہ سنایا تو انہوں نے حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت جاری فرمادی...

یہ اور اس قسم کے ہزاروں واقعات جنہیں علماء نے شرح وبسط کے ساتھ نقل کیا ہے اس کے شاہد عدل ہیں کہ برزخی مقامات کھلنے کا ایک بڑا ذریعہ سچے خواب ہیں، اسی لیے خواب کو چھیالیسواں حصہ نبوت کا فرمایا گیا اور ان خوابوں کو نص حدیث میں مبشرات کہا گیا... "یری المؤمن او تری له"

ظنیات میں مرتبہ حجیت کا باہمی فرق

رہا یہ کہ خواب ظنی ہے سو اس سے انکار نہیں لیکن ظنی کے معنی ساقط الاعتبار ہونے کے نہیں ورنہ یوں تو قرآن کے سوا اخبار احاد بھی ظنی ہیں قیاس مجتہد بھی ظنی ہے، خواب بھی ظنی سہی... حقیقت یہ ہے کہ وہ ثبوت میں قطعیات سے گھٹا ہوا ہے نہ یہ کہ اس میں حجیت کی شان کلیتہً مفقود ہے... البتہ درجہ بدرجہ حجت ہونے کی شان اور درجہ الگ الگ اور جدا جدا ہے اس لیے اس کی حجیت کی شان بھی جدا جدا ہے...

www.besturdubooks.net

خبر واحد مثبت احکام اور حجت ہے

خبر واحد ظنی ہے لیکن اول تو وہ وحی ہے صرف وسائط کے درمیان میں آ جانے سے چونکہ شبہ کی گنجائش پیدا ہوگئی اس لیے وحی ہونے کے باوجود وہ ثبوتاً ظنی کہلائے گی اس لیے ثمرہ کے لحاظ سے بھی مورث ظن ہی شمار کی جائے گی لیکن اس کے باوجود حجت شرعیہ بھی رہے گی جس سے مسائل کا اثبات کیا جائے گا...

قیاس مجتہد مظہر احکام اور حجت ہے

قیاس مجتہد بھی ظنی ہے مگر خبر واحد سے گھٹا ہوا کیونکہ وہ خود وحی نہیں بلکہ وحی سے ماخوذ ہے اور چونکہ اس میں بندہ کے فہم وعقل کا دخل آ جاتا ہے اس لیے بلحاظ ثبوت نص کی بہ نسبت اس سے کم درجہ ہونے کی وجہ سے وہ خبر واحد سے گرا ہوا شمار ہوگا مگر پھر بھی نص سے ماخوذ ہونے کی وجہ سے مورث ظن بھی ہوگا اور اس میں حجت شرعیہ ہونے کی شان بھی باقی رہے گی... البتہ وہ مثبت احکام ہونے کے بجائے مظہر احکام ہوگا...

سچا خواب مؤید ہے

رہے منامات تو یقیناً خبر واحد اور قیاس سے بدرجہا گھٹے ہوئے ہیں کیونکہ نہ وہ خود وحی ہیں نہ وحی سے ماخوذ بلکہ غیر نبی پر گزرے ہوئے واقعات ہیں جن کی سند صرف یہ خواب دیکھنے والا ہی ہے جس کا کوئی شاہد یا متابع نہیں ہے اس لیے نہ وہ احکام کے لیے مثبت ہوگا نہ مظہر، البتہ ثابت شدہ احکام یا واقعات کے لیے مؤید ضرور ہوسکتا ہے اور اس سے اثرات بھی قبول کیے جاسکتے ہیں اس لیے اگر شخصی خوابوں کو حجت کلیہ نہیں کہا جائے گا جو سب کے لیے قانون بن جائے گا تو حجت کاشفہ یا حجت موضحہ یا حجت مؤیدہ ضرور کہا جاسکے گا... اسی لیے سلف سے لے کر خلف تک اہل علم خوابوں سے اس قسم کی تائیدات اور تفاؤلات کا اثبات کرتے آئے ہیں... آخر سچے خواب کو چھیالیسواں حصہ نبوت کا فرمایا گیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس کا تعلق

www.besturdubooks.net

فرضیات سے نہیں واقعات سے ہے... نبوت کی ابتداء ہی سچے خوابوں سے ہوئی ہے کہ آپ جو کچھ خواب میں دیکھتے وہی چیز واقعہ بن کر سامنے آ جاتی...

اسی طرح نبوت کے بعد نبوت کے اس چھیالیسویں حصہ کے باقی رہنے کی بھی خبر دی گئی ہے: "**لم یبق من النبوۃ الا المبشرات او الرؤیا الصالحۃ**"......

''نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں بجز مبشرات اور سچے خوابوں کے...'' (الحدیث)

جس کا حاصل یہی نکلتا ہے کہ سچے خواب نبوت کا ایک جزو ہونے کی وجہ سے تبشیر کا کام ضرور دے سکتے ہیں اور اگر ان سے احکام یا علل احکام ثابت نہیں ہو سکتے تو ان احکام و علل کی تائید اور وضاحت تو حاصل کی جا سکتی ہے اس لیے اگر وہ حجت موضحہ ضرور ہیں اور یہ بھی حجیت کا ایک مقام ہے...

سچے خواب کی تاثیرات سے استدلال

پھر ان کی تاثیر بھی بین اور نمایاں ہے سچے خواب سے اگر وہ از قسم بشارت ہے تو طبعاً قلوب کو تسلی اور دلجمعی حاصل ہوتی ہے... غمزدوں کے قلوب ٹھہر جاتے ہیں، بچھڑے ہوؤں کے دل مطمئن ہو کر تسلی و تشفی پا جاتے ہیں اور اگر از قسم انذار ہے تو دل لرز کر محتاط ہو جاتے ہیں، ہزاروں برائیوں سے باز آ جاتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ برزخ اور اس کے احوال نصوص شرعیہ کی رو سے واقعات ہیں، تخیلات ہیں اور ہر واقعہ اپنے اندر کچھ نہ کچھ خواص و آثار رکھتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ صاحب واقعہ پر ان واقعات کا اثر نہ پڑے ورنہ وہ واقعہ واقعہ نہیں تخیل محض اور وہم و خیال ہو کر رہ جائے... پس اگر ایک واقعہ بیداری میں اپنے اثرات ڈالے بغیر نہیں رہتا تو وہی واقعہ اگر خواب میں نظر آئے تو آخر خواب دیکھنے والے کے لیے وہ بے اثر ہو کر کیسے رہ جائے گا؟ اور برزخ میں پیش آنے اور اس کے دیکھنے سے وہی اثر کیوں قبول نہ کیا جائے گا؟ صرف ظرف ہی تو بدلتا ہے واقعہ تو نہیں بدلتا، موردِ نگاہ ہی تو بدلتا ہے نگاہ تو نہیں بدلتی... نیز یہ

www.besturdubooks.net

بھی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ دُنیا میں حقیقی نگاہ یہی قوت خیال ہے جو نفس کا ایک طبعی غریزہ اور جوہر ہے اور برزخ کی نگاہ بھی اسی نفس کی وہی قوت خیالیہ ہے صرف اس کے پیکر کی شکل بدل جاتی ہے قوت نہیں بدلتی...

اس لیے جب نفس بھی ایک ہی ہے اس کا آلہ ابصار بھی ایک ہی ہے اور واقعہ کی نوعیت بھی ایک ہی ہے، اگر بدلا ہے تو صرف ظرف بدلا ہے تو ظرف کے بدلنے سے مظروف یا اس کی تاثیر کیسے بدل جائے گی؟ یا وہ بے اثر کیسے ہو سکے گی؟ زیادہ سے زیادہ کیفیت کی نوعیت میں فرق پڑ سکتا ہے سو کیفیت کی تبدیلی سے عین کی تبدیلی نہیں ہو سکتی اس لیے بیداری کی آنکھ سے کسی واقعہ کو دیکھا جائے یا خواب کی آنکھ سے دیکھا جائے... دیکھنے والا نفس اور اس کی قوت خیال (جو سمع و بصر اور ذوق وشم وغیرہ) کی نوعیتوں میں بٹی ہوئی ہے، ایک ہی رہے گی اور اثر بھی وہی ایک ہی ظاہر ہوگا اس لیے سچا خواب یقیناً اپنا اثر دکھلائے بغیر نہیں رہ سکتا اگر وہ ظنی ہے تو ہمارے ادراک کے لحاظ سے ظنی ہے نہ کہ واقعات کے لحاظ سے کیونکہ وقائع برزخ تو نصوص شریعت سے ثابت ہونے کی وجہ سے واقعات ہیں جن میں شک کی اصلاً گنجائش نہیں اس لیے بذاتہ واقعات قطعی ہیں البتہ ہمارے ادراک کے لحاظ سے ظنی ہیں... بالفاظ دیگر ظنیت ہمارے ادراک میں ہے واقعات میں نہیں، اس لیے قدرتاً سچے خواب میں قبولیت کے علاوہ ایک گونہ حجیت کی شان بھی کچھ نہ کچھ آئے گی جس کی تفصیل عرض کی جا چکی ہے جب ایک سچے کا خواب ایک سچا واقعہ ہے تو وہ بوجہ واقعیت اپنے متعلقہ معاملہ کے لیے حجت ہوگا... گو دیانۃً ہی حجب ہو قضاءً نہ ہو...

تواتر وتعدد کی صورت میں سچے خواب کو حجیت شرعیہ بھی بتایا گیا ہے

غور کیجیے کہ اگر کسی ایک شخصیت یا ایک واقعہ کے بارے میں کئی سچے خواب جمع ہو جائیں تو ان میں تو حجیت کی شان کچھ بڑھ ہی جانی چاہیے بلکہ میں آگے بڑھ کر عرض کروں

www.besturdubooks.net

گا کہ اگر دیکھا جائے تو دورِ نبوت میں تو ایسے منامات کو شرعی حجت تک کا درجہ دے دیا گیا ہے... لیلۃ القدر کو جب متعدد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رمضان کے آخر عشرہ ہی میں خواب دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے عشرہ اخیرہ میں ہونے کا حکم فرمایا اور اس کی علت یہ فرمائی کہ: "انی اریٰ رؤیاکم قد تواطئت علیٰ انها فی العشر الا و اخر" ...... "میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے کئی خواب اس پر متفق ہو گئے ہیں کہ لیلۃ القدر عشرۂ اخیر میں ہوتی ہے..." ...... جس سے واضح ہوتا ہے کہ خوابوں کی یکسانیت اور تواتر و تعدد کذب پر محمول نہیں کیا جا سکتا... پس جیسے مؤمنین کا تواطر روایت، روایت کو واجب القبول اور مؤرث ظن غالب یا بعض حالات میں مؤرث یقین بنا دیتا ہے اور جس طرح علماء کا تواطر رائے (کہ وہ کسی چیز کے استحسان یا استہجان پر اجماع کر لیں تو وہ) اسے واجب العمل بنا دیتا ہے کہ: "ما راٰه المؤمنون حسناً فهو عندالله حسن" ...... "جسے مؤمنین اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہی ہے..."

فردِ واحد کا سچا خواب بھی حجت قرار دیا گیا ہے

اسی طرح اگر مؤمنین کے تواطر رؤیت منام کو بھی واجب القبول کہا جائے تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ اور اگر ایک حد تک شرعیات میں بھی بطور حجت اس کا اعتبار کر لیا گیا ہو تو اس میں کیا قباحت ہے بلکہ بعض اوقات قرن نبوت میں صرف ایک ہی سچے خواب کو شرعی حکم کی بناء قرار دیا گیا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کی مشروعیت کے بارے میں عبداللہ ابن زید ابن عبد ربہ کے خواب کو اذان کی مشروعیت کی بناء قرار دیا اور ارشاد فرمایا کہ "انها لرؤیا حق قم یا بلال فاذن" (یہ خواب عبداللہ ابن عبد ربہ کا سچا خواب ہے اس لیے اے بلال اُٹھ اور اذان دے)...

نبی کی توثیق خواب کے فی نفسہ حجت ہونے کی دلیل ہے

یہ الگ بات ہے کہ وہ دور نبوت تھا اور آپ کی توثیق سے خواب موجب ثبوت

www.besturdubooks.net

مسئلہ بن گیا لیکن توثیق تو بہر حال خواب ہی کی کی گئی جس سے اتنا واضح ہو گیا کہ مؤمن کا سچا خواب کسی نہ کسی درجہ میں حجیت کی شان ضرور لیے ہوئے ہے، ساقط الاعتبار نہیں... اب اگر آج بھی کوئی شخص یا چند اشخاص نعیم قبر کے بارے میں کوئی قدرِ مشترک خواب میں دیکھتے ہیں تو اسے ظن غالب کے طور پر تسلیم کر کے بطور حجت کے تسلیم کیا جائے گا کہ فلاں شخص ان شاء اللہ ضرور نعمتوں میں ہے اور مقبول ہے... جیسا کہ اس قسم کے خوابوں کے متعدد واقعات عرض کیے گئے اور ان سے برزخی نعمتوں یا مصیبتوں کے جو وقائع خوابوں کے سامنے آئے ان کی تکذیب نہیں کی جا سکے گی... اس لیے جناب نے جو تین چار واقعات مرحومین کی برزخی راحتوں کے نقل فرمائے ہیں وہ بلاشبہ قابل قبول ہیں... بلحاظ استدلال شرعی بھی بلحاظ رویائے صادقہ بھی اور بلحاظ تجربات و مشاہدات بھی...

مؤمن و کافر کی کیفیت نزع کا فرق

مثلاً جناب کی والدہ مرحومہ نے اپنی کسی خاص عزیزہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ نزع کے وقت کیا گزری جس پر عزیزہ نے تکلیف اور سختی کی نفی کی اور کہا کہ تکلیف کافر کو ہوتی ہو گی تو بلاشبہ یہ سچا خواب ہے... حدیث میں صراحتاً ارشاد ہے کہ جب مؤمن کی روح کو خطاب کر کے ملائکہ کہتے ہیں... **"اخرجی ایتها النفس الطيبة كنت فی الجسد الطیب اخرجی الی روح و ریحان و رب غير غضبان"**......''اے نفس پاک نکل آ کہ تیرا بدن بھی (تیرے نیک عملوں کی وجہ سے) پاک تھا نکل آ... باغ و بہار اور راحتوں کی طرف اور اس رب کی طرف جو تجھ پر غضب ناک نہیں ہے...''

اور بہشت بریں کے اکفان اور حنوط (خوشبوئیں) دکھاتے ہیں تو وہ اس طرح شوق و ذوق اور اُمنگ و روانی کے ساتھ نکلنے کے لیے بہتی ہے جیسے مشک اُلٹی کر کے منہ کھول دیا جائے اور پانی کا ایک ایک قطرہ بہہ کر آناً فاناً نکل جائے یعنی شدت شوق

www.besturdubooks.net

میں اسے نزع کی کسی تکلیف کا پورا احساس نہیں ہوتا... بخلاف کافر کے کہ اس کی روح بدن کے ایک ایک روئیں کی پناہ لیتی ہے اور اسے زبردستی کھینچا جاتا ہے تو وہ سختی وشدت کے ساتھ اس طرح نکالی جاتی ہے جیسے بھیگی ہوئی روئی میں کانٹوں دار تار پیوست کر کے اُسے کھینچا جائے کہ روئی کے ریشے بھی ساتھ کھنچ آئیں... العیاذ باللہ... تو عزیزہ نے سچ کہا کہ تکلیف کافر کو ہوتی ہوگی... یہ مقولہ کس قدر مطابق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور کیوں نہ اس کی تصدیق کی جائے...

خروج روح کی حدیثی تعبیرات کی واقعاتی تطبیق

یا اسی طرح حسب تحریر گرامی جس خادم کا مرض دق میں انتقال ہو رہا تھا اور اس نے نزع کے وقت دیکھا کہ یہ جو چاندی کی ڈور یہاں سے آسمان کو گئی ہے جس وقت یہ کٹ جائے گی اسی دم روح نکل جائے گی تو یہ حقیقت ہے کہ یہ اسی روح کی شعاع تھی...

حدیث میں ہے کہ جب روح نکلتی ہے تو مثل شعاع آفتاب ہوتی ہے اور اس میں سے مشک کی خوشبو سے بھی بہتر پھوٹتی ہے، اس لیے اس خادمہ کو اپنی ہی روح کا تار شعاع بصورت زنجیر نظر پڑا اور جب وہ زنجیر کٹ گئی تو روح نکل گئی کیونکہ روح نکلتے ہی اس کی زنجیر شعاع بھی نکل گئی اور اب وہ اپنی شعاعوں کے ساتھ ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے جسے وہ جنتی کفنوں میں لپیٹ لیتے ہیں اس لیے وہ شعاعی صورت کھلی نہیں رہتی بلکہ ان کفنوں میں سمٹ آتی ہے... ظاہر ہے کہ یہ کیفیت حدیث نبوی کی عین تصدیق ہے اس لیے واجب التصدیق ہے...

یا جیسے کہ تحریر فرمایا گیا کہ اسی ہفتہ آپ کی اہلیہ مرحومہ کو ایک لڑکی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ امی کیا نزع کے وقت دم گھٹتا ہے؟ تو کہا کہ نہیں یوں ہی ذرا سا محسوس ہوتا ہے اور سر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ بس یوں معلوم ہوتا ہے کہ گرہ کھل گئی اور روح زن زن روانہ ہوگئی... سبحان اللہ!

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ روح جب نزع کے وقت تمام بدن سے

www.besturdubooks.net

کھنچتی ہے تو مؤمن کو کچھ نہیں محسوس ہوتا...اسی لیے بعض لوگ عین نزع کے وقت باہوش اور بشاش نظر آتے ہیں...البتہ جب حلقوم میں آتی ہے تو احساس ہوتا ہے اور وہ بھی تحیر کے ساتھ کہ یہ کہاں جارہی ہے یا میں کہاں جارہا ہوں اور اسی لیے اس کے نکلتے وقت نگاہ اوپر ہی کو اُٹھی رہ جاتی ہے اور آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں...گویا تحیر کے ساتھ آنکھیں اوپر کو دیکھتی رہ جاتی ہیں اس لیے بعد موت تغمیض عین (آنکھ بند کردیئے جانے کا) شریعت نے حکم دیا ہے اس لیے مرحومہ کا یہ کہنا کہ پس ذرا محسوس ہوتا ہے یہ حلقوم سے نکلنے کی وہی سچی کیفیت ہے جو حدیث میں ارشاد فرمائی گئی ہے اور گرہ کھل گئی...یہ سر سے نکلنے کی کیفیت ہے کہ وہی وقت قبض روح کا ہوتا ہے اور اسی آن روح زن زن روانہ ہو جاتی ہے اور ملک الموت اسے قبھا لیتے ہیں...پس عام بدن سے ملائکہ علیہم السلام روح کھینچتے ہیں جسے نزع کہا جاتا ہے اور حلقوم تک آتی ہے تو یہ ہی ملک الموت کے آنے کا وقت ہوتا ہے جو سر کی طرف بالین پر بیٹھ کر روح کو نہایت شفقت سے خطاب کرتے ہیں:

"اخرجی ایتھا النفس الطیبة اخرجی الی رحمة اللّٰہ"

یہی آخری سانس کا وقت مؤمن کے لیے قدرے احساس کا ہوتا ہے اسی کو قبض روح کہا جاتا ہے تو مرحومہ نے جو کچھ گزرا ہوا خواب میں بتلایا یہی صاحب شریعت نے ارشاد فرمایا ہے تو کیسے اس خواب کی تصدیق نہ کی جائے اور جب کہ مرحومہ کو کئی عزیزوں نے اچھی حالت میں دیکھا تو یہ تواطوء منام ہے اس لیے جیسے تواطوء روایت کی تکذیب نہیں کی جاسکتی ایسے ہی تواطوء رویت کی تکذیب بھی ممکن نہیں ہے...

طریق رابع عبرت واعتبار

(۴) پھر اسی طرح اپنا برزخی مقام عبرت واعتبار کی رو سے بھی معلوم کیا جاسکتا ہے جیسے مثلاً انہی واقعات منام کو لے لیجئے اور مرحومہ کے اچھے احوال سامنے رکھ کر اس برزخی جزاء کو ان پر منطبق کیجئے تو نتیجہ نکلے گا کہ ان اعمال نے ان احوال تک

www.besturdubooks.net

انہیں پہنچایا... اس لیے بلحاظ اعتبار آدمی کہہ سکتا ہے کہ جب مجھے بھی ان ہی اعمال کی توفیق ہو رہی ہے تو حق تعالیٰ کے فضل سے مجھے بھی اُمید رکھنی چاہیے کہ میرا برزخی مقام بھی ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مرحومہ کا ہے...

طریق خامس عیان و شہود

(۵) پانچواں طریق اطلاع عیون و شہود ہے یعنی حواس خمسہ کے ذریعہ برزخ کی حالت محسوس کرادی جائے خواہ وہ آنکھ سے دیکھ کر یا کانوں سے مُردوں کی آوازیں سن کر اور من اللہ کسی کو عبرت دلا دینے کے لیے یہ مشاہدہ کرادیا جائے...

حسی و عینی ادراک

جیسے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مدینہ کے درمیان ایک مقبرہ سے گزرے تو ایک کریہہ النظر شخص کو دیکھا کہ وہ قبر سے باہر ہے... اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں اور گلے میں آتشیں زنجیر پڑی ہوئی ہے جسے وہ کھینچ رہا ہے... اس نے چلا کر کہا یا عبداللہ انفح (اے عبداللہ پانی چھڑک دیجئے) کہ معاً ایک دوسرا شخص سامنے آیا کہ اے عبداللہ ہرگز پانی نہ چھڑکنا اور پھر اس آتشیں زنجیر نے اسے زمین میں جذب کرلیا... یہ کفار کے مقام برزخی کا عینی مشاہدہ تھا...

سماعی ادراک

یا جیسے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے کہ ایک قبر پر خیمہ لگایا اور اسے پتہ نہ تھا کہ یہ قبر ہے تو اس میں سے سورۂ ملک پڑھنے کی آواز آئی جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ کے بارے میں فرمایا "ھی العاتقة ھی المنجیة" یہ عذاب برزخ کو روکنے والی اور نجات دینے والی ہے تو یہاں میت کی آواز کانوں سے سنی گئی...

عیانی ادراک

سلف میں سے ایک شخص نے ایک قبر کو دیکھا کہ وہ آگ کا شعلہ بنی ہوئی ہے

www.besturdubooks.net

اور شیشہ کی مانند ہے کہ اندر کی ساری آگ نظر آ رہی ہے جس کے بیچ میں میت پھنسی ہوئی ہے... العیاذ باللہ... شہر میں تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ ایک مکاس (محصل چنگی) کی قبر ہے جو آج ہی مرا ہے... اس سے معذبین کا ایک برزخی مقام عیاناً واضح ہوا...

عالم برزخ کے سرمایہ عبرت کے عجیب واقعات

بروایت ابن قیم شعبی نے ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ میں بدر کے مقام سے گزرا تو میں نے (قلیب بدر) میں دیکھا کہ ایک شخص زمین سے نکلتا ہے کہ نکل بھاگے تو جب ہی ایک دوسرا شخص اسے گرز سے مارتا ہے جس سے وہ زمین میں اُتر جاتا ہے، پھر نکلنا چاہتا ہے تو پھر یہی ہوتا ہے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ابوجہل ہے جو قیامت تک اسی عذاب میں مبتلا رہے گا جس سے اہل جہنم کا ایک برزخی مقام عیاناً ثابت ہوا...

سفیان کہتے ہیں بروایت داؤد بن شاپور کہ ابوقزعہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک قبر کے اندر سے گدھے کی آواز سنائی دی، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ اس میت کی ماں اس سے بولنا چاہتی تو یہ اسے کہا کرتا تھا کہ ہاں گدھے کی طرح تو بھی آواز نکال لے... جب سے یہ مرا ہے تو اس کی قبر سے گدھے ہی کی آواز آتی ہے...

عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ وہ اپنی بہن کو دفن کرنے کے لیے قبر میں اُترے مگر نکلتے وقت ان کی کوئی قیمتی متاع قبر میں رہ گئی جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے ایک ساتھی کی معاونت سے قبر کھولی اور پونجی مل گئی... اسے لیتے وقت ساتھی سے کہا کہ ذرا ٹھہرو میں دیکھوں کہ بہن کس حال میں ہے؟ تو لحد کا ایک حصہ کھولا تو قبر آگ سے مشتعل ہے، اسی وقت لحد اور قبر بند کر دی اور آ کر ماں سے پوچھا کہ عمل میں اس بہن کا کیا حال تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ نماز بھی تاخیر سے پڑھتی تھی اور گمان یہ ہے کہ اکثر بے وضو بھی پڑھ لیا کرتی تھی اور پڑوسیوں کے گھروں کے دروازوں میں جا کر گھر والوں کی باتیں چوری چھپے نکال لانے کی عادی تھی... اس سے بے نماز اور غیروں کے

Best Urdu Books

رازوں کے تجسس کرنے والوں کا برزخی مقام عیاناً معلوم ہوا...

مرثد ابن حوشب کہتے ہیں کہ میں یوسف بن عمرو کے پاس بیٹھا تھا اور ایک شخص ان کے پہلو میں تھا جس کے چہرے کا ایک حصہ سپاٹ ایک لوہے کی پلیٹ کی طرح تھا... یوسف ابن عمرو نے اس شخص سے فرمایا کہ اپنا واقعہ مرثد سے بھی بیان کردو تو اس نے بیان کیا کہ میں جوانی کے زمانہ میں فحش باتوں میں مبتلا رہتا تھا کہ طاعون کی وبا پھیلی، لوگ مرنے اور دفن ہونے لگے تو میں نے ایک شخص کی قبر کھودی اور خود ایک دوسری قبر پر چڑھ کر بیٹھ گیا تو دیکھا کہ ایک جنازہ آیا اور اسے اس قبر میں دفن کردیا گیا... جب مٹی برابر کردی گئی تو میں نے دیکھا کہ اونٹ کی برابر دو پرندے سفید رنگ کے مغرب کی طرف سے اُڑتے ہوئے آئے... ایک اس میت کے سر کی طرف آ گیا اور ایک پیروں کی طرف... پھر ایک قبر میں اُترا اور ایک باہر قبر کے منہ پر کھڑا رہا تو میں اس واقعہ کو دیکھ کر اپنی جگہ سے اُٹھا اور اس قبر کے کنارے آ کھڑا ہوا کہ یہ دو پرندے کیسے ہیں اور کیا کرتے ہیں تو میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ وہ پرندہ کہہ رہا ہے کہ کیا تو وہی نہیں ہے جو سسرالی رشتہ داروں سے ملنے کے لیے دو قیمتی کپڑوں میں بڑی اتراہٹ اور نخوت کے ساتھ چل کر جایا کرتا تھا تو میت نے کہا کہ میں تو بہت کمزور آدمی ہوں اس پر پرندہ نے اس پر نہایت زور کی ضرب لگائی جس سے قبر میں اک دم پانی اور تیل بھر گیا... تھوڑی دیر میں جب قبر اصلی حالت پر آئی تو پرندہ نے پھر وہی بات کہہ کر پھر ضرب لگائی اور قبر کا وہی حال ہوگیا کہ اس میں پانی اور تیل بھر گیا... یہاں تک کہ تین بار ایسی ہی ضربیں پڑتی رہیں... اس سے فارغ ہوکر پرندوں نے سر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور (غالباً دوسرے پرندہ سے) کہا کہ دیکھ وہ کہاں بیٹھا ہوا ہے؟ اور اس نے ایک طمانچہ کی ضرب میرے چہرے پر لگائی جس سے میرے چہرے کی ایک جانب کے سارے خدوخال مٹ کر چہرہ کا یہ حصہ سپاٹ ہوکر لوہے جیسا ہوگیا اور میں اسی وقت سے اسی حالت میں ہوں...

www.besturdubooks.net

اس سے جہاں معذبین کے ایک برزخی مقام کا اندازہ ہوا وہیں یہ بھی ثابت ہوا کہ بعض دفعہ اس برزخی مقام کے آثار دُنیا تک بھی آ جاتے ہیں اور عبرت دلانے کے طور پر زندوں کو بھی عذاب قبر دکھلا کر اس عذاب کا کچھ مزہ زندوں کو بھی چکھا دیا جاتا ہے... ابواسحٰق فزاری کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص نے ذکر کیا کہ میں قبریں کھودا کرتا تھا تو میں نے بہت سے مردوں کو دیکھا کہ ان کے چہرے قبلہ سے پھرے ہوئے ہیں... ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ اس کی علامت ہے کہ ان کی موت غیر سنت پر واقع ہوئی یا وہ کبائر پر مُصر تھے...

ابن ابی الدنیا نے روایت نقل کی ہے کہ ایک قبر کھودنے والے سے پوچھا گیا کہ تو نے قبر کنی کے سلسلہ میں کوئی عجیب بات بھی دیکھی؟ اس نے کہا کہ میں نے ایک شخص کی قبر کھولی تو میں نے دیکھا کہ اس شخص کے سارے بدن میں کیلیں ٹھکی ہوئی ہیں اور سر میں ایک بہت بڑی میخ ٹھکی ہوئی ہے اور ایک میت کی کھوپڑی دیکھی کہ اس میں سیسہ بھرا ہوا ہے... ان واقعات کی وجہ سے مجھے توبہ نصیب ہوئی...

عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ذوالصفاح کا انتقال ہو گیا... ہم نے کفن دفن کا بندوبست کیا... لحد جب بند کرنے لگے تو دیکھا کہ ایک عظیم الجثہ سیاہ سانپ قبر میں ہے جس نے پوری لحد کو اپنے جثہ سے بھر دیا ہے، تو ہم نے ڈر کر دوسری کھودی تو وہاں بھی وہی سانپ موجود ہے، تیسری کھودی تو وہاں بھی اسی سانپ کو موجود پایا... آخر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ میت معلوم ہوتا ہے کہ مال غنیمت میں چوری کیا کرتا تھا... اس کے لیے محنت مت اُٹھاؤ، تم ساری زمین میں جہاں بھی قبر کھودو گے اس سانپ کو موجود پاؤ گے... لہٰذا انہی میں سے کسی قبر میں دفن کر دو...

یہ واقعات برزخی مقامات کے عیاناً مشاہدہ پر حجت ہیں

بہر حال یہ اور اسی قسم کے ہزاروں ثابت شدہ واقعات اس کے شاہد عدل ہیں کہ

www.besturdubooks.net

برزخی مقامات کبھی کبھی عیاناً بھی لوگوں کو دکھا دیئے جاتے ہیں تا کہ دُنیا ان سے عبرت کا سبق لے... اسی قسم کے کئی واقعات میں نے خود اپنے بزرگوں سے اس دور کے بھی سنے ہیں کہ عذاب قبر اور برزخی مقام لوگوں کے احوال آنکھوں سے دیکھنے میں آئیں...

برزخی مقامات میں تبدیلی

روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ یہ برزخی مقامات دُنیا والوں کی دُعاء و ایصال ثواب سے تبدیل بھی ہوتے رہتے ہیں... ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن نافع سے روایت کیا ہے کہ اہل مدینہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا تو ایک شخص نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ عذاب نار میں مبتلا ہے ہفتہ عشرہ کے بعد دیکھا کہ وہ اہل نعیم میں سے ہے تو میں نے کہا کہ کیا تو اہل جحیم میں سے نہیں تھا؟ کہا ہاں تھا مگر ہمارے پاس ایک مرد صالح دفن ہوا اسے چالیس آدمیوں کے بارے میں شفاعت کی اجازت دی گئی جن میں سے ایک میں بھی ہوں... اس طرح مجھے نار سے نجات مل گئی... جس سے معلوم ہوا کہ دُنیا والوں کی سعی و ہمت دعاء و ایصال ثواب سے برزخی مقامات مصیبت سے راحت کی طرف تبدیل بھی ہو جاتے ہیں... بہرحال برزخی مقامات کی معلومات حاصل کرنے کے لیے جس میں اپنا برزخی مقام بھی شامل ہے یہی پانچ طریقے ہیں...

تتمہ.... عذاب قبر میں پھنسانے والے اعمال

اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ عذاب قبر غضب خداوندی کے آثار میں سے ہے... حق تعالیٰ اس روح کو عذاب قبر نہیں دیں گے جس نے اللہ کی معرفت حاصل کی اس سے محبت کی، اس کے احکام کی پابندی کی اور اس کے ممانعت کردہ امور سے بچاؤ رکھا اور نہ اس کے بدن کو عذاب قبر میں مبتلا کیا جاوے گا جس میں اس پاک روح نے عمر دُنیا گزاری...

عذاب قبر کی مستحق وہی روح اور وہی بدن ہوگا جس نے دُنیا میں حق تعالیٰ کو غضبناک کیا... اس سے جاہل رہنے پر قناعت کی اور توبہ بھی نہ کی اور اسی حالت میں

www.besturdubooks.net

موت آ گئی تو جو بھی جس حد تک ان نافرمانیوں کے سبب غضب الٰہی کا شکار رہے گا اسی حد تک عذاب قبر میں مبتلا ہوگا...

یہ نافرمانیاں کچھ قلب کی ہیں کچھ زبان کی ہیں، کچھ منہ، آنکھ، ناک، کان کی ہیں، کچھ ہاتھ، پیر اور بدن کی ہیں اور کچھ شرم گاہ کی ہیں...

قلب کی معصیتیں، انکے مفاسد اوران سے تحفظ کا منصوص طریق!

قلب کے معاصی میں سے وہ ارادی اور اختیاری وسوسے اور ایسے خیالات پکاتے رہنا ہے جن سے لوگوں میں فتنہ اُبھرے، وہ مبتلائے نزاع وجدال بن جائیں اور لوگوں کی بندھی ہوئی مٹھی کھل جائے اور ان میں اختلاف اور گروہ بندی قائم ہو جائے جس سے ایک دُنیا فتنہ وفساد کا مرکز بن جائے...اس سے بچنے کے لیے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ دُعا ارشاد فرمائی گئی ہے:

"اعوذ باللّٰہ من وساوس الصدور وشتات الامرو فتنة القبر"

"اے اللہ! میں سینہ کے وساوس سے پناہ مانگتا ہوں اور امر دینی کی پراگندگی اور انتشار سے پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے فتنہ سے پناہ کا طلب گار ہوں..."

غلط خیالات پکاتے رہنے سے دل جمعی باطل ہو جاتی ہے...دل میں انتشار پیدا ہو جاتا ہے جس سے پراگندہ خاطر انسان کے عمل اور افعال میں انتشار اور پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے وہ ہروقت نفسانی خیالات سے ڈانواں ڈول اور مذبذب رہتا ہے اور اسے اس کے سوا کچھ نہیں سوجھتا کہ اپنے فاسد تخیلات سے لوگوں کے معاملات میں ٹانگ اڑاتا رہے، انہیں پراگندہ خاطر اور پریشان بناتا رہے جس سے اس کا اور اس کے زیر اثر لوگوں کا دین پراگندہ اور وسوسوں کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کے دلوں کا کوئی مرکز حقیقی باقی نہیں رہتا جو حق اور حق کی بھیجی ہوئی حقانی ہدایت کے سوا دوسرا نہیں اس لیے وہ رات دن باطل اور بے حقیقت بے بنیاد امور میں لگ کر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا دین برباد کر لیتا ہے اور پھر یہی دین وعمل کا انتشار روح کے انتشار کا سبب بنتا ہے اور

www.besturdubooks.net

جب یہ پراگندہ خاطر روح قبر میں اسی انتشار کو لے کر پہنچے گی جس میں جمعیت خاطر اور یکسوئی نہ ہوگی تو اس سے برزخ اور قبر میں بھی انتشار رونما ہوگا جو اسے ہمہ وقت بے چین اور بے سکون رکھے گا اور قبر کے فتنوں اور عذابوں کا ذریعہ بنتا رہے گا...

دُنیا میں یہ فتنے اعمال کی صورت میں ظاہر ہو کر دُنیا خراب کرتے ہیں اور برزخ میں بھی فتنے مختلف ڈراونی شکلوں میں نمایاں ہو کر برزخی زندگی کی خوش حالی کو ضائع کر دیتے ہیں جس سے واضح ہے کہ سینہ کا وسواسی انتشار سینہ سے باہر دُنیا کے انتشار کا سبب ہے اور دنیوی زندگی کا انتشار برزخی زندگی کے انتشار کا سبب ہے... اس لیے اس حدیث پاک میں یہ تینوں چیزیں وسوسہ صدر، پراگندگی، امر اور فتنہ قبر مرتب طریق پر ترتیب کے ساتھ ذکر فرمائی گئی ہیں جن میں ہر پہلی چیز دوسری چیز کا سبب ہے...

زبان کی معصیتیں اور ان سے تحفظ کا طریق

زبان کے گناہوں میں جو چیزیں بنص حدیث نبوی عذاب کا سبب بنتی ہیں وہ چغل خوری، جھوٹ، جھوٹی گواہی، بہتان بندی، پس پشت پاکبازوں پر تہمتیں اُٹھانا، زبان بندی کی تیزی اور بدلگامی سے فتنے کھڑے کرنا، خلاف سنت طریقوں کی طرف بلانا، کلام میں بے احتیاطی اور بے پرواہی سے رطب و یابس بولتے رہنا وغیرہ ہیں... چنانچہ حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبروں کے مردوں کو عذاب میں مبتلا دیکھا اور فرمایا کہ انہیں عذاب دیا جا رہا ہے... ایک چغل خوری کیا کرتا تھا (جس سے لوگوں میں عداوتیں پھیلتی تھیں)

اور حدیث شعبہ میں بجائے چغل خور کے یہ ہے کہ ان میں سے ایک غیبتیں کیا کرتا تھا جس سے لوگوں میں بیزاری اور جذبہ عناد پیدا ہوتا ہے اور یہ دونوں زبان ہی کے گناہ ہیں... دوسرے شخص کے بارے میں فرمایا گیا کہ وہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا (جو وسوسے پیدا کرتی ہیں اور طہارت ناقص رہ جاتی ہے) اور ظاہر ہے کہ ناقص طہارت سے (یعنی پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا) نماز بلا طہارت کے رہ

www.besturdubooks.net

جاتی ہے جو پورے بدن کا گناہ ہوا...

نیز عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اسی مضمون میں گزر چکی ہے کہ ایک شخص کو قبر میں کوڑوں سے مارا جا رہا تھا کہ ہر کوڑے کی ضرب سے اس کی قبر آگ سے بھر جاتی تھی...وہ بلا طہارت کے نماز پڑھنے والوں میں سے تھا...ایسے ہی لوگوں کا مال ناحق اُڑانے والوں کے لیے بھی عذاب قبر کی خبر دی گئی یہی صورت زانی اور لوطی کی بھی ہے جو شرمگاہ کے گناہ ہیں، ناجائز مال رشوت، سود بٹہ، چوری، ڈکیتی وغیرہ کی کمائی پر بھی عذاب قبر کا ثمرہ مرتب ہونا بتلایا گیا ہے...

اسی طرح مسلمانوں کو زبان یا ہاتھ سے ایذاء پہنچانے کا ثمرہ بھی عذاب قبر بتلایا گیا ہے...اسی طرح لوگوں کے ڈھکے چھپے معاملات کی ٹوہ لگانے اور انہیں رسوا کرنے کی سعی کا ثمرہ بھی یہی عذاب قبر فرمایا گیا ہے...اسی طرح ملحد اور کلمات خداوندی اور نبی کی سنتوں پر اپنی رائے اپنے ذوق اور اپنی سیاست کو مقدم رکھنے والوں کے لیے بھی عذاب قبر کی دھمکی آئی ہے...یہی صورت گانے بجانے والوں اور گانا بجانا سننے والوں کے لیے بھی ارشاد ہوئی ہے...یہی صورت ان لوگوں کے لیے بھی فرمائی گئی ہے جن کو اگر کسی بیجا حرکت پر خدا رسول سے ڈرایا جائے تو پرواہ نہ کریں اور کبھی اس بدی کو نہ چھوڑیں لیکن اگر کسی مخلوق یا حاکم سے ڈرا دیا جائے تو کانپ جائیں اور اس بدی سے باز آ جائیں وغیرہ وغیرہ جیسے امور عذاب قبر کا سبب بنتے ہیں...اعاذنا اللہ منہا

ان سے بچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ سوتے وقت آدمی چند منٹ بیٹھ کر یہ سوچ لیا کرے کہ اس نے آج دن میں ان باتوں میں سے کون کون سی حرکت کی ہے اور سچے دل سے توبہ کر لیا کرے...توبہ کے بعد اگر سوتے ہوئے موت واقع ہو جائے گی تو وہ توبہ پر مرے گا...یہ رات اس کے لیے مبارک ہوگی اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور اگر زندہ رہا تو اس توبہ کی برکت سے وہ آنے والے دن میں نیکی کا استقبال کنندہ ثابت ہوگا اور روزانہ یہ سلسلہ جاری رہا تو زندگی ان معاصی سے ان شاء اللہ پاک ہو جائے گی اور عذاب قبر کا خطرہ نہیں رہے گا...

www.besturdubooks.net

وہ اعمال جو عذاب قبر سے نجات کا ذریعہ ہیں

ان ذکر کردہ اعمال قبیحہ کے مقابلہ میں شریعت نے ان اعمال کی نشاندہی بھی فرمائی ہے جو عذاب قبر سے نجات دلانے والے ہیں... ذکر اللہ میں مشغول رہ کر سونا، خواہ کوئی بھی اللہ کا نام ہو عذاب قبر سے امان ہے... سورۂ ملک کی سوتے وقت تلاوت کو قبر کے لیے روشنی اور چاندنا فرمایا گیا ہے جس سے ظلمت قبر رفع ہوتی ہے... اس سورۂ پاک کو منجیہ یعنی عذاب قبر سے نجات دینے والی فرمایا گیا ہے... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص سے فرمایا کہ میں تجھے ایک تحفہ دیتا ہوں جس سے تجھے فرحت اور خوشی حاصل ہوگی اور وہ سورۃ تبارک الذی ہے اسے خود بھی یاد کرا اپنے اہل وعیال کو بھی یاد کرا اور گھر کے بچوں اور پڑوسیوں کو بھی حفظ کرادے کہ یہ عذاب قبر سے نجات دلانے والی سورت ہے اور قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لیے حق تعالیٰ سے جھگڑے گی اور عذاب نار سے بھی بچالے جائے گی... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ یہ سورت ہر انسان کے دل میں محفوظ ہو... اسی طرح ایک طویل حدیث گزر چکی ہے جس میں مختلف اعمال کا تذکرہ گزر چکا ہے کہ انہوں نے قبر کے مختلف قسم کے عذابوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کو عذاب سے بچالیا...

اسی طرح سورۂ الم السجدہ کی تلاوت کو بھی جو سوتے وقت کی جائے عذاب قبر سے نجات دہندہ فرمایا گیا ہے... اسی طرح حدیث میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ دجال کے فتنہ کے وقت لوگ کثرت سے عذاب قبر میں مبتلا ہوں گے اور فتنہ دجال سے بچاؤ کے لیے جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کو بطور علاج کے ذکر فرمایا گیا ہے... اس کا طبعی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سورۂ کہف کی تلاوت عذاب قبر سے بچانے والی ہے... بہرحال نیند اور موت دونوں کو بھائی کہا گیا ہے اس لیے سوتے وقت کے اعمال خیر موت و مابعد الموت کے وقت بھی خیر ثابت ہوں گے اور ذریعہ نجات بنیں گے، اس لیے سونے کے وقت کی دُعائیں جو سنت سے ثابت ہیں اور علماء نے انہیں یکجا کر کے شائع بھی کردیا ہے... ہر مسلم گھرانے میں رائج رہنی چاہئیں جو ان شاء اللہ دُنیا اور آخرت دونوں کو نورو

www.besturdubooks.net

برکت اور فرحت و مسرت سے بھر دیں گے...

حق تعالیٰ ہم سب غلامان نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور پیروان سنت مصطفوی کو اپنے غضب وقہر اور عذاب نار و عذاب قبر سے محفوظ رکھے اور سب کو حسن خاتمہ کی نعمت سے نوازے اور قبر وحشر کی پر از نعمت زندگی نصیب فرماوے... (آمین یارب العالمین)

برزخی مقام کی قطعی تعیین تکمیل اعمال یعنی موت کے بعد ہی ہوتی ہے

استدلال شرعی (مع اپنی تین قسموں کلی اور جزئی کے) کشف قبور جس کا طریقہ مراقبہ سے منامات صادقہ، عبرت واعتبار اور عیان و مشاہدہ سے کشف مقامات برزخ کا کام نکل سکتا ہے اس میں ایک بات ذہن میں اور آتی ہے اور وہ یہ کہ زندہ انسان کا برزخی مقام علم الٰہی میں تو طے شدہ اور معین ہے جو بطون حق میں صور علمیہ کی شکل میں موجود ہے لیکن خارج میں اور بالفاظ دیگر برزخ میں زندہ کے انتقال سے پہلے یہ پورا مقام مشخص نہیں ہوسکتا کیونکہ برزخی مقامات کا تعلق اعمال دُنیا سے ہے اور وہ موت سے پہلے مکمل اور مختتم نہیں ہوتے... اس لیے زندہ کا برزخی مقام بالاجمال تو کشف و منام سے منکشف ہوسکتا ہے لیکن مکمل طور پر سامنے نہیں آ سکتا... ان طریقوں سے صرف اس کی مجموعی حیثیت و نوعیت منکشف ہوسکتی ہے... تشخص کے ساتھ ساری تفصیلات بظاہر نہیں کھل سکتیں... "واللہ اعلم وعلمہ اتم و احکم"

یہ چند منتشر اور پراگندہ باتیں ذہن میں سانح ہوئیں جو عرض کی گئیں ان میں طوالت ہوگئی مگر آں محترم نے مکرمت نامہ میں "وسیع تبصرہ" کے لفظ سے اس کی گنجائش دے دی تھی تو خیر یہ تبصرہ تو کیا ہوتا وسیع ضرور ہوگیا اور یہ اوراق سیاہ کردیئے گئے... "الخطاء منی والصواب من اللہ... واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب"

(محمد طیب غفرلہ، مہتمم دارالعلوم دیوبند، ۲۴ صفر، ۱۳۸۹ھ)

(حکیم الاسلام رحمہ اللہ کا جوابی مکتوب بنام "عالم برزخ" ختم ہوا)

www.besturdubooks.net

عالم برزخ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی تحقیقات

قرآنی آیات حق سبحانہ وتعالیٰ نے

❶ ... ''وَمِنْ وَرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلَى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ'' (المومنون، آیت نمبر ۱۰۰)

ترجمہ:...... ''اوران لوگوں کے آگے آڑے ہے قیامت کے دن تک...''

❷ ... ''النَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ'' (المومن، آیت:۴۶)

ترجمہ:...... ''وہ لوگ صبح اور شام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں اور جس روز قیامت قائم ہوگی فرعون والوں کو نہایت سخت آگ میں داخل کرو...''

ف: یہ آیت دلیل ہے عذاب قبر کی اور جس آگ سے برزخی عذاب ہے وہ برزخی آگ ہے خواہ اس کی حقیقت کچھ جدا ہو یا وہ نار جہنم کا ہی اثر ہو (بیان القرآن ج:۲،ص:۹۱۵)

صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو عالم برزخ میں اس کو وہ مقام دکھلایا جاتا ہے جہاں قیامت کے حساب کے بعد اس کو پہنچنا ہے اور یہ مقام دکھلا کر روزانہ اس سے کہا جاتا ہے کہ تجھے آخر کار یہاں پہنچنا ہے...اگر یہ شخص اہل جنت میں سے ہے تو اس کا مقام جنت میں اس کو دکھلایا جائے گا اور اہل جہنم میں سے ہے تو اس کا مقام اس کو دکھلایا جائے گا... (معارف القرآن، ج:۷،ص:۶۰۳)

www.besturdubooks.net

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ آل فرعون کی روحیں سیاہ پرندوں کی شکل میں ہر روز صبح وشام دومرتبہ جہنم کے سامنے لائی جاتی ہیں اور جہنم کو دکھلا کر ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارا ٹھکانہ یہ ہے...(بحوالہ مذکور)

دلائل احادیث نبوی کی روشنی میں

ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''القبر حفرة من حفر النّار أو روضة من رياض الجنّة'' (رواہ الترمذی من حدیث ابی سعید بتقدیم وتاخیر وقال غریب...قلب فیہ عبیداللہ بن الولید الوصافی ضعیف)

''یعنی قبر ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھوں میں سے یا ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے...''

③ ...''ارواح المؤمنين فی حواصل طيور خضر معلقة تحت العرش'' (رواہ ابن ماجہ من حدیث کعب بن مالک ارواح المؤمنین فی طیر خضر تعلق بشجر الجنۃ رواہ النسائی بلفظ انما نسمۃ المؤمنین طائر ورواہ الترمذی بلفظ ارواح الشہداء وقال حسن صحیح)

''یعنی مؤمنین کی ارواح سبز پرندوں کے قالبوں میں عرش کے نیچے معلق رہتی ہیں...''

روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے کعب بن مالک کی حدیث سے کہ مؤمنین کی ارواح سبز پرندوں میں جنت کے درختوں سے معلق رہتی ہیں اور نسائی نے اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ مؤمن کا نسمہ (یعنی جاں گویا) ایک طائر ہے اور روایت کیا اس کو ترمذی نے اس لفظ سے کہ ''شہداء کی ارواح'' اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے...

ف: مجموعہ حدیثین (نمبر۱، نمبر۲) اس پر دلیل ہے کہ لفظ قبر جو نصوص میں وارد ہے اس کی تفسیر عالم برزخ ہے نہ یہ خاص گڑھا... چنانچہ مؤمن قبر میں ہے پھر اسی حالت میں وہ عرش سے بھی معلق ہے حالانکہ عرش عین حفرہ نہیں ہے...

(التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف، ص:٦٦)

Best Urdu Books

عالم برزخ کا مفہوم

برزخ کے لفظی معنی حاجز اور فاصل کے ہیں... دو حالتوں یا دو چیزوں کے درمیان جو چیز فاصل ہو اس کو برزخ کہتے ہیں... اسی لیے موت کے بعد قیامت اور حشر تک کے زمانے کو برزخ کہا جاتا ہے کہ یہ دُنیاوی حیات اور آخرت کی حیات کے درمیان حد فاصل ہے... (معارف القرآن، ج:۶،ص:۳۳۱)

عالم برزخ کی حقیقت

کل تین عالم ہوئے... عالم دُنیا: جس میں ہم موجود ہیں... عالم برزخ: مرنے کے بعد قیامت تک جس میں رہنا ہوگا... عالم آخرت: قیامت اور حساب کتاب کے بعد جس دُنیا میں ہمیشہ رہیں گے...

غرض برزخ آخرت اور دُنیا کے درمیان کی حالت ہے... اگر قبر میں دفن کر دیا وہی اس کا برزخ ہے اس سے وہاں ہی سوال و جواب اور اور عذاب یا ثواب ہوگا اور اگر بھیڑیئے یا شیر نے کھالیا اس کے لیے وہی برزخ ہے اور اگر جلا دیا تو جہاں جہاں اس کے اجزاء ہیں اس سے وہاں ہی یہ سب واقعات پیش آویں گے... چونکہ شریعت میں دفن کرنے کا حکم ہے اس لیے عالم برزخ کو قبر سے تعبیر فرمایا ہے... غرض قبر سے مراد احادیث میں یہ گڑھا نہیں ہے بلکہ مراد قبر سے عالم برزخ ہے اور عالم برزخ اس گڑھے کے ساتھ مخصوص نہیں... اسی طرح مُردے کا حال ہے کہ اگر قبر کھود کر دیکھا جائے تو جس طرح دفن کر آئے تھے اسی طرح ہے لیکن وہاں کے واقعات اس پر سب گزر رہے ہیں جس طرح ہم سونے والے کو دیکھتے ہیں کہ وہ آرام سے لیٹا ہے حالانکہ وہ خواب میں سخت تکلیف کا مشاہدہ کر رہا ہے یا کہ وہ تکلیف میں ہے اور خواب میں مزے لوٹ رہا ہے... اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ برزخ کے واقعات بھی خواب جیسے ہیں جس طرح خواب کی کوئی اصل نہیں اسی طرح یہ بھی فی الواقع کوئی شے نہیں اور

www.besturdubooks.net

مُردے کو یہ واقعات محض متخیل ہوتے ہیں... اس لیے خوب سمجھ لو کہ خواب نمونہ ہے یعنی خواب مشابہ برزخ کے ہے مماثل نہیں... عالم برزخ کے واقعات حقیقت رکھتے ہیں... تحقیق اس کی یہ ہے کہ یہ تو ظاہر ہے کہ روح تو اس جسم سے مفارق ہو جاتی ہے اس لیے اس جسم کو تو ثواب، عذاب، تکلیف، آرام کچھ نہیں ہوتا... ہاں اس جسم سے روح کو تعلق قدیم کی وجہ سے ایک تعلق خاص ہوتا ہے... جیسا کہ آدمی کو اپنے گھر سے یا کپڑے سے کہ وہ گھر اور کپڑا اس سے مفارق ہے لیکن اس سے تعلق ہے اور اسی تعلق کی بناء پر اگر مُردے کے جسم کو کوئی مارے تو روح کو ایک قسم کی تکلیف ہوتی ہے...

پس اس جسم عنصری کے ساتھ زیادہ کوئی تعلق نہیں رہتا مگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عذاب وثواب کا مورد جسم ہی ہوتا ہے... پس معلوم ہوا کہ برزخی ثواب وعقاب اور تمام برزخی واقعات اور سوال وجواب کے لیے روح کو ایک اور جسم عطا ہوتا ہے اس کو جسم مثالی کہتے ہیں اور جسم مثالی کی حقیقت یہ ہے کہ سوائے اس عالم ظاہر کے ایک اور عالم ہے کہ صوفیاء کو اس کا انکشاف ہوا ہے اور نیز اشاراتِ کتاب وسنت سے بھی اس کا وجود معلوم ہوتا ہے... اس عالم میں تمام اشیاء اور تمام اعمال وافعال کی صورتیں ہیں... خواب میں جو کچھ آدمی دیکھتا ہے وہ بھی اسی عالم کی صورتیں ہیں... مثلاً خواب میں دیکھتا ہے میں کلکتہ گیا ہوں اور وہاں کوٹھیاں، بنگلے اور بازاروں کی سیر کر رہا ہوں تو یہ سب صورتیں چونکہ عالم مثال میں موجود ہیں اسی لیے وہ خواب میں نظر آتی ہیں... (حیات طیبہ، ص: ۱۰۰ تا ۱۰۲ ملخصاً)

مزید تفصیلات وازالہ شبہات کے لیے حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ''الفتوح فی احکام الروح'' ملاحظہ فرمائیے...

برزخ اور حشر کی مثال جیل خانہ اور حوالات کی سی ہے

نصوص سے ثابت ہوتا ہے کہ محاسبہ عظمیٰ تو قیامت کے دن ہی ہوگا اور بعض محاسبات برزخ میں بھی ہوتے ہیں... دیکھئے حدیث میں تصریح ہے کہ کافر کے لیے جہنم کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے کہ اس میں سے آگ کی لپٹیں آتی ہیں اور

www.besturdubooks.net

مؤمن کے لیے دروازہ جنت کی طرف کھول دیا جاتا ہے اور جنت کی ہوائیں پہنچتی ہیں اور حالانکہ یہ مسلم ہے کہ دارالجزاء قیامت ہے، دُنیا دارالجزاء نہیں ہے... برزخ کی مثال جیل خانہ اور حوالات کی سی ہے...(برزخ کی مثال ویٹنگ روم کی بھی ہے کہ جس درجہ اور شان کا مسافر ہوگا اسی طرح کا اس کا ویٹنگ روم بھی ہوگا) کہ حوالات بھی جرم کی نوعیت کے مطابق شدید وخفیف ہوتی ہے... پھانسی والے کی حوالات بھی اور ہوتی ہے اور جیل بھی اور... حوالات ہی سے سزا کے نمونے شروع ہوجاتے ہیں...ایسے ہی قبر سے بھی قیامت کے نمونے شروع ہوجاتے ہیں...(مجالس الحکمت،ص:۴۲)

عالم برزخ میں روح کو جسم مثالی عطا ہوتا ہے

روح کو برزخ میں دوسرا جسد عطا ہوتا ہے اور ساتھ ہی اس جسد سے بھی تعلق رہتا ہے اور قبر کا سوال وجواب اس جسد مثالی کے ساتھ ہوتا ہے جو وہاں عطا ہوتا ہے اور اس جسد عنصری سے تعلق رہنے کا ایسا درجہ ہے جیسا کہ کوئی رضائی اُتار کر رکھ دے اور دوسرے، اوڑھ لے تو اب چلنا پھرنا تو دوسری کے ساتھ ہوتا ہے مگر ایک گونہ تعلق اس پہلی سے بھی رہتا ہے تو روح گو وہاں اس جسد مثالی کے ساتھ ہوگی مگر تعلق اس جسد عنصری کے ساتھ بھی ہوگا...اب اس سے یہ شبہ جاتا رہا کہ اگر کسی میت کو شیر کھالے یا آگ میں جل جائے تب بھی حساب ہوگا اور حساب اس جسد مثالی ہی کے ساتھ ہوگا جو عالم برزخ میں عطا ہوگا...(الافاضات الیومیہ،ج:۵،ص:۱۷۱)

مرنے کے بعد جسد عنصری کو جلانے وغیرہ سے قلق ہوتا ہے

مرجانے کے بعد جسم کو قطع کرنے سے یا اس کے احراق سے روح کو الم یعنی دُکھ نہیں ہوتا...البتہ قلق وحزن ہوتا ہے جیسے مثلاً کسی کی رضائی بدن سے اُتاردی جائے تو چونکہ اس سے ایک زمانہ تک ملابست رہ چکی ہے اس پر قلق اور رنج ہوتا ہے مگر ایسی تکلیف نہیں ہوتی جیسے اگر زندہ جسم جلے یا دوسری مثال سے سمجھ لیجئے کہ جسم کے فالج زدہ حصے میں کوئی تکلیف

www.besturdubooks.net

نہیں ہوتی چاہے پھاڑیئے یا چیریئے... بس اسی طرح روح کو ایسی چیزوں سے تکلیف نہیں ہوتی وہاں قلق ضرور ہوتا ہے جس کی وجہ موانست ہے... (الافاضات الیومیہ، ج:۴،ص:۲۴۲)

جنت یا دوزخ میں جسد عنصری اور مثالی دونوں ہوں گے

عالم برزخ میں جسد مثالی پر عذاب ہوگا... باقی دوزخ میں اسی جسد عنصری پر عذاب ہوگا... کسی صاحب نے سوال کیا کہ جنت میں بھی جسد عنصری ہوگا یا مثالی جسد ہوگا؟ فرمایا کہ یہی جسد عنصری ہوگا...

اس نے عرض کیا کہ کیا جنت و دوزخ میں مثالی جسد نہ ہوگا؟ فرمایا مثالی بھی ہوگا اور اب دُنیا میں بھی ہے... چنانچہ جس وقت روح نکلتی ہے تو وہ مع مثالی جسد کے نکلتی ہے... اس کی مثال ایسی ہے جیسے موتی ایک ڈبہ میں ہیں اور ڈبہ صندوق میں ہے تو موتی کو جس وقت نکالا جاتا ہے اسی طرح روح اور مثالی جسد کو اس جسد سے معاً نکال لیا جاتا ہے... (الافاضات الیومیہ، ج:۵،ص:۱۷۲، فیوض الرحمٰن،ص:۸۷)

قبر کی تنگی کا مفہوم

اعمال سیئہ سے قبر میں جو تنگی ہوتی ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ یہ گڑھا تنگ ہوجاتا ہے کیونکہ کوئی اس گڑھے میں دفن نہ کیا جائے تو کیا وہ اس تنگی سے بچ جائے گا... بس خوب سمجھ لو کہ روح قبر کے مقید نہیں ہاں اس کو قبر سے تعلق ضرور ہے... (دارالسعود دنیا وآخرت،ص:۲۰۸)

پس قبر ایک حالت ہے "بین الدنیا والآخرة" اسی کو برزخ کہتے ہیں... پس اگر پندرہ بیس مُردے مُردہ کی ایک ایک بوٹی بانٹ لیں تب بھی اس کے ساتھ سب معاملات برزخ کے ہوں گے... یہی قبر ہے... (الافاضات الیومیہ، ج:۶،ص:۲۷۵)

برزخ کے اجزاء

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ کفار بھی برزخ میں جاتے ہیں علیین، سجین سب برزخ کے اجزاء ہیں... (الافاضات الیومیہ، ج:۶،ص:۲۷۵)

www.besturdubooks.net

بعض اعمال کے آثار برزخیہ

جس وقت آدمی کوئی عمل کرتا ہے وہ فوراً عالم برزخ میں منعکس ہو کر چھپ جاتا ہے اور اس وجود پر کچھ آثار بھی مرتب ہوتے ہیں اس عالم کا نام بھی قبر ہے... پھر انہیں اعمال کا ایک وقت میں کامل ظہور ہوگا جس کو یوم حشر ونشر کہتے ہیں... سو ہر عمل کے مراتب وجودی تین ہوئے، صدور، ظہور مثالی، ظہور حقیقی... اس مضمون کو فوٹوفون سے سمجھنا چاہیے... ایک مرتبہ یہ کہ وہ بات منہ سے نکلی... دوسرا مرتبہ یہ کہ فوراً فوٹوفون میں وہ الفاظ بند ہو گئے... تیسرا مرتبہ یہ کہ جب اس سے آواز نکالنا چاہیں وہی آواز بعینہ پیدا ہو جائے، سو منہ سے نکلنا عالم دُنیا کی مثال ہے اور اس میں بند ہونا عالم برزخ کی... پھر اس سے نکلنا عالم غیب کی... پس جیسا کہ کوئی عاقل شک نہیں کرتا کہ نکالنے کے وقت وہی آواز نکلے گی جو اوّل منہ سے نکلی تھی... اس کے خلاف نہ نکلے گی... اسی طرح مؤمن کو اس میں شک نہ چاہیے کہ جس وقت کوئی عمل اس سے صادر ہوتا ہے وہ عالم مثال میں منقش ہو جاتا ہے اور آخرت میں اس کا ظہور ہوگا اس بناء پر یقین ہو گیا کہ آخرت کا سلسلہ بالکل ہماری اختیاری حالت پر مبنی ہے کوئی وجہ مجبوری کی نہیں ہے...

گندم ز گندم بروید جو ز جو　　　از مکافاتِ عمل غافل مشو

امام بخاری رحمہ اللہ نے بروایت سمرہ بن جندب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اکثر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے دریافت فرماتے کہ تم نے شب کو کوئی خواب تو نہیں دیکھا... جو شخص کوئی خواب عرض کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تعبیر ارشاد فرماتے... اسی طرح حسب معمول ایک روز صبح کے وقت ارشاد فرمایا کہ آج رات ہم نے ایک خواب دیکھا ہے کہ دو شخص میرے پاس آئے مجھ کو اُٹھا کر کہا کہ چلو، میں ان کے ساتھ چلا... ایک شخص پر ہمارا گزر ہوا کہ وہ لیٹا ہوا ہے اور دوسرا شخص اس کے پاس ایک پتھر لیے کھڑا ہے اور اس کے سر پر زور سے مارتا ہے جس سے اس کا سر کچل جاتا ہے اور پتھر آگے کو لڑھک جاتا ہے اور یہ ابھی لوٹنے نہیں پاتا

www.besturdubooks.net

کہ اس کا سر اچھا ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے تھا...وہ آ کر پھر اسی طرح کرتا ہے، میں نے ان دو شخصوں سے تعجباً کہا سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ کہنے لگے چلو چلو...

ہم آگے چلے، ایک شخص پر گزر ہوا جو چت لیٹا ہے اور دوسرا شخص اس کے پاس زنبور لیے کھڑا ہے اور اس لیٹے ہوئے شخص کے منہ کے ایک جانب آ کر اس کا کلہ اور نتھنا اور آنکھ گدی تک چیرتا چلا جاتا ہے...پھر دوسری طرف آ کر اسی طرح کرتا ہے اور اس جانب فارغ نہیں ہونے پاتا کہ وہ جانب اچھی ہو جاتی ہے...پھر اس طرف جا کر اسی طرح کرتا ہے، میں نے کہا "سبحان اللہ" یہ دونوں کون ہیں؟ کہنے لگے چلو چلو، ہم آگے چلے...ایک تنور پر پہنچے اس میں بڑا شور و غل ہو رہا ہے...ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں بہت سے مرد و عورت ننگے ہیں اور ان کے نیچے سے ایک شعلہ آتا ہے جب وہ ان کے پاس پہنچتا ہے تو اس کی قوت سے یہ بھی اوپر اُٹھ جاتے ہیں...میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ وہ دونوں بولے چلو چلو...ہم آگے چلے اور ایک نہر پر پہنچے کہ خون کی طرح لال تھی اور اس نہر کے اندر ایک شخص تیر رہا ہے اور نہر کے کنارے پر ایک اور شخص کھڑا ہے اس نے بہت سے پتھر جمع کر رکھے ہیں...وہ شخص تیرتا ادھر کو آتا ہے یہ شخص اس کے منہ پر ایک پتھر کھینچ کر مارتا ہے جس کے صدمہ سے پھر وہ اپنی جگہ پہنچ جاتا ہے، پھر وہ تیر کر نکلتا ہے...یہ شخص پھر اسی طرح اس کو ہٹا دیتا ہے، میں نے پوچھا یہ دونوں کون ہیں؟ وہ کہنے لگے چلو چلو، ہم آگے چلے...ایک شخص پر گزر ہوا کہ بڑا ہی بدشکل ہے کہ ایسا کوئی نظر سے نہ گزرا ہوگا اور اس کے سامنے آگ ہے اس کو جلا رہا ہے اور اس کے گرد پھر رہا ہے، میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ کہنے لگے چلو چلو، ہم آگے چلے...

ایک گنجان باغ میں پہنچے جس میں ہر قسم کے بھاری شگوفے (موسم بہار کے) تھے اور اس باغ کے درمیان ایک شخص نہایت دراز قد جس کا سر اونچائی کے سبب دکھائی نہیں پڑتا، بیٹھے ہیں اور ان کے آس پاس بڑی کثرت سے بچے جمع ہیں...میں نے پوچھا یہ باغ کیا ہے اور یہ لوگ کون ہیں؟ کہنے لگے چلو چلو...ایک عظیم الشان

www.besturdubooks.net

درخت پر پہنچے کہ اس سے بڑا اور خوبصورت درخت کبھی میں نے نہیں دیکھا...ان دونوں شخصوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھو، ہم اس پر چڑھے تو ایک شہر ملا کہ اس کی عمارت میں ایک، ایک اینٹ سونے کی اور ایک ایک چاندی کی لگی ہے، ہم شہر کے دروازے پر پہنچے، اور اس کو کھلوایا...وہ کھول دیا گیا ہم اس کے اندر گئے ہم کو چند آدمی ملے جن کا آدھا بدن ایک طرف کا تو نہایت بدصورت اور ایک طرف کا نہایت خوبصورت، وہ دونوں شخص ان لوگوں سے بولے جاؤ اس نہر میں گر پڑو اور وہاں ایک چوڑی نہر جاری ہے جس کا پانی سفید ہے جیسا دودھ ہوتا ہے...وہ لوگ جا کر اس میں گر گئے، پھر ہمارے پاس جو آئے تو ان کی بدصورتی بالکل جاتی رہی...

پھر ان دونوں شخص نے مجھ سے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور دیکھو تمہارا گھر وہ رہا میری نظر جو اوپر بلند ہوئی تو ایک محل ہے جیسا سفید بادل، کہنے لگے یہی تمہارا گھر ہے... میں نے ان دونوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا بھلا کرے مجھ کو چھوڑ دو، میں اس کے اندر چلا جاؤں، کہنے لگے ابھی نہیں، بعد میں جاؤ گے...میں نے ان سے کہا کہ آج رات بھر بہت عجیب تماشے دیکھے...آخر یہ کیا چیزیں تھیں وہ بولے ہم ابھی بتلاتے ہیں، وہ جو شخص تھا جس کا سر پتھر سے کچلتا دیکھا وہ ایسا شخص ہے جو قرآن مجید حاصل کر کے اس کو چھوڑ کر فرض نماز سے غافل ہو کر سو رہتا تھا اور جس شخص کے کلّے اور نتھنے اور آنکھ گدی سے چیرتے دیکھا یہ ایسا شخص ہے جو صبح کو گھر سے نکلتا اور جھوٹی باتیں کیا کرتا جو بہت دور پہنچ جاتیں اور جو ننگے مرد، عورت تنور میں دیکھے یہ زنا کرنے والے مرد و عورت ہیں اور جو شخص نہر میں تیرتا تھا اور اس کے منہ میں پتھر بھرے جاتے تھے یہ سود خور ہے اور وہ جو بدشکل آدمی آگ جلاتا ہوا اور اس کے گرد دوڑتا ہوا دیکھا وہ مالک داروغہ دوزخ کا ہے اور جو دراز قامت شخص باغ میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور جو بچے ان کے آس پاس دیکھے یہ وہ بچے ہیں جن کو فطرت پر موت آ گئی...کسی مسلمان نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) مشرکین کے بچے بھی؟ آپ نے فرمایا

www.besturdubooks.net

ہاں مشرکین کے بچے بھی اور وہ جو لوگ تھے جن کا نصف بدن خوبصورت اور نصف بدن بدصورت تھا... یہ وہ لوگ ہیں کہ کچھ عمل نیک کیے تھے اور کچھ بد کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا..فقط (یہ حدیث خواب کافی سے نقل ہے)...

ف:اس حدیث سے ان اعمال کے آثار واضح ہوئے اور مناسبتیں گو خفی ہیں مگر ذرا تامل سے سمجھ میں آ سکتی ہیں... مثلاً جھوٹ بولنے اور کلے چیرے جانے میں مناسبت ظاہر ہے اور زنا کرنے سے جو آتش شہوت تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اس میں اور آتش عقوبت کے محیط ہو جانے میں مناسبت ظاہر ہے اور زنا کے وقت برہنہ ہو جاتے ہیں اور جہنم میں برہنہ ہو جانا اور اس میں مناسبت ظاہر ہے... علی ہذا القیاس سب اعمال کو اسی طرح سوچ لینا چاہیے...(جزاء الاعمال از ص: ۳۵ تا ۴۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں اعمال صالحہ یا افعال سیئہ کی جزاء وسزا عالم برزخ کی مشاہدہ کرائی گئی جس کی تفصیل

"نشر الطیب فی ذکر النّبی الحبیب" میں از ص ۴۹ تا ۵۴ مفصلاً درج ہے وہاں ملاحظہ فرمالی جائے... حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں "عالم برزخ باعتبار مکان کے خواہ کہیں ہو مگر انکشاف اس کا مشروط نہیں صاحب کشف کے اس مکان میں ہونے کے ساتھ..." (نشر الطیب، ص: ۵۴)

سفر معراج سے متعلق وضاحت

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ اپنے رسالہ "تنویر السراج فی لیلۃ المعراج" میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی قبر میں تو اصلی جسد سے تشریف رکھتے ہیں اور دوسرے مقامات (بیت المقدس اور سموات) پر ان کی روح کا تمثل ہوا ہے جس کو صوفیاء جسم مثالی کہتے ہیں روح کا تعلق ہو گیا اور اس جسد میں تعدد بھی اور ایک وقت میں روح کا سب کے ساتھ تعلق ممکن ہے لیکن ان کے اختیار سے نہیں بلکہ محض بقدرت ومشیت حق اور ظاہراً یہ جسم مثالی جو دونوں جگہ نظر آیا الگ الگ

www.besturdubooks.net

شکل رکھتا تھا اس لیے باجود لقاء بیت المقدس کے آسمان میں نہیں پہچانا... البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ آسمان پر مع الجسد ہیں ان کو وہاں دیکھنا مع الجسد ہوسکتا ہے لیکن ان کو جو بیت المقدس میں دیکھا وہ مع الجسد نہیں تھا بلکہ بالمثال ہے کہ تعلق روح کا جسد مثالی کے ساتھ قبل الموت بھی بطور خرقِ عادت کے ممکن ہے... (نشر الطیب، ص:۶۵)

عالم برزخ میں غلبہ روحانی کیفیت کا ہوتا ہے

یہ بات جو عوام کے خیال میں جمی ہوئی ہے کہ مُردے یوں ہی بے کس و بے بس تنہائی میں پڑے ہوئے گھٹا کریں گے... یہ خیال غلط ہے بلکہ دُنیا میں جس قدر سامانِ عیش کا کسی کے پاس ہوسکتا ہے وہ سب بلکہ اس سے زیادہ اور عمدہ برزخ میں نصیب ہوگا... ہاں بعض سامانِ عیش کے ایسے ہیں کہ وہ وہاں نہ ہوں گے جیسے نکاح وغیرہ... اس کی وجہ یہ ہے کہ عالم برزخ میں غلبہ روحانی کیفیت کا ہوتا ہے یہ جسمانی کیفیتیں اور جذبات کالعدم ہو جاتے ہیں... اس واسطے نکاح وغیرہ کی وہاں ضرورت نہیں ہوگی اور یہی وجہ ہے کہ قیامت میں جب جنت میں جائیں گے تو پھر وہی دُنیا کا جسم مل جائے گا اور جذبات بھی پیدا ہو جاویں گے اور حوریں ملیں گی... رہا کھانا پینا سو اس کی خواہش رہ سکتی ہے کیونکہ کمزور جسم کو بھی اس کی خواہش ہوتی ہے جیسے بچہ کو یا بہت کمزور لب دم مریض کو، اسی واسطے آیا ہے کہ مؤمنین کی ارواح سبز پرندوں کے قالب میں جنت میں چرتی پھرتی ہیں... (شوقِ وطن، ص:۳۸)

عالم برزخ مسلمانوں کیلئے رحمت ہے

مرنے کے بعد مؤمنین کے اعمال صالحہ خود بخود ختم ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ تو خود تو کوئی نیکی نہیں کر سکتے البتہ اعزہ و اقرباء یا احباب کے ایصال ثواب کرنے سے ان کو ثواب پہنچتا رہتا ہے... اس طرح عالم برزخ مسلمانوں کے لیے باعث رحمت ہے کہ دُنیا سے رُخصت ہونے کے باوجود انہیں ثواب پہنچ سکتا ہے... اس طرح صدقات جاریہ کا بھی اجر ملتا رہتا ہے... (البلاغ کراچی بحوالہ فیضان مجدد)

www.besturdubooks.net

خواب کا بیان

خواب کے آداب

❶ اچھے خوابوں کو پسند کرنا اور ان سے خوش ہونا...

❷ بڑوں کا چھوٹے سے خواب معلوم کرنا....

❸ مسجد میں خواب معلوم کرنا...

❹ مسجد میں خواب کی تعبیر دینا...

❺ تعبیر دیتے وقت دعاء ماثورہ کا پڑھنا...

❻ فجر کے بعد خواب کی تعبیر دینا....

❼ خواب کی کسی صالح، صائب الرائے اور اہل تعبیر سے تعبیر لینا...

❽ خواب صالح یا اہل محبت سے ذکر کرنا....

❾ اچھے خواب پر الحمد للہ کہنا....

❿ برے خواب پر تعوذ پڑھنا...

⓫ پریشان کن خواب پر نماز پڑھنا....

⓬ پریشان کن اور برے خواب کا کسی سے ذکر نہ کرنا....

خواب معلوم کرنا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت طیبہ تھی کہ اپنے اصحاب سے بکثرت یہ پوچھا کرتے تھے کہ تم میں سے

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

کسی نے خواب میں کچھ دیکھا ہے؟ پس جو خواب دیکھتا وہ آپ کے سامنے خواب پیش کرتا... (مختصر ابخاری، جلد ۳ صفحہ ۱۰۴۳)

فائدہ: مؤمن کا خواب مبشرات الٰہی اور نبوت کا ایک جز ہے... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواب کی تعبیر بہت عمدہ دیا کرتے تھے... اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پوچھنا فجر کی نماز کے بعد ہوا کرتا تھا... (بخاری، جلد ۲، صفحہ ۱۰۴۳)

خواب پیش کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص خواب دیکھا کرتا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتا تھا... چنانچہ میں نے بھی (اسی تمنا میں کہ کوئی خواب دیکھوں تو آپ کی خدمت میں پیش کروں) کہا اے اللہ! کوئی خیر ہو تو ہمیں بھی دکھا تاکہ اس کی تعبیر حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کروں... چنانچہ میں سویا تو خواب دیکھا... (مختصر ابخاری، جلد ۲، صفحہ ۱۰۴۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد نبوت میں حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کوئی خواب دیکھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ خواب پیش کرتا تو آپ فرماتے، ماشاء اللہ... میں نئی عمر کا جوان تھا، نکاح سے قبل مسجد میں سویا کرتا تھا، میں اپنے دل سے کہتا: اگر تیرے اندر کوئی بھلائی ہوتی تو تو بھی خواب دیکھتا... ایک رات میں سویا تو کہا: اے اللہ! اگر آپ جانتے ہیں کہ مجھ میں کوئی اچھائی ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھایئے... (مسند طیالسی، جلد ۱، صفحہ ۳۵۰، بخاری، جلد ۲، صفحہ ۱۰۴۱)

خواب پسند کرنا

ابوبکرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے خواب بہت پسند تھے، آپ لوگوں سے خواب کے متعلق پوچھا کرتے تھے، پھر اس کی تعبیر دیتے تھے... (ابوداؤد طیالسی، جلد: ۱، صفحہ: ۳۵۰)

www.besturdubooks.net

فجر کے بعد خواب معلوم کرنا

ابن زمیل جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ لیتے تو پیر نکال کر بیٹھ جاتے (یعنی آرام سے) ۷۰ مرتبہ استغفار پڑھتے' فرماتے کہ ۷۰ سات سو کے برابر ہے...اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جس کے ایک دن کے گناہ سات سو سے زائد ہوں...پھر لوگوں کی طرف رُخ فرماتے...آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواب کو بہت پسند فرماتے...آپ پوچھتے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے...چنانچہ راوی ابن زمیل کہتے ہیں کہ میں نے اپنا خواب بیان کیا...(سیر' صفحہ ۱۴۱' مجمع' جلد ۶' صفحہ ۱۸۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ جب فجر کی نماز سے فارغ ہوتے تو پوچھتے کہ تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے اور فرماتے کہ میرے بعد نبوت باقی نہیں رہے گی مگر اچھے خواب...(ابوداؤد' صفحہ ۵۸۴)

فائدہ:......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ طیبہ تھی کہ فجر کی جماعت سے فارغ ہوکر لوگوں کی جانب متوجہ ہوکر خواب معلوم فرماتے' کبھی حضرات صحابہ خواب بیان کرتے' کبھی آپ اپنا خواب حضرات صحابہ کے سامنے بیان کرتے...

خواب کی تعبیر صبح کی نماز کے بعد دینا

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات اپنے اصحاب سے پوچھتے کہ کوئی خواب دیکھا ہے؟ پس جس کے بارے میں اللہ پاک چاہتا (جس کو اللہ پاک خواب دکھاتا) خواب ذکر کرے' وہ ذکر کرتا اور آپ اس کی تعبیر دیتے...(بخاری مختصراً جلد ۲' صفحہ: ۱۰۴۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ طیبہ تھی کہ آپ صبح کی نماز کے بعد خواب معلوم کرتے اور اسی وقت تعبیر دیتے...

صبح کی نماز کے بعد ہی خواب کی تعبیر دینی سنت اور بہتر ہے... چنانچہ امام

بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صحیح بخاری میں ایک باب قائم کیا ہے: ''تَعْبِيْرُ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ'' علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عمدۃ القاری میں اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ طلوعِ شمس سے قبل خواب کی تعبیر دینی مستحب ہے... نمازِ صبح کے وقت خواب اور اس کی تعبیر اس وجہ سے بہتر ہے کہ رات کے قریب ہونے کی وجہ سے خواب محفوظ ہوگا' تازہ ہونے کی وجہ سے ذہن سے خواب یا اس کے اجزاء غائب نہ ہوں گے' نیز اور بھی دوسرے مصالح ہیں...

پہلی تعبیر کا اعتبار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پہلی تعبیر دے اس کا اعتبار ہے...(ابن ماجہ' صفحہ:۲۷۹)

فائدہ:... جس سے اولاً خواب بیان کرے اور تعبیر لے اسی تعبیر کا اعتبار ہے... اسی لیے حکم ہے کہ ہر ایک سے خواب بیان نہ کرے... حافظ ابن حجر نے ذکر کیا ہے کہ مسند عبدالرزاق میں ابوقلابہ کا قول ہے کہ جیسی تعبیر دی جائے واقع ہوتی ہے (فتح الباری' جلد ۱۲' صفحہ ۴۳۲)

خواب کی تعبیر دیتے اور سنتے وقت کیا پڑھے؟

حضرت ضحاک جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب سننے کے وقت پڑھا:

''خَيْرٌ تُلَقَّاهُ وَشَرٌّ تَوَقَّاهُ وَخَيْرٌ لَّنَا وَشَرٌّ لِّاَعْدَائِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ... (سیرۃ' جلد:۷' صفحہ:۴۱۱)

''تم کو بھلائی حاصل ہو' برائی سے محفوظ رہو' بھلائی ہمارے لیے برائی دوسروں کے لیے' تعریف اللہ کے لیے جو ہر عالم کا مربی ہے...''

مؤمن کا خواب نبوت کا ایک حصہ ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی

Best Urdu Books

www.besturdubooks.net

اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اچھے خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے...(بخاری' جلد۲' صفحہ ۱۰۳۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے...(بخاری' جلد۲' صفحہ:۱۰۳۵)

فائدہ:......حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خطابی کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ اس طرح ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے چھ ماہ تک اچھے خواب دیکھتے رہے...اس کے بعد وحی کا سلسلہ شروع ہوا جو ۲۳ سال تک جاری رہا اور ایک سال کے ۶ مہینوں کے اعتبار سے دو حصے ہوتے ہیں...پس ۲۳ سال کے کل چھیالیس (۴۶) حصے ہوئے...اس اعتبار سے ۶ ماہ جو اچھے خواب دیکھنے کا زمانہ ہے وہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ بن گیا اور بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ ہمیں اس کی حقیقت اور مطلب معلوم نہیں' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں...

اچھا خواب مؤمن کے لیے بشارت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت میں مبشرات کے علاوہ کچھ باقی نہیں... پوچھا کہ مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے خواب...(بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی' نہ میرے بعد رسول ہے نہ نبی...البتہ مبشرات ہیں... پوچھا کہ وہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: اچھے خواب جسے نیک مؤمن دیکھتا ہے' یا دکھایا جاتا ہے...(ترمذی)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کا قول "لَهُمُ الْبُشْرىٰ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا" (ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بشارت ہے) کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا' وہ

www.besturdubooks.net

اچھے خواب ہیں جن کو مؤمن دیکھتا ہے یا دکھایا جاتا ہے... (ابن ماجہ، صفحہ ۲۷۸)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: اچھے خواب مؤمن کے لیے دُنیا میں بشارت ہیں... (طبرانی)

وحی کے ختم اور خواب کے باقی رہنے کا مطلب حافظ ابن حجر نے یہ ذکر کیا ہے کہ میری (یعنی نبی کریم) کی وفات سے وحی کا سلسلہ جس سے آئندہ ہونے والے اُمور کا علم ہو یہ تو منقطع ہوگیا... البتہ سچے خواب جن سے ہونے والی باتوں کا علم ہوسکتا ہے، باقی ہیں... (صفحہ ۳۷۶)

اچھا خواب دیکھے تو کیا کرے؟

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو اللہ کی جانب سے ہے... اس پر الحمد للہ کہے اور اسے بیان کرے... (بخاری، صفحہ ۱۰۴۳)

یعنی اس نعمت پر شکر ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نبوت کی ایک خیر سے نوازا...

خواب کی نوعیت اور اس کی قسمیں

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خواب کی تین نوعیتیں ہیں:

❶ نفس و ذہن کی باتیں... اس کی کچھ حقیقت (تعبیر) نہیں...

❷ جو شیطان کی جانب سے ہو... پس جب ناپسندیدہ خواب دیکھے تو شیطان سے پناہ مانگے اور بائیں جانب تھتکائے... اس کے بعد کوئی نقصان نہ ہوگا...

❸ وہ جو خدا تعالیٰ کی جانب سے بشارت ہو اور مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، اسے کسی خیر خواہ صائب الرائے کے سامنے پیش کرے کہ وہ اچھی تعبیر دے اور اچھی بات کہے... (ابو اسحاق، سیرۃ، جلد ۷، صفحہ ۴۰۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.besturdubooks.net

فرمایا: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: ❶ اللہ کی طرف سے بشارت ❷ خیالی باتیں ❸ شیطان کا خوفزدہ کرنا... (ابن ماجہ صفحہ: ۲۷۹)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: بعض وہ ہوتے ہیں جو شیاطین کی جانب سے خوف کنندہ ہوتے ہیں تاکہ وہ انسان کو رنجیدہ کریں... بعض وہ ہوتے ہیں جن کو انسان بیداری میں خیال کرتا ہے اور سوچتا ہے اور بعض وہ ہیں جو نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں (یعنی سچا خواب جو خدا کی جانب سے ہے)... (ابن ماجہ صفحہ ۲۷۹)

فائدہ:...... بسا اوقات انسان بیداری میں جو کرتا اور سوچتا ہے اس کے ذہن میں رہتا ہے... وہ بھی خواب میں آجاتا ہے اس کی کوئی تعبیر نہیں... وہ خیال کی ایک تصویر ہے... لہٰذا تعبیر کے وقت اس کا خیال ضروری ہے کہ وہ خواب کی کس قسم سے متعلق ہے صرف ایک قسم کے خواب کی کچھ تعبیر ہو سکتی ہے یہ وہی ہے جسے مبشرات کہا گیا ہے... "لَهُمُ الْبُشْرٰی" سے قرآن میں اسی کی جانب اشارہ ہے... یہی نبوت کا چھیالیسواں جز ہے...

فائدہ:...... حافظ ابن حجر نے بیان کیا ہے کہ خواب کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں: حدیث پاک میں تین قسمیں جو مذکور ہیں یہ حصر کے لیے نہیں ہے... اس کے علاوہ اور بھی خواب کی قسمیں ہیں... مثلاً بیداری کی باتیں بعینہ خواب میں دیکھنا جیسے کسی کی عادت ہے فلاں وقت کھانے کی... چنانچہ اسی وقت کھانے کو وہ خواب میں دیکھ رہا ہے... (فتح الباری جلد ۱۲ حصہ ۴۰۸)

خواب کی ایک قسم اضغاث بھی ہے جسے خوابہائے پریشان بھی کہا جاتا ہے... (صفحہ ۴۰۸) اِدھر اُدھر کا دیکھنا اس کا تعلق بھی خیالی اُمور سے ہوتا ہے اس کی بھی کوئی تعبیر نہیں...

شیطانی خواب

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے خواب اللہ کی جانب سے ہوتے ہیں اور برے (ڈراونے پریشان کن

www.besturdubooks.net

خواب) شیطان کی جانب سے ہوتے ہیں...

فائدہ:...... شیطان پریشان کرنے کے لیے اور وہم میں مبتلا کرنے کے لیے ڈراؤنے خواب دکھاتا ہے...

ناپسندیدہ خواب کسی سے بیان نہ کرو

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کوئی پسندیدہ خواب دیکھو تو اپنے دوستوں کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرو اور جب ناپسندیدہ خواب دیکھو تو کسی سے بیان نہ کرو اس سے کوئی ضرر نہ ہوگا... (مختصر البخاری، جلد ۲ صفحہ ۱۰۴۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ناپسندیدہ خواب دیکھو تو شیطان کی جانب سے ہے... اس کی برائی سے پناہ مانگو اور اسے کسی سے بیان نہ کرو تو نقصان نہ ہوگا... (مختصر البخاری، جلد ۲، صفحہ ۱۰۴۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میرا سر کٹ گیا ہے... آپ مسکرانے لگے اور فرمایا: جب تمہارے ساتھ خواب میں شیطان کھیلے تو کسی سے مت بتاؤ... (مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۵)

فائدہ:...... جو خواب ''اضغاث احلام'' ہوتے ہیں یعنی شیطان کی جانب سے پریشان کن ہوتے ہیں، ان کی تعبیر نہیں ہوتی... شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم بذریعہ وحی ہو گیا ہو کہ اس کی کوئی تعبیر نہیں... معبرین ایسے خواب کی تعبیر زوالِ سلطنت یا نعمتوں کے زوال سے دیتے ہیں... (طیبی، مشکوٰۃ، صفحہ ۳۹۵)

خواب کے متعلق اہم وضاحت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں...

ایک خاتون نے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی خدمت میں اپنا ایک خواب لکھ کر بھیجا...

خواب ازطرف خادمہ...... بعد سلام مسنون دست بستہ عرض ہے کہ خادمہ نے

www.besturdubooks.net

آج شب ایک خواب دیکھا ہے یعنی خادمہ نے آج خواب میں حق تعالیٰ شانہ کو دیکھا کہ میرے سامنے تشریف رکھتے ہیں، بس ایک صورت ایسے انسان کی ہے کہ جو نہ زیادہ بوڑھا ہو نہ زیادہ جوان، اور وہ یعنی حق تعالیٰ مجھ سے ارشاد فرماتے ہیں کہ ''تم جنت میں نہ جاؤ گی'' پس خادمہ کو ایسے خواب سے تو بہت خوشی ہوئی کہ حق تعالیٰ شانہ کی زیارت ہوئی، مگر اس ارشاد کو سن کر آج مجھ کو سخت وحشت ہے اور دل گھبرا رہا ہے اور روئی بھی ہوں اور کسی کام میں جی نہیں لگتا کہ نہ معلوم اس ارشاد کا کیا مطلب ہے!

اس خواب کے جواب میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں...

جواب- جو خواب شرع کے موافق نہ ہو اس میں تاویل ہوتی ہے، اور شرع کا قانون ہے کہ ہر مومن جنت میں جائے گا، نیز کسی خاص شخص کی نسبت یہ اعتقاد کہ جنت میں نہ جائے گا، بدوں وحی کے محض خواب پر یہ بھی شرع کے موافق نہیں اس لئے اس خواب کی تاویل یہ ہے ''تم خود نہیں جاؤ گی بلکہ اللہ تعالیٰ لے جائے گا'' واقعی جو جائے گا خود کیا جاتا اللہ ہی لے جائے گا... (ملفوظات حکیم الامت ج ۳۰)

ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کیا کرے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بائیں جانب ہو جائے، اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے، اس کی برائی سے پناہ مانگے... (ابن ماجہ، صفحہ ۲۷۹، سیرۃ، جلد ۷، صفحہ ۴۰۸)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بائیں جانب تھکتھکا دے اور شیطان سے پناہ مانگے... ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ'' پڑھے اور کروٹ بدل لے... (ابو داؤد، صفحہ ۶۰۵)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ابن ماجہ والی روایت میں ہے بائیں جانب تین مرتبہ تھوں تھوں کر دے... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

www.besturdubooks.net

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے خواب خدا کی جانب سے ہوتے ہیں اور برے خواب دیکھے تو شیطان مردوں سے پناہ مانگے یعنی "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" پڑھے اور جس کروٹ پر ہو اُسے بدل لے...(ابن ماجہ (صفحہ ۲۷۹)

خواب سے بیماری

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں ایسا ڈراؤنا خواب دیکھتا ہوں کہ اسے دیکھنے کے بعد بیمار پڑ جاتا ہوں...آپ نے فرمایا: اچھے خواب اللہ کی جانب سے ہوتے ہیں اور برے شیطان کی جانب سے...اگر تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے تو بائیں جانب ۳ مرتبہ تھوک دے اور "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" پڑھے تو اس سے کوئی نقصان نہ ہوگا...(مجمع، جلد ۷، صفحہ ۱۷۶)

فائدہ:......اس سے معلوم ہوا کہ بعض شیطانی خواب ایسے بھی ہوتے ہیں جس سے انسان بیمار پڑ سکتا ہے...

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی ابوسلمہ اور ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بیان کیا وہ خواب دیکھتے تو بیمار پڑ جاتے...(بخاری، جلد ۲، صفحہ ۱۰۴۳)

لہٰذا اگر اس قسم کے خواب کے بعد مذکورہ عمل کر لیا جائے تو ضرر سے حفاظت ہو جاتی ہے...

فائدہ:......امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت میں بیان کیا ہے کہ اگر ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اُٹھ جائے اور نماز پڑھے اور کسی سے بیان نہ کرے...(بخاری، جلد ۲، صفحہ ۱۰۴۳)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے کہ اگر برے خواب دیکھے تو اس کے یہ آداب ہیں:

1. "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" پڑھے...
2. بائیں جانب تھتکھا دے...
3. کسی سے بیان نہ کرے...

www.besturdubooks.net

4 کروٹ بدل لے... 5 اُٹھ کر نماز پڑھ لے...

بعضوں نے ایسے مواقع پر آیت الکرسی بھی پڑھنے کو کہا ہے... (فتح الباری' جلد۱۲' صفحہ ۳۷۰)

علامہ قرطبی نے بیان کیا ہے کہ برے خواب کے بعد نماز پڑھنا سب آداب کو شامل اور جامع ہے... (فتح الباری' صفحہ ۳۷۱) ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ناپسندیدہ خواب کے بعد یہ دُعا منقول ہے' اسے پڑھ لے...

"اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِهٖ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مِنْ شَرِّ رُؤْيَا هٰذِهٖ اَنْ يُّصِيْبَنِيْ فِيْهَا مَآ اَكْرَهُ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ..." (سعید ابن منصور' فتح ۱۲' صفحہ ۳۷۱)

''میں اس خواب کے تکلیف دہ اُمور سے اپنے دینی اور دنیوی معاملات میں پناہ مانگتا ہوں جیسے کہ خدا کے فرشتوں اور اس کے رسول نے پناہ مانگی ہے...''

صبح کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ سچا خواب صبح کے وقت کا ہوتا ہے... (ترمذی' صفحہ ۳۹۷)

فائدہ: حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ سحر کے وقت کے خواب کی تعبیر بہت جلد واقع ہوتی ہے' خاص کر صبح صادق کے وقت کی... دوپہر کے وقت کی بھی خواب کی تعبیر جلد واقع ہوتی ہے... (فتح الباری' جلد۱۲' صفحہ ۳۹۰)

دن اور رات مرد اور عورت کے خواب کا یکساں حکم ہے... (فتح الباری' جلد۱۲' صفحہ ۳۹۲)

یعنی جس طرح مرد کا خواب صحیح اور قابل تعبیر ہوگا... اسی طرح عورت کا بھی ہوگا...

سچ بولنے والے کا خواب سچا ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سچ بولنے والا ہوتا ہے اس کا خواب سچا ہوتا ہے... (ابن ماجہ' صفحہ ۲۸۰)

فائدہ:...... جو آدمی جھوٹ بولتا ہے اس کا خواب بھی جھوٹا ہوتا ہے... اس

Best Urdu Books
www.besturdubooks.net

سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس کا خواب کیسا ہوگا... آج جھوٹ کی بیماری عام ہے کہ بسا اوقات آدمی بلاقصد وارادہ کے بھی جھوٹ بول دیتا ہے جو جتنا سچا ہوگا اس کا خواب اتنا ہی سچا ہوگا... اسی لیے حضرات انبیاء علیہم السلام کا خواب سچا ہوتا ہے... جو لوگ نیکی اور صلاح میں کم ہیں' اکثر ان کا خواب اضغاث احلام ہوتا ہے' بہت کم سچا اور لائق تعبیر ہوتا ہے... (فتح الباری' صفحہ ۳۶۳)

خواب کس سے بیان کرے؟

ابورزین عقیلی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے... تاوقتیکہ نہ بیان کیا جائے' معلق رہتا ہے' اسے اپنے دوست' سمجھدار کے علاوہ کسی سے نہ بیان کرو...

Best Urdu Books

ایک روایت میں ہے کہ خواب کی جب تک تعبیر نہ دی جائے معلق رہتا ہے... جب تعبیر دی جاتی ہے تو واقع ہو جاتا ہے' خواب کو کسی خیر خواہ دوست اور صائب الرائے کے علاوہ کسی سے نہ بیان کرو... (مشکوٰۃ' صفحہ ۳۹۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب کسی عالم یا خیر خواہ کے علاوہ سے بیان مت کرو... (مجمع' جلد ۷' صفحہ ۱۸۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے تو اسے کسی خیر خواہ یا صاحب علم سے بیان کرے... (کنز العمال' جلد ۱۹' صفحہ ۲۶۲)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کے سامنے خواب نہ بیان کرے کہ ناپسندیدہ غلط تعبیر نہ دے دے... بلکہ دیندار کے سامنے اسے پیش کرے اور اسی سے تعبیر لے کہ بسا اوقات جو تعبیر دی جاتی ہے واقع ہو جاتی ہے... مزید یہ بھی خیال رہے کہ ہر خواب قابل تعبیر بھی نہیں کہ خواب کی تعبیر کے لیے پریشان ہو...

www.besturdubooks.net

خواب اپنے خیرخواہ دوست سے بیان کرے

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو اسے اپنے دوست کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرے...

فائدہ: حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست کے علاوہ کسی اور سے اس وجہ سے منع کیا ہے کہ بسا اوقات دوسرا شخص بغض یا حسد کی وجہ سے ناپسندیدہ تعبیر نہ دے دے اور ایسا ہی واقع ہو جائے...(فتح الباری، جلد۱۲، صفحہ۴۳۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث میں منقول ہے کہ ہر شخص سے اپنا خواب نہ بیان کرے بلکہ عالم، خیرخواہ، دوست، ذی عقل، صائب الرائے سے بیان کرے...حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ عالم جہاں تک ممکن ہوگا اچھی تعبیر نکالے گا...خیرخواہ خیر ہی کا رُخ اختیار کرے گا، دوست اگر خیر سمجھے گا تو تعبیر دے گا، اگر کچھ شک ہوگا تو خاموش ہو جائے گا...(فتح الباری، جلد۱۲، صفحہ۳۶۹)

ذکر خواب کے آداب

احادیث پاک سے اچھے خواب کے ذکر کے تین آداب معلوم ہوئے...

❶ الحمدللہ کہے... ❷ اسے ذکر کرے...

❸ اس کی تعبیر کسی عالم خیرخواہ (واقف فن) سے لے...(فتح الباری، جلد۱۲، صفحہ۳۷۰)

تعبیر واقع ہوتی ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ جب تم تعبیر دو تو اچھی تعبیر دو.....خواب کی تعبیر دینے والے کے موافق واقع ہوتی ہے...(فتح الباری، جلد۱۲، صفحہ۴۳۲)

تعبیر کے اُصول

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلاسوچے سمجھے اور اُصول تعبیر سے

www.besturdubooks.net

واقفیت کے بغیر تعبیر نہیں دینا چاہیے چونکہ تعبیر کا دینا ایک لطیف فن ہے جو شخص عالم ربانی، متقی، پرہیز گار، علوم اسلام سے واقف عالم امثال کے نکات واسرار کا عالم ہوگا وہی شخص اچھی تعبیر دے سکتا ہے... خصائل نبوی میں ہے: خواب کی تعبیروں کو دیکھنا چاہیے... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تابعین سے بکثرت خوابوں کی تعبیر نقل کی گئی ہے... فن تعبیر کے علماء نے لکھا ہے کہ تعبیر دینے والے شخص کے لیے ضروری ہے کہ سمجھدار، متقی، پرہیز گار، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واقف ہو... (فتح الباری، جلد۱۲، صفحہ ۳۹۲)

خواب اور تعبیر

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں... فرمایا! کہ مجھ کو تعبیر خواب سے بالکل مناسبت نہیں نیز اس لئے دل چسپی بھی نہیں کہ خواب واقعات کا اثر ہے نہ یہ کہ واقعات خواب کا اثر ہوں... خواب حقیقت میں ایک قسم کی حکایت ہے جو محکی عنہ کو چاہتی ہے خواب کی مثال مجاذیب کی پیشین گویاں ہیں کہ واقعات کی خبر ہوتی ہے واقعات ان کا اثر نہیں ہوتے... البتہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو بہت مناسبت تھی لیکن اگر اول وہلہ میں ذہن منتقل نہ ہوا تو تکلف نہ فرماتے تھے اور یہی معمول درسیات میں بھی تھا... خود فرمایا کرتے تھے کہ کتاب کا مقام اگر اول وہلہ میں سمجھ میں آجائے تو آجائے ورنہ میں مایوس ہوجاتا ہوں اور ایسے موقع پر بہت مرتبہ اثناء درس فرمادیتے تھے کہ بھائی اس مقام میں شرح صدر نہیں ہوا... بعض مرتبہ تو ماتحت مدرسین سے ان کے حلقہ درس میں تشریف لے جا کر دریافت فرمالیا کرتے تھے کہ یہ مقام سمجھ میں نہیں آیا... اس کی تقریر کردیجئے جو مطلب وہ مدرس بتاتے اس کو آ کر نقل فرمادیتے تھے کہ فلاں صاحب نے اس کا یہ مطلب بیان فرمایا ہے...

اللہ اکبر! کیا ٹھکانہ ہے اس بے نفسی کا... آج تو کوئی کر کے دکھلائے بڑے بڑے

www.besturdubooks.net

دعویدار موجود ہیں...اسی طرح حضرت مولانا کو باوجودیکہ فن تعبیر سے بہت مناسبت تھی لیکن اس پر بھی بعض مرتبہ صاف عذر فرمادیتے تھے کہ سمجھ میں نہیں آیا...گزشتہ علماء میں تعبیر سے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بہت زیادہ مناسبت تھی اور حضرت ابن سیرین تابعی ہیں وہ اس میں بہت زیادہ کمال رکھتے تھے...بعض کو فن تعبیر سے فطری مناسبت ہوتی ہے اس میں بزرگی شرط نہیں حتیٰ کہ اسلام بھی شرط نہیں...

چنانچہ علماء نے ابوجہل کو بھی معبرین کی فہرست میں شمار کیا ہے...فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے اپنا خواب بیان کیا کہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ میں جبریل عم کی زبان پر نماز پڑھ رہا ہوں فوراً فرمایا کہ تمہاری جانماز کے نیچے معلوم ہوتا ہے قرآن شریف کی کوئی آیت پڑی ہوئی ہے...قرآن شریف لسان جبریل ہے...

Best Urdu Books

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میری گود میں ایک بہت وزنی لڑکی ہے اور میں ثقل کی وجہ سے اس کو کہیں رکھنا چاہتا ہوں ایک کتیا نظر آئی اس کا پیٹ چاک کر کے اس لڑکی کو اس میں رکھ دیا...وہ کتیا میرے ساتھ ہولی چونکہ میری لڑکی اس کے پاس ہے میں بار بار اس کو مڑ مڑ کر دیکھتا ہوں...اور یہ اندیشہ ہے کہ یہ کہیں چل نہ دے تھوڑی ہی دور چلا تھا وہ کتیا غائب ہوگئی...مولانا نے فرمایا کہ میری سمجھ میں تعبیر نہیں آتی...پھر دوسرے وقت آنا اگر سمجھ میں آگئی بیان کر دوں گا...وہ شخص دوسرے وقت آیا کہ نماز میں قلب پر تعبیر وارد ہوئی کہ تم کو شہوت کا تقاضہ ہوا ہے تم نے کسی بازاری عورت سے منہ کالا کیا اس کو لڑکی کا حمل ٹھہرا لڑکی پیدا ہونے سے تم کو اس سے تعلق زائد ہوا پھر اس نے بے وفائی کی... سبحان اللہ! ان حضرات کے کیسے علوم تھے اب سن کر تو تعبیر کی مناسبت سمجھ میں آتی ہے لیکن ابتداء تو شاید ہی ہے کہ ذہن کی رسائی وہاں تک ہوتی...(ملفوظات حکیم الامت ج ۱)

دانت گرنے کی تعبیریں

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں...مولوی

www.besturdubooks.net

عبدالمجید صاحب نے عرض کیا کہ میں اکثر خواب میں دیکھتا ہوں کہ میرے تمام دانت داڑھ نکل کر گر پڑے' فرمایا ہمارے حضرت مولانا محمد یعقوب فرمایا کرتے تھے کہ دانت سخت چیز ہے اس سے سختی دور ہونا ہے ایک اور بھی اس کی تعبیر ہو سکتی ہے کہا کرتے ہیں کہ دندان آز تیز ہو گیا پس اس خواب سے مراد ہے کہ حرص جاتی رہی... ایک اور تعبیر ہے جو بعض دانتوں کے ساتھ خاص ہے یعنی سامنے کے دانتوں کے ساتھ... پس اس سے مراد نمائش اور ریاء کی اصلاح ہے کیونکہ یہ سامنے کے دانت زینت اور نمائش ہی کے لیے ہوتے ہیں... خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ سامنے کے دانت حضرت مخارج کی ادا کے لیے بھی تو ہو سکتے ہیں... فرمایا کہ مخارج تو مسوڑھوں سے بھی ادا ہو سکتے ہیں... چنانچہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے دانت نہ رہے تھے مگر قرآن شریف پڑھنے کے وقت یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ حضرت کے دانت نہیں ہیں... احقر جامع نے دریافت کیا کہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی عمر کیا تھی؟ فرمایا تقریباً اسی سال کی تھی... ایک صاحب نے حضرت گنگوہی سے عرض کیا تھا کہ حضرت دانت بنوا لیجئے' فرمایا کیا ہوگا دانت بنوا کر پھر بوٹیاں چبانی پڑیں گی' اب تو دانت نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو رحم آتا ہے' نرم نرم حلوا کھانے کو ملتا ہے' حضرت بڑے ہی ظریف تھے... (ملفوظات حکیم الامت ج ۲)

دربارِ نبوت کی چند تعبیریں

دودھ پینے کی تعبیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب بیان کیا کہ میرے سامنے دودھ لایا گیا' میں نے اسے پیا (اور پی کر اس قدر سیراب ہوا) کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی سیرابی ناخن سے نکل رہی ہے... پھر باقی ماندہ عمر کو دے دیا... لوگوں نے پوچھا' آپ نے کیا تعبیر دی؟ آپ نے فرمایا: علم سے... (بخاری' جلد ۲' صفحہ ۱۰۳۷)

www.besturdubooks.net

فائدہ:...... حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ دودھ کی تعبیر قرآن' سنت' علم سے ہوتی ہے... (فتح الباری' جلد ۱۲' صفحہ ۳۹۳)

لہٰذا جس نے جتنا دودھ پیتا دیکھا' اسی قدر وہ علم سے مستفیض ہوگا... بکری کا دودھ کمالِ صحت' خوشی کی طرف اشارہ ہے' گائے کا دودھ ملک کی خوشحالی کی طرف اشارہ ہے... البتہ درندوں کا دودھ دیکھنا اچھا نہیں ہے... (فتح الباری' جلد ۱۲' صفحہ ۳۹۳)

پھونک مار کر اُڑانے کی تعبیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں سو رہا تھا' دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے کنگن رکھ دیئے گئے ہیں جو مجھے بڑے گراں گزرے اور مجھے رنج میں ڈال دیا... خواب ہی میں کہا گیا کہ میں اسے پھونکوں... چنانچہ میں نے پھونک ماری (تو دونوں اُڑ گئے) میں نے اس کی تعبیر دی کہ دو جھوٹے مدعی نبوت ظاہر ہوں گے... ایک اسود عنسی جسے فیروز نے یمن میں مار ڈالا اور دوسرا مسیلمہ کذاب جسے عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واصل جہنم کیا... (بخاری' جلد ۲' صفحہ ۱۰۴۱)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا کہ جس نے دیکھا کہ وہ اُڑ رہا ہے' اگر آسمان کی طرف ہو اور بلا کسی سیڑھی وغیرہ کے ہو تو ضرر کی طرف اشارہ ہے... اگر دیکھا کہ آسمان میں اُڑا اور غائب ہوگیا تو موت کی طرف اشارہ ہے... اگر لوٹ آیا تو مرض سے صحت کی طرف اشارہ ہے... اگر چوڑائی میں اُڑ رہا ہے تو سفر کی طرف اشارہ ہے... (فتح الباری' جلد ۱۲' صفحہ ۴۳۰)

شہد اور گھی کی تعبیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے خواب دیکھا کہ ان کی دو انگلیوں میں سے ایک انگلی میں شہد اور دوسری انگلی میں گھی ہے' دونوں کو

www.besturdubooks.net

چاٹ رہے ہیں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعبیر دیتے ہوئے فرمایا: اگر تم زندہ رہے تو دو کتابیں یعنی تورات اور قرآن پڑھو گے یعنی اُس کے عالم ہو گے... چنانچہ دونوں کے عالم ہوئے... (ابویعلیٰ' سیرۃ' جلد۷' صفحہ ۴۱۰)

فائدہ:...... شہد اور گھی کی تعبیر علم اور بھلائی سے ہوتی ہے...

سر کٹنے کی تعبیر

ابومجلز کہتے ہیں کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں خواب دیکھتا ہوں کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: جب تمہارا سر کاٹ دیا گیا تو تم کس آنکھ سے دیکھ رہے تھے... ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ اُن کا انتقال ہو گیا... سر کٹنے کی تاویل ان کی وفات سے دی اور دیکھنے کی تعبیر اتباع سنت سے... (سیرۃ' جلد۷' صفحہ ۴۱۷)

Best Urdu Books

خواب گویا حقیقت

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر سجدہ کیا' انہوں نے اس کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے اور انہوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا... (مجمع الزوائد' جلد۱' صفحہ ۱۸۲)

فائدہ:...... خواب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیقت میں پیش کر دیا جس سے خواب سچا ہونا واضح ہو گیا... ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث پاک سے یہ اُصول مستنبط کیا ہے' خواب میں کوئی نیک کام کرتا دیکھے تو بیداری میں کر لینا مستحب ہے... (مرقات' جلد۴' صفحہ ۵۵۰)

سفید لباس کی تعبیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

www.besturdubooks.net

سے ورقہ بن نوفل کے بارے میں معلوم کیا گیا... حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ انہوں نے تو آپ کی تصدیق کی تھی لیکن ظہورِ نبوت سے قبل ان کا وصال ہوگیا... آپ نے فرمایا کہ خواب میں دکھائے گئے تو ان پر سفید لباس تھے اگر وہ دوزخی ہوتے تو ان کا لباس اس کے علاوہ ہوتا... (مشکوٰۃ، صفحہ ۳۹۶)

سفید کپڑے میں ملبوس ہونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ناجی میں شمار فرمایا.... اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو سفید کپڑوں میں ملبوس دیکھا جائے تو یہ نجات یافتہ کی علامت ہے...

اعضاء و جوارح کی تعبیر

حضرت اُم الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ میں اپنے گھر میں آپ کے اعضاء میں سے کوئی عضو دیکھتی ہوں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اچھا خواب دیکھا، فاطمہ کی اولاد کو تم دودھ پلاؤ گی...'' (ابن ماجہ، صفحہ ۲۸۰)

عضو سے اشارہ اولاد کی طرف ہے اور گھر میں دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے گھر میں اس کا رہنا ہوگا... ظاہر ہے کہ بچہ کا رہنا پرورش اور دودھ پلانے کے لیے ہی ہوسکتا ہے...

چند خوابوں کی تعبیریں

حافظ ابن حجر عسقلانی نے شرح بخاری میں احادیث سے ماخوذ چند تعبیریں بیان کی ہیں... ان میں سے ہم چند تعبیریں نقل کرتے ہیں: ❶ خواب میں محل کا دیکھنا، دیندار دیکھے تو عمل صالح کی طرف اشارہ ہے، غیر دیندار دیکھے تو قید اور تنگی کی طرف اشارہ ہے اور محل میں داخل ہونا شادی کی طرف اشارہ ہے... (فتح الباری، جلد ۱۲، صفحہ ۴۱۶)

❷ خواب میں وضو کرتے ہوئے دیکھنا کسی اہم کام کے ہونے کی طرف اشارہ

www.besturdubooks.net

ہے...اگر وضو مکمل کیا ہے تو اس کی تکمیل اور اگر ادھورا چھوڑا ہے تو اس کے ناقص ہونے کی طرف اشارہ ہے...(فتح الباری' جلد۱۲' صفحہ ۴۱۷)

❸ خواب میں کعبہ کا طواف' حج اور نکاح کی طرف اشارہ ہے (فتح الباری' جلد۱۲' صفحہ ۴۱۷)

❹ پیالہ کا دیکھنا عورت یا عورت کی جانب سے مال ملنے کی طرف اشارہ ہے...(فتح الباری' جلد۱۲' صفحہ ۴۲۰)

❺ جس نے خواب میں کوئی بڑی تلوار دیکھی' اندیشہ ہے کہ کسی فتنہ میں پڑے گا' تلوار پانے سے اشارہ ہے حکومت یا ولایت یا اونچی ملازمت کی طرف...تلوار کو میان میں کر لینا اشارہ ہے شادی کی طرف...(فتح الباری' جلد۱۲' صفحہ ۴۲۷)

❻ خواب میں قمیص پہنتے دیکھنا دین کی جانب اشارہ ہے' جس قدر لمبی قمیص اور بڑی دیکھے گا اسی قدر دین اور عمل صالح کی زیادتی کی جانب اشارہ ہوگا...(فتح الباری' جلد۱۲' صفحہ ۳۹۵)

❼ شاداب باغیچے کی تعبیر بھی دین اسلام سے ہے' کبھی ہرے بھرے باغ کی تعبیر علمی کتابوں سے بھی ہوتی تھی...(فتح الباری' جلد۱۲' صفحہ ۳۹۷)

❽ عورتوں کا دیکھنا حصول دنیا اور کبھی وسعت رزق کی جانب اشارہ ہوتا ہے...(فتح الباری' جلد۱۲' صفحہ ۴۰۰)

بسا اوقات عورتوں کا دیکھنا اور اس سے لطف و حظ حاصل کرنا یہ شیطانی خواب ہوتا ہے....اس کی کوئی تعبیر نہیں...جیسا کہ عموماً نئی عمر والوں کو ہوتا ہے...

سچا خواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ سب سے سچا خواب وہ ہوتا ہے جو سحری کے وقت دیکھا جائے نیز آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ اچھا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جزو ہے...

www.besturdubooks.net

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا ہے... کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا... نیز آپ کا ارشاد ہے کہ جس کسی نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا...

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خواب کے نام سے کوئی بات کرتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس نے کوئی خواب نہیں دیکھا تو اسے قیامت کے دن دو جو کے دانوں میں گرہ دینے پر مجبور کیا جائے گا وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکے گا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ ہرگز گرہ نہیں دے سکے گا... (بستان العارفین)

کبھی کافر و فاسق کا خواب بھی سچا ہوتا ہے

یہ بات قرآن وحدیث سے ثابت اور تجربات سے معلوم ہے کہ سچے خواب بعض اوقات فاسق فاجر بلکہ کافر کو بھی آسکتے ہیں... سورۂ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کے جیل کے دو ساتھیوں کے خواب اور ان کا سچا ہونا... اسی طرح بادشاہ مصر کا خواب اور اس کا سچا ہونا قرآن میں مذکور ہے حالانکہ یہ تینوں مسلمان نہ تھے... حدیث میں کسریٰ کا خواب مذکور ہے جو اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق دیکھا تھا وہ خواب صحیح ہوا حالانکہ کسریٰ مسلمان نہ تھا... رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی عاتکہ نے بحالت کفر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سچا خواب دیکھا تھا' نیز کافر بادشاہ بخت نصر کے جس خواب کی تعبیر حضرت دانیال علیہ السلام نے دی تھی وہ خواب سچا تھا...

اس سے معلوم ہوا کہ محض اتنی بات کہ کسی کو کوئی سچا خواب نظر آجائے اور واقعہ اس کے مطابق ہو جائے اس کے نیک صالح بلکہ مسلمان ہونے کی دلیل نہیں

www.besturdubooks.net

ہوسکتی... ہاں یہ صحیح ہے کہ عام عادۃ اللہ یہی ہے کہ سچے اور نیک لوگوں کے خواب عموماً سچے ہوتے ہیں' فساق و فجار کے عموماً حدیث النفس یا تسویل الشیطان کی قسم باطل سے ہوا کرتے ہیں مگر کبھی کبھی...

بہرحال سچے خواب عام اُمت کے لیے حسب تصریح حدیث ایک بشارت یا تنبیہ سے زائد کوئی مقام نہیں رکھتے نہ خود اس کے لیے کسی معاملہ میں حجت ہے نہ دوسروں کے لیے... بعض ناواقف لوگ ایسے خواب دیکھ کر طرح طرح کے وساوس میں مبتلا ہو جاتے ہیں... کوئی ان کو اپنی ولایت کی علامت سمجھنے لگتا ہے کوئی ان سے حاصل ہونے والی باتوں کو شرعی احکام کا درجہ دینے لگتا ہے یہ سب چیزیں بے بنیاد ہیں... خصوصاً جب کہ یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ سچے خوابوں میں بھی بکثرت نفسانی یا شیطانی یا دونوں قسم کے تصورات کی آمیزش کا احتمال ہے...(معارف القرآن جلد ۵ صفحہ ۹)

نیت پر مدار ہے

شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ اور ایک درویش کا انتقال ہوا کسی نے خواب میں دیکھا کہ بادشاہ تو جنت میں ٹہل رہا ہے اور درویش دوزخ میں پڑا ہے... کسی بزرگ سے تعبیر معلوم کی، تو کہا کہ وہ بادشاہ صاحب تخت و تاج تھا مگر درویشی کی تمنا کرتا تھا اور درویشوں کی طرف بڑی حسرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا، اور یہ درویش تھے تو فقیر بے نوا! مگر بادشاہ کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے تھے...

اسی طرح اگر کوئی مسجد میں ہے اور اس کا دل لگا ہوا ہے کہ جلدی نماز ہو اور میں اپنے کام کو جاؤں تو گویا وہ مسجد سے نکل چکا، اور کوئی بازار میں ہے اور اس کا دل مسجد و نماز میں لگا ہوا ہے تو گویا وہ نماز ہی میں ہے یعنی معنی ہے انتظار الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ کے... زہد خانقاہ میں صرف بیٹھنے کا نام نہیں ہے، معلوم نہیں ہم کہاں ہیں اس کا حال تو قیامت میں معلوم ہوگا...

www.besturdubooks.net

"فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" (سورۃ المومنون)

وہاں ادھر کا پلہ بھاری ہوا تو ادھر، اگر ادھر کا پلہ بھاری ہوا تو ادھر...

(ماخوذ از صحبتے با اہل دل' تعمیر حیات صفحہ ۲۱' ۱۰ ستمبر ۲۰۰۱)

جھوٹے خواب بیان کرنیوالوں کے بارے میں وعید

جھوٹا خواب بیان کرنے سے بہت احتراز کرنا چاہئے... حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا قیامت میں اللہ تبارک وتعالیٰ اسے دو جو کے دانے دیں گے اور فرمائیں گے اس میں گانٹھ لگا... (مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ مولانا عاشق الٰہی بلند شہری)

خواب میں مسائل کا جواب

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے کئی ایسے آدمی ملے ہیں جو علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد نہیں تھے مگر ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے ان کی خواب میں ملاقات ہوئی اور انہوں نے کوئی وراثت وغیرہ کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے صحیح جواب بتادیا... (روح کیا ہے)

بے خوابی کا بہترین علاج

طبرانی میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ راتوں کو میری نیند اچاٹ ہوجایا کرتی تھی تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو:

"اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَاَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ الْقَيُّوْمُ يَا حَيُّ ! يَا قَيُّوْمُ ! اَنِمْ عَيْنِيْ وَاهْدِئْ لَيْلِيْ..." میں نے جب اس دعاء کو پڑھا تو نیند نہ آنے کی بیماری بفضل اللہ دور ہوگئی... (تفسیر ابن کثیر ۴/۱۶۸)

معمولی نیکی بھی مغفرت کا سبب بنتی ہے

اللہ تعالیٰ شکور ہے اور شکور کی تعریف مرقاۃ میں یہ ہے کہ "اَلَّذِيْ يُعْطِي الْاَجْرَ الْجَزِيْلَ عَلَى الْاَمْرِ الْقَلِيْلِ" جو قلیل عمل پر عظیم جزاء عطا فرمائے اسکو شکور کہتے ہیں

www.besturdubooks.net

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک شخص کو خواب میں دیکھا گیا... دریافت کیا گیا کہ حق تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا میرا احساب، ہوا پس میں ڈر گیا کہ نیکیوں کا پلہ ہلکا تھا... اچانک اس میں مٹی کی تھیلی آ گری اور وزن نیکیوں کا بڑھ گیا' میں نے عرض کیا کہ یہ تھیلی کہاں سے آ گئی؟ ارشاد ہوا کہ یہ وہ مٹی ہے جو تو نے کسی مسلمان کی قبر میں ڈالی تھی... (کشکول معرفت: صفحہ ۶۰'۶۱)

پریشان خواب دیکھنے پر کیا کرنا چاہیے؟

جب کبھی خدانخواستہ کوئی ناپسندیدہ اور ڈراؤنا خواب دیکھیں تو ہرگز کسی سے بیان نہ کیجئے اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگئے... خدا نے چاہا تو اس کے شر سے محفوظ رہیں گے... حضرت ابوسلمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ناگوار خوابوں کی وجہ سے اکثر بیمار پڑ جایا کرتا تھا... ایک روز میں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شکایت کی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی ''اچھا خواب خدا کی جانب سے ہوتا ہے... اگر تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو اپنے مخلص دوست کے سوا کسی اور سے بیان نہ کرے اور کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو قطعاً کسی کو نہ بتائے بلکہ جاگتے ہی ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' پڑھ کر تین بار بائیں جانب تھتکارے اور کروٹ بدل لے تو وہ خواب کے شر سے محفوظ رہے گا...

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر فجر کی نماز کے بعد پالتی مار کر بیٹھ جاتے اور لوگوں سے فرماتے جس نے جو خواب دیکھا ہو بیان کرو اور خواب سننے سے پہلے یہ فرماتے: خواب کی بھلائی تمہیں نصیب ہو اور اس کی برائی سے تم محفوظ رہو' ہمارے حق میں خیر ہو اور ہمارے دشمنوں کے لیے وبال ہو اور حمد و شکر خدا ہی کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے...

کبھی خواب میں ڈر جائیں یا کبھی پریشان کن خواب دیکھ کر پریشان ہو جائیں تو

www.besturdubooks.net

خوف اور پریشانی دور کرنے کے لیے یہ دُعا پڑھیں اور اپنے ہوشیار بچوں کو بھی یہ دُعا یاد کرائیں... "اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ..."

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب کوئی خواب میں ڈر جاتا یا پریشان ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی پریشانی دور کرنے کے لیے یہ دُعا تلقین فرماتے:

"اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ..." (ابوداؤد ترمذی)

ترجمہ:...... "میں خدا کے کلمات کاملہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب وغصہ سے اس کی سزا سے اس کے بندوں کی برائی سے شیاطین کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں..." (ریاض الصالحین مسلم آداب زندگی ص ۵۰، ۵۱)

روح اور خواب کی وضاحت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے ابوالحسن! کئی مرتبہ آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں موجود ہوتے تھے اور ہم غائب ہوتے تھے اور کبھی ہم موجود ہوتے تھے اور آپ غیر حاضر...تین باتیں میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا آپ کو وہ معلوم ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ تین باتیں کیا ہیں؟

❶ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی کو ایک آدمی سے محبت ہوتی ہے حالانکہ اس نے اس میں کوئی خیر کی بات نہیں دیکھی ہوتی اور ایک آدمی کو ایک آدمی سے دوری ہوتی ہے حالانکہ اس نے اس میں کوئی بری بات دیکھی نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے؟ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں اس کا جواب مجھے معلوم ہے... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسانوں کی روحیں ازل میں

www.besturdubooks.net

ایک جگہ اکٹھی رکھی ہوئی تھیں، وہاں وہ ایک دوسرے کے قریب آ کر آپس میں ملتی تھیں جن میں وہاں آپس میں تعارف ہوگیا ان میں یہاں دُنیا میں اُلفت ہوجاتی ہے اور جن میں وہاں اجنبیت رہی وہ یہاں دُنیا میں ایک دوسرے سے الگ رہتے ہیں ......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک بات کا جواب مل گیا...

❷ دوسری بات یہ ہے کہ آدمی حدیث بیان کرتا ہے کبھی اسے بھول جاتا ہے، کبھی یاد آ جاتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جیسے چاند کا بادل ہوتا ہے ایسے ہی دل کے لیے بھی بادل ہے، چاند خوب چمک رہا ہوتا ہے، بادل اس کے سامنے آ جاتا ہے، تو اندھیرا ہو جاتا ہے اور جب بادل ہٹ جاتا ہے چاند پھر چمکنے لگتا ہے، ایسے ہی آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے وہ بادل اس پر چھا جاتا ہے تو وہ حدیث بھول جاتا ہے اور جب اس سے وہ بادل ہٹ جاتا ہے تو اسے وہ حدیث یاد آ جاتی ہے ......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو باتوں کا جواب مل گیا...

❸ تیسری بات یہ ہے کہ آدمی خواب دیکھتا ہے تو کوئی خواب سچا ہوتا ہے کوئی جھوٹا اس کی کیا وجہ ہے؟......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! اس کا جواب بھی مجھے معلوم ہے... میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو بندہ یا بندی گہری نیند سو جاتا ہے تو اس کی روح کو عرش تک چڑھایا جاتا ہے جو روح عرش پر پہنچ کر جاگتی ہے اس کا خواب تو سچا ہوتا ہے اور جو اس سے پہلے جاگ جاتی ہے اس کا خواب جھوٹا ہوتا ہے... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں ان تین باتوں کی تلاش میں ایک عرصہ سے لگا ہوا تھا، اللہ کا شکر ہے کہ میں نے مرنے سے پہلے ان کو پالیا...(حیاۃ الصحابہ: ۳/۲۴۹)(صحابہ کے 313 واقعات)

خواب میں اذان دینا عزت بھی اور ذلت بھی

امام ابن سیرین کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ خواب

www.besturdubooks.net

کی حالت میں اذان دے رہا ہوں...آپ نے فرمایا' تجھے عزت نصیب ہوگی' کچھ عرصے کے بعد اُس شخص کو عزت ملی...دوسرے شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ اذان دے رہا ہے...ابن سیرین نے فرمایا کہ تجھے ذلت ملے گی...وہ شخص کچھ عرصہ بعد چوری کے جرم میں گرفتار ہوا' اس کے ہاتھ کاٹے گئے...ابن سیرین کے ایک شاگرد نے پوچھا کہ حضرت دونوں نے ایک جیسا خواب دیکھا مگر تعبیر مختلف کیوں ہوئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب پہلے نے اذان دیتے ہوئے دیکھا تو میں نے اُس شخص میں نیکی کے آثار دیکھے تو مجھے قرآن کی یہ آیت سامنے آئی:

"وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ" (سورہ الحج: آیت: ۲۷)

"اور پکار دے لوگوں کو حج کے واسطے" میں نے تعبیر دی کہ اسے عزت ملے گی... جب دوسرے نے خواب سنایا تو اس کے اندر فسق و فجور کے آثار تھے' مجھے قرآن مجید کی یہ آیت سامنے آئی "ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّکُمْ لَسَارِقُوْنَ" (سورۂ یوسف آیت: ۷۰)

"پھر پکارا' پکارنے والے نے' اے قافلہ والو! تم تو البتہ چور ہو..." پس میں نے تعبیر یہ لی کہ اس شخص کو ذلت ملے گی... چنانچہ ایسا ہی ہوا...

تعبیر خواب کا فن

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ علوم دینیہ حاصل کر لینے کے بعد علم رؤیا حاصل کرنے میں کچھ حرج نہیں یہ ایک اچھا علم ہے...خود اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کیلئے اس علم کو بطور احسان ذکر فرمایا ہے ارشاد ربانی ہے:

وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ

(اور ہم نے اسی طرح یوسف کو اس سرزمین میں خوب قوت دی اور تا کہ ہم ان کو خوابوں کی تعبیر بتلادیں)....

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمہیں لازم ہے کہ دینی علوم

www.besturdubooks.net

میں مہارت اور عربیت اور خوابوں کی تعبیر میں خصوصی ذوق حاصل کرو....اور تعبیر رؤیا کا علم اگر علم فقہ میں حائل اور مانع بنتا ہے تو علم فقہ میں مشغول ہونا افضل ہے کیونکہ اس میں احکام الٰہیہ کی معرفت ہے اور علم رؤیا فال کی حیثیت رکھتا ہے....

کہتے ہیں کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے کسی نے سوال کیا خواب کے متعلق تو فرمایا کہ پہلے بیداری کے مسائل سے فراغت ہو جائے پھر خواب کے امور میں مشغول ہونگے....

محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے متعلق لوگوں کی یہ بات پہنچی کہ وہ خواب کی تعبیر تو بتا دیتے ہیں مگر کسی مسئلہ میں فتویٰ نہیں دیتے اس پر انہوں نے تعبیر بتانا بھی چھوڑ دیا مگر کچھ عرصہ بعد پھر تعبیر بتانے لگے اور فرمایا کہ تعبیر تو ایک ظن غالب کا درجہ ہے جس کسی کے خواب کے متعلق اچھا گمان قائم ہو جاتا ہے بیان کر دیتا ہوں....

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سب سے زیادہ خواب سچا اس کا ہوتا ہے جو گفتگو میں زیادہ سچا ہوتا ہے....ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خواب کی تعبیر نکالنا ایک فال کا درجہ رکھتا ہے جس کو چھوڑ دینا کوئی نقصان نہیں دیتا....(بستان العارفین)

صدقہ مُردوں تک پہنچتا ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ سمرقند میں ایک آدمی تھا وہ بیمار ہو گیا...اس نے نذر مانی اگر اللہ تعالیٰ اس کو شفا دے تو وہ جمعہ کے دن کے اپنے تمام کاموں کو اپنے ماں باپ کے واسطے صدقہ کرے گا... چنانچہ وہ مدت دراز تک زندہ رہا اور ایسا ہی کرتا رہا... حسب اتفاق ایک جمعہ کو وہ تمام دن پھرا لیکن اس کو کوئی چیز ایسی نہیں ملی کہ صدقہ کرے اس نے کسی عالم سے فتویٰ پوچھا عالم نے اس سے کہا کہ گھر سے نکلو اور تربوز کا چھلکا تلاش کرو پھر اس کو پانی سے دھوؤ اور جس راستہ سے گاؤں والے آتے جاتے ہیں اس چھلکے کو ان کے گدھوں کے سامنے ڈال دو اور اس کا ثواب اپنے ماں باپ کو بخشو پس تم نذر سے

www.besturdubooks.net

بری الذمہ ہو جاؤ گے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا...اس کے بعد اس نے شب شنبہ کو اپنے والدین کو خواب میں دیکھا انہوں نے معانقہ کیا اور کہا کہ اے ہمارے لڑکے نیکی کے جتنے طریقے تھے تم نے ہمارے ساتھ ان سب کو برتا یہاں تک کہ تم نے ہم کو تربوز بھی کھلایا...ہم اس کی خواہش رکھتے تھے خدا تم سے راضی ہوا...امیر خراسان نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا تو اس سے کہا کہ اے امیر باپ نے اس سے کہا کہ امیر نہ کہو اس لئے کہ امارت تو جاتی رہی اب تو میں فقیر ہوں...پس اے میرے پیارے بیٹے جب تم گوشت کھاؤ تو اس میں سے ہم کو بھی کھلاؤ اس کی صورت یہ ہے کہ گوشت کو بلیوں اور کتوں کے سامنے ڈال دیا کرو اور اس کا ثواب ہمارے واسطے بخشو...کیونکہ میں اس کی خواہش رکھتا ہوں...

بُرے خواب سے غمگین نہ ہوں

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ برے خواب سے بھی غمگین نہ ہونا چاہئے...خواب کے اندر یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ کسی بیداری کی حالت کی دلیل تو نہیں؟....اگر حالات بیداری کی دلیل ہو تو واقعی قابل افسوس ہے.... ورنہ خواب ایسی کوئی شے نہیں...(ملفوظات حکیم الامت)

مغفرت کا سامان

ابن ابی سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا....میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی....

میں نے پوچھا، کس عمل پر؟ انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث شریف میں، میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف لکھا کرتا تھا....(فضائل درُود شریف ۱۰۱)

اپنے اعمال کی حفاظت

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں...میں اپنے

www.besturdubooks.net

بارے میں کہتا ہوں.... میرا معاملہ تو اس سلسلے میں ٹھوس ہے... معلوم میرے دل پر کیا کیفیت ہے... ہزار بشارتیں آپ سنا جائیں.. خواب سنائیں... مگر مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا... ایک صاحب نے مجھے اپنا خواب بیان کیا کہ میں نے آپ کو نہایت اچھے... عمدہ سفید لباس میں دیکھا اور یہ دیکھا کہ آپ امامت کرا رہے ہیں... میں نے (جواباً) کہا کہ آپ کو مبارک ہو... کیونکہ یہ میری چیز نہیں ہے... یہ آپ کا دیکھنا ہے میرا نہیں... میرے ساتھ تو میرا عمل ہے چاہے وہ ناقص کیوں نہ ہو... اپنے عمل کو دیکھوں کہ لوگوں کی بشارتوں کو دیکھوں... (ارشادات عارفی)

خواب کی تین قسمیں

خواب تین قسم کے ہوتے ہیں ❶ بعض خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں... ❷ بعض شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں...

❸ اور بعض نفس کے خیالات و اوہام ہوتے ہیں... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "**الرؤیا ثلاث: فالرؤیا الحسنة بشری من الله، والرؤیا تحزین من الشیطان، والرؤیا مما یحدث به الانسان نفسه، فاذا رای احدکم ما یکرهه فلا یحدث به ولیقم ولیصل**" (جزء من حدیث رواہ البخاری فی کتاب التعبیر، باب (۲۶) القید فی المنام، حدیث رقم (۷۰۱۷) ۱۲/۴۰۴...۴۰۵ و مسلم فی کتاب الرؤیا فی فاتحته، حدیث رقم (۲۲۶۳) ۴/۱۷۷۳ و ابوداؤد فی کتاب الادب، باب (۸۸) ماجاء فی الرؤیا، حدیث رقم (۵۰۱۹) ۴/۳۰۴...۳۰۵، والترمذی فی کتاب الرؤیا، باب ان الرؤیا جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة، حدیث رقم (۲۲۷۰) ۴/۵۳۲)

ترجمہ:...... "خواب تین قسم کے ہیں... پس اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہیں اور جو خواب غم زدہ کرتے ہیں وہ شیطان کی طرف سے ہیں اور خواب ایسے ہیں جو انسان کے نفس سے پیدا ہوتے ہیں... لہٰذا تم میں سے جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اسے بیان نہ کرے اُٹھے اور نماز پڑھے..."

www.besturdubooks.net

اچھے اور برے خواب

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''الرؤیا الصالحة من اللّٰه، والحلم من الشیطان، فاذا حلم احدکم حلمًا یخافه فلیبصق عن شماله ثلاث مرات، ولیتعوذ باللّٰه من الشیطان فانها لاتضره'' (رواہ البخاری فی کتاب التعبیر)

ترجمہ:...... ''اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور منتشر خیالات شیطان کی طرف سے... جب تم میں سے کسی کو کوئی ایسا خیال (نیند میں) آئے جو اسے خوفزدہ کردے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اور شیطان سے اللہ کی پناہ پکڑے تو وہ گندہ خواب اسے نقصان نہیں دے گا...

خواب دیکھے تو کیا کرے

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''الرؤیا الصالحة من اللّٰه، فاذا رای احدکم ما یحب فلیحمدللّٰه، ولا یحدث بها الامن یحب، واذا رای ما یکرهه فلیتفل عن یساره ثلاثًا ولیتعوذ باللّٰه من شرها، ولا یحدث بها احدًا فانها لاتضره''

ترجمہ:...... ''اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں... پس جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرے اور وہ خواب کسی کو بیان نہ کرے مگر اس سے جس سے محبت رکھتا ہو اور جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے (یعنی اعوذ باللہ پڑھے) اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے تو وہ اسے نقصان نہیں دے گا...''

صالح خواب کی متعدد صورتیں

الہامی خواب: اچھے خوابوں کی پھر کئی اقسام ہیں... بعض تو بندے کے دل میں

www.besturdubooks.net

اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام کے ذریعہ نظر آتے ہیں... گویا کہ یہ خواب، دراصل بندہ سے اللہ تعالیٰ کی گفتگو ہوتی ہے جو وہ اپنے بندے سے اس کی نیند کی حالت میں فرماتا ہے... یہ الہامی خواب ہوا...

تمثیلی خواب: دوسری قسم یہ ہے کہ خوابوں کا فرشتہ جسے اللہ تعالیٰ نے خوابوں پر مقرر کیا ہوا ہے وہ بندے کو نیند کی حالت میں کسی واقعہ کی تمثیل دکھا دیتا ہے جو اس طرح ہوگا یہ تمثیلی خواب ہوا...

روح کی روح سے ملاقات: تیسری صورت یہ ہے سونے والے کی روح اپنے کسی فوت شدہ عزیز، دوست وغیرہ کی روح سے جا کر ملتی ہے اور وہ روح پھر اسے مختلف خبریں دیتی ہے...

روح کی بارگاہ الٰہی میں حاضری: چوتھی صورت یہ ہے کہ سونے والے کی روح اوپر چڑھتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض معروض پیش کرتی ہے...

جنت کا مشاہدہ: پانچویں صورت یہ ہے کہ سوئے ہوئے آدمی کی روح جنت میں جا کر وہاں کے حالات ومناظرہ کا مشاہدہ کرتی ہے...

مشیر کسریٰ موبذان کا بعث نبوی علیہ السلام کے سلسلہ میں خواب

حافظ ابوبکر محمد بن جعفر بن سہل الخرائطی اپنی کتاب ''ہواتف الجان'' میں حسب دستور مختلف حوالوں سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ولادت کسریٰ کے ایوان میں سخت زلزلہ آیا اور اس کے ایوان کے چودہ کنگرے (گنبد ٹوٹ کر) گر پڑے... نیز اس کے ایوان کے آتش کدے (اگن گھر) کی آگ یکا یک بجھ گئی بلکہ سارے فارس کے تمام آتش کدوں کی آگ بجھ گئی جب کہ ایک ہزار سال سے اس وقت تک کبھی بھی ایسا نہیں ہوا تھا... اس کے علاوہ بحیرہ سادہ بھی جوش کھا کر اُبلنے لگا... کسریٰ نے یہ دیکھ کر اپنے مشیر موبذان کو طلب کیا اور اس کو یہ واقعہ سنا کر اس کے بارے میں اس کی رائے معلوم کی...

www.besturdubooks.net

موبذان بولا کہ اس نے اس کے علاوہ گزشتہ شب ایک خواب دیکھا جس میں اس نے دیکھا کہ عرب کی طرف سے انسانوں کے غول کے غول اونٹوں پر سوار فارس کی طرف اُمڈے چلے آرہے ہیں...انہوں نے دریائے دجلہ بھی عبور کرلیا ہے...کسریٰ نے موبذان کا یہ خواب سن کر اُس سے پوچھا کہ اس خواب کی کیا تعبیر ہوسکتی ہے؟

موبذان نے جواب دیا اس کی تعبیر کسی عالم سے پوچھنی چاہیے چنانچہ کسریٰ نے یمن میں اپنے نائب السلطنت نعمان بن منذر کو لکھا کہ وہ فوراً اس کی خدمت میں حاضر ہو اور اپنے ساتھ کسی ایسے شخص کو لائے جو بڑا عالم ہو اور کسریٰ اس سے جو سوال کرے اس کا جواب دے سکے...

کسریٰ یہ شاہی فرمان ملتے ہی نعمان بن منذر کسریٰ کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور اپنے ساتھ کسریٰ کے حسب الحکم عبدالمسیح بن عمرو بن حیان بن نفیلہ غسانی کو لایا...کسریٰ نے عبدالمسیح کو تمام واقعہ اور موبذان کا خواب سنا کر اس سے اس کی تعبیر پوچھی وہ بولا کہ اس خواب کے بارے میں اگر حضور مجھے حکم دیں تو میں خیال ظاہر کرسکتا ہوں لیکن میری گزارش یہ ہے کہ اس کے بارے میں میرے ماموں سطیح سے جو شام میں قیصر روم کی طرف سے اس کا نائب السلطنت ہے دریافت کیا جائے کیونکہ وہ مجھ سے بہتر اس کے بارے میں بتا سکتا ہے...

کسریٰ کو عبدالمسیح کی یہ بات پسند آئی اور اس نے اپنے کچھ آدمی اس کے ساتھ کر کے اسے اس کے ماموں سطیح کے پاس دریافت حال کے لیے بھیج دیا...عبدالمسیح نے دمشق پہنچ کر سطیح کو سارا واقعہ سنایا اور اس سے کہا کہ فارس کے بادشاہ کسریٰ کی خواہش ہے کہ وہ اس کے بارے میں اظہارِ خیال کرے جس وقت عبدالمسیح اپنے ماموں سطیح کے پاس شام پہنچا تھا وہ اس وقت اپنی زریں مسند پر بڑی تمکنت سے بیٹھا تھا...عبدالمسیح کی باتیں سن کر اس نے ان کا کچھ جواب نہیں دیا بلکہ کسی سوچ میں غرق ہوگیا...

عبدالمسیح نے اس کے عدم التفات کو دیکھ کر شکایتاً کچھ شعر پڑھے تو سطیح بولا جو

www.besturdubooks.net

کچھ تم نے بیان کیا اگر وہ صحیح ہے اور جو خواب موبذان نے دیکھا ہے وہ اس نے صحیح طور پر بیان کیا ہے تو سمجھ لو کہ ایک دن نہ صرف کسریٰ کے ہاتھ سے ایران کی سلطنت چھن جائے گی بلکہ یہ شام بھی جس پر آج کل میں قیصر روم کی طرف سے حاکم بنا بیٹھا ہوں انہی ناقہ سواروں کے قبضے میں چلا جائے گا جنہیں موبذان نے خواب میں دریائے دجلہ عبور کرتے دیکھا ہے...

پھر جیسا کہ تاریخ کے صفحات میں ثبت ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں مسلمانوں نے فارس فتح کر لیا... کہتے ہیں کہ سطیح نصرانی اور کاہن تھا اور اس کا بھانجا عبدالمسیح بھی عیسائی تھا، اس نے جب اپنے ماموں سطیح کا جواب کسریٰ کو فارس واپس آ کر سنایا تو وہ بولا کہ ابھی تو میری اولاد میں چودہ بادشاہ حکومت کریں گے، اس کے بعد جو ہوگا دیکھا جائے گا... حافظ ابوبکر کے علاوہ بیہقی نے بھی اپنے ہاں اس سے ملتی جلتی روایت پیش کی ہے... بہرکیف جیسا کہ تواریخ کی صحیح روایات سے ثابت ہے جب فارس پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا، اس وقت وہاں کا بادشاہ یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں تھا اور اسی کے زمانے میں ایوانِ کسریٰ میں زلزلے اور اُس کے چودہ بُروج گرنے کا واقعہ پیش آیا تھا... اس وقت تک فارس پر یزدگرد کے اسلاف تین ہزار ایک سو چونسٹھ سال حکومت کر چکے تھے جن میں سے فارس کا پہلا بادشاہ کیومرث تھا... (تاریخ ابن کثیر ۳۰۷۵ تا ۵۷۵، ج:۲)

بخت نصر کا خواب اور حضرت دانیال علیہ السلام کی تعبیر

بخت نصر شاہ بابل نے ایک پریشان کن خواب دیکھا اور خواب دیکھ کر بھول گیا... اس سے اور بھی زیادہ حیران اور پریشان ہوا... بادشاہ نے یہ ماجرا دانیال علیہ السلام سے ذکر کیا، دانیال علیہ السلام نے وحی کے ذریعہ وہ خواب بتلایا اور پھر اس کی تعبیر بھی بتلائی...

بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک مورت ہے جو نہایت خوبصورت بھی ہے اور

www.besturdubooks.net

ہیبت ناک بھی ہے اور بادشاہ کے سامنے کھڑی ہے جس کا سر خالص سونے کا ہے اور اس کا سینہ اور بازو چاندی کے ہیں اور اس کا شکم اور رانیں تانبے کی ہیں اور اس کی پنڈلیاں لوہے کی ہیں اور اس کے پاؤں کچھ لوہے اور کچھ مٹی کے ہیں... بادشاہ اس عجیب وغریب مورت کو دیکھ رہا ہے کہ یکا یک ایک پتھر نکلا بغیر اس کے کہ کوئی ہاتھ سے کاٹ کر نکالے خود بخود نکلا اور اس مورت کے پاؤں پر لگا جو لوہے اور مٹی کے تھے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور لوہا اور مٹی اور تانبا چاندی اور سونا (جس سے وہ مورت بنی ہوئی تھی) ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے اور بستانی کھلیان کے بھوسے کے مانند ہو گئے اور ہوا انہیں اُڑا کر لے گئی یہاں تک کہ ان کا پتہ نہ ملا اور وہ پتھر جس نے مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ بن گیا اور تمام زمین کو بھر دیا... (خواب ختم ہوا)

بادشاہ نے یہ خواب دیکھا تھا مگر بھول گیا تھا... حضرت دانیال علیہ السلام کو بذریعہ وحی بتلایا گیا کہ بادشاہ نے یہ خواب دیکھا ہے، دانیال علیہ السلام نے حسب وحی خداوندی خواب بیان کر کے بادشاہ کو اس کی تعبیر بتلائی کہ اس خواب میں یکے بعد دیگرے پانچ سلطنتوں کی طرف اشارہ ہے، سونے کے سر سے بادشاہ بابل مراد ہے اور تیری سلطنت سونے کی مانند ہے اور تیرے بعد ایک اور سلطنت آئے گی جو چاندی کے مانند ہوگی اور تیری سلطنت سے کمتر ہوگی، اس کے بعد ایک تیسری سلطنت آئے گی جو تانبے کی مانند ہوگی... پھر ایک چوتھی سلطنت آئے گی جو لوہے کی مانند مضبوط ہوگی... پھر ایک پانچویں سلطنت آئے گی جس کے پاؤں کچھ لوہے اور کچھ مٹی کے ہوں گے، یعنی اس سلطنت میں کچھ ضعف اور کچھ اضطراب ہوگا، لوہا اور مٹی ملا جلا ہوگا یعنی وہ سلطنت قوت اور ضعف کا مجموعہ ہوگی، کبھی اس میں قوت اور کبھی ضعف... اس پانچویں سلطنت کے زمانے میں یکا یک عالم غیب سے ایک پتھر نمودار ہوگا جو کسی کے ہاتھ سے کاٹ کر نکالا ہوا نہ ہوگا بلکہ منجانب اللہ خود بخود بلا سبب ظاہری کے آسمان سے اُترے گا اور

www.besturdubooks.net

اس آخری سلطنت کے پاؤں پر گرے گا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا تاآنکہ اس کو بستانی کھلیان کے بھوسے کے مانند بنادے گا اور ہوا اس کو اُڑا کر لے جائے گی، یہاں تک کہ اس کا نام ونشان نہ رہے گا اور رفتہ رفتہ وہ پتھر پہاڑ بن کر تمام زمین کو بھر دے گا...

جاننا چاہیے کہ اس تعبیر میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آسمانی بادشاہت کو ایک پتھر سے تشبیہ دی گئی ہے اور یہ بتلایا گیا ہے کہ وہ پتھر بہت جلد پہاڑ کی شکل میں تبدیل ہو جائے گا... یعنی اوّل اوّل وہ چھوٹی سی سلطنت ہوگی اور بعد میں تمام دُنیا پر چھا جائے گی... چنانچہ عہد فاروقی میں قیصر وکسریٰ کی شوکت کا خاتمہ ہوگا اور اس طرح

''هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ'' کا وعدہ پورا اور ''هَلَکَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَهَلَکَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ''

کی تصدیق ہوگئی... آسمانی بادشاہت کا پتھر زمین پر ایسا گرا کہ دُنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں کو پیس کر رکھ دیا اور جو شریعت آپ علیہ السلام پر آسمان سے نازل ہوئی وہ قیامت تک باقی رہے گی... (سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ص:۵۱۹، ۵۲۰، ج:۳)

میں اپنی ماں کا ''خواب'' ہوں

متعدد صحابیوں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک مرتبہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! اپنا حال بیان فرمائیے، فرمایا: ''میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دُعاء اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی ماں کا خواب ہوں، میری ماں نے جب میں پیٹ میں تھا، خواب دیکھا کہ اُن کے بدن سے ایک نور نکلا ہے جس سے شام کے محل روشن ہوگئے...

یہ خالد ابن معدان تابعی (ابن سعد جلد اوّل صفحہ ۹۶ مستدرک حاکم ص:۶۰۰، ج:۲) کی روایت ہے... جو گو ابن سعد میں مرسل ہے مگر مستدرک میں ہے کہ انہوں

www.besturdubooks.net

نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے حضرت عرباض بن ساریہ صحابی کی روایت میں کچھ الفاظ زیادہ ہیں...

انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ میں خدا کا بندہ اور خاتم الانبیاء اس وقت سے ہوں کہ میرا باپ (آدم علیہ السلام) آب و گل میں تھا... میں اس کی تفصیل بتاتا ہوں... میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دُعاء، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور آمنہ کا خواب ہوں اور اسی طرح پیغمبروں کی مائیں خواب دیکھا کرتی ہیں... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت خواب دیکھا کہ ایک نور ہے جس سے شام کے محل روشن ہو گئے... پھر یہ آیت پڑھی:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا (احزاب:۴۵)

''اے پیغمبر! میں نے تجھ کو گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور خدا کے حکم سے خدا کی طرف پکارنے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا...'' (المبشرات)

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

وہ خواب جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو ان کے سچے ہونے کے بارے میں تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح ارشاد موجود ہے... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "من رآنی فی المنام فقد رآنی، فان الشیطان لایتمثل مثلی" (رواہ الترمذی) وابن ماجہ فی کتاب تعبیر الرویا، باب رؤیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث رقم (۳۹۰۰) ۲/۱۲۸۴... واسنادہ قوی)

ترجمہ:...... "جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو یقیناً اس نے مجھے دیکھا کیوں کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا..."

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من رآنی فی المنام فقد رای الحق" (رواہ البخاری فی کتاب التعبیر، باب (۱۰) من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فی المنام حدیث رقم (۶۹۹۶) ۱۲/۳۸۳، ومسلم فی کتاب الرویا، باب (۱) قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم، من رآنی فی المنام فقد رآنی، حدیث رقم (۲۲۶۷) ۴/۱۷۷۶)

ترجمہ:...... "جس نے نیند میں مجھے دیکھا اس نے یقیناً حق سچ دیکھا..."

مؤمن کا خواب سچا ہونے کا زمانہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:.... "اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المؤمن تکذب" (بخاری کتاب التعبیر، مسلم کتاب الرؤیا وداری ص: ۶۸، ج: ۲)......

ترجمہ: "جب زمانہ قریب آ لگے تو نہیں لگتا کہ مؤمن کا خواب جھوٹا ہو..."

www.besturdubooks.net

اس حدیث کے تین مطلب ہو سکتے ہیں... ❶ جب قیامت قریب آنے لگے گی تو مسلمان کا خواب سچا ہوگا کیونکہ قیامت میں سب پوشیدہ چیزیں ظاہر ہوں گی...

❷ جب مؤمن کی آخری عمر ہو تو اس کا خواب سچا ہوتا ہے اس لیے کہ اب وہ عالم آخرت کے قریب ہے اور اس عمر میں دل صاف ہوتا ہے اور دُنیا سے خالی...

❸ بہار کے موسم میں جب رات دن برابر ہوتے ہیں تو اس موسم میں مؤمن کا خواب سچا ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں ہوا نہ سرد ہوتی ہے نہ گرم، حواس صاف و مطمئن رہتے ہیں...

بہرحال خواب بے حیثیت نہیں ہے اگر خدانخواستہ ایسا ہوتا تو پیغمبروں کو بھی خواب نہ آتے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں:

"اول ما بدی به رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم من الوحی الرؤیا الصالحة فی النوم فکان لا یری رؤیا الاجاء ت مثل فلق الصبح ...... الحدیث" (بخاری باب کیف کان بداء الوحی)

ترجمہ:...... "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء نیند میں سچے خوابوں سے ہوئی... بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ صبح کی روشنی کی طرح واضح ہو جاتے تھے..."

کچھ نہ دیکھوں تیری دید کے بعد

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں... ایک عالم حافظ محمد عظیم صاحب پشاور کے تھے عالم تھے اور سنا ہے صاحب نسبت بھی تھے نابینا تھے اور خود قصداً نابینا ہوئے تھے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی دو درخواستیں کیں ایک تو یہ کہ آپ کو دیکھ کر پھر کسی کو نہ دیکھوں اور دوسرے یہ کہ آپ کو

www.besturdubooks.net

ہمیشہ دیکھ لیا کروں چنانچہ جس وقت اٹھے تو نابینا تھے لیکن حضور کی زیارت سے برابر مشرف ہوتے رہتے تھے...(ملفوظات حکیم الامت ج ۱۶)

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں...خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جانا نعمت عظمیٰ ہے اکثر دُرود شریف کی کثرت اور کمال اتباع سنت اور غلبہ محبت سے یہ نصیب ہو جاتی ہے لیکن یہ کوئی کلیہ اور لازمی امر نہیں اس لئے اگر کسی کو نصیب نہ ہو تو مغموم نہیں ہونا چاہیے...اگر کسی کو اتباع سنت...تقویٰ اور گناہوں سے حفاظت حاصل ہے لیکن خواب میں زیارت نہیں ہوئی تو مغموم نہ ہو کہ اس کو مقصود یعنی اتباع حاصل ہے اور اگر کسی کو زیارت ہوگئی لیکن اطاعت و تقویٰ نصیب نہیں تو یہ اس کیلئے کافی نہیں...حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی متبع سنت...متقی اور پرہیزگار خواب میں روزانہ خود کو جہنم میں جلتا ہوا دیکھتا ہے تو یہ خواب اس کیلئے کچھ مضر نہیں اور کوئی غیر متقی فاسق و فاجر کو روزانہ خواب میں زیارت ہوتی ہے تو یہ خواب اس کیلئے کچھ مفید نہیں کیونکہ ان کو کیا مل گیا جنہوں نے بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا لیکن اتباع نہ کی جیسے ابوجہل اور ابولہب...یہ صورۃً قریب تھے معناً دور تھے اور بعضے جنہوں نے آپ کو نہیں دیکھا لیکن اتباع و محبت کی وجہ سے وہ صورۃً دور تھے معناً قریب تھے جیسے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ...بہرحال چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نعمت عظمیٰ اور سعادت ہے...اس لئے نشر الطیب سے چند احادیث، زیارت کی فضیلت کے بارے میں نقل کی جاتی ہیں...

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے مجھ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہوسکتا روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے...

www.besturdubooks.net

فائدہ: اس میں بشارت ہے اس خواب دیکھنے والے کیلئے حسن خاتمہ کی چنانچہ بزرگان دین نے ایسے خواب کی یہی تعبیر دی ہے کہ اس شخص کا خاتمہ بالخیر ہوگا...

میرے شیخ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ پورا قصیدہ بردہ شریف روزانہ تہجد کے وقت پڑھتے تھے...سب زبانی یاد تھا...ساتوں منزل روزانہ پڑھتے تھے ہم لوگوں سے تو ایک منزل بھی نہیں پڑھی جاتی اور ساتوں منزل مناجات مقبول کی روزانہ پڑھتے تھے اور بارہ مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی...ایک مرتبہ تو ایسا دیکھا کہ فرمایا حکیم اختر! میں نے آج خواب میں ایسا دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے لال لال ڈورے بھی نظر آئے...

میں نے خواب ہی میں پوچھا کہ یارسول اللہ! کیا میں نے آپ کو خوب دیکھ لیا تو فرمایا ہاں عبدالغنی تم نے اپنے رسول کو آج خوب دیکھ لیا...کیا کہوں پوری داستان آنکھوں کے سامنے سے گزر گئی...سترہ سال ساتھ رہا...میں سمجھتا تھا کہ میرے شیخ کے انتقال کے بعد صدمہ وغم میں میرا بھی انتقال ہو جائے گا مگر انتقال اللہ کے قبضہ میں ہے جب ان کا حکم ہوگا تب ہوگا انتقال...(حضرت مولانا عبدالحمید صاحب نے کہا ان شاءاللہ ابھی تو بہت دور ہے...آمین...جامع)

فرمایا کہ میرے شیخ کی آواز ایسی پیاری تھی کہ جب تلاوت کرتے تھے تو لگتا تھا کہ ساز بج رہا ہے...حضرت فجر کی نماز پڑھا رہے تھے...ہندوؤں کی بارات رک گئی ...ایسی پیاری آواز آئی کہ بارات آگے نہ بڑھ سکی جب تک نماز ختم نہیں ہوئی تب تک سب ہندو تلاوت سنتے رہے...(مواعظ درد محبت)

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں...

شب جمعہ کو جو مومن دو رکعتیں پڑھے...ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچیس

www.besturdubooks.net

مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے... پھر سلام پھیرنے کے بعد صلی اللہ علی النبی الامی... ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو آئندہ جمعہ آنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ سلم کی خواب میں زیارت کرے گا... (ان شاء اللہ تعالیٰ) (تقریر ترمذی مع شمائل نبوی ص 354)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ

بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شوق ہو وہ جمعہ کی رات، میں دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ آیۃ الکرسی اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سو مرتبہ یہ دُرُود شریف پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ... اگر کوئی شخص چند مرتبہ یہ عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب فرما دیتے ہیں بشرطیکہ شوق اور طلب کامل ہو اور گناہوں سے بھی بچتا ہو... (اصلاحی خطبات جلد ۶ صفحہ ۱۰۴)

۵۱ مرتبہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

حضرت ابوبکر بن محمد بن علی بن جعفر کتانی معروف بہ "چراغ حرم" کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شاگرد کہتے تھے... اس لیے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکثرت خواب میں دیکھا تھا...

حضرت شیخ ابوبکر کتانی کو ایک رات میں ایک مرتبہ اکاون مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی... یہی نہیں.... بلکہ آپ افصح الفصحاء ابلغ البلغاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کیا کرتے تھے اور باقاعدہ جوابات سنتے تھے... (دینی دسترخوان جلد اوّل)

زیارت کے لیے خاص درُود شریف

حضرت رسول نما صاحب خواہشمند حضرات کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

www.besturdubooks.net

زیارت کرادیا کرتے تھے...اس وجہ سے ''رسول نما'' کے معزز لقب سے مشہور ہوئے...

جملہ اوراد وظائف کے علاوہ نہایت پابندی اور توجہ کے ساتھ ایک خاص وقت روزانہ گیارہ سو مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھا کرتے تھے...

اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعِتْرَةٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ (بعض کتب میں بِعَدَدِ كُلِّ شَیْءٍ مَعْلُوْمٍ لَّکَ تحریر ہے)

اوراس کی برکت سے آپ کے اندر یہ وصف پیدا ہوگیا تھا...آپ کی طرف سے اس دُرود شریف کو اسی انداز میں پڑھنے کی عام اجازت ہے... (برکات دُرود شریف)

خواب میں زیارت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں ...ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رائے تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جس حلیہ میں بھی دیکھے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور جو کمی دیکھے وہ اس دیکھنے والے کی کمی ہے...(ملفوظات حکیم الامت ج ۷)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے خواب میں مجھے دیکھا' پس اس نے مجھ ہی کو دیکھا' شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا' تحقیق اس نے مجھے بیداری میں دیکھا (دارمی' کنزالعمال' جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۷)

ابوبکر اصفہانی نے بیان کیا کہ سعد بن قیس نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ جو روحوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر' جسموں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر' قبروں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر دُرود پڑھے گا' وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا قیامت میں

www.besturdubooks.net

مجھے دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اس کی سفارش کروں گا اور جس کی میں سفارش کروں گا وہ میرے حوض سے پانی پئے گا اور اللہ جل شانہ اس کے بدن کو جہنم پر حرام فرمادیں گے...(القول البدیع السخاوی' صفحہ ۴۲' فضائل درود' صفحہ ۵۱)

فائدہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا بڑی مبارک بات ہے... ہر مؤمن بندہ کو اس امر عظیم کا اشتیاق رہتا ہے' کتنے ایسے برگزیدہ بندے جو تمنا لیے اس دُنیا سے رُخصت ہو گئے مگر ان کو یہ دولت میسر نہیں آئی... خیال رہے کہ خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہونا ضرور ایک اچھی اور قابل رشک وتعریف کی بات ہے مگر نہ ہونا دین کے نقص اور خلل کی بات نہیں...

خواب میں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شکل مبارک میں دیکھا ہے جو احادیثِ پاک میں مذکور ہے تو حقیقتاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا' اگر کچھ معمولی فرق کے ساتھ دیکھا ہے تو آپ کا مثل ہے... ایسے خواب کو ''اضغاث'' خوابہائے پریشان میں داخل نہیں کیا جائے گا...(فتح الباری' جلد۱۲' صفحہ ۳۸۶)

اگر ایسی حالت میں دیکھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تھی تو یہ دیکھنے والے کا قصور ہے... مثلاً خلافِ سنت لباس میں دیکھا... علامہ طیبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ جس حالت میں بھی آپ کو دیکھا بشارت خواب کا مستحق ہوگا...(فتح الباری' صفحہ ۳۸۸)

اگر آپ کو خلافِ سنت وخلاف شرع حکم کرتے ہوئے دیکھا تو یہ دیکھنے والے کا قصور ہے اور خوابی حکم ظاہری اُصول شرع کے مطابق خلاف سنت یا خلاف شرع رہے گا... مثلاً حکم کرتا دیکھا کہ کوٹ پتلون پہنو یا فلاں کو قتل کردو یا شراب پیو تو اس پر عمل کرنا درست نہ ہوگا... یہ دراصل اس کے خیالات کا آئینہ ہے جو متصور ہوا...(فتح الباری' صفحہ ۳۸۶)

اسی طرح خواب سے احکام شریعت ثابت نہیں ہوتے...(فتح الباری' جلد۱۲' صفحہ ۳۸۸)

مناوی نے بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر معروف صفت پر دیکھنے والا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھنے والا ہے...(فتح الباری' جلد۱۲' صفحہ ۲۳)

www.besturdubooks.net

بعض اہل علم کی رائے ہے کہ جس نے آپ کو خواب میں دیکھا وہ بعد الموت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص دیدارِ مبارک سے نوازا جائیگا...(فتح الباری، جلد۱۲، صفحہ ۳۸۵)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتا دیکھا اسے اتباع سنت کی توفیق ہوگی...(جمع، صفحہ ۲۳۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا اس نے حقیقتاً مجھ ہی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا...(شمائل ترمذی، صفحہ ۳۰)

فائدہ:...... حق تعالیٰ جل شانہ نے جیسا کہ عالم حیات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان کے اثر سے محفوظ فرمادیا تھا ایسے ہی وصال کے بعد بھی شیطان کو یہ قدرت مرحمت نہیں فرمائی کہ وہ آپ کی صورت بنا سکے...(خصائل، صفحہ ۳۸۷)

کلیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک سنایا جو مجھے خواب میں دیکھے، وہ حقیقتاً مجھ ہی خواب میں دیکھتا ہے...اس لیے کہ شیطان میرا شبیہ نہیں بن سکتا...کلیب کہتے ہیں میں نے اس حدیث کا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تذکرہ کیا اور یہ بھی کہا کہ مجھے خواب میں زیارت ہوئی ہے...اس وقت حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال آیا، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں نے اس خواب کی صورت کو حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صورت کے بہت مشابہ پایا...اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تصدیق فرمائی کہ واقعی حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے...(فتح الباری، جلد۱۲، صفحہ ۳۸۹)

علامہ مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرات انبیاء اور فرشتوں کی شکل میں شیطان نہیں آسکتا...(جمع، صفحہ ۲۳۲)

فائدہ:...... بعض روایات میں آیا ہے کہ سینہ اور اس کے اوپر کے بدن کا حصہ تو حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھا اور بدن

www.besturdubooks.net

کے نیچے کا حصہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ تھا... (خصائل، صفحہ ۳۸۸)

شیطان ...انبیاء علیہم السلام پر اثر نہیں ڈال سکتا اور نہ ان کی صورت اختیار کر سکتا ہے

شیطان انبیاء علیہم السلام پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتا اور ان کی صورت بھی اختیار نہیں کر سکتا ہے... حدیث پاک میں ہے کہ اگر خواب میں کسی نے مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا شیطان کو قدرت نہیں کہ میری صورت میں آئے اور میرا نام لے کر کہے کہ میں ہوں... ایسا نہیں کر سکتا ہے... وہ صورت بھی نہیں پا سکتا چہ جائیکہ ان کے حقائق میں اثر انداز ہو سکے... (خطبات طیب)

شیطان خواب میں انبیاء علیہم السلام کی شکل میں نہیں آ سکتا

حکیم الامت حضرت تھانوی علیہ الرحمہ کے ملفوظات میں ہے.... ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر کوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں گے... شیطان تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں آ نہیں سکتا... فرمایا! کہ واقعی شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں نہیں آ سکتا اور نہ کسی اور نبی کی شکل میں شیطان متشکل ہو سکتا ہے... عرض کیا اگر صحابہ میں سے کسی کو خواب میں دیکھے مثلاً حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان حضرات کی صورت میں شیطان آ سکتا ہے... فرمایا! مشہور قول پر سوائے انبیاء علیہم السلام کے سب کی شکل میں آ سکتا ہے... (ملفوظات حکیم الامت ج ۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت بنانے پر قادر نہیں

حکیم الامت حضرت تھانوی علیہ الرحمہ کے ملفوظات میں ہے.... حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شخص خواب میں دیکھے خواہ کسی صورت میں دیکھے وہ صورت حلیہ شریف کے موافق ہو یا نہ ہو، محققین اہل باطن کے نزدیک بیشک آپ کو دیکھا اشکال اور

www.besturdubooks.net

صورت میں فرق ہونا رائی کی قلب کی وجہ سے ہوتا ہے... اگر وہ شکل میں دیکھا تو یہ زنگ قلب کی وجہ سے ہے... تصفیہ کی حاجت اور ضرورت ہے... علیٰ ہذا القیاس بعض کا ارشاد ہے کہ اپنے شیخ کامل کو اگر دیکھے اس کا بھی یہی حال ہے... شیطان اس کی صورت میں بھی متمثل نہیں ہوسکتا... کیونکہ اولیاء اللہ نائب ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ بات بھی سمجھنے کی ہے کہ گو متمثل نہیں ہوسکتا مگر کہہ سکتا ہے کہ میں فلاں ہوں... پھر باقی رہا یہ کہ جی میں کیونکر معلوم ہوا... تو بات ہے کہ مومن کا قلب قبول نہ کرے گا اگر شیطان ہوگا... اور عدم تمثل کی وجہ بعض نے یہ لکھی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مظہر ہیں اسم ہادی کے اور شیطان مظہر ہے اسم مضل کا... پس بوجہ اس تقابل اور تضاد کے شیطان متمثل نہیں ہوسکتا... (ملفوظات حکیم الامت ج ۱۲)

زیارت متبرک کے کچھ فوائد و تعبیرات

جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس کے صلاح و کمالِ دین کی علامت ہے... حضرات انبیاء علیہم السلام کو خواب میں دیکھنا صلاح تقویٰ' کمال مرتبہ اور فلاح کی علامت ہے... (فتح الباری' جلد ۱۲' صفحہ ۳۸۷)

جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں مسکراتا ہوا دیکھا اسے اتباع و احیاء سنت کی بیش بہا دولت ملے گی جس نے آپ کو غصہ و غیظ کی حالت میں دیکھا اس کے دین میں نقصان یا اس سے دین میں نقصان کی علامت ہے... "اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ" (جمع' صفحہ ۲۳۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا اسلام پر موت اور آخرت میں ملاقات اور زیارت کی علامت ہے... (جمع' صفحہ ۲۳۲) جو آپ کو خواب میں دیکھے گا' مرنے کے بعد اسے خصوصی زیارت کا شرف ملے گا... (فتح الباری)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارتِ پاک قیامت میں شفاعت و سفارش کی علامت ہے... (القول البدیع' صفحہ ۴۳)

ابن سیرین نے بیان کیا اگر مدیون آپ کی زیارت کرے گا تو قرضہ ادا

www.besturdubooks.net

ہوگا... مریض زیارت کرے گا تو مرض سے شفاء پائے گا... اگر ظلم کے مقام میں دیکھے گا تو عدل وانصاف کا زمانہ آئے گا' اگر جنت کے موقع پر دیکھے گا تو غلبہ کی علامت ہے... (منتخب الکلام' جلد ا' صفحہ ۵۷)

ایک عبرتناک خواب

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں... کسی عالم سے کسی سید نے کچھ مانگا اور یہی کہا کہ میں سید ہوں... انہوں نے کہا کہ تمہارے سید ہونے کا کیا ثبوت ہے رات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت خواب میں ہوئی کہ میدان قیامت قائم ہے... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حوض کوثر پر امت کو پانی پلا رہے ہیں اس کو بھی پیاس لگی اور حوض کوثر پر حاضر ہوا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا اس نے کہا یارسول اللہ! میں آپ کا امتی ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ثبوت دو کہ تم میرے امتی ہو... تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے... اب تو یہ حیران ہوا اور رونے لگا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری اولاد سے تو سید ہونے کا ثبوت مانگتے ہو اور خود ثبوت نہیں دیتے... اب اسکو تنبہ ہوا اور بیدار ہو کر سید زادہ سے معافی چاہی... (خطبات حکیم الامت ج۹)

ایک خواب کے ذریعے شرعی رہنمائی

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں... ایک صاحب رہنے والے تو یہاں ہی کے تھے مگر ثروت جا رہے تھے اور صدق رؤیا میں مشہور تھے اور ان کو مولد شریف سے خاص شغف تھا... انہوں نے مجھ کو ایک خط لکھا تھا جس کو میں نے نشر الطیب میں شائع بھی کر دیا ہے... اس خط میں یہ مضمون تھا کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم اس سے زیادہ خوش نہیں ہوتے جو ہمارا نام زیادہ لے بلکہ اس سے زیادہ خوش ہوتے ہیں جو ہمارے احکام مانے اور گو خواب حجت شرعیہ نہیں مگر یہ خواب دلائل شرعیہ کے موافق ہے... (خطبات حکیم الامت ج۳۱)

www.besturdubooks.net

خواب کی حقیقت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے...آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''خواب کی تین قسمیں ہیں...ایک قسم شیطانی ہے جس میں شیطان کی طرف سے کچھ صورتیں ذہن میں آتی ہیں...دوسری وہ جو آدمی اپنی بیداری میں دیکھتا رہتا ہے، وہی صورتیں خواب میں سامنے آجاتی ہیں...تیسری قسم جو صحیح اور حق ہے وہ نبوت کے اجزاء میں سے چھیالیسواں جز ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہے...'' یعنی جو بندہ کو متنبہ کرنے یا خوشخبری دینے کے لیے کیا جاتا ہے...اللہ تعالیٰ اپنے خزانۂ غیب سے بعض چیزیں اس کے قلب و دماغ میں ڈال دیتے ہیں... ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مؤمن کا خواب ایک کلام ہے جس میں وہ اپنے رب سے شرفِ گفتگو حاصل کرتا ہے...(معارف القرآن ص:۷، ج:۵)

خواب و کشف کی شرعی حیثیت

خواب یا مکاشفہ کوئی شرعی حجت نہیں ہوتی جس سے احکام جاری کیے جاسکیں...البتہ خواب یا مکاشفہ میں جس کام کی طرف ہدایت معلوم ہوتی ہے... اگر وہ کام ظاہر شریعت کے احکام کے خلاف نہ ہو تو اس پر عمل کرنے میں دین و دُنیا کی فلاح ہوتی ہے اور جب کسی بندہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے تو خواب کے ذریعہ اس کو ایسی ہدایتیں دی جاتی ہیں...

دوسرے یہ کہ اگر چند مسلمان ایک ہی طرح کے خواب دیکھیں یا چند اہل کشف کو ایک ہی طرح کا کشف ہو اور ان میں ایک ہی طرح کی ہدایتیں ہوں تو یہ خواب یا کشف کے سچے ہونے کی علامت ہوتی ہے...جیسا کہ ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خوابوں کے متفق ہو جانے کو اس خواب کے سچے ہونے کی دلیل قرار دیا ہے...(پاکستان کے موجودہ حالات سے متعلق بشارت، ص:۲)

www.besturdubooks.net

مختلف بزرگوں کے مختلف عمل

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ زادالسعید میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درُود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عُشاق کو خواب میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولتِ زیارت میسّر ہوتی ہے... بعض درُودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے...

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ترغیب اہل السعادت میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ ۱۱ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار قُل ھواللہ اور بعد سلام سو ۱۰۰ بار یہ درُود شریف پڑھے... ان شاء اللہ تین ۳ جمعے نہ گذرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی، وہ درُود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ دیگر نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو ۲ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس ۲۵ بار قل ھواللہ اور بعد سلام کے یہ درُود شریف ہزار مرتبہ پڑھے دولتِ زیارت نصیب ہو، وہ یہ ہے، **صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ** ... دیگر نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر ۷۰ بار اس درُود شریف کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہو...

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ م بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَعُرُوْسِ مَمْلُکَتِکَ وَاِمَامِ حَضْرَتِکَ وَطِرَازِ مُلْکِکَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ اَلْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ اِنْسَانُ عَیْنِ الْوَجُوْدِ وَالسَّبَبُ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدِ عَیْنُ اَعْیَانِ خَلْقِکَ اَلْمُتَقَدِّمُ مِنْ نُّوْرِ

www.besturdubooks.net

ضِیَآئِکَ صَلٰوۃً قُدُوْمُ بِدَوَامِکَ وَتَبْقٰی بِبَقَآئِکَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ صَلٰوۃً تُرْضِیْکَ وَتُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ...

دیگر اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لئے شیخ نے لکھا ہے...

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ...

مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پُر ہونا اور ظاہری و باطنی مصیبتوں سے بچنا ہے...انتہیٰ...

حضرت خضر علیہ السلام کا بتایا ہوا عمل

حضرت شیخ المشائخ قطب الارشاد شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے اپنی کتاب نوادر میں بہت سے مشائخ تصوف اور ابدال کے ذریعہ سے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ السلام سے متعدد اعمال نقل کئے ہیں اگرچہ محدثانہ حیثیت سے اُن پر کلام ہے لیکن کوئی فقہی مسئلہ نہیں جس میں دلیل اور حجت کی ضرورت ہو مبشرات اور منامات ہیں...

منجملہ ان کے لکھا ہے کہ ابدال میں سے ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی کہ مجھے کوئی عمل بتایئے جو میں رات میں کیا کروں انہوں نے فرمایا کہ مغرب سے عشاء تک نفلوں میں مشغول رہا کر، کسی شخص سے بات نہ کر، نفلوں میں دو، دو رکعت پر سلام پھیرتا رہا کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ قل ھو اللہ پڑھتا رہا کر عشاء کے بعد بھی بغیر بات کئے اپنے گھر چلا جا اور وہاں جا کر دو ۲ رکعت نفل پڑھ، ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۂ فاتحہ اور سات ۷ مرتبہ قل ھو اللہ، نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کر جس میں سات ۷ دفعہ استغفار، سات ۷ مرتبہ دُرود شریف اور سات دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دُعا کے لئے ہاتھ اٹھا اور یہ

www.besturdubooks.net

دُعاء پڑھ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اِلٰـهَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَارَبِّ یَآاَللّٰهُ یَآاَللّٰهُ یَااَللّٰهُ ... پھر اسی حال میں ہاتھ اٹھائے ہوئے کھڑا ہو اور کھڑے ہو کر پھر یہی دُعاء پڑھ...

پھر دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جا اور سونے تک دُرود شریف پڑھتا رہ... جو شخص یقین اور نیک نیّت کے ساتھ اس عمل پر مداومت کرے گا' مرنے سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور خواب میں دیکھے گا...

بعض لوگوں نے اس کا تجربہ کیا انہوں نے دیکھا کہ وہ جنت گئے... وہاں انبیاء کرام اور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور اُن سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا... اس عمل کے بہت سے فضائل ہیں جن کو ہم نے اختصاراً چھوڑ دیا...

اور بھی متعدد عمل اس نوع کے حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کئے ہیں' علامہ دمیریؒ نے حیٰوۃ الحیوٰن میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ پینتیس ۳۵ مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ جل شانہٗ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی برکت میں مدد فرماتا ہے اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوع آفتاب کے وقت دُرود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا رہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے...

خواب میں زیارتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حصول کا بیان

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ترغیب اہل السعادۃ میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نفل نماز ادا کرے' ہر رکعت میں گیارہ (۱۱) بار آیت الکرسی اور گیارہ (۱۱) بار قل ھو اللہ اور سو (۱۰۰) بار دُرود شریف سلام کے بعد پڑھے... ان شاء اللہ تین جمعہ گزرنے نہ پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی...

www.besturdubooks.net

درُود شریف یہ ہے:اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ...

اسی طرح شیخ نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمدللہ کے بعد ۲۵ مرتبہ قل ھواللہ اور سلام کے بعد یہ درُود شریف ہزار مرتبہ پڑھے' زیارت نصیب ہوگی...وہ درُود شریف یہ ہے:"صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ"

علامہ دمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حیاۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احمد رسول اللہ ۳۵ مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے...اللہ جل شانہ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتے ہیں' برکت میں مدد فرماتے ہیں' شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتے ہیں اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوعِ آفتاب کے بعد درُود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا رہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں بکثرت ہوا کرے گی...(فضائل درُود شریف' صفحہ ۵۳)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قول بدیع میں بیان کیا ہے کہ جو اس درُود شریف کو پڑھے گا خواب میں دیکھے گا...

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ... (صفحہ ۱۳۰)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے دو عمل

حضرت مولانا شمس الدین محمد رومی حضرت مولانا جامی کی اولاد میں سے تھے...آپ کا بیان ہے کہ میری آرزو تھی کہ مجھے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو...میری والدہ نے ایک دعا

www.besturdubooks.net

شب جمعہ کو چند بار بالالتزام پڑھنے کو بتائی...

میں نے یہ بھی سنا تھا کہ جو شخص شب جمعہ تین ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا اس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی... غرض یہ دونوں عمل کر کے میں سو گیا... خواب میں دیکھا کہ میں گھر سے باہر ہوں اور والدہ میرے انتظار میں ہیں اور فرما رہی ہیں کہ میں تمہاری منتظر ہوں... حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں رونق افروز ہیں آؤ تمہیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے چلوں... والدہ میرا ہاتھ پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں... میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد ایک اچھا خاصہ مجمع ہے... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ تحریر املاء کرا رہے ہیں... اور لوگ یہ تحریریں اطراف عالم میں بھیج رہے ہیں...

حضرت مولانا اشرف الدین عثمان زیارت گاہی جن کا شمار علماء ربانی میں ہوتا ہے لکھ رہے ہیں... میری والدہ نے عرض کیا... یا رسول اللہ وہ لڑکا جس کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی تھی وہ عمر دراز دولت مند اور بزرگ صفات ہوگا کیا یہی ہے... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری جانب نظر ڈالی اور تبسم فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ وہی لڑکا ہے...

(دینی دسترخوان جلد۲)

www.besturdubooks.net

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے درُود شریف

''جو شخص روحِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ارواح میں اور آپ کے جسدِ اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک پر قبور میں درُود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا...''

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تمنّا کونسا مسلمان ایسا ہوگا جس کو نہ ہو لیکن عشق ومحبت کی بقدر اس کی تمنائیں بڑھتی رہتی ہیں اور اکابر ومشائخ نے بہت سے اعمال اور بہت سے درُودوں کے متعلق اپنے تجربات تحریر کئے ہیں کہ ان پر عمل سے سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی... علامہ سخاویؒ نے قولِ بدیع میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے... مَنْ صَلّٰی عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ ''جو شخص روحِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ارواح میں اور آپ کے جسدِ اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک پر قبور میں درُود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا...'' اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا وہ قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اُس کی سفارش کروں گا اور جس کی میں سفارش کروں گا وہ میرے حوض سے پانی پیئے گا اور اللہ جل شانہٗ اس کے بدن کو جہنم پر حرام فرمادیں گے... علامہ سخاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم بستیؒ نے اپنی کتاب میں یہ حدیث نقل کی ہے مگر مجھے اب تک اس کی اصل نہیں ملی...

www.besturdubooks.net

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ جو شخص یہ ارادہ کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے وہ یہ دُرود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَآ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى جو شخص اس دُرود شریف کو طاق عدد کے موافق پڑھیگا وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کریگا اور اس پر اس کا اضافہ بھی کرنا چاہیے...
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام

ابو الفضل قومانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور اُس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا... جب تو ہمدان جائے تو ابو الفضل بن زیرک کو میری طرف سے سلام کہہ دینا... میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا بات؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر روزانہ سو ۱۰۰ مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ یہ دُرود پڑھا کرتا ہے...
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ...

ابو الفضل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے نام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں بتانے سے پہلے نہیں جانتا تھا... ابو الفضل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو کچھ غلّہ دینا چاہا تو اُس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو بیچتا نہیں (یعنی اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا ابو الفضل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا (بدیع)

www.besturdubooks.net

ڈوبتے ہوئے جہاز کا نجات پانا

مناہج الحسنات میں ابنِ فاکہانی رحمہ اللہ کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ نیک صالح موسیٰ ضریرؒ بھی تھے انہوں نے اپنا گذرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا... اسوقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی... اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو درُود کی تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں... ہنوز تین سو بار پر نوبت پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی اور بعد الممات کے انک علی کل شی ء قدیر بھی اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب ہے وہ درُود یہ ہے... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَآ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ... اور شیخ مجد الدینؒ صاحب قاموس نے بھی اس حکایت کو بسندِ خود ذکر کیا ہے... (فض)

درُود کی کثرت کی وجہ سے بخشش

شیخ ابنِ حجر مکی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا' اس سے حال پوچھا... اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخشدیا اور جنت میں داخل کیا... سبب پوچھا گیا تو اُس نے کہا... فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درُود کو شمار کیا... سو ۱۰۰ درُود کا شمار زیادہ نکلا... حق تعالیٰ نے فرمایا... اتنا بس ہے' اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ (فض) یہ قصہ نمبر ۱۹ پر قولِ بدیع سے بھی آ رہا ہے...

درُود شریف پڑھنے والے منہ کا بوسہ

شیخ ابنِ حجر مکیؒ نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت درُود بعدد معین پڑھا کرتا تھا... ایک رات خواب میں دیکھا کہ جنابِ رسولِ

www.besturdubooks.net

مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہو گیا...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ منہ لاؤ جو درود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں...اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسار سامنے کر دیا...آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رخسارہ پر بوسہ دیا...بعد اس کے وہ بیدار ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی (فض) یہ واقعہ آگے تفصیل سے آ رہا ہے...

کثرت درود کی وجہ سے اکرام واعزاز

ابوالعباس احمد بن منصور رحمہ اللہ کا جب انتقال ہو گیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور ان پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے... خواب دیکھنے والے نے ان سے پوچھا...انہوں نے کہا...اللہ جل شانہٗ نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام فرمایا اور مجھے تاج عطا فرمایا...اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرتِ درود کی وجہ سے ہے (قولِ بدیع)

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

درود شریف گناہوں کی مغفرت کا سبب بن گیا

صوفیا میں ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو کہ جس کا نام مسطح تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پرواہ اور بیباک تھا (یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا) مرنے کے بعد خواب میں دیکھا...میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے میری مغفرت فرمادی...میں نے پوچھا یہ کس عمل سے ہوئی اُس نے کہا کہ میں ایک محدث کی خدمت میں حدیث نقل کر رہا تھا...اُستاذ نے درود شریف پڑھا میں نے بھی اُن کے ساتھ بہت آواز سے درود پڑھا...میری آواز سن کر سب مجلس والوں نے درود پڑھا...حق تعالیٰ شانہٗ نے اس وقت ساری مجلس والوں کی مغفرت فرمادی (قولِ بدیع)

www.besturdubooks.net

نزہتہ المجالس میں بھی اسی قسم کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا' بہت گناہگار تھا... میں اس کو بار بار توبہ کی تاکید کرتا تھا... جب وہ مر گیا تو میں نے اُسے جنت میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس مرتبہ پر کیسے پہنچ گیا؟ اُس نے کہا میں ایک محدّث کی مجلس میں تھا انہوں نے یہ کہا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زور سے دُرود پڑھے اس کیلئے جنت واجب ہے... میں نے آواز سے دُرود پڑھا اور اس پر اور لوگوں نے بھی پڑھا اور اس پر ہم سب کی مغفرت ہوگئی...

اس قصہ کو روض الفائق میں بھی ذرا تفصیل سے ذکر کیا ہے... وہ کہتے ہیں کہ صوفیاء میں سے ایک بزرگ نے کہا کہ میرا ایک پڑوسی تھا بہت گناہگار' ہر وقت شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا اس کو دن رات کی بھی خبر نہ رہتی تھی... میں اس کو نصیحت کرتا تو سنتا نہیں تھا... میں توبہ کو کہتا تو وہ مانتا نہیں تھا... جب وہ مر گیا تو میں نے اس کو خواب میں بہت اُونچے مقام پر اور جنت کے لباس فاخرہ میں دیکھا' بڑے اعزاز واکرام میں تھا... میں نے اس کا سبب پوچھا تو اُس نے اُوپر والا قصہ محدّث کا ذکر کیا

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

سیدھا جنت میں جانے کا عمل

ابوالحسن بغدادی دارمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابوعبداللہ بن حامدؒ کو مرنے کے بعد کئی دفعہ خواب میں دیکھا... اُن سے پوچھا کہ کیا گذری؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور مجھ پر رحم فرمایا... انہوں نے اُن سے یہ پوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جس سے میں سیدھا جنت میں داخل ہو جاؤں... انہوں نے بتایا کہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قل ھواللہ... انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت مشکل عمل ہے تو انہوں نے کہا کہ پھر تُو ہر شب میں ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھا کر... دارمیؒ کہتے ہیں کہ یہ میں نے اپنا معمول بنالیا (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

www.besturdubooks.net

دُرودشریف کی برکت سے حساب معاف

ایک صاحب نے ابوحفص کاغذیؒ کواُن کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا ...اُن سے پوچھا کہ کیا معاملہ گذرا...انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے مجھ پر رحم فرمایا' میری مغفرت فرمادی... مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دیدیا...انہوں نے کہا یہ کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا...انہوں نے میرے گناہ اور میرے دُرودشریف کو شمار کیا تو میرا دُرودشریف گناہوں پر بڑھ گیا' تو میرے مولیٰ جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! بس بس آگے حساب نہ کرواوراس کو میری جنت میں لے جاؤ (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِالْخَلْقِ کُلِّھِمِ

دُرودشریف سے ایک بنی اسرائیلی کی بخشش

علامہ سخاویؒ بعض تواریخ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اسرائیل میں ایک شخص بہت گنہگار تھا جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا...اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام پر وحی بھیجی کہ اس کو غسل دے کر اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں' میں نے اس شخص کی مغفرت کردی...حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہوگیا؟ اللہ جل شانہٗ نے فرمایا کہ اُس نے ایک دفعہ توراۃ کو کھولا تھا اس میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام دیکھا تھا تو اُس نے اُن پر دُرود پڑھا تھا تو میں نے اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کردی (بدیع)

ایک ضروری وضاحت

اس قسم کے واقعات میں کوئی اشکال کی بات نہیں...نہ تو ان کا یہ مطلب ہے کہ ایک دفعہ دُرودشریف پڑھ لینے سے سارے گناہِ کبیرہ اور حقوق العباد سب معاف ہوجاتے ہیں اور نہ اس قسم کے واقعات میں کوئی مبالغہ یا جھوٹ وغیرہ ہے' یہ مالک کے

www.besturdubooks.net

قبول کر لینے پر ہے... وہ کسی شخص کی معمولی سی عبادت' ایک دفعہ کا کلمہ طیبہ قبول کر لے تو اس کی برکت سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ... اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے... ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ شانہ' اس کی مغفرت نہیں فرماتے کہ ان کیساتھ کسی کو شریک کیا جائے (یعنی مشرک و کافر کی تو مغفرت ہے نہیں) اسکے علاوہ جس کو چاہیں گے بخش دیں گے"

اس لئے ان قصوں میں اور اس قسم کے دوسرے قصوں میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ' کو کسی کا ایک دفعہ کا دُرود پڑھنا پسند آ جائے وہ اس کی وجہ سے سارے گناہ معاف کر دے... وہ بااختیار ہے... ایک شخص کے کسی کے ذمہ ہزاروں روپے قرض ہیں... وہ قرضدار کی کسی بات پر جو قرض دینے والے کو پسند آ گئی ہو یا بغیر ہی کسی بات کے اپنا سارا قرضہ معاف کر دے تو کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے... اسی طرح اللہ جل شانہ' اگر کسی کو محض اپنے لطف و کرم سے بخشدے تو اس میں کیا اشکال کی بات ہے... ان قصوں سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ دُرود شریف کو مالک کی خوشنودی میں بہت زیادہ دخل ہے اس لئے بہت ہی کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیئے نہ معلوم کس وقت کا پڑھا ہوا اور کس محبت کا پڑھا ہوا پسند آ جائے... ایک دفعہ کا بھی پسند آ جائے تو بیڑا پار ہے

گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم ‏ بس ہے اپنا ایک ہی نالہ اگر پہنچے وہاں

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا ‏ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

بدعملی سے نجات کا نسخہ

ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بُری بدہیئت صورت دیکھی... انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے؟ اُس نے کہا میں تیرے بُرے عمل ہوں... انہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اس نے کہا کہ حضرت مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود کی کثرت (بدیع) ہم میں سے کون سا شخص ایسا ہے جو دن رات

www.besturdubooks.net

بداعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے... اس کے بدرقہ کے لئے دُرود شریف بہترین چیز ہے... چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے جتنا بھی پڑھا جاسکے دریغ نہ کیا جائے کہ اکسیر اعظم ہے...

شیخ شبلی رحمہ اللہ کے پڑوسی کا واقعہ

شیخ المشائخ حضرت شبلی نور اللہ مرقدہٗ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مر گیا... میں نے اس کو خواب میں دیکھا... میں نے اس سے پوچھا کہ کیا گذری اس نے کہا شبلی بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گذریں اور مجھ پر منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑ بڑ ہونے لگی... میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آرہی' کیا میں اسلام پر نہیں مرا... مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری بے احتیاطی کی سزا ہے... جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گیا... اس میں سے نہایت ہی بہتر خوشبو آرہی تھی...

اُس نے مجھ کو فرشتوں کے جواب بتادیئے میں نے فوراً کہہ دیئے... میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرتِ دُرود سے پیدا کیا گیا ہوں... مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں (بدیع) نیک اعمال بہترین صورتوں میں اور برے اعمال قبیح صورتوں میں آخرت میں ممثل ہوتے ہیں... فضائلِ صدقات حصہ دوم میں مردہ کے جو احوال تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں اس میں تفصیل سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ میت کی نعش جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو نماز اس کی دائیں طرف روزہ بائیں طرف اور قرآنِ پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سَر کی طرف وغیرہ وغیرہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور جس جانب سے عذاب آتا ہے وہ مدافعت کرتے ہیں... اسی طرح سے بُرے اعمال خبیث صورتوں میں زکوٰۃ کا مال ادا نہ کرنے کی صورت میں تو قرآنِ پاک اور احادیث میں کثرت سے ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مال اژدہا بن کر اس کے گلے کا طوق ہو جاتا ہے **اللھم احفظنا منہ**

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

www.besturdubooks.net

حدیث کے ایک طالب علم کا اعزاز

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ حضرت خلفؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھا کرتا تھا... اس کا انتقال ہوگیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے میں نے اس سے کہا کہ تو حدیث پڑھنے میں تو ہمارے ساتھ تھا پھر یہ اعزاز واکرام تیرا کس بات پر ہورہا ہے؟ اُس نے کہا کہ حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا لیکن جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام حدیث میں آتا میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھ دیتا تھا... اللہ جل شانہٗ نے اس کے بدلہ میں میرا یہ اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو... (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

دُرود نہ پڑھنے پر تنبیہ

ابوسلیمان محمد بن الحسین حرانیؒ کہتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جسکا نام فضل تھا... بہت کثرت سے نماز روزہ میں مشغول رہتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا لیکن اس میں دُرود شریف نہیں لکھتا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو دُرود شریف کیوں نہیں پڑھتا (اس کے بعد انہوں نے دُرود کا اہتمام شروع کردیا) اس کے کچھ دنوں بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرا دُرود میرے پاس پہنچ رہا ہے... جب میرا نام لیا کرے تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کر (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

سلام چھوڑنے پر تنبیہ

انہیں ابوسلیمان حرانیؒ کا خود اپنا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے... وہ کہتے ہیں کہ میں

www.besturdubooks.net

نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی...

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا... ابوسلیمان جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر دُرود بھی پڑھتا ہے تو پھر وسلم کیوں نہیں کہا کرتا... یہ چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو تُو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

سلام بھی ضروری ہے

ابراہیم نسفیؒ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ اپنے سے منقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو حدیث کے خدمتگاروں میں ہوں، اہل سنت سے ہوں، مسافر ہوں... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر دُرود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا... اس کے بعد سے میرا معمول ہو گیا کہ میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھنے لگا (بدیع)

حضرت ابن ابی سلیمان کے والد کی مغفرت

ابن ابی سلیمانؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا ...میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی... میں نے پوچھا کس عمل پر انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث میں مَیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود لکھا کرتا تھا (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

فرشتوں کی امامت کا منصب

جعفر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے (مشہور محدث) حضرت ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر ہیں اور فرشتوں کی امامت نماز میں کر رہے ہیں... میں نے

www.besturdubooks.net

پوچھا کہ یہ عالی مرتبہ کس چیز سے ملا؟

انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے اس ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ مبارک لکھتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ نامی پر صلوٰۃ وسلام لکھتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ دُرود (رحمت) بھیجتے ہیں (بدیع)

اس حساب سے حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے ایک کروڑ دُرود ہو گیا... اللہ تعالیٰ شانہٗ کی تو ایک ہی رحمت سب کچھ ہے پھر چہ جائیکہ ایک کروڑ

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

امام شافعی رحمہ اللہ کے متعلق چند خواب

علامہ سخاویؒ قولِ بدیع میں عبداللہ بن عبدالحکمؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا... میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ نے مجھ پر رحم فرمایا' میری مغفرت فرمادی اور میرے لئے جنت ایسی مزیّن کی گئی جیسا کہ دولہن کو مزیّن کیا جاتا ہے اور میرے اُوپر ایسی بکھیر کی گئی جیسا دولہن پر بکھیر کی جاتی ہے (شادی میں دُولہا اور دُولہنوں پر روپے پیسے وغیرہ نچھاور کئے جاتے ہیں) میں نے پوچھا کہ یہ مرتبہ کیسے پہنچا؟ مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو دُرود لکھا ہے اسکی وجہ سے...

میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ وہ **صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَاغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ** ہے... جب میں صبح کو اٹھا تو میں نے امام صاحب کی کتاب الرسالہ میں یہ دُرود اسی طرح پایا...

نمیریؒ وغیرہ نے امام مزنیؒ کی روایت سے اُن کے خواب کا قصہ اسی طرح نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ کو خواب میں دیکھا... میں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا میری مغفرت فرمادی ایک دُرود کی وجہ سے

www.besturdubooks.net

جو میں نے اپنی کتاب رسالہ میں لکھا تھا وہ یہ ہے... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ...

بیہقی نے ابوالحسن شافعیؒ سے اُن کا اپنا خواب نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی...میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) امام شافعیؒ نے جو اپنے رسالہ میں درُود لکھا ہے... صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَاغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ آپ کی طرف سے اُن کو اس کا کیا بدلہ دیا گیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کے لئے نہیں روکے جائیں گے ابنِ بنان اصبہانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی...میں نے پوچھا یارسول اللہ! محمد بن ادریس یعنی امام شافعیؒ آپ کے چچا کی اولاد ہیں (چچا کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ آپ کے دادے ہاشم پر جاکر ان کا نسب مِل جاتا ہے وہ عبدِ یزید بن ہاشم کی اولاد میں ہیں) آپ نے کوئی خصوصی اکرام ان کے لئے فرمایا ہے...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالٰی سے یہ دُعا کی ہے کہ قیامت میں اس کا حساب نہ لیا جائے...میں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ اکرام ان پر کس عمل کی وجہ سے ہوا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' میرے اوپر درُود ایسے الفاظ کے ساتھ پڑھا کرتا تھا کہ جن الفاظ کے ساتھ کسی اور نے نہیں پڑھا... میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا الفاظ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ...(بدیع)

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

www.besturdubooks.net

ستر ہزار کی بخشش

ایک عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہو گیا... میری یہ تمنا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں... حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد الھکم التکاثر پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود پڑھتی رہ... اُس نے ایسا ہی کیا اُس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے... تارکول لباس اس پر ہے' دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں...

میں صبح کو اُٹھ کر پھر حضرت حسن بصریؒ کے پاس گئی... حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اسکی طرف سے صدقہ کر شاید اللہ جل شانہٗ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرما دے... اگلے دن حضرت حسنؒ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اُونچا تخت ہے... اور اس پر ایک بہت نہایت حسین جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے' اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے وہ کہنے لگی حسن تم نے مجھے بھی پہچانا... میں نے کہا نہیں میں نے تو نہیں پہچانا کہنے لگی' میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درُود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا (یعنی عشاء کے بعد سونے تک)

حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے بالکل برعکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں... اُس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی... میں نے پوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا اُس نے کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا... صلحاء میں سے ایک بزرگ کا گذر ہمارے قبرستان پر ہوا... انہوں نے ایک دفعہ درُود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا... ان کا درُود اللہ تعالےٰ کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیئے گئے اور ان بزرگ کی برکت سے یہ رتبہ نصیب ہوا (بدیع)

www.besturdubooks.net

روض الفائق میں اسی نوع کا ایک دوسرا قصہ لکھا ہے کہ ایک عورت تھی اس کا لڑکا بہت ہی گنہگار تھا اُس کی ماں اس کو بار بار نصیحت کرتی مگر وہ بالکل نہیں مانتا تھا' اسی حال میں وہ مر گیا... اس کی ماں کو بہت ہی رنج تھا کہ وہ بغیر توبہ کے مرا... اسکو بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح اس کو خواب میں دیکھے اس کو خواب میں دیکھا تو وہ عذاب میں مبتلا تھا... اس کی وجہ سے اس کی ماں کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا...

ایک زمانہ کے بعد اُس نے دوبارہ خواب میں دیکھا تو بہت اچھی حالت میں تھا نہایت خوش وخرمّ... ماں نے پوچھا کہ یہ کیا ہوگیا... اُس نے کہ کہ ایک بہت بڑا گناہگار شخص اس قبرستان پر کو گذرا قبروں کو دیکھ کر اس کو کچھ عبرت ہوئی وہ اپنی حالت پر رونے لگا اور سچے دل سے توبہ کی اور کچھ قرآن شریف اور بیس مرتبہ دُرود شریف پڑھ کر اس قبرستان والوں کو بخشا جس میں مَیں تھا... اس میں سے جو حصّہ مجھے ملا' اس کا یہ اثر ہے جو تم دیکھ رہی ہو... میری امّاں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود دلوں کا نور ہے' گناہوں کا کفارہ ہے اور زندہ اور مُردہ دونوں کیلئے رحمت ہے...

عجیب واقعہ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں عبدالواحد بن زید بصریؒ سے نقل کیا ہے کہ میں حج کو جارہا تھا' ایک شخص میرا رفیق سفر ہوگیا... وہ ہر وقت چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجا کرتا تھا... میں نے اس سے اس کثرتِ دُرود کا سبب پوچھا... اُس نے کہا کہ جب میں سب سے پہلے حج کے لئے حاضر ہوا تو میرے باپ بھی ساتھ تھے... جب ہم لوٹنے لگے تو ہم ایک منزل پر سو گئے...

میں نے خواب میں دیکھا مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا اور اُس کا منہ کالا ہو گیا... میں گھبرایا ہوا اٹھا تو اپنے باپ کے منہ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا' تو واقعی میرے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اور اس کا منہ کالا ہو رہا تھا... مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اس کیوجہ سے بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا... اتنے میں میری آنکھ

www.besturdubooks.net

لگ گئی میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سَر پر چار حبشی کالے چہرے والے جنکے ہاتھ میں لوہے کے بڑے ڈنڈے تھے مسلّط ہیں...

اتنے میں ایک بزرگ نہایت حسین چہرہ، دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے ان حبشیوں کو ہٹا دیا اور اپنے دستِ مبارک کو میرے باپ کے مُنہ پر پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اٹھ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کے چہرہ کو سفید کر دیا...
میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام محمد ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بعد سے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود کبھی نہیں چھوڑا.. نزہۃ المجالس میں ایک اور قصّہ اسی نوع کا ابو حامد قزوینیؒ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص اور اس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے... راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا اور اس کا سَر (مُنہ وغیرہ) سور جیسا ہو گیا... وہ بیٹا بہت رویا اور اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں دُعا اور عاجزی کی... اتنے میں اُس کی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تیرا باپ سُود کھایا کرتا تھا اس لئے یہ صورت بدل گئی لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے بارے میں سفارش کی ہے... اسلئے کہ جب یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک سنتا تو دُرود بھیجا کرتا تھا... آپ کی سفارش سے اس کو اس کی اپنی اصلی صورت پر لوٹا دیا گیا...

روض الفائق میں اسی نوع کا ایک قصّہ نقل کیا ہے... وہ حضرت سفیان ثوریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا... میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر دُرود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا... میں نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ؟ تو اس نے پوچھا تو کون ہے میں نے کہا کہ میں سفیان ثوریؒ ہوں... اُس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا... پھر اس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے... ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا... میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم اُن کا انتقال ہو گیا اور مُنہ کالا ہو گیا... میں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور انا للہ

www.besturdubooks.net

پڑھی اور کپڑے سے اُن کا منہ ڈھک دیا..اتنے میں میری آنکھ لگ گئی...

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی تیزی سے قدم بڑھائے چلے آرہے ہیں... انہوں نے میرے باپ کے مُنہ پر سے کپڑا اٹھایا اور اس کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہوگیا...وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا...وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجتا تھا... جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اُس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجے...

یامن یجیب دعآء المضطرفی الظلم — یا کاشف الضروالبلوی مع السقم

شفع نبیک فی ذلی ومسکنتی — واسترفانک ذوفضل وذوکرم

واغفرذنوبی وسامحنی بها کرما — تفضلا منک یا ذاالفضل والنعم

ان لم تغثنی بعفومنک یا املی — واخجلتی واحیائی منک واتلمی

یارب صل علی الهادی البشیرومن — له الشفاعة فی العاصی اخی الندم

یارب صل علی المختار من مضر — ازکی الخلائق من عرب ومن عجم

یارب صل علی خیرالانام ومن — سادالقبائل فی الانساب والشیم

صلی علیه الذی اعطاه منزلة — علیاء اذکان حقا افضل الامم

صلی علیه الذی اعلاه مرتبة — ثم اصطفه حبیبا باری النسم

صلی علیه صلوة لا انقطاع لها — مولاہ ثم علی صحب وذی رحم

ترجمہ ❶..."اے وہ پاک ذات جو مضطر کی اندھیریوں کی دعائیں قبول کرتا

www.besturdubooks.net

ہے اے وہ پاک ذات جو مضرتوں کو' بلاؤں کو' بیماریوں کو زائل کرنے والا ہے''

❷ ...''اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت میری ذلت اور عاجزی میں قبول فرمالے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما بے شک تو احسان اور کرم والا ہے''

❸ ...''میرے گناہوں کو معاف فرما اور اُن سے مسامحت فرما اپنے کرم اور احسان کی وجہ سے اے احسان والے اور اے نعمتوں والے''

❹ ...''اے میری اُمید گاہ اگر تو اپنے عفو سے میری مدد نہیں فرمائے گا تو مجھے کتنی خجالت ہوگی' کتنی تجھ سے شرم آئے گی اور کتنی ندامت ہوگی''

❺ ...''اے میرے رب! درُود بھیج ہادی بشیر پر اور اس ذات پر جس کے لئے شفاعت کا حق ہے گناہگار اور ندامت والے کے حق میں''...

❻ ...''اے رب! درُود بھیج اس شخص پر جو قبیلہ مضر میں سب سے زیادہ برگزیدہ ہے اور جو ساری مخلوق میں عرب کی ہو یا عجم کی' سب سے افضل ہے''...

❼ ...''اے رب! درُود بھیجئے اس شخص پر جو ساری دنیا سے افضل ہے اور اس شخص پر جو تمام قبائل کا سردار بن گیا ہے' نسب کے اعتبار سے بھی اور اخلاق کے اعتبار سے بھی''

❽ ...''جس پاک ذات نے اس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا ہے وہی اس پر درُود بھی بھیجے بے شک وہ اس درجہ کا مستحق بھی ہے اور ساری مخلوق سے افضل''

❾ ...''وہی پاک ذات اس پر درُود بھیجے جس نے اس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا' پھر اس کو اپنا محبوب بنانے کے لئے چھانٹا وہ پاک ذات جو مخلوق کو پیدا کرنے والی ہے...''

❿ ...''اس کا مولیٰ اس پر ایسا درُود بھیجے جو کبھی ختم ہونے والا نہ ہو' اس کے بعد اس کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر درُود بھیجے اور اس کے رشتہ داروں پر''...(روض الفائق)

کثرت درُود شریف کی وجہ سے جنت میں داخلہ نصیب ہوا

نمیری نے روایت لکھی ہے کہ حضرت ابو العباس احمد بن منصور کا جب انتقال ہوا... شیراز کے ایک آدمی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع مسجد شیراز کے محراب

www.besturdubooks.net

میں کھڑے ہیں... جوڑا زیب تن اور سر پر جواہرات کی ٹوپی ہے... پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ فرمایا میری مغفرت فرمادی اور میرا اکرام فرمایا اور جنت میں داخل فرمایا... پوچھا یہ کس صلہ میں ہے فرمایا کہ کثرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرُود شریف پڑھنے کی وجہ سے...(القول البدیع ص ۱۱۷)

روزانہ ایک ہزار بار دُرُود شریف پڑھنے کا ثمرہ

ابوالحسن البغدادی الدارمی سے منقول ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن حامد کو ان کی وفات کے بعد کئی مرتبہ (خواب میں) دیکھا...تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا مغفرت فرمادی اور رحم فرمایا...اور ان سے پوچھا کہ وہ کون سا عمل ہے جس سے آدمی جنت میں داخل ہو سکتا ہے؟ فرمایا ایک ہزار رکعت پڑھو اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ (سورہ اخلاص) پڑھو، انہوں نے کہا اس کی طاقت نہیں...فرمایا ہر رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار بار دُرُود شریف پڑھو...امام دارمی نے کہا کہ وہ ہر رات اس طرح کرتے ہیں...(القول البدیع ص ۱۱۷، ۱۱۸)

امام شافعی رحمہ اللہ کی مغفرت کا سبب

امام شافعی رحمہ اللہ کی ایک اور حکایت ہے:

کہ ان کو بعد انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی؟ انہوں نے فرمایا، یہ پانچ دُرُود شریف جمعہ کی رات کو میں پڑھا کرتا تھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَآ اَمَرْتَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ...

اس دُرُود کو دُرُودِ خمسہ کہتے ہیں... (فضائل دُرُود شریف ۹۵)

ایک کاتب کی دُرُود شریف لکھنے کی وجہ سے بخشش

بعض رسائل میں عبیداللہ بن قمر قواریریؒ سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا

www.besturdubooks.net

ہمسایہ تھا وہ مر گیا.... میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا مجھے بخش دیا.... میں نے سبب پوچھا کہا میری عادت تھی جب نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بڑھاتا.... خدائے تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا' نہ کسی دل پر گذرا (گلشنِ جنت)

دُرود کی کثرت کی وجہ سے بخشش

شیخ ابنِ حجر مکیؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا' اس سے حال پوچھا.... اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخشدیا اور جنت میں داخل کیا.... سبب پوچھا گیا تو اُس نے کہا.... فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے دُرود کو شمار کیا.... سو۱۰۰ دُرود کا شمار زیادہ نکلا.... حق تعالیٰ نے فرمایا.... اتنا بس ہے' اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ (فض) یہ قصہ نمبر ۱۹ پر قولِ بدیع سے بھی آ رہا ہے.... (برکات درود شریف)

کثرت دُرود کی وجہ سے اکرام و اعزاز

ابو العباس احمد بن منصورؒ کا جب انتقال ہو گیا تو اہلِ شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور ان پر ایک جوڑا ہے اور سَر پر ایک تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے.... خواب دیکھنے والے نے ان سے پوچھا.... انہوں نے کہا.... اللہ جل شانہٗ نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام فرمایا اور مجھے تاج عطا فرمایا.... اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرتِ دُرود کی وجہ سے ہے...(قولِ بدیع)

دُرود شریف کی برکت سے حساب معاف

ایک صاحب نے ابو حفص کاغذیؒ کو اُن کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا.... اُن سے پوچھا کہ کیا معاملہ گذرا.... انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے مجھ پر

www.besturdubooks.net

رحم فرمایا' میری مغفرت فرمادی.... مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دیدیا.... انہوں نے کہا یہ کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا.... انہوں نے میرے گناہ اور میرے دُرود شریف کو شمار کیا تو میرا دُرود شریف گناہوں پر بڑھ گیا' تو میرے مولیٰ جل جلالہ' نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! بس بس آگے حساب نہ کرو اور اس کو میری جنت میں لے جاؤ.... (بدیع)

طاعون سے حفاظت کے لیے دُرود شریف

مولانا شمس الدین کیشی کے زمانہ میں جب وبائے طاعون پھیلی تو آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جس کی برکت سے طاعون کی وبا سے محفوظ رہوں... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی یہ دُرود مجھ پر بھیجے گا طاعون اور دیگر وباؤں سے محفوظ رہے گا... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ بَعَدَدِ کُلِّ دَآءٍ وَدَوَآءٍ... (سیرۃ النبی بعداز وصال النبی)

آنکھ کی تکلیف کے لیے نسخہ

ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھ میں سفیدی پڑ گئی تھی... میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہد میں مشک ملا کر آنکھ میں سرمہ کی طرح لگا... (دینی دسترخوان جلد ۲)

تیری کثرت دُرود نے مجھے گھبرا دیا

عبدالرحیم بن عبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی.... اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا.... میں نے رات بہت بے چینی سے گذاری.... میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی.... میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول

www.besturdubooks.net

اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیری کثرتِ دُرود نے مجھے گھبرا دیا .... میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی اور ورم بھی جاتا رہا.... (بدیع)

کثرت درود شریف پر انعام

حضرت خواجہ حکیم سنائی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے منہ چھپائے ہوئے ہیں... حضرت خواجہ سنائی دوڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا میری جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو... آپ صلی اللہ علیہ وسلم روئے مبارک کو مجھ سے کیوں چھپائے ہوئے ہیں... اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سنائی سے بغلگیر ہوئے اور فرمایا... اے خواجہ تم نے میرے لیے اتنا درود بھیجا ہے کہ میں تم سے ازراہ مروت منہ چھپا رہا تھا کہ کون سی چیز سے عذر کروں اور اس کے عوض تمہیں کیا دلواؤں... (دینی دسترخوان جلد اول)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے مفلوج کو شفا

حضرت سید حسن رسول نما دہلوی کی اولاد میں سے ایک خاندان آباد تھا.... اس گھرانے کے ایک نامور بزرگ حکیم فضل محمد جالندھری تھے.... جن کا ۹۵ برس کی عمر میں انتقال ہوا.... پیشہ کے اعتبار سے حکیم تھے وہ بھی شاہی اور بافراغت زندگی گزارتے تھے.... حکیم اجمل خاں کے ہم درس تھے.... دینی تعلیم دارالعلوم دیوبند میں حاصل کی.... اس شہرہ آفاق درس گاہ کے اولین تلامذہ میں سے تھے.... حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ہم سبق اور حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کے شاگرد رشید تھے اور محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سنتے ہی رقت طاری ہو جاتی.... اور زار و قطار رونے لگتے تھے.... تقریباً ۶۵ برس کی عمر میں فالج کا حملہ ہوا اور اطباء زندگی سے مایوس ہو گئے.... غشی کی کیفیت طاری تھی اور تیمارداروں کو یقین ہو گیا تھا کہ آپ کے چل چلاؤ کا وقت قریب آن پہنچا ہے کہ اچانک رات

www.besturdubooks.net

کے تیسرے پہر بے ہوش وجود میں حرکت پیدا ہوئی اور اسی عالم میں آپ چلائے یا حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ میرا پاؤں ہے....(دینی دسترخوان جلد اوّل)

آپ کے اعزہ لواحقین جو آپ کے گرد جمع تھے اس جملہ پر حیرت زدہ تھے.... کہ حکیم صاحب نے اپنی مفلوج ٹانگوں کو بڑی تیزی سے سمیٹا اور فوراً ہی یوں بھلے چنگے ہو کر اٹھ بیٹھے جیسے کبھی بیمار ہی نہ تھے.... اور بتایا ابھی ابھی خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک میرے جسم پر پھیرا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک میرے پاؤں کے قریب پہنچا تو میں نے فرط ادب سے پاؤں سکیڑ لیا چنانچہ پاؤں میں خفیف سا لنگ باقی عمر موجود رہا .... اور حکیم صاحب اس واقعے کے تقریباً تیس برس بعد تک کامل تندرستی کے ساتھ زندہ سلامت رہے.... اس واقعہ کے چشم دید گواہ آج بھی زندہ ہیں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تصرف باطنی کے عینی شاہد ہیں....(دینی دسترخوان جلد اوّل)

حضرت سلیمان بن سحیمؒ اور حضرت شیبانؒ کے واقعات

سلیمان بن سحیمؒ کہتے ہیں میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی... میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے؟ حضور نے فرمایا ہاں! اور میں اُن کے سلام کا جواب دیتا ہوں...

ابراہیم بن شیبانؒ کہتے ہیں کہ جب میں نے حج کیا اور مدینہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبر اطہر کی طرف بڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضہ اطہر سے وعلیک السلام کی آواز سُنی...

درود شریف کی برکت

حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں...

www.besturdubooks.net

چند سال پہلے کی بات ہے کہ نمازِ عصر کے بعد حسبِ معمول گھر سے باہر نکلا تو ایک سفید گاڑی سامنے کھڑی تھی جس میں ایک طشتری رکھی تھی اور اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک موجود تھا جس کو شیشہ سے بند کیا ہوا تھا ایک صاحب نے مجھے کہا: یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک ہے اس کو آپ رکھ لیں کیونکہ مجھے خواب میں حکم ہوا ہے کہ یہ آپ کو دے دیا جائے... دینے کی وجہ پیش آئی کہ جن لوگوں کے پاس یہ موئے مبارک تھا ان کے گھر میں ناچ گانا ہوتا تھا جس کی باعث اس موئے مبارک کی بے ادبی ہوتی تھی اور اس بے ادبی کی وجہ سے ان پر مصیبت آئی ہوئی تھی اس وجہ سے ان کو اشارہ ہوا کہ یہ موئے مبارک شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب (دامت برکاتہم) کو دے دیا جائے...

میں سمجھتا ہوں کہ یہ مرتبہ مجھے صرف ایک وجہ سے ملا ہے وہ یہ کہ ہمارے ہاں روزانہ بعد نماز عصر دُرود شریف کی ایک مجلس ہوتی ہے جس میں تقریباً ایک لاکھ مرتبہ دُرود شریف پڑھا جاتا ہے بحمد اللہ تعالیٰ یہ پچیس سال تک معمول رہا ہے...(از مقدمہ عشق رسول اور علماء دیوبند)

جنازہ میں شوہر کی شرکت

کتاب سیرت النبی بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤلف محترم صاحب عبدالمجید صدیقی کی مرحومہ اہلیہ ''رضیہ خاتون بی اے'' نے اپنے انتقال سے تین ہفتہ قبل ۹ جولائی ۱۹۶۱ء کی رات کو خواب میں اپنی زندگی میں تیرھویں اور آخری بار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت کی سعادت حاصل کی...اور دن میں ان الفاظ میں مجھ سے اپنا خواب بیان کیا...میرا انتقال ہو گیا ہے اور میں نے یہ وصیت کی ہے کہ آپ میرے جنازہ میں شامل نہ ہوں اس پر میں نے دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس میرے سامنے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ ''اتنی پڑھی لکھی اور سمجھدار خاتون ہو کر ایسی وصیت کر رہی ہو؟ شوہر کو محروم رکھنا چاہتی ہو''...اس پر میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ جیسا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم فرمائیں گے ویسا ہی ہوگا''

www.besturdubooks.net

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا تو جنازہ ہی نہ اٹھے گا... جب تک تمہارا شوہر اس میں شریک نہ ہو جائے گا... (اور ایسا ہی ہوا)... (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

حکیم ترمذی رحمہ اللہ کا ایک مبارک خواب

حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے دین کا بھی حکیم بنایا تھا اور دُنیا کی بھی حکمت دی تھی... ترمذ کے رہنے والے تھے... دریا آمو کے بالکل کنارے پر ان کا مزار ہے... آپ اپنے وقت کے ایک بہت بڑے محدث بھی تھے اور طبیب بھی... اللہ رب العزت نے آپ کو حسن و جمال اتنا دیا تھا کہ دیکھ کر دل فریفتہ ہو جاتا تھا... اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو باطنی حسن و جمال بھی عطا کیا ہوا تھا... اللہ رب العزت نے ان کو اپنے علاقے میں قبولیت تامہ عطا کر رکھی تھی...

آپ عین جوانی کے وقت ایک دن اپنے مطب میں بیٹھے تھے کہ ایک عورت آئی اور اس نے اپنا چہرہ کھول دیا... وہ بڑی حسینہ و جمیلہ تھی... کہنے لگی کہ میں آپ پر فریفتہ ہوں، بڑی مدت سے موقع کی تلاش میں تھی، آج تنہائی ملی ہے، آپ میری خواہش پوری کریں... آپ کے دل پر خوفِ خدا غالب ہوا تو رو پڑے... آپ اس انداز سے روئے کہ وہ عورت نادم ہو کر واپس چلی گئی... وقت گزر گیا اور آپ اس بات کو بھول گئے...

جب آپ کے بال سفید ہو گئے اور کام بھی چھوڑ دیا تو ایک مرتبہ آپ مصلے پر بیٹھے تھے، ایسے ہی آپ کے دل میں خیال آیا کہ فلاں وقت جوانی میں ایک عورت نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا، اس وقت اگر میں گناہ کر بھی لیتا تو آج میں توبہ کر لیتا... لیکن جیسے ہی دل میں یہ خیال گزرا تو رونے بیٹھ گئے... کہنے لگے، اے رب کریم! جوانی میں تو یہ حالت تھی کہ میں گناہ کا نام سن کر اتنا رویا کہ میرے رونے سے وہ عورت نادم ہو کر چلی گئی تھی، اب میرے بال سفید ہو گئے تو کیا میرا دل سیاہ ہو گیا... اے اللہ! میں تیرے سامنے کیسے پیش ہوں گا، اس بڑھاپے کے اندر جب میرے جسم میں قوت ہی نہیں رہی

www.besturdubooks.net

تو آج میرے دل میں گناہوں کا خیال کیوں پیدا ہوا...

روتے ہوئے اسی حالت میں سو گئے... خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی... پوچھا' حکیم ترمذی! تو کیوں روتا ہے؟ عرض کیا' میرے محبوب! جب جوانی کا وقت تھا' جب شہوت کا دور تھا' جب قوت کا زمانہ تھا' جب اندھے پن کا وقت تھا' اس وقت تو خشیت کا یہ عالم تھا کہ گناہ کی بات سن کر میں اتنا رویا کہ وہ نادم ہو کر چلی گئی لیکن اب جب بڑھاپا آیا ہے تو اے اللہ کے محبوب! میرے بال سفید ہو گئے' لگتا ہے کہ میرا دل اس قدر سیاہ ہو گیا ہے کہ میں سوچ رہا تھا کہ میں اُس عورت کی خواہش پوری کر لیتا اور بعد میں توبہ کر لیتا... میں اس لیے آج بہت پریشان ہوں... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا: "یہ تیری کمی اور قصور کی بات نہیں' جب تو نوجوان تھا تو اُس زمانے کو میرے زمانے سے قرب کی نسبت تھی' ان برکتوں کی وجہ سے تیری کیفیت اتنی اچھی تھی کہ گناہ کی طرف خیال ہی نہ گیا... اب تیرا بڑھاپا آ گیا ہے تو میرے زمانے سے دوری ہو گئی ہے... اس لیے اب دل میں گناہ کا وسوسہ پیدا ہو گیا..." (بکھرے موتی)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کا ارشاد

ایک صاحب حاضر خدمت ہوئے اور درخواست کی کہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا کوئی وظیفہ بتلا دیں... آپ نے فرمایا کثرت سے دُرُود شریف پڑھا کرو... جب وہ صاحب چلے گئے تو ارشاد فرمایا: ان کے بڑے حوصلے ہیں کہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تمنا کرتے ہیں... ہمیں تو اگر خواب میں گنبد خضرا کی زیارت ہو جائے ہم تو اس کے بھی لائق نہیں... (روضۃ النبی)

ایک مُبارک خواب اور اُس کی تعبیر

حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے چہیتے صحابی تھے اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر رہتے تھے... ایک دن یہ دربار

www.besturdubooks.net

میں حاضر ہوئے تو عرض کی ''یارسول اللہ! میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جبین مُبارک کا بوسہ لے رہا ہوں...'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! یا ابوعمارہ رضی اللہ عنہ! تم اپنے خواب کی تصدیق کرلو...''

چنانچہ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے فوراً اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اطہر کو چوم لیا... وہ اس شرف پر ہمیشہ فخر کیا کرتے تھے... (بخاری جلد دوم)

قاتلان کربلا میں سے ایک کا عبرتناک انجام

امام المعبرین علامہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جو قاتلین حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل میں شریک تھے... ان میں قبیلہ ازد کا ایک شخص تھا... تو بعد میں یہ سب فوج منتشر ہوگئی یزید کی... تو اس کے ساتھی بیان کرتے ہیں کہ وہ ازدی شخص ہمارے ساتھ مسجد بھی آتا تھا... نماز بھی پڑھتا تھا... تو ہم نے دیکھا کہ عشاء کی نماز اس نے ہمارے ساتھ پڑھی اور صبح جب فجر میں آیا... تو ہم نے دیکھا کہ وہ اندھا ہے...

ہم نے اس سے پوچھا کہ عشاء کی نماز کے بعد تو ہم لوگ علیحدہ ہوئے... اس وقت تو تم بالکل ٹھیک ٹھاک تھے... تمہاری آنکھیں سلامت تھیں... یہ کیا قصہ پیش آیا؟ تو انہوں نے کہا کہ ایک خواب میں نے دیکھا... اللہ اکبر! میں نے کہا کہ خواب سے کیا نہیں ہوسکتا... کیا خواب دیکھا؟

انہوں نے کہا کہ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھے زیارت ہوئی... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس تھی... میں پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک سوال کیا... اور فرمایا کہ هل كنت فيمن قاتل الحسين؟ حضرت حسین سے قتال کرنے والوں میں تو بھی شریک تھا؟ تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک طشت ہے... اس میں خون ہے... تو اسی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے دمِ حسین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ لیا... اس میں ڈبویا اور واپس میری

www.besturdubooks.net

انگلیاں میری آنکھوں میں لگا دیں...تو اس خون کا لگنا تھا...جب میں بیدار ہوا تو میں کچھ نہیں دیکھ پاتا...میں اندھا ہوں...

تو وہاں سے بینائی ملتی بھی ہے...آنکھیں ملتی بھی ہیں اور جاتی بھی ہیں...اللہ تبارک و تعالیٰ وہاں سے ہماری بصیرت کے درست ہونے کا انتظام فرمائے... آمین...(جمال محمدی جلد دوم ص ۹۰)

ایک عورت کا دل ٹوٹا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگئی

کتابوں میں ایک عجیب واقعہ لکھا ہے کہ ایک خاتون نہایت ہی پاک دامن اور نیک تھی...وہ چاہتی تھی کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو... وہ دُرود شریف بھی بہت پڑھتی تھی لیکن زیارت نہیں ہوتی تھی...ان کے خاوند بڑے اللہ والے تھے...ایک دن انہوں نے اپنے خاوند سے اپنی یہی تمنا ظاہر کی کہ میرا دل تو چاہتا ہے کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو لیکن کبھی یہ شرف نصیب نہیں ہوا' اس لیے آپ مجھے کوئی عمل ہی بتا دیں جس کے کرنے سے میں خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کرلوں... انہوں نے کہا کہ میں آپ کو عمل تو بتاؤں گا لیکن آپ کو میری بات ماننا پڑے گی... وہ کہنے لگی کہ آپ مجھے جو بات کہیں گے وہ مانوں گی...وہ کہنے لگے کہ اچھا تم بن سنور کر دُلہن کی طرح تیار ہو جاؤ...اس نے کہا بہت اچھا...

چنانچہ اس نے غسل کیا' دُلہن والے کپڑے پہنے' زیور پہنے اور دُلہن کی طرح بن سنور کر بیٹھ گئی' جب وہ دُلہن کی طرح بن سنور کر بیٹھ گئی تو وہ صاحب ان کے بھائی کے گھر چلے گئے اور جا کر اس سے کہا کہ دیکھو' میری کتنی عمر ہو چکی ہے اور اپنی بہن کو دیکھو کہ وہ کیا بن کر بیٹھی ہوئی ہے...جب بھائی گھر آیا اور اس نے اپنی بہن کو دُلہن کے کپڑوں میں دیکھا تو اس نے اسے ڈانٹنا شروع کیا کہ تم کو شرم نہیں آتی' کیا یہ عمر دُلہن

www.besturdubooks.net

بننے کی ہے، تمہارے بال سفید ہو چکے ہیں، تمہاری کمر سیدھی نہیں ہوتی اور بیس سال کی لڑکی بن کر بیٹھی ہوئی ہو...اب جب بھائی نے ڈانٹ پلائی تو اس کا دل ٹوٹا اور اس نے رونا شروع کر دیا...حتیٰ کہ وہ روتے روتے سو گئی...اللہ کی شان دیکھئے کہ اللہ رب العزت نے اسے اسی نیند میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کروا دی...وہ زیارت کرنے کے بعد بڑی خوش ہوئی لیکن خاوند سے پوچھنے لگی کہ آپ نے وہ عمل بتایا ہی نہیں جو آپ نے کہا تھا اور مجھے زیارت تو ویسے ہی ہو گئی ہے...وہ کہنے لگا، اللہ کی بندی! یہی عمل تھا کیونکہ میں نے تیری زندگی پر غور کیا، مجھے تیرے اندر ہر نیکی نظر آئی، تیری زندگی شریعت و سنت کے مطابق نظر آئی، البتہ میں نے یہ محسوس کیا کہ میں چونکہ آپ سے پیار محبت کی زندگی گزارتا ہوں اس لیے آپ کا دل کبھی نہیں ٹوٹا، اس وجہ سے میں نے سوچا کہ جب آپ کا دل ٹوٹے گا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اُترے گی اور آپ کی تمنا کو پورا کر دیا جائے گا...اسی لیے تو میں نے ایک طرف آپ کو دُلہن کی طرح بن سنور کر بیٹھنے کو کہا اور دوسری طرف آپ کے بھائی کو بلا کر لے آیا، اس نے آ کر آپ کو ڈانٹ پلائی جس کی وجہ سے آپ کا دل ٹوٹا اور اللہ رب العزت کی ایسی رحمت اُتری کہ اس نے آپ کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کروا دی...اللہ اکبر (بکھرے موتی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت

حضرت مثنیٰ بن سعید ذراع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں ہر رات اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھتا ہوں اور یہ فرما کر رونے لگ پڑے...(حیاۃ الصحابہ، جلد۲ صفحہ ۴۴۸)

www.besturdubooks.net

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے متعلق مبشرات

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی سوانح حیات بنام ''اشرف السوانح'' میں بشارات منامیہ کے نام سے چند مبارک خواب نقل کیے گئے ہیں...ذیل میں انہی بشارات میں چند خواب ذکر کیے جاتے ہیں...

خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمہ اللہ لکھتے ہیں....حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے متعلق منتسبین وغیر منتسبین صلحاء سے بکثرت بشارات منامیہ منقول ہیں...ان مبشرات میں سے انتخاب کر کے بطور نمونہ چند رویائے صالحہ اس باب میں نقل کیے جاتے ہیں

حجۃ الوداع میں معیت

ایک مسجد میں جو کہ مشابہ جامع مسجد کانپور کے ہے...جماعت نماز کی ہو رہی ہے اور امام جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں...میں بھی صف میں داہنی طرف ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے حضور حج وداع کے لیے تشریف لائے ہیں اور اب مدینہ منورہ تشریف لے جائیں گے اور یہ بھی یاد آتا ہے کہ اب ذوالحجہ ہے اور ربیع الاول میں وفات شریف ہو جائے گی تو کل تین ماہ اور حیات کے باقی ہیں اس لئے خیال کر رہا ہوں کہ بس میں بھی ہمراہ رکاب چلوں گا اور جب تک اس عالم میں تشریف رکھتے ہیں حدیثیں سُن سُن کر لکھا کروں گا...(رائی خود حضرت والا)

www.besturdubooks.net

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر

حضرت آج کئی دن ہوئے رات خواب دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ بہت بڑی مجلس ہے اس مجلس میں حضرت (والا) تشریف لئے جارہے ہیں حضرت (والا) کے پیچھے احقر بھی جارہا ہے تھوڑی دور جا کر دیکھتا ہوں اور اصحاب بھی تشریف لئے جارہے ہیں... احقر نے لوگوں سے سوال کیا کہ یہ صاحبان کون ہیں تو جواب دیا کہ سب کے آگے ہمارے حضور سردار عالم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کے بعد حضرت (والا) بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گئے ہیں... احقر پیچھے ہوں سامنے ایک دریا دیکھتا ہوں تو حضرت اور سب صاحبان آسانی سے پار ہو گئے ہیں... تو احقر فکر کرتا ہوں میں کیسے جاؤں... اس کے بعد حضور والا نے ارشاد فرمایا کہ تم بھی ایسے ہی چلے آؤ... تو احقر بھی پار ہو گیا... پار ہو کے دیکھتا ہوں وہ مجلس تیار ہے... (احقر سید احمد قصبہ رنگونیہ محلہ مرادنگر ضلع چاٹگام بنگال)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو

ایک دفعہ حضور کو احقر نے خواب میں دیکھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حضور کچھ گفتگو فرماتے ہیں اور بھی بہت سے علماء حاضر خدمت ہیں لیکن سب کی طرف سے حضور ہی کو دیکھا کہ سوال فرماتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جواب ارشاد فرماتے ہیں اور سب سے اقرب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضور ہی کو دیکھا... (محمد عتیق اللہ تھانہ سرائیل گاؤں ٹیکھر ضلع کمرلہ بنگال نصف صفر ۱۳۴۵ھ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری

رمضان المبارک سے پیشتر ایک خواب اس خادم نے دیکھا تھا وہ خواب یہ ہے ...ایک شب کو رات کے آخری حصہ میں دیکھا کہ آنحضرت (یعنی حضرت والا) ایک مسجد میں نماز کے اندر کھڑے ہیں... مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اور دل میں خیال آیا کہ کسی ایسے آدمی کو تلاش کر کے لاؤں جو حضرت مولانا مدظلہ سے میری سفارش

www.besturdubooks.net

بیعت کے لئے کردے... اس خیال کے آتے ہی میں کسی کی جستجو میں گیا جب واپس آیا تو...... ایک آدمی سے دریافت کیا انہوں نے اشارہ کیا کہ وہ ادھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف رکھتے ہیں اور کوئی معاملہ طے کر رہے ہیں یہ معلوم کرکے میں اُدھر گیا دیکھا کہ بڑا مجمع حلقہ کئے ہوئے کھڑا ہے اور کچھ لوگ آگے بیٹھے ہیں اور آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور آنحضرت (یعنی حضرت والا) بھی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس تشریف رکھتے ہیں... خادم نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح مجمع کو چیر کر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کروں مگر ناکام رہا... پس ایک روشنی نور کی مجمع کے اندر نظر آئی پھر آنکھ کھل گئی... (عبدالقیوم ڈرافس مین محلہ وہائٹ گنج ہردوئی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشورہ

تین چار روز ہوئے احقر کی اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت گنگوہی اور حضرت والا تینوں حضرات ہمارے مکان میں بیٹھے ہیں اور کچھ مشورہ فرما رہے ہیں... (محمد شفیع ۱۵... رمضان ۱۳۴۷ھ)

تفسیر بیان القرآن کی مقبولیت

احقر جو عید سے پہلے گڑھی گیا تھا وہاں ایک رات جو شب پنجشنبہ ۸... ذی الحجہ تھی خواب میں دیکھا کہ مدینہ منورہ میں کوئی بزرگ ہیں وہ بیان القرآن (تفسیر مصنفہ حضرت والا) کی تعریف کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہا ارشاد فرمایا کرتے ہیں کہ فلاں آیت کی تفسیر "بیان القرآن" میں یوں ہے... بیان القرآن میں یہ لکھا ہے... الخ... خواب طویل تھا صرف یہی جز محفوظ رہ گیا اتنا خیال اور بھی ہے کہ شاید ان بزرگ کے ارشاد کے بعد احقر نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ بات سنی ہے مگر اس پر جزم نہیں... خواب ہی میں قلب پر یہ بات وارد ہوئی کہ بیان

www.besturdubooks.net

القرآن کی دربار رسالت میں اس قدر مقبولیت کا سبب حضرت والا کا غایت اخلاص ہے...(احقر ظفر احمد عفا عنہ خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون ۱۲...ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مجمع میں حاضری

''مورد الفرخی فی مولد البرزخی'' حضرت کا وعظ جو جامع الحکم ہے پڑھا......اس وعظ شریف کی برکت سے ...... خواب میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے زیارت نصیب ہوئی اور اس مجمع میں آپ بھی ہیں...الحمدللہ ثم الحمدللہ......(فضل احمد ہیڈ مولوی مکان عبدالرحمٰن والا محلہ افغانان علی گڑھ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہونا

سولھویں شب کو دوران ذکر میں پھر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا......خانقاہ کی مسجد ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف رکھتے ہیں اور آپ داہنی جانب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل قریب استادہ ہیں ...... اب کے یہ مزید احساس پیدا ہوا کہ بائیں جانب حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ نور محمد صاحب جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف رکھتے ہیں مگر ان دونوں حضرات کی طرف میری نظر اتنی زیادہ نہیں گئی...(خادم محمد نجم احسن وکیل پرتاب گڑھ اودھ...۲۸...رمضان ۱۳۴۶ھ)

آداب ذکر مولد شریف کی مقبولیت

تین چار روز ہوئے میں نے ایک خواب صبح کے وقت دیکھا ہے کہ میں کسی مکان غیر معروف میں ہوں ایک براق آن کر اس مکان کے دروازے پر ٹھہرا ہے...لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ تیری سواری کے واسطے آیا ہے...تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ حضور سرور عالم جناب نبی مکرم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک براق پر تشریف لائے ہیں ایک نقاب بھی چہرہ مبارک پر پڑی ہوئی ہے...حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب تشریف لا کر رونق افروز ہوئے ہیں...میری حالت اس وقت یہ تھی

www.besturdubooks.net

کہ گویا میں سو نہیں رہا جاگ رہا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رونق افروزی کے بعد ایک قسم کا حجاب درمیان میں حائل ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت تو نہیں کرسکتا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک کی آواز برابر میں سنتا ہوں...اب یا تو میں نے یا کسی اور حاضرین دربار نے...مجھ کو یہ یاد نہیں ہے...

حضور سے عرض کیا کہ آج کل کانپور میں بہت شورش ہو رہی ہے...اور مولانا اشرف علی صاحب سے بہت لوگ مخالفت کر رہے ہیں...اس کی کیا اصلیت ہے؟ (اس زمانے میں حضرت والا کے مضمون متعلق آداب ذکر مولد شریف مرقومہ اصلاح الرسوم پر کانپور میں بہت غوغا تھا ۱۲ مولف) اس کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ جو کچھ اشرف علی نے لکھا ہے وہ صحیح ہے اور اس کے بعد حضور نے صرف مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اشرف علی سے کہہ دینا کہ جو کچھ تم نے لکھا ہے وہ بالکل صحیح ہے مگر یہ وقت ان باتوں کے لکھنے کے لئے مناسب نہیں ہے...یہ آخر کا فقرہ اس قدر آہستہ سے ارشاد فرمایا کہ میں نے سنا اور غالباً کسی دوسرے نے حاضرین میں سے نہیں سنا بس اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی تو صبح کی نماز کا وقت تھا...اور چہار شنبہ کا دن رجب کی دوسری تاریخ تھی جس قدر یاد تھا حرف بحرف عرض کیا گیا...فقط

حافظ منشی شرافت اللہ (چیف ریڈر پنشنر علی گڑھ) رجب ۱۳۲۹ھ مطابق اکتوبر ۱۹۰۱ھ) (یہ اس زمانہ میں کانپور میں ملازم تھے)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کو مسند پر بٹھانا

کل شب میں ایک خواب...... میں نے دیکھا کہ حضور پرُنور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تشریف لائے ہم سب کھڑے ہونے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا

www.besturdubooks.net

آپ اور...... جو جو تخت پر بیٹھے تھے یا تو اترنے لگے اور یا صدر کی جگہ سے ہٹنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فرمایا کہ آپ یہیں تشریف رکھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک طرف تخت پر بیٹھ گئے... چہرہ مبارک بہت نورانی تھا اور ریش مبارک بالکل سفید... قد نہ بہت لمبا نہ بہت چھوٹا بالکل جناب کے قد کے مطابق تھا... اس جلسہ میں ایک شخص نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی صورت اور دیکھی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جس طرح کا ہوتا ہے وہ اس صورت میں مجھ کو دیکھتا ہے... یہ فرمانا مجھ کو خوب یاد ہے... اس کے بعد فوراً آنکھ کھل گئی اور اس کے بعد سے اب تک ایک حالت نہایت سرور کی ہے اور وساوس سب موقوف ہیں...

مجلس درس کی مقبولیت

یہ دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکان میں تشریف فرما ہیں حضور والا بھی وہاں تشریف رکھتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کئی طالب علم بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک حدیث کی کتاب آپ کے پاس رکھی ہوئی ہے...

مناجاتِ مقبول

خادم نے حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا مجمع ہے جس میں اکثر اپنے پیر بھائی ہیں مجھ کو جلسہ میں سب سے پیچھے جگہ ملی ہے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم عربی میں تقریر فرما رہے ہیں جو مطلق سنائی نہیں دیتی... اخیر میں تقریر کے اس قدر سنائی دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی حق تعالیٰ سے مثل قرآن شریف **یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجوراً**... کے شکایت کروں گا کہ میری اُمت نے میری سنت کو ترک کر دیا اس کا مجھ پر بہت اثر ہوا... جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر ختم ہو چکی ہے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری حالت نہایت خراب ہے للہ کچھ مجھ کو بھی فرمایئے... فرمایا کہ تم دعا میں کیا

www.besturdubooks.net

پڑھا کرتے ہوں... میں نے عرض کیا اللھم انت السلام الخ... پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مناجات مقبول جو مولانا اشرف علی صاحب نے لکھی ہیں (یاد نہیں مولانا کا لفظ بھی فرمایا یا نہیں) وہ پڑھا کرو... اس کے بعد بیدار ہو گیا... اپنے آپ کو بہت بشاش پایا... (عزیز الرحمٰن زمیندار انچولی ضلع میرٹھ)

جو لکھتے، بولتے ہیں حق ہے

دیکھتا ہوں کہ ایک جلسہ ہوا اس کے صدر سردار دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں... جلسہ ختم ہونے کے بعد لوگ قسم بہ قسم مسئلے دریافت کرنے لگے... عند الفرصت بندہ نے بھی جا کے یہ بات دریافت کی کہ حضرت حکیم الامۃ صاحب تھانوی اور مولانا ابوبکر صاحب پھر پھروی کیسے ہیں اور جو کچھ فرماتے ہیں حسب شریعت ہے یا نہیں... جواب میں فرمایا دونوں نہایت نیک آدمی ہیں اور جو کچھ لکھتے ہیں اور بولتے ہیں بالکل حق ہے... (امیر حسن مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار

میں بعد تناول سحری آرام کر رہا تھا خواب میں دیکھتا ہوں کہ جناب والا مع چند مریدوں کے حلقہ میں جلوہ فرما ہیں... اتنے میں میں بھی وہاں پہنچ گیا... مجھے دیکھتے ہی جناب ایک طرف روانہ ہو گئے اور جناب کے پیچھے میں بھی ہولیا... کیا دیکھتا ہوں کہ ہم دونوں مدینہ منورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف پر پہنچ گئے ہیں ہم دونوں کے اس جائے متبرکہ میں پہنچنے کے ساتھ ہی مزار شریف وسط سے شق ہو گیا اور ہم دونوں دیدار نبوی سے مالا مال ہو گئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں کی طرف دیکھ کر تبسم فرما ہوئے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی... (محمد حسن الدین مدرسہ سید پور دار العلوم روح الاسلام پوسٹ سید پور ضلع رنگپور بنگال)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مسائل سمجھانا

ایک بشارت حضور اقدس کو سناتا ہوں...... کہ میں نے بعد تمنا نہیں محض بفضل

اللہ جل وعلا شانہ اعلیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا سر مبارک آپ کا یعنی اعلیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کھلا تھا بال مبارک نہایت سیاہ فرق نکالے ہوئے جلوس فرماتھے...اس وقت سوائے اعلیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور اقدس اور اس ناتواں کے کوئی نہیں تھا...دائیں بائیں کی تو خبر نہیں مگر یہ ناتواں ایک گوشہ میں عاجزانہ صورت سے بیٹھا ہوا مشرف بدیدار ہوتا رہا اور روتا رہا...اعلیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضور اقدس کو نہایت ہی جوش اور توجہ تام کے ساتھ اشارہ فرماتے ہوئے کسی مسئلہ میں سمجھا رہے تھے اور فرماتے رہے یوں ہوا یوں ہوا یہ لفظ مکرر احقر کو خوب یاد ہے...(محمد اسمٰعیل عقب کلاں مسجد دہلی ۲۴...رجب ۱۳۳۵ھ)

اس نام کو یاد رکھو

چونکہ غریب الوطن کو تین سال ہوگئے ہیں کہ وطن سے آیا ہے اور بندہ کا یہ خیال تھا کہ کہیں پیر کامل کی قدم بوسی کروں......مدت ہوگئی بندہ اسی پریشانی میں تھا کہ بندہ نے خواب دیکھا وہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ سعید ابن المسیب رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے ساتھ ایک صندوق تھا مسدس...آپ نے امر کیا کہ اس کو رکھو اور اس صندوق کے ہر جانب اسماء مکتوب تھے اور فوق جانب ''راقم محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' یہ لفظ بعینہ تھا...اور مشرق جانب میں جناب کا نام تھا...اس طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے نام کی طرف اشارہ کیا اور مجھے فرمایا کہ اس نام کو یاد رکھو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صندوق سے شمال کی جانب تھے اور سعید ابن المسیبؓ جنوب کی جانب تھے...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری

بتاریخ ۱۹...ذی الحجہ مبارک بروز بدھ ۲ بجے شب کے عالم رؤیا میں دیکھتا ہوں کہ حضور کے ہمراہ بہت سے مرید ہیں جو بائیں جانب حضور کے برابر چلے جارہے ہیں

www.besturdubooks.net

اور فدوی داہنی جانب دائیں ہاتھ کے قریب پشت مبارک سے نہایت متصل...... جارہا ہوں یہاں تک کہ ایک میدان میں یا احاطہ میں...... پہنچ گئے... حضور وہاں کھڑے ہو گئے...... اس وقت حضور نے فرمایا کہ حضور سرورِ عالم کا دربار ہے خوب غور سے دیکھو فدوی خوب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا تھا تو حضور سرورِ عالم اور اصحاب کبار ایک بڑے تخت پر رونق افروز ہیں اور وہاں ایک مجمع کثیر حلقہ باندھے کھڑا ہے لیکن فدوی کو یہ تمام مجمع اور تخت مبارک اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبار دُھندلی نظر سے معلوم ہوتے ہیں جیسے مگر چاندنی میں کوئی شے دکھلائی دیا کرتی ہے فدوی نے جناب اقدس سے نہایت گریۂ وزاری سے عرض کیا کہ مجھے سرورِ عالم کا چہرہ صاف اچھی طرح نہیں دکھلائی دیتا... جناب اقدس نے فرمایا کہ ذکر کی کثرت کیا کر ان شاء اللہ صاف دکھائی دیویں گے... فدوی کو اسی رقت وزاری میں آنکھ کھل گئی...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سعادت

جس سال فقیر دورہ میں شریک تھا اس سال ایک رات جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حضور والا نے ایک لوٹے میں پانی بھر کے فقیر کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ سعید تم یہ لوٹا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے واسطے دے آؤ...... خواب چونکہ بہت طویل ہے اس لئے مقصود ظاہر کرتا ہوں یعنی احقر نے حضور والا کو جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے ہوئے دیکھ کر خواب ہی خواب میں یہ ارادہ کر لیا کہ فقیر بھی اپنے آپ کو حضور والا کا خادم بنا دوں...(سعید الرحمٰن چاٹگامی)

جمعہ کی نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری

یہ خواب نظر آیا کہ ایک اونچی کرسی کی مسجد ہے اور جمعہ کی نماز کے لئے صف بندی ہو رہی ہے اور احقر صحن مسجد میں ہے کسی شخص نے کہا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

www.besturdubooks.net

وسلم ہیں ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس مبارک سب سفید تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیۂ مبارک احقر کو یاد نہ رہا اور اس مسجد میں حضرت والا نماز جمعہ یعنی آپ پڑھا رہے ہیں اس خواب کی وجہ سے دن کو ایک قسم کی خوشی ایسی معلوم ہوئی کہ جس کے اظہار کو کوئی لفظ ہی سمجھ میں نہ آیا جو تحریر کروں...(شہاب الدین کشمیری گیٹ دہلی)

کتابوں کی قبولیت

جمعۃ الوداع یعنی رمضان المبارک کے آخری جمعہ کی شب کو فدوی نے ایک خواب دیکھا کہ بندہ کسی جگہ پر بیٹھا ہوا حلقہ کر رہا ہے اور اوپر سے ایک تخت نمودار ہوا جس میں چار چراغ روشن تھے اور چار ہی اصحاب نظر آئے وہ اصحاب مجھے تخت پر بٹھا کر اپنے ہمراہ لے گئے اور پھر جنگلوں کی طرف لے گئے اور پھر سمندر بھی نظر آیا اور اس سمندر کے اوپر بھی وہ تخت گزر گیا پھر اس طرح منزل بمنزل چلتے ہوئے ایک مسجد دکھائی دی یہاں پر وہ تخت ٹھہرا وہاں نماز پڑھی وراس مسجد کی پچھلی طرف ایک نہر بھی چلتی تھی اس نہر میں سے انہوں نے اور میں نے پانی پیا پھر وہاں سے تخت پر بیٹھ کر ایک بازار آیا وہاں سب طرح کا سامان بک رہا تھا انہوں نے اس تخت کو بازار میں ٹھہرایا اور ایک دکان پر لکھا ہوا تھا کہ یہاں پر رشیدیہ اور اشرفیہ کتابیں مل سکتی ہیں...

تو میں نے اسے پڑھ کر ان بزرگوں سے دریافت کیا کہ مجھے مولانا رشید احمد صاحب اور مولانا اشرف علی صاحب کی کتابیں دے دو انہوں نے چار کتابیں مجھے دیں ان سے وہ کتابیں لے کر پھر اسی تخت پر بیٹھا کر رخصت ہوئے پھر ایک سفید مکان دکھائی دیا جس پر سبز پردے پڑے ہوئے تھے وہاں تخت ٹھہرا اس کمرے کے اندر چاروں بزرگ مجھے بھی لے گئے اس کمرے کی روشنی اس قدر تھی کہ تاب نہیں لا سکتا تھا...اور نہ چراغ نہ بتی دکھائی دیتی تھی تو وہاں پر تکیہ اور قالین بچھا ہوا تھا جس پر سردار جہاں آنحضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مع چاروں اصحاب کے موجود تھے اور ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید اُونی کپڑے پہنائے جا رہے ہیں اور کپڑے پہننے کے بعد

www.besturdubooks.net

اُسی تکیہ سے کمر لگا کر بیٹھ گئے اور میں دروازے کے باہر ان کے سامنے کھڑا ہوا ہوں تو پھر مجھے انہوں نے اندر بلایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شریف احمد ہے پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو بلالو کہ یہ مولانا اشرف علی صاحب کا خادم ہے... میں سلام کر کے بیٹھ گیا اور مصافحہ بھی کیا وہاں پر ایک گلاس پانی کا آیا پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور پھر چاروں اصحاب نے پی کر مجھے بھی دیا اور میں نے بھی پیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مولانا صاحب کی کتابوں پر عمل کرتے رہنا اور دوسروں کے کہنے سننے سے مت رُکنا... (شریف احمد سقہ گنج پوری تحصیل وضلع کرنال)

مبلّغین کی مقبولیت

ایک بار خواب میں سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا... حضور کے سامنے اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ بیٹھے ہیں اور حاجی رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے مولانا حکیم الامت تھانوی ہیں اور مولانا کے پیچھے میں ہوں اور تھوڑی دیر میں...... مولانا حکیم الامت نے میرا ہاتھ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا غلام تبلیغ اسلام کا کام کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں میرے ہاتھ لے لئے تو مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اور اسی حالت میں بیدار ہو گیا...(سید نوازش حسین صاحب مبلغ رنگون بروایت مولوی ظفر احمد صاحب)

تصانیف کی مقبولیت

احقر کو شب پنجشنبہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور یہ دیکھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احقر کے والد صاحب مدظلہ (یعنی محمد عثمان خاں صاحب مالک کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی یکے از مجازین حضرت والا) کی دوکان پر تشریف فرما ہیں اور حضرت والا کی تصنیف کردہ کتابیں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ہیں...(خادم عبدالسنان دہلوی)

www.besturdubooks.net

مواعظ کی مقبولیت

میں نے پرسوں ۲۰... شعبان ۱۳۵۴ھ کی شب کو خواب دیکھا کہ میرے شہر لکھنؤ میں میرے محلہ کے قریب ایک محلہ صحبتیا باغ ہے وہاں حضور کا وعظ ہے میں بھی اس وعظ میں گیا ہوں... محفل میں ایک کٹہرہ درمیان میں لوہے کا لگا ہے کٹہرہ کی ایک جانب میں ایک بہت اونچا تخت بچھا ہے جس پر سفید فرش ہے تخت اس قدر اونچا ہے کہ دو تین سیڑھیاں چڑھ کر اس پر پہنچنا ہوتا ہے... اس تخت پر حضور وعظ فرما رہے ہیں......

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضور کا گلا پڑ گیا ہے جس کے سبب آواز پھنسی ہوئی اور خراش کے ساتھ نکل رہی ہے اور بہت مہین ہوگئی ہے لیکن جو کچھ بیان ہو رہا ہے وہ صاف سمجھ میں آتا ہے میرے ہم قرین لوگوں میں سے کسی نے کہا کہ آواز تو بالکل بیٹھی ہوئی ہے اس قدر مجمع ہے لوگ کیا سنتے ہوں گے تو دوسرے شخص نے یا میں نے بخوبی یاد نہیں... کہا کہ واہ اس قدر مجمع اور گلا بیٹھا ہوا ہے مگر سنو تو سب صاف سنائی دے رہا ہے... ذرا بھی گنجلک نہیں یہی تو کمال ہے یا کرامت کہا...... بیان میں سلوک و معرفت کے درجات اور سالکوں کے حالات بیان ہو رہے ہیں کہ ایک مقام پر جہاں شاید...... یہ بیان تھا کہ سالک مختلف تغیرات و کیفیات سے گزرتا ہوا معرفت کے درجے پر پہنچتا ہے اگر وہ ان مختلف تغیرات میں پھنسا...

جب حضور بیان کرتے ہوئے یہاں پہنچے...... ایک شخص نے ٹوکا جس کا منشاء یہ تھا کہ اس کو نہ بیان کرو آگے چلو فوراً اس شخص کے ٹوکنے پر میں نے کہا کہ ہائیں اس شخص نے کیوں ٹوکا...... تو ایک اور آدمی نے کہا بھائی یہ ٹوکنے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ...... ٹوکے جانے کے بعد جناب والا تخت سے وعظ کو چھوڑ کر ایک سیڑھی کر کے اترے اور ان صاحب کے پاس آئے جنہوں نے ٹوکا تھا اور ان سے پوچھا کہ تو یہ نہ بیان کروں انہوں نے کہا نہیں اس کو چھوڑ کر آگے بیان کرو یہ موقع نہیں ہے کسی دوسرے بیان میں اس کو بیان کرنا جناب والا نے فرمایا کہ جی ہاں اس کے بعد

www.besturdubooks.net

فلاں......جگہ وعظ ہوگا تو ان صاحب نے جن کو مجھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتلایا گیا فرمایا ہاں وہاں بیان کرنا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ حضور ان سے دریافت فرما کر پھر تخت پر تشریف لے گئے (وہ سمان یعنی سخت سے اتر کر دریافت کرنے کو تشریف لانا اور پھر واپس جانا اب تک آنکھوں میں ہے)......اس وقت حضور پیر میں سیاہ پاپوش (...... چمڑے کے عربی موزے سے ملتی ہوئی) پہنے ہوئے ایک عصا ہاتھ میں سفید لباس کو ٹخنوں تک لانبا قمیص تھا خیر تخت پر تشریف لے جا کر تھوڑا وعظ اور فرمایا پھر ختم کر دیا... (قاری نور الحق جامع مسجد ٹانگو (برما)

اچھا وعظ بیان کرنے والے

حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور ان کی خدمت میں ہمارے حضرت مولانا (یعنی حضرت والا) اور دیگر حضرات علماء ہیں...ایک بڑا مکان ہے...سب علماء نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ حضور وعظ بیان فرمائیں...حضور نے جواب میں فرمایا کہ وعظ بیان کرنے والے بہت سے علماء موجود ہیں...پھر دوبارہ علماء نے درخواست وعظ کی کی...حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ جواب میں ہمارے حضرت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ العالی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وعظ انہیں بیان کرنا چاہیے...یہ اچھا وعظ بیان کرنے والے ہیں سب علماء چپ ہو گئے...

(جیون ساکن گاؤں گوگواں تحصیل کرانہ ۵...شعبان جمعرات ۱۳۵۳ھ)

متعلقین کی مقبولیت

شب پنجشنبہ کو احقر نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے...حضرت والا کی ہمراہی میں احقر بھی ہے اور بہت بڑی تعداد پیر بھائیوں کی بھی ہے جو سب کے سب حضرت والا کی ہمراہی میں سفر حج میں ہیں ایک مقام پر قیام ہوا اور وہ عمارت دو

www.besturdubooks.net

منزل کی معلوم ہوتی ہے وہاں اور بھی بہت لوگ ہیں... جب ہم سب لوگ ٹھہر گئے تو کسی کہنے والے نے کہا جس کو احقر پہچانتا نہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہم سب لوگ مع حضرت والا کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے لگے... پھر کسی کہنے والے نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے فرماتے ہیں... وہ وقت فجر کی نماز کا معلوم ہوتا تھا ہم سب لوگ حضرت والا کے خادم اور دیگر لوگ بھی وضو کرنے لگے... جب وضو سے فارغ ہوئے تو صفیں سیدھی ہونے لگیں... پھر کسی نے کہا مولانا اشرف علی صاحب کے مرید سب اگلی صف میں ہو جاؤ ہم سب لوگ متفرق صفوں میں سے نکل نکل کر اگلی صف میں ہو گئے... نماز ختم ہونے کے بعد مع حضرت والا کے ایک میدان میں پہنچے جس میں ہم سب حضرت والا کے خادم ہی تھے میدان میں پہنچتے ہی سب لوگ روتے ہوئے زمین پر لوٹنے لگے اور حضرت والا کھڑے ہیں اتنا دیکھنے کے بعد گھڑی کے الارم سے آنکھ کھل گئی ۴ بجے تھے احقر نماز تہجد کے لئے اٹھ کھڑا ہوا... (شہاب الدین نئی دہلی ۲... ج ۲... ۲... ۱۳۵۲ھ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہونا

چند روز ہوئے ایک خواب میں یہ دیکھا کہ میرے مکان میں آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ تشریف لائے ہیں... بات چیت نہیں ہوئی... دوسرے شخص نے تعارف کرایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یہ مولانا اشرف علی ہیں... (عمر جی آمنجی کبولی ضلع بھروچ)

جنت کی بشارتیں

میں نے حضور پر نور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ زمانہ عدم بلوغ میں جبکہ نحو میر وغیرہ پڑھتا تھا خواب میں دیکھا حسین و جمیل صورت تھی مولانا محمد اشرف علی صاحب کے مکان کے ایک درجہ میں حضور کے لئے چارپائی بچھی ہوئی تھی

www.besturdubooks.net

اور حضور رنگین لباس پہنے ہوئے تھے مخلوق حضور سے دریافت کر رہی تھی کہ ہمارے لئے کیا ہے جنت یا دوزخ آپ مسلمانوں کے لئے جنت کی بشارت سنا رہے تھے... اخیر میں مکان کے اس درجہ میں تشریف لاکر چار پائی پر رونق افروز ہوئے مولانا محمد اشرف علی صاحب کو اطلاع دی گئی مولانا مکان سے باہر تشریف لائے اور معانقہ حضور سے مشرف ہوئے... اس کے بعد یہ احقر ایسی حالت میں حاضر دربار اقدس ہوا کہ اس وقت حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا کوئی دوسرا وہاں نہ تھا... احقر نے بھی اپنے لئے عرض کیا کہ میرا ٹھکانا کہاں ہے... حضور نے جنت کی بشارت سنائی...

اتباعِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

احقر جس وقت حضرت کے ساتھ کانپور میں تھا اس وقت تین خواب نظر آئے ایک یہ ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک راستہ سے چلتے ہیں اور ان کے پیچھے آنحضور (یعنی حضرت والا) اور ان کے بعد بندہ بھی غرض تینوں ایک ساتھ چلتے ہیں...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بیٹھنا

کل شب کو خواب دیکھا کہ سرزمین مکہ معظمہ کے ایک بہت وسیع میدان میں حضور سرور عالم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور دائیں جانب حضرت والا تشریف رکھتے ہیں اور ادھر ادھر بہت کثیر مجمع دیگر اصحاب کا حلقہ کئے ہوئے بیٹھا ہے... مگر بجز حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دوسرے کا چہرہ صاف نہیں نظر آتا تھا... حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور نہایت لطیف اور نازک اور سفید ٹوپی حضور زیب سر کئے ہوئے تھے... میں حاضر ہوا اور میں نے قصد بیعت ہونے کا کیا... اس پر ارشاد ہوا سامنے آ کر بیٹھو ہم بھی دیکھیں مرید کیسا ہے میں نہایت ادب سے ڈرتا ہوا دوزانو بیٹھا مگر کچھ مسکراہٹ آنے لگی میں نے روکا اور زیادہ مؤدب ہو کر دوزانو سامنے بیٹھا... پھر تھوڑا سا آگے بڑھا اور بیعت کی خواہش کا اظہار کیا اس

www.besturdubooks.net

پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد بیعت لینا شروع کیا مگر ہنوز شروع نہ کیا تھا کہ حضرت والا نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ان سے یہ عہد لے لیجئے کہ کرسی پر نہ بیٹھیں گے اسی پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عہد کرو کہ میں کرسی پر نہ بیٹھوں گا اور اسی کے ساتھ کسی اور بات کا عہد لیا مگر وہ بات یاد نہیں رہی... میں نے عہد کیا کہ میں کرسی پر نہ بیٹھوں گا...

(منقول از اصل خط منشی علی سجاد صاحب بی... اے ڈپٹی کلکٹر جو خواب دیکھنے کے زمانہ میں شاہ آباد ضلع ہردوئی میں تحصیلدار تھے... خط کے آخر میں تاریخ ۴... ذی الحجہ لکھی ہوئی ہے لیکن سنہ لکھا ہوا نہیں... کرسی پر نہ بیٹھنے کے عہد کے متعلق حضرت والا کی یہ تعبیر بھی اس خط میں لکھی ہوئی ہے کہ مراد یہ ہے کہ بلا ضرورت بلکہ اصل مراد ترفع سے نہی گو بلا کرسی ہی ہو خاص صورت کرسی کی مراد نہیں... اھ.... ڈپٹی صاحب نے کرسی پر بیٹھنا چھوڑ بھی دیا تھا لیکن حضرت والا کی تعبیر مذکور کی بناء پر پھر بیٹھنے لگے... (اشرف السوانح)

خواب کے ذریعے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے انتقال کی خبر

پنجاب کی ایک مسجد کے خطیب نے جو سید تھے اور حضرت مولانا انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے...

دوران قبل یا بعد وفات دیکھا کہ آسمان پر لکھا گیا "جَنَاح" پھر تھوڑی دیر بعد لفظ "جَنَاح" سے کچھ قبل قد نمودار ہوا پھر قد کے بعد لفظ "کُسِرَ" ظاہر ہوا... پھر سب سے آخر میں الاسلام لکھا گیا... گویا مسلسل عبارت یوں ہوئی: "قَدْ کُسِرَ جَنَاحُ الْاِسْلَامُ" جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اسلام کا بازو ٹوٹ گیا...

آنکھ کھلنے پر وہ سخت پریشان تھے کہ یا اللہ! یہ کیا معاملہ ہے... اخبار میں حضرت اقدس سرہ العزیز کی وفات کی خبر پڑھی... پڑھتے ہی انہیں خیال آیا کہ بس یہی میرے

www.besturdubooks.net

خواب کی تعبیر ہے...(بلاشبہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ اسلام کے لیے قوت بازو تھے)...(خاتمۃ السوانح ص:۱۲۴، ۱۲۵)

حکیم الامت رحمہ اللہ نے نصیحت فرمائی

خاتم السوانح کے مصنف حضرت خواجہ عزیز الحسن غوری مجذوب رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب خاتمۃ السوانح کے صفحہ ۱۳۰...۱۳۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد حضرت کے ایک خلیفہ نے خواب دیکھا کہ ۱۶/رجب بدھ کی رات کو (یعنی حضرت اقدس رحمہ اللہ کے بروز سہ شنبہ دفن ہو جانے کے بعد جو رات آئی اس میں نصف شب کے وقت حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا...فرمایا مجھے مُردہ نہ سمجھو، میں زندہ ہوں جس طرح میری حیات میں مجھ سے فیض لیتے رہتے تھے فیض لیتے رہنا فیض ہوتا رہے گا اور مجھے مقام شہداء نصیب ہوا یا فرمایا کہ مقام شہود نصیب ہوا...اس کے بعد ایک آیت تلاوت فرمائی وہ یاد نہیں رہی...

اتنا یاد رہے کہ اس میں لفظ شہداء و صدیقین ہے...اس قسم کی آیت پارہ والمحصنت رکوع ۵ کے آخر میں تو ہے:

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِيْقًا"

پھر آنکھ کھل گئی...

وضاحت: یہاں فیض سے مراد حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیفات اور خاص کر ملفوظات کا مطالعہ ہے...(خوابوں کی تعبیر)

خواب کے ذریعہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی مغفرت کی خبر

حضرت مفتی محمد حسن لاہوری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کو

www.besturdubooks.net

خواب میں دیکھا کہ نہایت عمدہ لباس پہنے ہوئے ہیں... پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کوئی سوال نہیں کیا... بس اتنا فرمایا کہ اشرف علی جاؤ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم یاد کررہے ہیں... بس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں چلا گیا... (بزم اشرف کے چراغ)

زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں ...فرمایا کہ تحدث بالنعمۃ کے طور پر اپنا ایک خواب بھی یاد آ گیا...خواب یہ ہے کہ گویا میں کان پور کی جامع مسجد میں ہوں مگر علم ضروری کی طرح یہ سمجھے ہوئے ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے ہیں' میں بھی شریک ہوں اور بہت لوگ ہیں... پھر یہ خیال ہوا کہ یہ شہر مکہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں تشریف لائے ہیں اور یہ بھی خیال ہے کہ اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ چلا جاؤں گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سنوں گا' صحبت میں رہوں گا...

(ملفوظات حکیم الامت ج ۷)

www.besturdubooks.net

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں... کسی صحابی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصال سے دس یا پندرہ سال بعد خواب میں دیکھا کہ پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے آ رہے ہیں، پوچھا: اے امیر المؤمنین! آپ کا کیا حال ہے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ قریب بہلاکت ہو گیا تھا، مرنے کے بعد سے جو حساب شروع ہوا ہے تو آج حساب سے فراغت ہوئی ہے... الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بخش دیا... (خطبات حکیم الامت ج ۴)

حفاظت خداوندی کا عجیب واقعہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص آیا.... اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا باپ کے درمیان اس قدر مشابہت تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حیران ہو گئے اور فرمایا ''میں نے باپ بیٹے میں اس طرح کی مشابہت نہیں دیکھی'' آنے والے شخص نے کہا ''امیر المؤمنین! میرے اس بیٹے کی پیدائش کا بڑا عجیب قصہ ہے اس کی پیدائش سے پہلے جب میری بیوی امید سے تھی تو مجھے جہاد میں جانا پڑا.... بیوی بولی آپ مجھے اس حالت میں چھوڑ کر جا رہے ہیں''؟

میں نے کہا استودع اللہ ما فی بطنک (آپ کے پیٹ میں جو کچھ ہے میں اسے اللہ کے پاس امانت رکھ کر جا رہا ہوں) یہ کہہ کر میں جہادی مہم میں نکل

www.besturdubooks.net

پڑا....ایک عرصہ کے بعد واپس ہوا تو یہ دردناک خبر ملی کہ میری بیوی انتقال کر چکی ہے اور جنت البقیع میں دفن کی گئی ہے میں اس کی قبر پر گیا دعا اور آنسوؤں سے دل کا غم ہلکا کیا رات کو مجھے اس کی قبر سے آگ کی روشنی بلند ہوتی ہوئی محسوس ہوئی میں نے رشتہ داروں سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا

''رات کو اس قبر سے آگ کے شعلے بلند ہوتے دکھائی دیتے ہیں''

میری بیوی بڑی نیک خاتون تھی میں اسی وقت اس کی قبر پر گیا تو وہاں یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ قبر کھلی ہوئی ہے میری بیوی اس میں بیٹھی ہے بچہ اس کے پاس بے چین ہو رہا ہے اور یہ آواز دے رہی ہے ''اے اپنی امانت کو اللہ کے سپرد کرنے والے! اپنی امانت لے لے اگر تم اس بچے کی ماں کو بھی اللہ کے سپرد کر جاتے تو واللہ! آج اسے بھی پاتے''....

میں نے قبر سے بچہ اٹھایا اور قبر اپنی اصلی حالت پر آ گئی....اے امیر المؤمنین! یہ وہی بچہ ہے''....(عجیب وغریب واقعات)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے وصال کے سلسلہ میں خواب

ایک روز جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے میرے تین چونچیں ماریں اور اس کی تعبیر میں یہی سمجھتا ہوں کہ میری موت اب قریب ہے...(از سیرت خلفائے راشدین،ص:۱۵۹)

ایک انصاری کی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثالی زیارت

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک انصاری آدمی سے سنا، وہ کہہ رہے تھے میں نے اللہ سے دُعاء کی کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواب میں زیارت کرائے، میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دس

www.besturdubooks.net

سال بعد دیکھا اور وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھ رہے تھے... میں نے کہا اے امیر المؤمنین! کیا معاملہ کیا گیا؟ فرمایا ابھی فارغ ہو کر آ رہا ہوں اور اگر میرے رب کی رحمت نہ ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا... (حیات الصحابہ، صفحہ: ۷۶۰، ج: ۳)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اپنی شہادت کے بارے میں خواب

کثیر بن صلت نے بیان کیا کہ جس روز حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کیے گئے اس روز سوئے اور بیدار ہونے کے بعد فرمایا: اگر تم یہ نہ کہو کہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتنہ کی تمنا کرتا ہے تو میں تم سے بیان کروں... راوی بیان کرتا ہے کہ ہم نے عرض کیا اللہ آپ کی اصلاح کرے، آپ بیان کیجئے... ہم ان میں سے نہیں ہیں کہ اس طرح کہیں جیسے کہ آپ کو لوگ کہتے ہیں تو فرمایا کہ میں نے اپنے اس خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو ہمارے ساتھ جمعہ کی نماز میں حاضر ہوگا... ایک روایت میں ہے کہ یہ جمعہ ہی کا روز تھا... (از حیات الصحابہ، ص: ۷۵۵، ج: ۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اپنی شہادت کے سلسلہ میں خواب

جس صبح کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ ہوا اس شب میں آپ نے ایک خواب میں دیکھا اور حضرت حسن سے فرمایا کہ آج میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی اُمت سے مجھے بہت اذیت پہنچی... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اُن کے لیے اللہ سے بددُعا کرو تو میں نے کہا یا اللہ! مجھے ان کے بدلے میں اچھے لوگ عنایت کر اور ان کو میرے بدلے کوئی برا شخص دے... (از سیرت خلفائے راشدین، ص: ۲۳۶)

اور حیات الصحابہ رضی اللہ عنہم میں اس طرح ہے کہ حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے مجھ سے میرے حبیب

www.besturdubooks.net

صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں ملے ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کی شکایت کی جو مجھے آپ کے بعد اہل عراق کی طرف سے پہنچی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ آپ کو عنقریب آرام ملنے والا ہے...اس خواب کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف تین روز زندہ رہے...

ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خواب میں دیکھا اور میں نے آپ کی اُمت کی شکایت کی کہ مجھے جھٹلاتے ہیں اور تکلیف پہنچاتے ہیں اور میں رو دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی! (رضی اللہ عنہ) روؤ نہیں اور دیکھ میں نے جو التفات کیا تو اچانک دو آدمی بندھے ہوئے تھے اور ایک بڑا پتھر ان دونوں کا سر پھوڑ رہا تھا... یہاں تک کہ اُن کا سر پھٹ جاتا تھا اور پھر جڑ جاتا تھا... راوی کہتے ہیں میں صبح ہی صبح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا جیسا کہ میں ہر روز ان کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا... میں قصائیوں کے محلہ میں لوگوں سے ملا، انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں... (حیات الصحابہ رضی اللہ عنہم ص:۷۵۶، ج:۳)

اور تاریخ ابن کثیر میں ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے بتایا کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ آج رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نظر آئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ! مجھے آپ کی اُمت کی کجی اور جھگڑے سے واسطہ پڑا ہے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پر بددُعا کرو، میں نے کہا، اے اللہ! مجھے ان کے بدلے میں وہ آدمی دے جو ان سے بہتر ہوں اور انہیں میرے بدلے میں وہ آدمی دے جو مجھ سے برا ہو... پس آپ باہر نکلے تو ایک شخص نے آپ کو مارا اور قبل ازیں ہم اس حدیث کو بیان کر چکے ہیں جس میں آپ رضی اللہ عنہ کے قتل کی پیشین گوئی موجود ہے اور یہ کہ آپ کی ڈاڑھی آپ کی سر کی چوٹی سے رنگین ہو جائے گی اور جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی تھی، اسی طرح وقوع میں آیا... (تاریخ ابن کثیر ص:۳۵۷، ج:۸)

www.besturdubooks.net

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں عجیب دُعا سکھائی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وظیفہ مقرر تھا... ایک لاکھ درہم... ایک ماہ وظیفہ آنے میں دیر ہوگئی اور بڑی تنگی آئی تو خیال آیا کہ خط لکھ کر یاد دلاؤں... قلم اور دوات منگوایا... پھر یکدم چھوڑ دیا... قلم کاغذ سرہانے رکھ کر سو گئے... خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا... حسن! میرے بیٹے ہو کر مخلوق سے مانگتے ہو؟ کہا... تنگی آ گئی ہے...

تو فرمایا... تو میرے اللہ سے کیوں نہیں مانگتا؟ کہا... کیا مانگوں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں مندرجہ ذیل دُعا سکھائی:

"اَللّٰھُمَّ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَآءَ کَ... وَاقْطَعْ رَجَائِیْ عَمَّنْ سِوَاکَ حَتّٰی لَا اَرْجُوْا اَحَدًا غَیْرَکَ ط اَللّٰھُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْہُ قُوَّتِیْ وَقَصُرَ عَنْہُ اَمَلِی... وَلَمْ تَنْتَہِ اِلَیْہِ رَغْبَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ مَسْاَلَتِیْ وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِمَّا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخُصَّنِیْ بِہٖ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط"

ترجمہ:...... "اے اللہ! ہمارے دل کو اپنی اُمیدوں سے وابستہ فرما... اور اپنے علاوہ سے ہماری اُمیدیں ختم فرما... یہاں تک کہ تیرے علاوہ کسی سے اُمید نہ ہو... اے اللہ! میری قوت کمزور ہوگئی... اُمید ختم ہوگئی اور میری رغبت تیری طرف ختم نہیں ہوئی... نہ میرا سوال تجھ تک پہنچ سکا اور میری زبان پر وہ یقین نہ جاری ہو سکا جو تو نے اوّلین و آخرین کو دیا... اے رب العالمین! مجھے بھی اس کے ساتھ خاص کر دے"...

کیا زبردست دُعاء ہے... بیٹا یہ دُعاء مانگ... چند دن کے بعد ایک لاکھ کے بجائے پندرہ لاکھ پہنچ گیا... (الارج... ابن ابی الدنیا ۸۶/۳... الدعاء المسنون... صفحہ ۵۲۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عجیب خواب

موطا امام مالک میں یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ

www.besturdubooks.net

صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا....

"رَأَیْتُ ثَلَاثَۃَ اَقْمَارٍ سَقَطْنَ فِیْ حُجْرَتِیْ فَوَصَفْتُ رُؤْیَایَ عَلٰی أَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ..."

ترجمہ...... "میں نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند میرے حجرے میں گرے ہیں... میں نے اپنے خواب کا تذکرہ (اپنے والد محترم) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا..."

طبقات ابن سعد کی روایت میں ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا تم نے اس خواب کی تعبیر کیا کی ہے؟ میں نے عرض کیا "أَوَّلْتُھَا وَلَدًا مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" "میں نے اپنے طور پر یہ تعبیر کی ہے کہ میرے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اولاد پیدا ہوگی..." یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے...

پھر جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں دفن کیے گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (خواب کی تعبیر کے طور پر) فرمایا "ھٰذا أَحَدُ أَقْمَارِکِ وَھُوَ خَیْرُھَا" ترجمہ...... "تمہارے ایک چاند یہ ہیں اور بقیہ دو چاندوں سے بہتر ہیں..."

(موطا امام مالک' کتاب الجنائز' باب ماجاء فی دفن المیت ۱/۲۳۲)

بعد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں دفن ہوئے... (بکھرے موتی)

عذاب قبر سے حفاظت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی صحابی نے ایک قبر پر اپنا خیمہ لگالیا اور ان کو معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے پھر دیکھتے کیا ہیں کہ یہ کسی آدمی کی قبر ہے جو سورہ ملک کی تلاوت کر رہا ہے حتّٰی کہ اس نے سورت ختم

www.besturdubooks.net

کر دی... اس صحابی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت عذاب روکنے والی ہے نجات دلانے والی ہے... یہ اس کو قبر کے عذاب الٰہی سے بچا رہی ہے (یعنی اس آدمی کی طرح یہ سورت اپنے آپ کو دہرا دہرا کر اس کی سفارش کر رہی ہے... اور عذاب خداوندی کو اس کے قریب نہیں آنے دے رہی ہے) (ترمذی)

سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کی قابل رشک شہادت

ابو عامر قبیلہ اوس (انصار) میں سے تھا... جاہلیت میں راہب یعنی درویش کے لقب سے مشہور تھا... مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو عبداللہ بن ابی کی طرح یہ بھی از راہ حسد... ریشہ دوانیوں اور دسیسہ کاریوں پر اتر آیا... عبداللہ بن ابی نے منافقت کو اپنا لیا اور ابو عامر کھل کر مخالفت کرنے لگا مدینہ کو چھوڑ کر مکہ چلا گیا احد کے روز قریش کے ہمراہ آیا تھا... فتح مکہ کے بعد قیصر روم کے پاس چلا گیا اور وہیں اسے موت آئی...

اللہ کی شان جو مخرج الحی من المیت ہے... اس نے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ (باپ بیٹا ہم نام تھے) کو ہدایت دی اور وہ مومن صادق ثابت ہوا... اسی طرح ابو عامر کے بیٹے حنظلہ کو توفیق بخشی اور وہ مثالی مجاہد فی سبیل اللہ ثابت ہوا...

حضرت حنظلہ اپنی بیوی سے ہم بستر ہو چکے تھے کہ غزوہ احد کے لئے دربار رسالت سے الرحیل الرحیل کی منادی کی آواز کانوں میں پہنچی ہنوز غسل نہ کر سکے تھے کہ نکل پڑے... جنگ بدر میں ابو سفیان کا ایک بیٹا حنظلہ نامی مارا گیا تھا... آج ابو سفیان نے حضرت حنظلہ صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اس کی آتش انتقام بھڑکی ابو سفیان حملہ آور ہوا... حضرت حنظلہ کا پلہ بھاری نظر آیا تو ابو سفیان کی امداد کیلئے ایک شخص اور آگے بڑھا اب حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے...

بعد میں شہداء کی لاشیں جمع کی گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

www.besturdubooks.net

حنظلہ کی زوجہ (جو عبداللہ بن ابی منافق کی بیٹی تھیں) سے دریافت فرمایا میں نے دیکھا کہ فرشتے حنظلہ کو غسل دے رہے ہیں کیا بات ہے؟ حنظلہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ماجرا سنایا کہ انہیں غسل کی ضرورت تھی مگر وہ جلدی میں اٹھ کر چل دیئے تھے....

نوٹ:... فقہ کا مسئلہ ہے کہ شہید کو غسل نہیں دیا جاتا.... اسے زخموں سمیت دفن کر دیا جاتا ہے لیکن اگر معلوم ہو جائے کہ وہ بحالت جنابت شہید ہوا تو اسے غسل دیا جائے گا اس کی دلیل یہی واقعہ ہے.... (زادالمعاد)

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا صحیح وسالم جسد مبارک

ڈاکٹر نور احمد نور صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ میں سعودی عرب میں بریدہ کے مقام پر اپنا مطب چلاتا تھا یہ ۱۹۶۸ء کی بات ہے... جمعہ کے دن زیارت کیلئے مدینہ منورہ گیا... وہاں ایک ڈاکٹر دوست کے ہاں قیام کیا... اتفاق کی بات کہ ڈاکٹر صاحب کی طبیعت اس روز خراب تھی اور مریض ان کا انتظار کر رہے تھے انہوں نے مجھ سے مریضوں کو دیکھنے کی درخواست کی میں مریضوں کو دیکھتا رہا ایک بدو نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کے ساتھ احد پہاڑ تک چلوں وہاں ایک مریض کو دیکھنا ہے ... میں اسکے ساتھ احد پہنچا شہداء احد کے قبرستان کے قریب ہی ایک خیمے میں وہ مریض موجود تھا... میں نے اسے دیکھ کر نسخہ لکھ دیا اسکے بعد وہ بوڑھا بدو مجھے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک پر لے گیا...

اس نے بتایا کہ آج سے تقریباً پچاس سال پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر نیچے وادی میں تھی... ایک مرتبہ زبردست بارش ہوئی... اس سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر زیر آب آ گئی...

حجاز کے حکمران شریف مکہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواب میں زیارت ہوئی... حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا:

www.besturdubooks.net

بارش کا پانی تنگ کر رہا ہے... اس کا بندوبست کرو... شریف مکہ نے علماء کرام کو بلا کر ان سے مشورہ کیا... مشورے کے بعد قبر کو کھودا گیا... پانی واقعی نعش تک پہنچا ہوا تھا... چنانچہ نعش کو اونچی جگہ منتقل کرنیکا پروگرام بنا... بوڑھے بدو نے بتایا قبر کھودنے والوں میں وہ بھی شامل تھا... کھدائی کے دوران کدال کی معمولی سی ضرب غلطی سے نعش کے ٹخنے پر جا لگی... سب لوگ یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے کہ وہاں سے خون جاری ہو گیا تھا... چنانچہ اس جگہ پر پٹی باندھی گئی...

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم کو کھولا گیا تو دیکھا جسم کے نچلے حصے پر کفن موجود تھا زخم سے تازہ خون رس رہا تھا... آپ کی آنکھ نکلی ہوئی تھی کان اور ناک کٹے ہوئے تھے اور پیٹ چاک تھا وہاں موجود سب لوگوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کی اور اسی حالت میں انہیں اونچی جگہ پر دوبارہ دفن کیا گیا آج جو لوگ مرنے کے بعد کی زندگی کا انکار کرتے ہیں یہ زندہ جاوید واقعہ ان کو غلط ثابت کرنے کیلئے کافی ہے اگر مرنے کے بعد کوئی زندگی نہ ہوتی تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمین میں اس طرح محفوظ نہ ہوتے آپ کو شہید ہوئے تو چودہ سو سال بیت چکے ہیں... اللہ اکبر... (رسالہ قبر کی زندگی)

بذریعہ خواب مغفرت کی اطلاع

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بازار میں دو آدمیوں کی آپس میں ملاقات ہوئی ایک نے دوسرے سے کہا لوگ اس وقت اللہ سے غافل ہیں آؤ ہم اللہ سے مغفرت طلب کریں چنانچہ ہر ایک نے ایسا کیا، پھر دونوں میں سے ایک کا انتقال ہو گیا دوسرے دن اسے خواب میں دیکھا تو اس نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ جب شام کو بازار میں ہماری ملاقات ہوئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت ہماری مغفرت کر دی تھی... (حیاۃ الصحابہ: جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت معاذ بن

www.besturdubooks.net

جبل رضی اللہ عنہ کی وفات کے تین سال بعد انہیں دیکھا کہ وہ ابلق گھوڑے پر سوار ہیں اور ان کے پیچھے کچھ لوگ ہیں جو سفید رنگ کے ہیں ان پر سبز لباس ہیں اور گھوڑوں پر سوار ہیں... حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سب سے آگے ہیں اور کہتے جا رہے ہیں: "یٰلَیۡتَ قَوۡمِیۡ یَعۡلَمُوۡنَ ۝ بِمَا غَفَرَلِیۡ رَبِّیۡ وَجَعَلَنِیۡ مِنَ الۡمُکۡرَمِیۡنَ" (سورۃ یٰسین، الآیتان: ۲۶و۲۷)

پھر آپ اپنے دائیں بائیں متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابن رواحہ، اے ابن مظعون

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ صَدَقَنَا وَعۡدَہٗ وَاَوۡرَثَنَا الۡاَرۡضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الۡجَنَّۃِ حَیۡثُ نَشَآءُ... فَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِیۡنَ (سورۃ الزمر، الآیۃ: ۷۴)

پھر آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا اور سلام کیا...

غسیل الملائکہ کی شہادت کے بارے میں خواب

ابو عامر فاسق کے بیٹے حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ معرکہ (اُحد) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے... ابوسفیان اور حضرت حنظلہ کا مقابلہ ہو گیا... حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوڑ کر ابوسفیان پر وار کرنا چاہا لیکن پیچھے شداد بن اسود نے ایک وار کیا جس سے حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے، لڑائی ختم ہونے کے بعد جب ان کی لاش کی تلاش کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ حنظلہ کو اَبر کے پانی سے چاندی کے برتنوں میں غسل دے رہے ہیں..." اسی وجہ سے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ غسیل الملائکہ کے لقب سے مشہور ہوئے... ان کی بیوی سے معلوم ہوا کہ حالت جنابت ہی میں جہاد کے لیے روانہ ہو گئے تھے... اِسی حالت میں شہید ہوئے... (رواہ ابن اسحاق والحاکم وصححہ ورواہ ابن سعد وغیرہ خصائص کبریٰ، ص: ۲۱۶، ج: ۱)

جس روز حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہونے والے تھے، اسی شب ان کی بیوی نے یہ خواب دیکھا کہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا اور حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں داخل ہوئے اور داخل ہونے کے بعد وہ دروازہ بند کر لیا گیا... بیوی اس

www.besturdubooks.net

خواب سے سمجھ چکی تھیں کہ حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب اس عالم سے رُخصت ہونے والے ہیں...(سیرت مصطفیٰ،ص:۲۰۴،ج:۲)

حضرت خثیمہ رضی اللہ عنہ کا اپنی شہادت کے سلسلہ میں خواب

خثیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (جن کے بیٹے سعد غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہو چکے تھے) بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) افسوس مجھ سے غزوۂ بدر رہ گیا جس کی شرکت کا میں بڑا ہی حریص اور مشتاق تھا... یہاں تک کہ اس سعادت کے حاصل کرنے میں بیٹے سے قرعہ اندازی کی، مگر یہ سعادت میرے بیٹے سعد کی قسمت میں تھی، قرعہ اس کے نام نکلا اور شہادت اس کو نصیب ہوئی اور میں رہ گیا... آج شب میں نے اپنے بیٹے کو خواب میں دیکھا ہے نہایت حسین وجمیل شکل میں ہے جنت کے باغات اور نہروں میں تفریح کرتا پھرتا ہے اور مجھ سے یہ کہتا ہے، اے باپ! تم بھی یہیں آ جاؤ دونوں مل کر جنت میں ساتھ رہیں گے... میرے پروردگار نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا وہ میں نے بالکل حق پایا...

یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس وقت سے اپنے بیٹے کی مرافقت کا مشتاق ہوں، بوڑھا ہو گیا ہوں اور ہڈیاں کمزور ہو گئیں... اب تمنا یہ ہے کہ کسی طرح اپنے رب سے جا ملوں... یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ سے دُعا کیجئے کہ اللہ مجھ کو شہادت اور جنت میں سعد کی مرافقت نصیب فرمائے... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خثیمہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا فرمائی... اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا قبول فرمائی اور خثیمہ رضی اللہ عنہ معرکہ اُحد میں شہید ہوئے... ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ اُمید واثق ہے کہ حضرت خثیمہ رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے سعد رضی اللہ عنہ سے جا ملے... رضی اللہ تعالیٰ عنہما...(سیرت المصطفیٰ،ص:۲۳۴،ج:۲)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا خواب میں انتقالِ جسد کیلئے ارشاد

حسب اختلاف روایات حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باسٹھ یا چونسٹھ برس کی

www.besturdubooks.net

عمر میں شہادت حاصل کی اور غالباً اسی (بصرہ کے) میدان جنگ کے کسی گوشہ میں مدفون ہوئے لیکن یہ زمین نشیب میں تھی اس لیے اکثر غرق آب رہتی تھی... ایک شخص نے مسلسل تین دفعہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی لاش کو اس قبر سے منتقل کرنے کی ہدایت فرمارہے ہیں... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خواب کا حال سنا تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ صحابی کا مکان دس ہزار درہم میں خرید کر ان کی لاش کو اس میں منتقل کر دیا... دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ اتنے دنوں کے بعد بھی یہ جسم خاکی اسی طرح مصئون و محفوظ تھا، یہاں تک کہ آنکھوں میں جو کافور لگایا تھا وہ بھی بعینہ موجود تھا... (سیرت الصحابہ رضی اللہ عنہم، ص:۱۱۴، حصہ اوّل)

حضرت عبداللہ بن عمرو کی عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دُعاء کی کہ بارِ خدایا مجھے خواب میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کرادے... عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ بارہ برس کے بعد میری یہ دُعاء قبول ہوئی (اور) میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ یوں چلے آرہے ہیں... جیسے کوئی ابھی ابھی غسل کر کے ازار باندھتا چلا آرہا ہو... میں نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ نے حق تعالیٰ کو اپنے بارے میں کیسا پایا؟ فرمایا جب سے اب تک میں حساب دے رہا تھا اور رہ رہ کر یہ خوف مجھ پر طاری ہو جاتا تھا کہ بس اب تباہ ہوا اور اب تباہ ہوا تا آنکہ حق تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے مجھے بچالیا... (کیمیائے سعادت، صفحہ ۵۳۰، از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت

ایک بار حضرت حبیب عجمیؒ جو بہت بڑے بزرگ تھے .... بصرہ تشریف لائے .... حضرت حسن بصریؒ جو بڑے امام صوفی قاری و عالم بزرگ تھے .... اور سلوک و تصوف میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اکتساب فیض کیا تھا.... وہ ان کی زیارت

www.besturdubooks.net

کے لئے تشریف لے گئے.... جب آپ پہنچے تو اتفاقاً حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے....اوران کی قرأت زیادہ صحیح اور تجوید والی نہ تھی....یہ دیکھ کر حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بدظن ہو کر واپس آ گئے....کہ جس شخص کا قرآن ہی صحیح نہ ہو....وہ بزرگ کیونکر ہوسکتا ہے؟ رات کو سوئے....تو خواب میں اللہ رب العالمین کی زیارت ہوئی....حضرت حسن بصریؒ نے پوچھا یارب العالمین! سب سے اچھا اوراونچا عمل جس سے آپ کا قرب زیادہ حاصل ہو وہ کیا ہے؟

جواب ملا الصلوٰۃ خلف حبیب العجمی ....کہ حبیب عجمیؒ کے پیچھے نماز پڑھنا....صبح فوراً حضرت حبیب عجمیؒ کی خدمت اقدس میں تشریف لے گئے....اورتوبہ واستغفار کیا....یہ تھے حضرت حسن بصریؒ....ان بزرگوں کا یہ کمال تھا کہ فوراً اپنی غلطی کو تسلیم کر لیتے تھے....اورایک ہم ہیں جو غلطی پر ڈٹ جاتے ہیں....(یادگار ملاقاتیں)

ابولہب کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا

حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابولہب سے میرا بھائی چارہ تھا...جب وہ مرگیا اوراللہ تعالیٰ نے اس کے حال کی خبر سنائی جیسا کہ قرآن میں ہے...میں نے اس پر بہت غم کیا اوراس کے معاملے کا مجھے تردد ہوا...میں نے حق تعالیٰ سے دُعا کی کہ اس کو خواب میں مجھے دکھلا دے...

پس ایک روز میں نے دیکھا کہ وہ آگ میں جل رہا ہے...میں نے اس کا حال پوچھا، اس نے کہا کہ میں دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوا، کبھی وہ عذاب مجھ سے ہلکا نہیں ہوتا، نہ راحت ملتی ہے مگر دوشنبہ کی رات کو تمام دنوں اور راتوں سے تخفیف ہو جاتی ہے...میں نے پوچھا یہ کس طرح؟ کہا اس رات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے...ایک لونڈی نے آ کر مجھے خوشی سنائی کہ آمنہ کے لڑکا ہوا ہے، میں نے خوش ہو کر لونڈی کو آزاد کر دیا اوراللہ تعالیٰ نے اسی کے بدلے میں مجھ کو یہ ثواب دیا کہ مجھ سے ہر دوشنبہ کو عذاب اُٹھالیا...(احیاء العلوم)

www.besturdubooks.net

بیسویں صدی کا عظیم الشان واقعہ

مسلمانوں کی تاریخ پر نگاہ ڈالئے تو ہزار ہا واقعات اسلام کی عظمتوں کی گواہی دیتے نظر آئیں گے... تاریخ اسلامی کا ہر صفحہ نورِ ایمانی سے منور دکھائی دے گا، ایسے ایسے واقعات بصارت نواز ہوں گے جن سے دورِ جدید میں ایمان کے ٹمٹماتے چراغ ایک بار پھر روشن ہو جائیں گے... زیرِ نظر واقعہ بھی ایک ایسا ایمان افروز واقعہ ہے جو بیسویں صدی میں پیش آیا... یہ واقعہ ان دو صحابہ کرام حضرت حذیفہ بن الیمان اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے جن کی زیارت موجودہ بیسیویں صدی میں سینکڑوں اور ایک طرح لاکھوں افراد نے کی... ان کے جنازہ کو کندھا دیا گیا، نماز جنازہ پڑھی گئی اور اس واقعہ کو ٹیلی ویژن سکرین پر اور فلم بنا کر سینما کی سکرین پر بھی دکھایا گیا... پورا واقعہ تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں...

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ، لقب صاحب السر، قبیلہ غطفان، خاندان تھا... آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راز بھی تھے... ان کے لیے اور ان کی والدہ دونوں کے لیے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دُعاء مانگی تھی... آپ رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد میں عورتوں کی حفاظت پر مامور کیے گئے تھے... آپ رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے علاوہ اور بھی کئی غزوات میں شریک ہوئے... عراق فتح ہونے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو نواح دجلہ کے بندوبست کا افسر مقرر کیا تھا... ۲۲ ہجری میں آپ رضی اللہ عنہ نے آذربائیجان فتح کیا... بعد میں مدائن کے حاکم بھی بنائے گئے...

www.besturdubooks.net

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرآن پاک کی نقلیں کرا کے ساری اسلامی سلطنت میں پھیلانے کا مشورہ دیا تھا... آپ رضی اللہ عنہ نے بہت سی احادیث بھی روایت کی ہیں... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ صحابی ہیں... آپ کی کنیت بھی ابو عبداللہ تھی... قبیلہ خزرج تھا، عقبہ ثانیہ میں والد سمیت مسلمان ہوئے تھے... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب قرض کی ضرورت ہوتی تو اکثر آپ ہی سے لیتے تھے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی غزوۂ خندق میں شریک تھے اور بھی کئی غزوات میں شرکت کی... بیعت رضوان اور حجۃ الوداع کے مواقع پر بھی موجود تھے...

بغداد سے ۴۰ میل دُور ایک مقام کا نام مدائن تھا جس کا موجودہ نام سلمان پارک، دائیں طرف تھوڑے سے فاصلے پر دریائے دجلہ بہتا ہے... یہاں حضرت سلمان فارسی، حضرت حذیفہ بن الیمان اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات ہیں... آخرالذکر دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہما (حضرت حذیفہ اور حضرت جابر) کے مزارات شاہ فیصل کے دور میں دوبارہ تدفین کے بعد بنوائے گئے ہیں... اس سے پہلے یہ دونوں مزارات سلمان پارک سے تقریباً دو فرلانگ کے فاصلے پر تھے...

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عراق کے شاہ فیصل سے خواب میں فرمایا کہ میرے مزار میں پانی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے مزار میں نمی آنا شروع ہوگئی... لہٰذا ہم دونوں کو یہاں سے منتقل کر کے دریائے دجلہ سے ذرا فاصلے پر دفن کر دیا جائے، بادشاہ اپنی مصروفیات کی بناء پر دن کو یہ خواب بھول گیا... دوسری شب خواب میں پھر وہی کہا گیا اور پھر وہ بھول گئے... تیسری رات عراق کے مفتی اعظم کو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خواب میں وہی بات کہی کہ ہم دو راتوں سے بادشاہ سے کہہ رہے ہیں لیکن وہ مصروفیات کی وجہ سے بھول جاتا ہے... آپ بادشاہ کو متوجہ کیجئے اور ہمیں یہاں سے دوسری جگہ منتقل کروائیے... مفتی اعظم نے اس وقت کے وزیراعظم

www.besturdubooks.net

نوری السعید پاشا سے فون پر بات کی اور پھر تفصیلی ملاقات کر کے انہیں تمام حالات سے آگاہ کیا.. نوری السعید پاشا مفتی اعظم کو لے کر بادشاہ کے پاس گئے... بادشاہ نے واقعہ سننے کے بعد کہا کہ ہاں میں ان کو دو بار خواب میں دیکھ چکا ہوں اور انہوں نے ہر بار مجھے یہی حکم دیا ہے... غرض اس موضوع پر آپس میں کافی بات چیت ہوئی اور مفتی اعظم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کے حکم پر عمل کرنے پر زور دیا لیکن بادشاہ نے کہا کہ پہلے احتیاطاً اس بات کی تصدیق کرالی جائے کہ واقعی دریا کا پانی ان کے مزارات کی طرف آ بھی رہا ہے یا نہیں... چنانچہ بادشاہ کے حکم سے عراق کے محکمہ تعمیرات عامہ کے چیف انجینئر اور عملے نے مزارات سے دریا کے رُخ پر ۲۰ فٹ کے فاصلے پر بورنگ وغیرہ کرا کر دیکھا، مفتی اعظم بھی وہاں موجود رہے... پورے دن کی تگ و دو کے بعد شام کو یہ رپورٹ دی گئی کہ پانی تو درکنار کافی نیچے سے جو مٹی نکلی ہے اس میں نمی تک نہیں ہے...

اسی رات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بادشاہ کے خواب میں پھر تشریف لائے اور اپنی بات دُہرائی لیکن چونکہ بادشاہ کو بورنگ وغیرہ کی رپورٹ مل چکی تھی جس میں ماہرین اراضی نے بتایا تھا کہ پانی نہیں جا رہا.. لہٰذا انہوں نے خواب سمجھ کر نظر انداز کر دیا... اگلی رات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مفتی اعظم عراق کے خواب میں تشریف لائے اور اب کے دفعہ ان سے سختی سے کہا کہ ہمارے مزارات میں پانی گھستا چلا آ رہا ہے لہٰذا ہمیں جلد از جلد یہاں سے منتقل کرا دیں... صبح مفتی اعظم پھر گھبرائے ہوئے اور پریشان حالات میں بادشاہ کے پاس پہنچے اور تمام واقعہ بیان کیا... بادشاہ کو کچھ جلال سا آ گیا اور جھنجلاہٹ اور کچھ ناراضگی کے عالم میں کہنے لگے کہ مفتی صاحب آپ ماہرین اراضی کی رپورٹ دیکھ چکے ہیں خود بھی آپ موقع پر موجود رہے ہیں پھر کیوں مجھے پریشان کرتے ہیں اور خود بھی پریشان ہوتے ہیں... مفتی اعظم نے کہا لیکن پھر بھی مجھے اور آپ کو برابر حکم دیا جا رہا ہے لہٰذا مزارات کو کھلوا دیجئے اور انہیں دوسری جگہ منتقل کروا دیجئے...

شاہ عراق نے کہا کہ اچھا تو پھر آپ فتویٰ دیجئے... چنانچہ انہوں نے فتویٰ دے

www.besturdubooks.net

دیا... یہ فتویٰ اور اس کے ساتھ شاہِ عراق کا یہ فرمان کہ عیدالاضحیٰ کو ظہر کی نماز کے بعد حضرت حذیفہ بن الیمان اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزارات کھولے جائیں گے، اخبارات میں شائع کرادیا گیا... اس فتویٰ اور فرمان کا شائع ہونا تھا کہ سارے عالم اسلام میں جوش وخروش اور ہلچل پھیل گئی... رائٹر نیوز ایجنسی اور دُنیا کی دیگر نیوز ایجنسیوں کے ذریعے یہ خبر تمام دُنیا میں پھیل گئی... یہ حج کا زمانہ تھا اور تمام دُنیا کے مسلمان مکہ مکرمہ آئے ہوئے تھے...

انہوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہما کے مزارات عیدالاضحیٰ کے کچھ دنوں بعد کھولنے کی درخواست کی تاکہ وہ بھی شریک ہوسکیں... اس کے علاوہ دُنیا کے بے شمار ملکوں ہندوستان، ترکی، ایران، شمالی افریقہ، شام، فلسطین، مصر، روس، بلغاریہ، لبنان، حجاز وغیرہ سے بے شمار لوگوں نے عراق کے شاہ فیصل اوّل کو تار بھیجے کہ کچھ دنوں بعد مزارات کھولے جائیں تاکہ وہ بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جنازوں میں شریک ہوسکیں... شاہ عراق کے لیے یہ بڑا مشکل مرحلہ تھا... ایک طرف تمام عالم اسلام کا اصرار اور دوسری طرف خوابوں میں جلد از جلد مزارات کی منتقلی کی ہدایت اور اگر مزارات میں پانی واقعی رس رہا ہے تو مزید دیر ہونے سے مزارات کو نقصان پہنچ سکتا ہے... آخر ایک ترکیب کی گئی وہ یہ کہ دریا کے رُخ پر دس فٹ کے فاصلے پر ایک لمبی اور گہری خندق کھدوا کر اس میں سیمنٹ اور بجری وغیرہ بھروادی گئی اور دوسرا شاہی فرمان جاری ہوا کہ اب مزارات کی منتقلی عیدالاضحیٰ کے دس دن بعد کی جائے گی... مدائن (سلمان پارک) میں عیدالاضحیٰ کے بعد دس دنوں میں تقریباً پانچ لاکھ افراد جمع ہوگئے اس میں ہر مذہب، فرقہ اور عقیدہ کے لوگ تھے، عراق کی حکومت نے اس موقع پر دوسرے ممالک سے آنے والوں پر کسٹم پاسپورٹ اور کرنسی وغیرہ کی تمام پابندیاں ختم کردیں اور صرف اپنے ملک کا اجازت نامہ لانے کو کہا... اس موقع پر کئی ملکوں سے سرکاری وفود بھی آئے... ان دنوں ترکی پر مصطفیٰ کمال اتاترک کی حکومت تھی، ان کی

www.besturdubooks.net

نمائندگی ان کے ایک وزیر مختار نے کی... مصری وفد میں وزراء علماء کرام کے علاوہ سابق شاہ فاروق (جو اس وقت مصر کے ولی عہد تھے) نے بھی شرکت کی...

آخر خدا خدا کر کے وہ دن آ گیا جس نے لوگوں کے دلوں میں ہلچل مچا رکھی تھی اور جس کے لیے لاکھوں افراد مدائن میں جمع تھے، یہ پیر کا دن تھا... عراق کے شاہ فیصل اوّل، مفتی اعظم عراق، عراق کی پارلیمنٹ کے تمام ارکان، سرکاری وفود اور لاکھوں افراد کی موجودگی میں مزارات کو کھولا گیا تو واقعی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار میں پانی آ چکا تھا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے مزار میں نمی آ چکی تھی جبکہ یہ مزارات دریائے دجلہ سے دو فرلانگ کے فاصلے پر تھے...

ایک کرین کے ذریعے جس میں پھاوڑے کے پھل کی طرح کا پھل لگا تھا اور اس پر اسٹریچر کس دیا گیا تھا، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش مبارک کو زمین سے اِس طرح اُٹھایا گیا کہ نعش مبارک کرین پر نصب شدہ اسٹریچر پر خود بخود آ گئی... اسٹریچر کرین سے الگ کیا گیا اور شاہ عراق، مفتی اعظم عراق، شہزادہ فاروق والئی مصر، ترکی کے وزیر مختار نے اسٹریچر کو کندھا دیا اور بڑے احتیاط و احترام سے ایک شیشے کے بکس میں رکھ دیا اور پھر اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش مبارک کو ان کے مزار سے نکالا گیا... نعش ہائے مبارک کا کفن حتیٰ کہ ریش ہائے مبارک کے بال تک بالکل صحیح حالت میں تھے اور لاشوں کو دیکھ کر ہرگز یہ اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ یہ تیرہ سو سال پہلے کی نعشیں ہیں...

(واضح رہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۳۶ ہجری میں اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ۷۴ ہجری میں ہوا تھا) بلکہ یہ گمان ہوتا تھا کہ ان کو رحلت فرمائے ہوئے دو تین گھنٹے ہوئے ہیں اور سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے دونوں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دونوں آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان میں اتنی پُراسرار چمک تھی کہ کئی لوگوں نے چاہا کہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں لیکن ان کی آنکھیں اس چمک کے آگے ٹھہرتی ہی نہ تھیں، ٹھہر بھی کیسے سکتی تھیں جن کی آنکھوں

نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو وہ آنکھیں سبحان اللہ!

ایک بین الاقوامی شہرت کے مالک جرمن ماہر چشم نے یہ منظر دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا وہ بے اختیار ہو کر آگے بڑھا اور مفتی اعظم کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اسلام کی حقانیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بزرگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے اور اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا... دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کی نعشیں شیشے کے بکسوں میں رکھی ہوئی تھیں اور رونمائی کی غرض سے چہروں پر سے کفن ہٹا دیا گیا تھا...

عراقی فوج نے باقاعدہ سلامی دی، توپوں سے بھی سلامی دی گئی، مجمع نے نماز جنازہ پڑھی، بادشاہ، علماء کرام، سفراء اعلیٰ حکام اور بے شمار لوگوں نے جنازوں کو کندھا دیا... یہ تمام کارروائی ایک جرمن فلم ساز کمپنی نے پورے مجمع کو ۳۰ فٹ لمبی اور ۲۰ فٹ چوڑی سکرین پر بذریعہ ٹیلی ویژن کیمرہ دکھائی، مزید چار بڑے بڑے سکرین اور بھی لگائے گئے جس کی وجہ سے تقریباً پانچ لاکھ افراد نے جس میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ مزارات کھلنے سے لے کر آخر وقت تک کی تمام کارروائی دیکھی ورنہ ہزاروں لوگ زیارت کے شوق میں ریل پیل اور ہڑبونگ میں کچل کر مر جاتے... اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کے جنازوں کو پورے ادب و احترام کے ساتھ سلمان پارک کی طرف لیجایا جانا شروع کیا گیا، راستے میں ہوائی جہازوں نے غوطہ لگا لگا کر سلامی دی اور ان پر پھول برسائے...

اس کے علاوہ مجمع نے بھی جنازہ پر منوں پھول برسائے، کئی جگہ جنازہ رُکوا دیا گیا اور تقریباً ۴ گھنٹے بعد یہ جنازے سلمان پارک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس پہنچے... یہاں اعلیٰ فوجی حکام نے گارڈ آف آنر پیش کیا... سفراء نے پھول نچھاور کیے اور ان ہی ہستیوں نے جنہوں نے لاشوں کو سب سے پہلے کرین سے اُتارا تھا، پورے ادب و احترام سے قبروں میں جو پہلے سے تیار تھیں رکھا اور اس طرح توپوں کی گرج، فوجی بینڈوں کی گونج اور اللہ اکبر کے فلک شگاف

www.besturdubooks.net

نعروں کے درمیان صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کو سپرد خاک کر دیا گیا...اس موقع پر اس واقعہ کو دیکھ کر اتنے لوگ ایمان لے آئے کہ جس کا اندازہ لگانا مشکل تھا...اگلے دن بغداد کے سینماؤں میں اس واقعہ کی فلم دکھائی گئی... یہ واقعہ آج دُنیا میں صداقت اسلام کی زندہ مثال ہے...(روزنامہ نوائے وقت بحوالہ المبشرات)

صحابی کی قبر کھولنے کا ایک عجیب ایمان افروز تاریخی واقعہ

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں...

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کے مزارات کے ساتھ اسی صدی میں ایک عجیب وغریب اور ایمان افروز واقعہ رونما ہوا جو آج کل بہت کم لوگوں کو معلوم ہے... یہ واقعہ میں نے پہلی بار جناب مولانا ظفر احمد صاحب انصاری مدظلہم سے سنا تھا... پھر بغداد میں وزارت اوقاف کے ڈائریکٹر تعلقات عامہ جناب خیراللہ حدیثی صاحب نے بھی اجمالاً اس کا ذکر کیا...

یہ ۱۹۲۹ء کا واقعہ ہے...اس وقت عراق میں بادشاہت تھی...حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کی قبریں اس وقت یہاں (جامع مسجد سلمان رضی اللہ عنہ کے احاطے میں) نہیں تھیں بلکہ یہاں سے کافی فاصلے پر دریائے دجلہ اور مسجد سلمان کے درمیان کسی جگہ واقع تھیں...

۱۹۲۹ء میں بادشاہ وقت نے خواب میں دیکھا کہ حضرت حذیفہ یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ اس سے فرما رہے ہیں کہ ہماری قبروں میں پانی آ رہا ہے اس کا مناسب انتظام کرو... بادشاہ نے حکم دیا کہ دریائے دجلہ اور قبروں کے درمیان کسی جگہ گہری کھدائی کر کے دیکھا جائے کہ دجلہ کا پانی اندرونی طور پر قبروں

www.besturdubooks.net

کی طرف رس رہا ہے یا نہیں... کھدائی کی گئی لیکن پانی رسنے کے کوئی آثار نظر نہیں آئے... چنانچہ بادشاہ نے اس بات کو خواب سمجھ کر نظر انداز کر دیا...

لیکن اس کے بعد پھر غالباً ایک سے زیادہ مرتبہ وہی خواب دکھائی دیا... جس سے بادشاہ کو بڑی تشویش ہوئی اور اس نے علماء کو جمع کر کے ان کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا... ایسا یاد پڑتا ہے کہ اس وقت عراق کے کسی عالم نے بھی بیان کیا کہ انہوں نے بھی بعینہ یہی خواب دیکھا ہے... اس وقت مشورے اور بحث و تمحیص کے بعد رائے یہ قرار پائی گئی کہ دونوں بزرگوں کی قبر کھود کر دیکھا جائے اور اگر پانی وغیرہ آ رہا ہو تو ان کے جسموں کو منتقل کیا جائے... اس وقت کے علما نے بھی اس رائے سے اتفاق کر لیا...

چونکہ قرون اولیٰ کے دو عظیم بزرگوں اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبروں کو کھودنے کا یہ واقعہ تاریخ میں پہلا واقعہ تھا... اس لئے حکومت عراق نے اس کا بڑا زبردست اہتمام کیا... اس کیلئے ایک تاریخ مقرر کی تا کہ لوگ اس عمل میں شریک ہو سکیں... اتفاق سے وہ تاریخ ایام حج کے قریب تھی... جب ارادے کی اطلاع حجاز پہنچی تو وہاں حج پر آئے ہوئے لوگوں نے حکومت عراق سے درخواست کی کہ اس تاریخ کو قدرے موخر کر دیا جائے تا کہ حج سے فارغ ہو کر جو لوگ عراق آنا چاہیں... وہ آ سکیں' چنانچہ حکومت عراق نے حج کے بعد کی ایک تاریخ مقرر کر دی...

کہا جاتا ہے کہ مقررہ تاریخ پر نہ صرف اندرون عراق' بلکہ دوسرے ملکوں سے بھی خلقت کا اس قدر اژدہام ہوا کہ حکومت نے سب کو یہ عمل دکھانے کیلئے بڑی بڑی سکرینیں دور دور تک فٹ کریں تا کہ جو لوگ براہ راست قبروں کے پاس یہ عمل نہ دیکھ سکیں وہ ان سکرینوں پر اسکا عکس دیکھ لیں...

اس طرح یہ مبارک قبریں کھولی گئیں اور ہزار ہا افراد کے سمندر نے یہ حیرت انگیز منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ تقریباً تیرہ صدیاں گزرنے کے باوجود دونوں

www.besturdubooks.net

بزرگوں کی نعش مبارک صحیح سالم اور تروتازہ تھیں... ایک غیر مسلم ماہر امراض چشم وہاں موجود تھا... اس نے نعش مبارک کو دیکھ کر بتایا کہ ان کی آنکھوں میں ابھی تک وہ چمک موجود ہے جو کسی مردے کی آنکھوں میں انتقال کے کچھ دیر بعد بھی موجود نہیں رہ سکتی... چنانچہ وہ شخص یہ منظر دیکھ کر مسلمان ہو گیا...

نعش مبارک کو منتقل کرنے کیلئے پہلے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے قریب جگہ تیار کر لی گئی تھی... وہاں تک لے جانے کیلئے نعش مبارک کو جنازے پر رکھا گیا... اس میں لمبے لمبے بانس باندھے گئے اور ہزار ہا افراد کو کندھا دینے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس طرح اب ان دونوں بزرگوں کی قبریں موجودہ جگہ پر بنی ہوئی ہیں...

حضرت مولانا ظفر احمد صاحب انصاری مدظلہم کا بیان ہے کہ ۱۹۲۹ء کا یہ واقعہ مجھے یاد ہے... اس زمانے میں اخبارات کے اندر اس کا بڑا چرچا ہوا تھا... ان دونوں میاں بیوی نے یہ واقعہ بچشم خود دیکھا اور غالباً بیوی نے اپنے اس سفر کی روداد ایک سفرنامے میں تحریر کی جو کتابی شکل میں شائع ہوا اور اس کی ایک کاپی حضرت مولانا مدظلہم کے پاس محفوظ ہے...

اس سفرنامے میں یہ بھی مذکور ہے کہ اس وقت کسی غیر ملکی فرم کے ذریعے اس پورے عمل کی عکس بندی بھی کی گئی تھی... اور بہت سے غیر مسلم بھی یہ واقعہ خاص طور پر دیکھنے کیلئے آئے تھے' وہ اس اثر انگیز منظر سے نہ صرف بہت متاثر ہوئے بلکہ بہت سے لوگوں نے اس منظر کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیا... اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور اپنے دین کی حقانیت کے ایسے معجزے کبھی کبھی دکھلاتے ہیں...

سَنُرِيهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ

ہم ان کو آفاق میں بھی اور خود ان کے وجود میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے تاکہ ان پر یہ بات واضح ہو جائے کہ یہی دین حق ہے... (جہان دیدہ)

www.besturdubooks.net

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی کے صاحبزادے ہیں تو یہ عجیب وغریب اتفاق ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ان کے دادا کے ساتھ بھی بعینہ اس طرح کا واقعہ پیش آچکا ہے...

واقعہ یہ ہے کہ حضرت جابر کے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے سب سے پہلے شہید تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن فرمایا تھا...اس وقت مسلمانوں کی تنگدستی کا یہ عالم تھا کہ شہدا کیلئے کفن تک میسر نہ تھے... اس لئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک چادر میں کفن دیا گیا...جس میں چہرہ تو چھپ گیا...لیکن پاؤں کھلے رہے جن پر گھاس ڈالی گئی... اتفاق سے یہ قبر نشیب میں واقع تھی...چالیس سال بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہاں سیلاب آگیا اور وہاں سے ایک نہر بھی نکالنی تھی...اس موقع پر قبر کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں کھولا گیا تو دونوں بزرگوں کے اجسام بالکل صحیح وسالم اور تروتازہ تھے بلکہ ایک روایت یہ ہے کہ ان کے چہرے پر جو زخم تھا...ان کا ہاتھ اس زخم پر رکھا ہوا تھا...لوگوں نے ہاتھ وہاں سے ہٹایا تو تازہ خون بہنے لگا... پھر ہاتھ دوبارہ وہاں رکھا تو خون بند ہوگیا...(طبقات ابن سعد)

www.besturdubooks.net

اسلاف کے واقعات

جسد اطہر سے متعلق ایک ناکام جسارت

مدینے کی مشہور اور مختصر تاریخ وفاء الوفا کے مصنف علامہ نور الدین ابوالحسن سمہودی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں ایک عجیب تاریخی واقعہ کو نقل کیا ہے...وہ لکھتے ہیں کہ:

ایک رات نماز تہجد کے بعد...سلطان نور الدین زنگی نے خواب میں دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو سرخی مائل رنگ کے آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے سلطان سے کہہ رہے ہیں کہ مجھے ان کے شر سے بچا...

سلطان ہڑ بڑا کر اٹھا...وضو کیا...نفل ادا کیے اور پھر اس کی آنکھ لگ گئی...دوبارہ وہی خواب دیکھا...اٹھا وضو کیا...نفل پڑھے اور سو گیا...تیسری بار وہی خواب دیکھا...اب اس کی نیند اڑ گئی...اس نے رات کو ہی اپنے مشیر جمال الدین موصلی کو بلا کر پورا واقعہ سنایا...مشیر نے کہا: سلطان یہ خواب تین بار دیکھنے کے بعد آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ اس کا اب کسی سے ذکر نہ کریں اور فوراً مدینے روانہ ہو جائیں...اگلے روز سلطان نے بیس مخصوص افراد اور بہت سے تحائف کے ساتھ مدینے کے لیے کوچ کیا اور سولھویں روز شام کے وقت وہاں پہنچ گیا...سلطان نے روضہ رسول پر حاضری دی اور مسجد نبوی میں بیٹھ گیا... اعلان کیا کہ اہل مدینہ مسجد نبوی میں پہنچ جائیں... جہاں سلطان ان میں تحائف تقسیم کرے گا...لوگ آتے گئے اور سلطان ہر آنے والے کو باری باری تحفہ دیتا رہا...

اس دوران وہ ہر شخص کو غور سے دیکھتا رہا...لیکن وہ دو چہرے نظر نہ آئے جو اسے ایک رات میں تین بار خواب میں دکھائے گئے تھے...سلطان نے حاضرین

www.besturdubooks.net

سے پوچھا: کیا مدینے کا ہر شہری مجھ سے مل چکا ہے؟ جواب اثبات میں تھا... سلطان نے پھر پوچھا کیا تمہیں یقین ہے کہ ہر شہری مجھ سے مل چکا ہے؟ اس بار حاضرین نے کہا: سوائے دو آدمیوں کے...

رازتقریباً فاش ہو چکا تھا... سلطان نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ اور اپنا تحفہ لینے کیوں نہیں آئے؟ بتایا گیا کہ یہ مراکش کے صوم وصلوۃ کے پابند دو متقی باشندے ہیں... دن رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرُود وسلام بھیجتے ہیں اور ہر ہفتے مسجد قبا جاتے ہیں... فیاض اور مہمان نواز ہیں... کسی کا دیا نہیں لیتے...

سلطان نے کہا: سبحان اللہ اور حکم دیا کہ ان دونوں کو بھی اپنے تحائف وصول کرنے کے لیے فوراً بلایا جائے... جب انہیں یہ خصوصی پیغام ملا تو انہوں نے کہا: الحمد للہ... ہمارے پاس اللہ کا دیا سب کچھ ہے اور ہمیں کسی تحفے تحائف یا خیر خیرات کی حاجت نہیں... جب یہ جواب سلطان تک پہنچایا گیا تو اس نے حکم دیا کہ ان دونوں کو فوراً پیش کیا جائے... حکم کی فوری تعمیل ہوئی... ایک جھلک ان کی شناخت کے لیے کافی تھی... تاہم سلطان نے اپنا غصہ قابو میں رکھا اور پوچھا: تم کون ہو؟ یہاں کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا... ہم مراکش کے رہنے والے ہیں... حج کے لیے آئے تھے اور اب رَوضہ رسول کے سائے میں زندگی گزارنا چاہتے ہیں... سلطان نے سختی سے کہا: کیا تم نے جھوٹ بولنے کی قسم کھا رکھی ہے؟ اب وہ چپ رہے... سلطان نے حاضرین سے پوچھا: یہ کہاں رہ رہے ہیں؟ بتایا گیا کہ رَوضہ نبوی کے بالکل نزدیک ایک مکان میں (جو مسجد نبوی کے جنوب مغرب میں دیوار کے ساتھ تھا) سلطان فوراً اٹھا اور انہیں ساتھ لے کر اس مکان میں داخل ہو گیا... سلطان مکان میں گھومتا پھرتا رہا... اچانک نئے اور قیمتی سامان سے بھرے ہوئے اس مکان میں... اس کی نظر فرش پر پڑی ہوئی ایک چٹائی پر پڑی... نظر پڑنی تھی کہ دونوں مراکشی باشندوں کی ہوائیاں اڑ گئیں... سلطان نے چٹائی اٹھائی... اس کے نیچے ایک تازہ کھدی ہوئی سرنگ تھی...

www.besturdubooks.net

سلطان نے گرج کر کہا: کیا اب بھی سچ نہ بولو گے؟ ان کے پاس سچ کے سوا کوئی چارہ نہ تھا... انہوں نے اعتراف کیا کہ وہ عیسائی ہیں اور ان کے حکمراں نے انہیں بہت سا مال و زر اور ساز و سامان دے کر حاجیوں کے روپ میں مراکش سے اس منصوبے پر حجاز بھیجا تھا کہ وہ کسی نہ کسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اقدس رَوضۂ مُبارک سے نکال کر لے آئیں... اس ناپاک منصوبے کی تکمیل کے لیے... انہوں نے حج کا بہانہ کیا اور اس کے بعد رَوضہ رسول سے نزدیک ترین جو مکان کرائے پر مل سکتا تھا... وہ لے کر اپنا مذموم کام شروع کر دیا... ہر رات وہ سرنگ کھودتے... جس کا رخ رَوضۂ مُبارک کی طرف تھا اور ہر صبح کھدی ہوئی مٹی چمڑے کے تھیلوں میں بھر کر جنت البقیع لے جاتے اور اسے قبروں پر بکھیر دیتے...

انہوں نے بتایا کہ ان کی ناپاک مہم بالکل آخری مراحل میں تھی کہ ایک رات موسلا دھار بارش کے ساتھ ایسی گرج چمک ہوئی جیسے زلزلہ آ گیا ہو اور اب جب کہ ان کا کام پایہ تکمیل کو پہنچنے والا تھا تو سلطان نہ جانے کیسے مدینے پہنچ گئے... سلطان نور الدین زنگی نے حکم دیا کہ ان دونوں کو قتل کر دیا جائے... رَوضۂ مُبارک کے گرد ایک خندق کھودی جائے اور اسے پگھلے ہوئے سیسے سے پاٹ دیا جائے... تا کہ آئندہ کوئی بد بخت ایسی مذموم حرکت کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے...

مذکورہ بالا واقعہ 557ھ مطابق 1162ء کا ہے... تین صدیوں بعد 881ھ مطابق 1476... 77ء میں حضرت عائشہ کے حجرے کی چار دیواری اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کی بنوائی ہوئی پانچ دیواری کی از نو تعمیر کی ضرورت پڑ گئی... (روضۃ النبی)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ملاقات

ایک مرتبہ دوران وعظ حجاج بن یوسف برہنہ شمشیر اپنی فوج کے ہمراہ وہاں پہنچا... اسی محفل میں ایک بزرگ نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ آج حسن بصری رحمۃ

www.besturdubooks.net

اللہ علیہ کا امتحان ہے کہ وہ تعظیم کے لیے کھڑے ہوتے ہیں یا وعظ میں مشغول رہتے ہیں... چنانچہ آپ نے حجاج کی آمد پر کوئی توجہ نہیں کی اور اپنے وعظ میں مشغول رہے... چنانچہ اس بزرگ نے یہ تسلیم کرلیا کہ واقعی آپ اپنی خصلتوں کے اعتبار سے اسم بامسمی ہیں کیونکہ احکام خداوندی بیان کرتے وقت آپ کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے... اختتام وعظ کے بعد حجاج نے دست بوسی کرتے ہوئے لوگوں سے کہا کہ اگر تم مردِ خدا سے ملنا چاہتے ہو تو حسن رحمہ اللہ کو دیکھ لو...

پھر بعض لوگوں نے انتقال کے بعد حجاج کو خواب میں دیکھا کہ میدانِ حشر میں کسی کا متلاشی ہے اور جب اس سے پوچھا گیا کہ کس کی جستجو میں ہو؟ تو کہنے لگا کہ میں اس جلوہ خداوندی کا متلاشی ہوں جس کو موحدین تلاش کیا کرتے ہیں... لوگ کہتے ہیں کہ وقت مرگ حجاج کی زبان پر یہ کلمات تھے کہ اللہ تعالیٰ تو غفار ہے اور تجھ سے برتر دوسرا کوئی نہیں... لہٰذا اپنی غفاری ایک کم حوصلہ مشت خاک پر بھی ظاہر کرکے اپنے فضل سے میری مغفرت فرمادے کیونکہ پورا عالم یہی کہتا ہے کہ اس کی بخشش ہرگز نہیں ہوسکتی اور یہ عذاب میں گرفتار رہے گا لیکن اگر تو نے مجھے بخش دیا تو سب کو معلوم ہو جائے گا کہ یقیناً تیری شان ہے... جب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ سنا تو فرمایا کہ یہ بدکردار حصول آخرت بھی اپنی مرضی سے کرنا چاہتا ہے... (تذکرۃ الاولیاء)

خواب میں مُردوں سے ملاقات کرنے والا مشہور آدمی

حضرت علی بن ابی طالب القیر وانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم نے اپنے شہر میں حضرت ابو محمد عبداللہ البغانشی سے بڑے عجیب عجیب واقعات دیکھے ہیں... حضرت ابو محمد عبداللہ البغانشی رحمۃ اللہ علیہ نیک آدمی تھے... وہ مُردوں سے ملاقات کرکے ان سے سوال پوچھ کر ان کے رشتہ داروں کو بتانے میں مشہور تھے... لوگ ان کے پاس آکر کہتے کہ ان کا فلاں عزیز فوت ہوگیا ہے اس نے کوئی وصیت نہیں کی...

www.besturdubooks.net

اب ہمیں اس کے مال کا کوئی علم نہیں ہو رہا ہے... آپ فرماتے ہیں ان شاء اللہ بہتری ہوگی... پھر رات کو آپ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے تو وہ میت آپ کو دکھائی جاتی، آپ اس سے مال کی جگہ پوچھ لیتے اور ان کے رشتہ داروں کو بتاتے...

ایک نیک خاتون کا انتقال ہوا تو ایک اور خاتون روتی پیٹتی حضرت ابو محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی کہ میرے اس بڑی بی کے پاس سات دینار امانت رکھے ہوئے تھے... اس نے اپنا نام اور مرنے والی خاتون کا نام بتایا اور چلی گئی... اگلے دن واپس آئی تو آپ نے اسے بتایا وہ کہہ رہی ہے میرے گھر کی چھت کی سات لکڑیاں گنو، ساتویں میں ریشم کے ایک ٹکڑے کے اندر وہ دینار رکھے ہیں... اس نے جا کر دیکھا تو واقعی وہاں اسے سات دینار مل گئے...

ایک صاحب کہتے ہیں مجھے ایک خاتون مزدوری طے کر کے لے گئیں کہ میرا گھر گرا کر دوبارہ تعمیر کر دو... جب میں نے گرانے کا کام شروع کیا تو وہ عورت اور اس کے گھر والے آ کھڑے ہوئے... میں نے کہا کیا بات ہے؟ کہا اللہ کی قسم! اب ہمیں اس کے گرانے کی ضرورت نہیں ہے... بات یہ ہے کہ میرے والد کا انتقال ہو چکا ہے، وہ بڑے مال دار تھے لیکن اب ہمیں ان کا بہت سا مال نہیں ملا... میرا خیال تھا کہ اس گھر کو گرائیں شاید اس کے نیچے وہ دفن ہو اور ہمیں مل جائے... اب ایک آدمی نے آ کر بتلایا کہ تم فلاں آدمی سے جا کر حقیقت بیان کرو، ہو سکتا ہے وہ آدمی رات کو تمہارے باپ سے ملاقات کرے اور اس سے مال پوچھ کر تمہیں بتا دے... یہ طریقہ مکان کے گرانے بنانے سے آسان اور مفت کا ہے... چنانچہ وہ عورت ایک دن اس کے پاس گئی اور اپنا اور اپنے والد کا نام لکھوا آئی، اگلے دن پھر گئی تو اس نے بتایا کہ تمہارے والد نے کہا ہے مال محراب میں ہے... چنانچہ ہم نے محراب والی جگہ کھودی تو ایک مشق نظر آئی، اسی میں سے مال مل گیا لیکن جتنے مال کی اُمید تھی یہ اس سے کم تھا... پھر دوبارہ اس آدمی کے پاس جا کر کہا تو اس نے کہا کل آنا... کل گئی تو آدمی نے کہا تمہارے والد

www.besturdubooks.net

نے کہا چوڑا حوض جو زیتون کے سٹور کے نیچے ہے اس کے نیچے مال ہے... انہوں نے حوض کے نیچے کھودا تو اس کے نیچے سے ایک بڑا کوزہ ملا... لیکن یہ مال بھی تھوڑا معلوم ہوا تو وہ عورت پھر تیسری بار اس آدمی کے پاس گئی... اس نے کہا کل آنا... اگلے دن گئی تو اس نے کہا تمہارا والد کہتا ہے جو تمہارے مقدر کا تھا وہ تمہیں مل گیا باقی مال پر ایک جن قابض ہو گیا ہے وہ جس کے مقدر میں ہوگا اسی کو ملے گا... (کتاب الروح)

خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت

ایک بار حضرت حبیب عجمیؒ جو بہت بڑے بزرگ تھے.... بصرہ تشریف لائے .... حضرت حسن بصریؒ جو بڑے امام صوفی قاری و عالم بزرگ تھے .... اور سلوک و تصوف میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اکتساب فیض کیا تھا.... وہ ان کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے.... جب آپ پہنچے تو اتفاقاً حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے.... اور ان کی قرأت زیادہ صحیح اور تجوید والی نہ تھی.... یہ دیکھ کر حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بدظن ہو کر واپس آ گئے.... کہ جس شخص کا قرآن ہی صحیح نہ ہو.... وہ بزرگ کیونکر ہو سکتا ہے؟ رات کو سوئے.... تو خواب میں اللہ رب العالمین کی زیارت ہوئی.... حضرت حسن بصریؒ نے پوچھا یا رب العالمین! سب سے اچھا اور اونچا عمل جس سے آپ کا قرب زیادہ حاصل ہو وہ کیا ہے؟

جواب ملا **الصلوٰۃ خلف حبیب العجمی** .... کہ حبیب عجمیؒ کے پیچھے نماز پڑھنا.... صبح فوراً حضرت حبیب عجمیؒ کی خدمت اقدس میں تشریف لے گئے.... اور توبہ واستغفار کیا.... یہ تھے حضرت حسن بصریؒ.... ان بزرگوں کا یہ کمال تھا کہ فوراً اپنی غلطی کو تسلیم کر لیتے تھے.... اور ایک ہم ہیں جو غلطی پر ڈٹ جاتے ہیں.... (یادگار ملاقاتیں)

ابن مبارک رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھنا

صخر بن راشد: میں نے ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور ان سے

www.besturdubooks.net

پوچھا کیا آپ فوت نہیں ہوگئے تھے؟ فرمایا کیوں نہیں، میں نے پوچھا پھر اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا ایسی بخشش عطا فرمائی کہ جس سے کوئی گناہ باقی نہیں رہا... میں نے پوچھا اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا، واہ واہ، وہ تو انبیاء، صدیق، شہداء اور نیک حضرات کے ساتھ ہیں...

شمعون کا ایمان اور حسن خاتمہ

شمعون نامی ایک آتش پرست حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا پڑوسی تھا اور جب وہ مرض الموت میں مبتلا ہوا تو حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے اس کے یہاں جا کر دیکھا کہ اس کا جسم آگ کے دھوئیں سے سیاہ پڑ گیا ہے... آپ نے تلقین فرمائی کہ آتش پرستی ترک کر کے اسلام میں داخل ہو جا، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے گا... اس نے عرض کیا کہ میں تین چیزوں کی وجہ سے اسلام سے برگشتہ ہوں... اوّل یہ کہ جب تم لوگوں کے عقائد میں حب دُنیا بری شے ہے تو پھر اس کی جستجو کیوں کرتے ہو؟ دوم یہ کہ موت کو یقینی تصور کرتے ہوئے بھی اس کا سامان کیوں نہیں کرتے... سوم یہ کہ جب تم اپنے قول کے مطابق جلوہ خداوندی کے دیدار کو بہت عمدہ شے تصور کرتے ہو تو پھر دُنیا میں رضائے الٰہی کے خلاف کام کیوں کرتے ہو؟

آپ نے فرمایا کہ یہ تو مسلمانوں کے افعال و کردار ہیں لیکن آتش پرستی میں تضیع اوقات کر کے تمہیں کیا حاصل ہوا... مؤمن خواہ کچھ بھی ہو کم از کم وحدانیت کو تو تسلیم کرتا ہے مگر تو نے ستر سال آگ کو پوجا ہے اور اگر ہم دونوں آگ میں گر پڑیں تو وہ ہم دونوں کو برابر جلائے گی یا تیری پرستش کو ملحوظ رکھے گی لیکن میرے مولیٰ میں یہ طاقت ہے کہ اگر وہ چاہے تو مجھ کو آگ ذرا برابر نقصان نہیں پہنچا سکتی اور یہ فرما کر اپنے ہاتھ میں آگ اُٹھالی اور کوئی اثر دست مبارک پر نہ ہوا...

شمعون نے اس کیفیت سے متاثر ہو کر عرض کیا کہ میں تو ستر سال سے آتش

www.besturdubooks.net

پرستی میں مبتلا ہوں...اب آخری وقت میں کیا مسلمان ہوں...لیکن جب آپ نے اسلام لانے کے لیے دوبارہ اصرار فرمایا تو اس نے عرض کیا کہ میں اس شرط پر ایمان لا سکتا ہوں کہ آپ مجھے یہ عہد نامہ تحریر کردیں کہ میرے مسلمان ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے تمام گناہوں سے نجات دے کر مغفرت فرمادے گا...

چنانچہ آپ نے اسی مضمون کا اس کو ایک عہد نامہ تحریر کردیا لیکن اس نے کہا کہ اس پر بصرہ کے صاحب عدل لوگوں کی شہادت بھی تحریر کروائیے...آپ نے شہادتیں بھی درج کروادیں...اس کے بعد شمعون صدق دل کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوگیا اور استدعا کی کہ میرے مرنے کے بعد آپ اپنے ہی ہاتھ سے غسل دے کر قبر میں اتاریں اور یہ عہد نامہ میرے ہاتھ میں رکھ دیں تا کہ روزِ محشر میرے مؤمن ہونے کا ثبوت میرے پاس رہے...

یہ وصیت کر کے کلمہ شہادت پڑھتا ہوا دُنیا سے رُخصت ہوگیا اور آپ نے اس کی پوری وصیت پر عمل کیا اور اسی شب خواب میں دیکھا کہ شمعون بہت قیمتی لباس اور زریں تاج پہنے ہوئے جنت کی سیر میں مصروف ہے اور جب آپ نے سوال کیا کہ کیا گزری؟ تو اس نے عرض کیا کہ خدا نے اپنے فضل سے میری مغفرت فرمادی اور جو انعامات مجھ پر کیے وہ ناقابل بیان ہیں...لہٰذا اب آپ کے اوپر کوئی بار نہیں، آپ اپنا عہد نامہ واپس لے لیں کیونکہ مجھے اب اس کی حاجت نہیں اور جب صبح کو آپ بیدار ہوئے تو وہ عہد نامہ آپ کے ہاتھ میں تھا...آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ! تیرا فضل کسی سبب کا محتاج نہیں...جب ایک آتش پرست کو ستر سال آگ کی پرستش کے بعد صرف ایک مرتبہ کلمہ پڑھنے کے بعد مغفرت فرمادی تو جس نے ستر سال تیری عبادت و ریاضت میں گزارے ہوں وہ کیسے تیرے فضل سے محروم رہ سکتا ہے...(تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

www.besturdubooks.net

والدین کی خدمت سے جنت کی سیر

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں بیس برس کا تھا ایک رات مجھے میری والدہ نے اپنے پاس سلانے کیلئے بلایا میں نے ان کی بات مان لی اور اپنا ایک ہاتھ ان کے نیچے رکھا... دوسرا ہاتھ ان کے حکم کے مطابق ان کی پشت پر رکھ کر لیٹ گیا اور قل هو الله احد پڑھتا رہا اسی حالت میں میرا ہاتھ سن ہو گیا... میں نے کہا ہاتھ تو میرا ہے والدہ کا حق خدا کیلئے ہے چنانچہ میں نے اس پر صبر کیا یہاں تک صبح ہو گئی...

اس حالت میں میں نے صبح تک دس ہزار بار قل هو الله احد پڑھ لی تھی لیکن اس وجہ سے میرا ہاتھ ہمیشہ کیلئے سن پڑ گیا جس سے میں کام نہ لے سکا..... بعض بزرگوں نے ان کی وفات کے بعد خواب میں ان کو دیکھا کہ وہ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں اور رحمان کی تسبیح میں مشغول ہیں.... ان سے پوچھا گیا کہ یہ مرتبہ آپ کو کیسے مل گیا... انہوں نے فرمایا ماں باپ کے ساتھ اچھے سلوک کی وجہ سے اور تکالیف پر صبر کرنے کی وجہ سے... (عیون المجالس)

جنتی غذا کی حیرت انگیز تاثیر

عیسیٰ ابن محمد عیسیٰ طہمانی متوفی ۲۹۲ھ سے ابن سبکی نے اپنے طبقات کبریٰ میں ایک واقعہ نقل فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ راوی کو شہر خوارزم کے ایک گاؤں طویل ہزارونیف میں ایک عورت کے متعلق بتایا گیا کہ وہ مدت سے قطعی غذا یا پانی سے بے نیاز ہے، جب کہ ان کا گزر وہاں ۲۳۸ھ میں ہوا تھا.... پھر ۲۴۲ھ میں وہاں پہنچے.... اس وقت بھی وہ نیک بی بی موجود تھیں.... مگر اپنی کم عمری کی وجہ سے پوری طرح حالات کا جائزہ نہ لے سکے...

پھر ۲۵۲ھ میں جب خوارزم پہنچے تب تک وہ موجود تھیں اور ان کی خبر اچھی طرح ہر خاص و عام تک پہنچ چکی تھی اور ہر خورد و کلاں سے ان کی خبر اچھی طرح معلوم کی جا

www.besturdubooks.net

سکتی تھی...وہاں کے لوگوں نے تجربہ کے طور پر مہینہ دو مہینے کسی گھر میں مقفل کر کے دیکھا اور نگہبانی بھی کی.... مگر واقعہ کی صداقت میں ذرہ برابر فرق نہیں پایا... گھر میں کہیں پیشاب و پاخانہ کا اثر بھی نہ ملا...

بہرحال جب مجھ کو بھی یقین ہو گیا تو میں نے براہ راست ملاقات کر کے ان کی زبانی حالات معلوم کرنے کی ٹھانی... تلاش کرتا ہوا اس بستی میں پہنچا جہاں ان کے موجود ہونے کی اطلاع دی گئی تھی مگر وہاں نہ ملیں.... مگر میں گاؤں گاؤں قریہ قریہ تلاش کرتا ہوا بالآخر ان کو پالینے میں کامیاب ہو گیا...

دیکھا کہ ایک عورت پستہ قامت، چھریرہ بدن، سرخ و سپید چہرہ والی پوری قوت سے پیدل چل رہی ہے، چونکہ میں سواری پر تھا... میں نے سواری پیش کی...اس نے عذر کر دیا اور میرے ساتھ پیدل ہی چلتی رہی... میں نے ان کے حالات کی تفصیل چاہی اور حسب ذیل گفتگو ہوئی:...

عیسیٰ محمد:.... کرم فرما کر آپ اپنا نام اور پوری پوری حقیقت ذرا تفصیل سے بیان فرمایئے...

عورت:.... میرا نام رحمت دختر ابراہیم ہے.... میرا شوہر ایک نجار (بڑھئی) تھا... روزی کا ذریعہ روزانہ کی مزدوری تھی اور کئی بچے تھے، سب کی پرورش اسی پیشہ کے ذریعے ہوتی تھی اور دوسرا ذریعہ معاش نہ تھا اور غربت کی وجہ سے کچھ پس انداز بھی نہ کر سکتی تھی.... بدقسمتی سے ایک ترک بادشاہ اقطع نے میرے گاؤں کے بہت سارے لوگوں کو قتل کرایا... چنانچہ کوئی گھر ایسا نہ بچا جس میں کوئی قتل سے بچا ہو.... چنانچہ میرا شوہر بھی قتل کر دیا گیا...

جب میرے سامنے شوہر کی لاش لائی گئی تو میرے رنج و غم کی کوئی انتہا نہ رہی...

پڑوس کی عورتیں میرے غم میں شریک ہو کر گریہ وزاری میں مصروف ہو گئیں...

میری دنیا تاریک ہو گئی جس طرح ایک نوجوان کثیر الاولاد عورت اپنے شوہر کی

www.besturdubooks.net

وفات پر ماتم کر سکتی ہے میں بھی کرتی رہی...

جب بچوں پر بھوک کا غلبہ ہوا، سب رونے لگے اور مجھ سے روٹی مانگنے لگے... اس وقت مجھے اور بھی رنج ہوا کہ یا اللہ اب ان کی زندگی کا سہارا تو ختم ہو گیا...اب میں کیا کروں...کیا کھلاؤں، کہاں سے لاؤں، کچھ پس انداز بھی نہیں ہے...

اسی اثناء میں مغرب کی اذان ہوگئی...جلدی جلدی نماز پڑھی اور بارگاہ الٰہی میں سر بسجود ہوکر نہایت عجز وانکساری سے دعا کی کہ بارالٰہا! تو ان بچوں کو صبر کی توفیق عطا فرما اور ان کی یتیمی پر رحم فرما....

اسی حالت میں مجھے نیند آ گئی معلوم ہوا کہ میں ایک سنگلاخ زمین پر پہنچ گئی ہوں اور اپنے شوہر کو تلاش کر رہی ہوں... ایک آواز آئی اے عورت! (خذی ذات الیمین) داہنی طرف کو جا....میں داہنی جانب مڑ گئی....اب ایسی سرزمین پر پہنچی جو نہایت سرسبز وشاداب ہے....نہریں بہہ رہی ہیں، اونچے اونچے محلات کھڑے ہیں....میں نے ایسی جگہ کبھی نہ دیکھی تھی اور نہ اس کی پوری تعریف کر سکتی ہوں....اسی سرسبز وشاداب زمین پر ایک جگہ بہت سے لوگوں کو دیکھا جو حلقہ باندھ کر سنہرے کپڑے پہن کر بیٹھے ہوئے ہیں....ان کے چہروں پر انوارِ الٰہی کی تابانی جلوہ باری کر رہی ہے....ان کے سامنے دستر خوان ہے جس میں انواع واقسام کی غذائیں عمدہ عمدہ چنی ہوئی ہیں....میں ایک ایک چہرہ کو بغور دیکھتی جاتی ہوں اور اپنے شوہر کو تلاش کر رہی ہوں...

اچانک آواز آئی یا رحمت! یا رحمت! میں آواز کی طرف مڑی تو میرا شوہر دکھائی دیا...اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہے...وہ اپنے شہید بھائیوں کے درمیان میں دستر خوان پر بیٹھے کھانا تناول فرما رہے ہیں...مجھے دیکھ کر اپنے رفقاء سے فرمانے لگے... یہ عورت بہت مایوس ہو گئی ہے اور کئی دن سے بھوکی ہے...اگر آپ حضرات اجازت دے دیں تو اس کو کچھ دے دوں...سب نے بخوشی اجازت دے دی...

میرے شوہر نے مجھے روٹی کا ایک ٹکڑا عنایت فرمایا جو بہت سفید اور نہایت لذیذ، شہد

www.besturdubooks.net

وشکر سے زیادہ میٹھی اور مکھن سے زیادہ نرم تھی... میں نے اسے لے کر کھالیا.. لوگوں نے کہا جاؤ اب تمہیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کھانے پینے کی حاجت قطعی باقی نہ رہے گی، جب تک کہ تم زندہ رہو گی... جب اس خواب سے بیدار ہوئی تو میں اچھی طرح شکم سیر تھی... اس دن سے آج تک مجھے کھانے پینے کی ضرورت نہیں رہی.. عیسیٰ ابن محمد... کیا آپ کچھ ناشتہ کر لیتی ہیں یا پانی کے علاوہ کوئی چکنی چیز جیسے دودھ وغیرہ پی لیتی ہیں؟

عورت:... کوئی چیز نہیں...

عیسیٰ ابن محمد:... آپ کو پیشاب اور پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے یا ریاح خارج ہوتی ہے؟ عورت:... ایسی کوئی بات نہیں ہوتی...

عیسیٰ ابن محمد:... کبھی مرد کے پاس رہنے کی خواہش ہوتی ہے؟

عورت:... تمہیں ایسا سوال کرتے ہوئے ذرا شرم نہیں آئی...

عیسیٰ ابن محمد:... آپ ناراض نہ ہوں مجھے تو لوگوں کے سامنے پورا پورا قصہ بیان کرنا ہے

عورت:... نہیں اس قسم کی بھی خواہش نہیں ہے...

عیسیٰ ابن محمد:... آپ سو بھی لیتی ہیں جس طرح تمام انسان سوتے ہیں...

عورت... جی میں خوب سوتی ہیں اور جس طرح سب لوگ خواب دیکھتے ہیں میں بھی دیکھتی ہوں...

عیسیٰ ابن محمد:... کھانا نہ کھانے سے کوئی سستی محسوس کرتی ہیں؟

عورت:... قطعی نہیں! جب سے میں نے وہ کھانا کھایا ہے ہر چیز سے بے نیاز ہوں اور بالکل چست وچالاک ہوں...

عیسیٰ ابن محمد فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ ان کا پیٹ ڈبلا ہو کر پیٹھ سے لگ گیا ہے تو میں نے ایک عورت سے تصدیق کے لئے کہا اس نے دیکھ کر بتایا کہ یہ بالکل صحیح ہے... بلکہ اس نے کپڑے میں روئی لپیٹ کر پیٹ پر باندھ لیا ہے تا کہ چلنے میں پیٹھ کبڑی نہ ہو جائے... اس واقعہ کو علاوہ ابن سبکی کے ابن الاہوال نے اپنی تاریخ میں نقل

www.besturdubooks.net

کیا ہے کہ عیسیٰ ابن محمد نے ایک ایسی عورت کو خوارزم میں دیکھا ہے کہ جو بائیس سال تک بے آب و دانہ رہی... امام یافعی نے اس پر اضافہ فرمایا کہ تیس سال تک اس حالت میں رہی... اس پر گرمی اور سردی کا مطلق اثر نہ ہوتا تھا... امام ذہبی نے عنبر میں اسی طرح تحریر فرمایا ہے... غرض یہ واقعہ اتنا مصدقہ ہے کہ بڑے بڑے ثقہ مؤرخین نے اپنی تاریخوں میں بغیر کسی نقد و جرح کے درج کرلیا ہے... (شذرات الذہب)

سبحان اللہ! اس واقعہ سے شہداء کی عنداللہ قدر و منزلت اور کرامت کا حال معلوم ہوا اور جنت کی غذا کا اثر دنیا والوں کے مشاہدہ میں آ گیا... (اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

صرف کلمہ کام آیا

حضرت بصیر حمصی رحمتہ اللہ علیہ نے خلیل احمد رحمتہ اللہ علیہ کو بعد وفات خواب میں دیکھا تو کہا کہ اب ہمیں بڑی مشکل ہوگئی کہ علمی مشکلات کا حل کس سے کریں، آپ جیسا کوئی عالم نہیں ملتا...

اُنہوں نے فرمایا کہ بھائی مشکلات کو تو تم ہی حل کرو گے، پہلے یہ تو پوچھو کہ ہم جن تحقیقات علمیہ کے حامل اور ان پر نازاں تھے ان کا حشر کیا ہوا... فرمایا ہمیں تو صرف یہ کلمہ کام آیا "**سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوّۃ الّا باللّٰہ العلی العظیم**" باقی تحقیقات کی پوچھ ہی نہیں ہوئی... (علمی کشکول: ص: ۲۲)

امام مالک بن دینار رحمہ اللہ سے ملاقات

کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کو اور حضرت محمد واسع رحمتہ اللہ علیہ کو بہشت کی جانب لے جایا جارہا ہے اس بزرگ کے دل میں خیال آیا کہ دیکھو مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ جنت میں پہلے پہنچتے ہیں یا محمد واسع رحمتہ اللہ علیہ... چنانچہ یہ دیکھ کر کہ مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ کو پہلے داخل بہشت کیا گیا... بزرگ نے پوچھا کہ محمد واسع رحمتہ اللہ علیہ تو مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ سے زیادہ عامل و کامل تھے... ملائکہ نے جواب

www.besturdubooks.net

دیا کہ یہ تم صحیح کہتے ہو لیکن محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہننے کے لیے دو لباس تھے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس صرف ایک... لہٰذا صبر وضبط کی نسبت مالک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف زیادہ ہے اس لیے پہلے انہیں جنت میں بھیجا گیا... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

عتبہ بن غلام رحمہ اللہ کی زیارت

ایک دن حضرت سماک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ذوالنورین رحمۃ اللہ علیہ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کے یہاں تشریف فرما تھے کہ حضرت عتبہ رحمۃ اللہ علیہ نیا لباس زیب تن کیے اکڑتے ہوئے پہنچے تو حضرت سماک رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ یہ آج کیسی چال چل رہے ہو... فرمایا کہ میرا نام غلام جبار ہے اسی لیے اکڑ کر چل رہا ہوں اور یہ کہتے ہی غش کھا کر زمین پر گر پڑے اور جب لوگوں نے پاس جا کر دیکھا تو آپ مُردہ تھے... اس کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ نصف چہرہ سیاہ پڑ گیا ہے اور آپ سے جب اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ ایک مرتبہ دور طالب علمی میں بڑے داڑھی مونچھوں والے ایک خوبصورت لڑکے کو غور سے دیکھا تھا... چنانچہ جب مرنے کے بعد مجھے جنت کی جانب لیجایا جا رہا تھا تو جہنم پر سے گزرتے ہوئے ایک سانپ نے میرے رُخسار پر کاٹتے ہوئے کہا کہ بس ایک نظر دیکھنے کی یہ سزا ہے اور اگر کبھی تو اس لڑکے کو زیادہ توجہ سے دیکھتا تو میں تجھے بہت زیادہ اذیت پہنچاتا... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت رابعہ بصری رحمہما اللہ سے ملاقات

وفات کے وقت آپ نے مجلس میں حاضر مشائخ سے فرمایا کہ آپ حضرات یہاں سے ہٹ کر ملائکہ کے لیے جگہ چھوڑ دیں... چنانچہ سب باہر نکل آئے اور دروازہ بند کر دیا... اس کے بعد اندر سے یہ آواز سنائی دی کہ "یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ"، یعنی اے مطمئن نفس! اپنے مولا کی جانب لوٹ چل اور جب کچھ دیر کے

www.besturdubooks.net

بعد اندر سے آواز آنی بند ہوگئی تو لوگوں نے جب اندر جا کر دیکھا تو روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی... مشائخ کا قول ہے کہ رابعہ رحمہا اللہ نے اللہ تعالیٰ کی شان میں کبھی کوئی گستاخی نہ کی اور نہ کبھی دُکھ سکھ کی پرواہ کی اور مخلوق سے کچھ طلب کرنا تو درکنار اپنے مالک حقیقی سے کبھی کچھ نہیں مانگا اور انوکھی شان کے ساتھ دُنیا سے رُخصت ہوگئیں... "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ"

کسی نے حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کو خواب میں دیکھ کر دریافت فرمایا کہ منکر نکیر کے ساتھ کیا معاملہ رہا... جواب دیا کہ نکیرین نے جب مجھ سے یہ سوال کیا کہ تیرا رب کون ہے؟ تو میں نے کہا کہ واپس جا کر اللہ تعالیٰ سے عرض کر دو کہ جب تو نے پوری مخلوق کے خیال کے باوجود ایک ناسمجھ عورت کو کبھی فراموش نہیں کیا تو پھر وہ تجھے کیونکر بھول سکتی ہے اور جب دُنیا میں تیرے سوا اس کا کسی سے تعلق نہ تھا تو پھر ملائکہ کے ذریعہ جواب طلبی کے کیا معنی...

حضرت محمد اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ اور نعمی طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ نے بیابانوں میں تیس ہزار راہ گیروں کو پانی پلایا اور رابعہ بصری رحمہا اللہ کے مزار پر آ کر کہا کہ تیرا قول تو یہ تھا کہ میں دو جہاں سے بے نیاز ہو چکی لیکن آج تیری وہ بے نیازی کہاں رُخصت ہوگئی... چنانچہ مزار میں سے آواز آئی کہ جس چیز کا میں مشاہدہ کرتی رہی اور فی الوقت بھی کر رہی ہوں وہ میرے لیے بہت ہی باعث برکت ہے... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

آپ کے انتقال کے بعد پورے عالم نے یہ ندا سنی کہ آج دُنیا کا امن فوت ہوگیا... اس کے بعد آپ کے انتقال کی اطلاع ملی لیکن آپ کی گمشدگی کی وجہ سے نہ تو یہ معلوم ہو سکا کہ آپ کا مزار کہاں ہے اور نہ یہ پتہ چلا کہ انتقال کس جگہ ہوا... بعض حضرات کا خیال ہے کہ مزار بغداد میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قبر کے نزدیک شام میں مدفون ہیں...

www.besturdubooks.net

ایک مرتبہ آپ سفر کر رہے تھے راستے میں ایک سپاہی مل گیا اور اس نے جب آپ کا نام پوچھا آپ نے قبرستان کی طرف اشارہ کیا... اس پر سپاہی کو بہت غصہ آیا اور کہنے لگا کہ مجھ سے دل لگی کرتے ہو اور آپ کی گردن میں رسی ڈال کر زدوکوب کرتا ہوا آبادی میں لے آیا اور جب اہل قریہ نے سپاہی سے کہا کہ تم نے یہ کیا ستم کیا یہ تو حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ہیں... یہ سن کر جب اس نے معافی طلب کی تو فرمایا کہ تو نے ظلم کر کے مجھے جنت کا مستحق بنا دیا... اس لئے میں تجھے دعا دیتا ہوں کہ تو بھی جنت میں جائے... اس کے بعد کسی بزرگ نے اہل بہشت کو خواب میں دیکھا کہ ان کے دامن موتیوں سے لبریز ہیں اور جب ان بزرگ نے سوال کیا تو بتایا کہ ایک ناواقف نے حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کا سر پھوڑ دیا تھا اور ہمیں یہ حکم ملا ہے کہ جب وہ داخل بہشت ہوں تو ان پر موتی نچھاور کیے جائیں...

ایک مجذوب قسم کا شخص پراگندہ حال اور چہرہ غبار آلود آپ کے سامنے آ گیا تو آپ نے اپنے ہاتھوں سے اس کا منہ دھویا اور فرمایا کہ جو منہ ذکر الٰہی کا مظہر ہو اس کو پراگندہ نہ ہونا چاہئے اور جب اس مجذوب کو کچھ ہوش آیا تو لوگوں نے پورا واقعہ اس سے بیان دیا جس کو سن کر اس نے توبہ کی... پھر آپ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ تم نے محض خدا کے واسطے سے ایک مجذوب کا منہ دھویا... اس لئے اللہ نے تمہارا قلب دھوڈالا... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

انتقال کے بعد کسی نے خواب میں آپ سے پوچھا کہ کیا حال ہے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اس لیے ناراض ہوا کہ تو دُنیا میں مجھ سے اتنا زیادہ کیوں خائف رہتا تھا اور کیا تجھے میری کریمی پر یقین نہیں تھا... پھر اسی شخص نے اگلے دن خواب میں دیکھ کر جب حال پوچھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرما دی اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ خوب اچھی طرح کھا اور پی اس لیے کہ دُنیا میں تو نے ہماری یاد کی وجہ سے نہ کچھ کھایا نہ

www.besturdubooks.net

پیا... پھر کسی اور شخص نے خواب میں دیکھ کر جب حال پوچھا تو فرمایا کہ میری بخشش بھی ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے میرے لیے نصف بہشت جائز قرار دے دی اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر تو آگ پر بھی سجدہ ریزی کرتا رہتا جب بھی اس چیز کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا تھا کہ ہم نے لوگوں کے قلوب میں تجھے جگہ عطا کردی... پھر ایک شخص نے خواب دیکھ کر حال پوچھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر کے یہ فرمایا کہ جب ہم نے تجھے دُنیا سے اُٹھایا تو تجھ سے افضل اور کوئی نہیں تھا... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات

منقول ہے کہ موت کے قریب لوگوں نے سوال کیا کہ آپ کی کسی چیز کو طبیعت چاہتی ہے؟ فرمایا میری خواہش صرف یہ ہے کہ موت سے قبل مجھے آگاہی حاصل ہو جائے... پھر آپ نے یہ شعر پڑھا:

الخوف امرضنی والشوق احرقنی الحب افنانی واللّٰہ احیانی

ترجمہ:...... ''خوف نے مجھے مریض بنادیا اور شوق نے جلایا اور محبت نے مجھے فنا کردیا اور اللہ تعالیٰ نے زندہ کردیا...''

اس کے بعد آپ پر غشی طاری ہوگئی اور کچھ ہوش ہونے کے بعد جب یوسف بن حسین رحمتہ اللہ علیہ نے وصیت کرنے کے لیے عرض کیا تو فرمایا کہ اس وقت میں خدا کے احسانات میں گم ہوں... اس وقت کوئی بات نہ کرو اس کے بعد انتقال ہوگیا... ''اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ''

روایات

آپ کے انتقال کی شب میں ستر اولیاء کرام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے دوست ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ کے استقبال کے لیے آیا ہوں... انتقال کے بعد لوگوں نے

www.besturdubooks.net

آپ کی پیشانی پر یہ کلمات لکھے ہوئے دیکھے...

"ھذا حبیب اللّٰہ مات فی حب اللّٰہ وھذا قتیل اللّٰہ مات من سیف اللّٰہ"

یعنی یہ اللہ کا حبیب ہے اور اس کی محبت میں مر گیا اور یہ اللہ تعالیٰ کی تلوار سے قتل ہو گیا... دھوپ کی شدت کی وجہ سے آپ کے جنازے پر پرندے سایہ فگن ہو گئے تھے جس طرف سے آپ کا جنازہ گزرا وہاں مسجد میں مؤذن اذان دے رہا تھا اور جس وقت وہ "اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ" پر پہنچا تو آپ نے شہادت کی انگلی اُٹھا دی جس کی وجہ سے لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید آپ حیات ہیں لیکن جب جنازہ رکھ کر دیکھا تو آپ مُردہ تھے اور انگشت شہادت اُٹھی ہوئی تھی اور بہت کوشش کے باوجود بھی سیدھی نہیں ہوئی... چنانچہ اسی طرح آپ کو دفن کر دیا گیا اور آپ کی یہ کرامت دیکھ کر اہل مصر آپ کو مسلسل اذیت پہنچانے پر بے حد نادم ہوئے اور انہوں نے اپنی غلطیوں سے توبہ کی... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات اور حسن خاتمہ

آپ اپنی مناجات میں یہ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! میرے اور اپنے درمیان سے دوئی کا حجاب ختم فرما دے تاکہ میں تیری ذات میں فنا ہو جاؤں... اے اللہ! آج تک میں خودی میں مبتلا رہا سب سے ادنیٰ رہا... لیکن جب تیری معیت نصیب ہوئی اس وقت میں سب سے اعلیٰ و برتر ہو گیا... اے اللہ! فقر و فاقہ سے تیرا قرب حاصل ہوا اور تیرے الطاف کریمانہ نے میرے فقر و فاقہ کو نیست و نابود کر دیا... اے اللہ! میں علم و زہد نہیں چاہتا بلکہ اپنے رموز مجھ پر آشکارا فرما دے... اے اللہ تعالیٰ! تیرے ہی فضل نے مجھے تجھ سے روشناس کیا اور اس لیے میں تجھ پر ناز کرتا ہوں... اے اللہ! قلب کے لیے بہترین شے تیرا الہام و غیب کی راہوں میں سب سے افضل تیرا نور ہے اور سب سے عمدہ ہے وہ حالت جس کا انکشاف مخلوق کے لیے دُشوار ہے اور بہترین ہے وہ زبان جو تیرا وصف بیان کرنے سے قاصر رہے کیونکہ اگر انسان تیرے اوصاف بیان

www.besturdubooks.net

کرنا چاہے تو پوری زندگی میں تیرے اوصاف کا معمولی سا حصہ بھی بیان نہیں کرسکتا...
اے اللہ! یہ بات تعجب خیز نہیں کہ میں تجھ کو اپنا دوست تصور کرتا ہوں بلکہ حیرت انگیز ہے یہ بات کہ تو مجھ کو اپنا دوست سمجھتا ہے کیونکہ تو مختار کل اور صاحب قوت ہے اور میں ایک کمزور محتاج بندہ ہوں... اے اللہ! میں تجھ سے خوفزدہ رہتا تھا لیکن تو نے اپنے کرم سے گویائی اور آنکھوں کو اپنے نور سے نور عطا کیا جس کے ذریعے میں نے ہر شے میں اس کی ذات کو جلوہ گر پایا اور اس کے علم سے علم حاصل کیا، پھر فرمایا میرا خوف دور کردیا جس کی وجہ سے میں ہمہ اوقات مسرور وشادمان رہتا ہوں اور تو نے مجھے اپنی بارگاہ میں باریاب فرما جس کا میں کسی طرح بھی شکر ادا نہیں کرسکتا...

اے اللہ! نہ تجھے کسی سبب کی حاجت ہے اور نہ قبولیت کے لیے کسی عبادت کی اور نہ تیرے یہاں کی یہ رسم ہے کہ کثرت گناہ کی بناء پر گناہگاروں کو کسی طرف معاف ہی نہ کرے بلکہ تجھے کلی اختیار ہے کہ جس کو چاہے معاف کر کے اپنے قرب سے نواز دے...
اے اللہ! گو میں نے اپنے نزدیک بہت ہی نیک کام انجام دیئے لیکن وہ تیری بارگاہ میں قبولیت کے ہرگز قابل نہیں... لہٰذا ان کو نظر انداز فرما کر صرف اپنے رحم وکرم سے میری مغفرت فرمادے... آپ ہمہ اوقات اللہ اللہ کا ورد جاری رکھتے تھے اور عالم نزع میں بھی آپ کی زبان پر اللہ تعالیٰ ہی کا نام تھا اور موت سے قبل آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں دُنیا میں بربنائے غفلت تیری عبادت سے محروم رہا اور اب آخری وقت میں بھی تیری عبادت سے غافل ہوں اس کے باوجود بھی تیری رحمت کا متمنی ہوں... یہ کلمات زبان پر تھے کہ روح مبارک اعلیٰ علیین کی جانب پرواز کرگئی... "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ"

کسی نے خواب دیکھ کر آپ سے سوال کیا کہ تصوف کا کیا مفہوم ہے؟ فرمایا کہ راحتوں کو چھوڑ کر مشقتیں برداشت کرنے کا نام ہی تصوف ہے... جب شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے تو کچھ دیر قیام کر کے چلتے وقت فرمایا کہ یہ وہ ٹھکانہ ہے جہاں کھوئی ہوئی چیز مل جاتی ہے... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

www.besturdubooks.net

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

موت سے قبل آپ نے اپنا تمام اثاثہ فقراء میں تقسیم کر دیا اور جب ایک ارادت مند نے سوال کیا کہ آپ کی تین صاحبزادیاں ہیں ان کے لیے کیا چھوڑا؟ فرمایا کہ ان کے لیے خدا کو چھوڑ دیا کیونکہ جس کا کفیل خدا ہو اس کو عبداللہ کی کیا حاجت ہے موت سے پہلے آپ نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ''عمل کرنے والوں کو ایسے ہی عمل کرنے چاہئیں...'' اس کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا اور کسی نے حضرت سفیان کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ کیسا معاملہ رہا؟ فرمایا کہ اس نے میری مغفرت فرمادی... پھر اس نے سوال کیا کہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کس حال میں ہیں؟ فرمایا کہ ان کا شمار تو اس جماعت میں ہے جو دن میں دو مرتبہ حضوری کا شرف حاصل کرتے ہیں... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات اور بعد وفات ملاقات

بخارا میں ایک ایسا شخص فوت ہو گیا جس کا ورثہ شرعی اعتبار سے آپ کو پہنچتا تھا... چنانچہ قاضی نے مال وراثت کو امانتاً جمع کر کے آپ کو اطلاع بھجوادی... اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی اور جب آپ بخارا پہنچے تو بستی کے قریب لوگوں نے استقبال کر کے امانت آپ کے سپرد کر دی اور وہی رقم آپ کے پاس جمع تھی جس کو مرتے وقت صدقہ کر دیا اور یہ بھی مشہور ہے کہ جس رات آپ فوت ہوئے تو لوگوں نے غیب سے یہ ندا سنی کہ آج تقویٰ مر گیا...

کسی نے خواب میں دیکھ کر آپ سے پوچھا کہ قبر کی وحشت و تنہائی میں آپ نے صبر کیسے کیا؟

فرمایا کہ میرے مزار کو اللہ تعالیٰ نے جنت کے باغوں میں منتقل کر دیا... پھر کسی اور نے خواب دیکھا کہ آپ جنت میں ایک درخت سے دوسرے درخت پر پرواز کر رہے

www.besturdubooks.net

ہیں اور جب اس نے پوچھا کہ یہ مرتبہ آپ کو کیسے حاصل ہوا فرمایا کہ زہد و تقویٰ سے...

آپ عوام سے بہت شفقت کے ساتھ پیش آتے تھے... چنانچہ ایک مرتبہ ایک پرندہ قفس میں مضطرب تھا... آپ نے اس کو آزاد کر دیا اور وہی پرندہ آپ کے یہاں پہنچ کر آپ کی عبادت کو دیکھتا رہتا تھا اور آپ کی وفات کے بعد جنازے پر کبھی روتا ہوا گزر جاتا اور کبھی جنازے پر لوٹتا اور تڑپتا تھا اور جب آپ دفن ہو چکے تو وہ پرندہ اکثر آپ کے مزار پر روتا رہتا تھا حتیٰ کہ ایک دن قبر میں سے آواز آئی کہ مخلوق سے شفقت کی وجہ سے خدا نے ان کی مغفرت فرمائی... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

ربیع بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے امام صاحب کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ کیسا معاملہ رہا؟ فرمایا کہ سونے کی کرسی پر بٹھا کر موتی نچھاور کیے گئے اور اپنی رحمت بیکراں سے مجھے نواز دیا... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

کسی نے آپ کو خواب کے اندر ہوا میں پرواز کرتے ہوئے یہ کہتے سنا کہ آج مجھے قید سے چھٹکارا مل گیا اور بیدار ہو کر جب وہ شخص تعبیر خواب دریافت کرنے آپ کے یہاں پہنچا تو آپ کی وفات کی خبر سنتے ہی کہنے لگا کہ خواب کی تعبیر مل گئی اور روایت ہے کہ انتقال کے وقت آسمان سے یہ ندا آئی کہ داؤد طائی اپنی مراد کو پہنچ گیا اور اللہ تعالیٰ بھی ان سے خوش ہیں... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت

کسی نے خواب میں آپ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ رحمت و عنایت سے کام لیا لیکن شہرت مخلوق میرے لیے مضر ثابت ہوئی...

www.besturdubooks.net

حضرت محمد سماک رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات

جس وقت آپ سے شادی کر لینے کے متعلق عرض کیا گیا تو فرمایا کہ اس کی مجھ میں ہمت نہیں... بعد از وفات لوگوں نے خواب میں جب آپ سے کیفیت دریافت کی تو فرمایا کہ مغفرت تو ہو گئی لیکن جو مرتبہ بال بچوں کی اذیت برداشت کرنے سے حاصل ہوتا ہے وہ نہیں مل سکا... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمتہ اللہ علیہ کے مبارک حالات

جس وقت آپ نیشاپور میں بیمار ہوئے تو آپ کے پڑوسی نے خواب میں دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں آج میں غم واندوہ سے آزاد ہو گیا اور جب بیداری کے بعد وہ تعبیر معلوم کرنے آپ کے یہاں پہنچا تو آپ کا انتقال ہو چکا تھا اور آپ کے اوپر ہی کمبل ڈال دیا گیا جو آپ کے استعمال میں رہتا تھا اور اسی وقت راہ چلتی دو عورتیں کہہ رہی تھیں کہ افسوس! آج محمد بن اسلم رحمتہ اللہ علیہ دُنیا سے رُخصت ہو گئے لیکن دُنیا اسے کبھی فریب نہ دے سکی اور اپنے ہمراہ اپنے فضائل خصائل بھی لے کر چلے گئے... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمتہ اللہ علیہ سے باکرامت ملاقات

آپ کے جنازے میں کثیر مجمع کے ساتھ ایک آتش پرست بھی شامل تھا اور اس نے لوگوں کو بتایا کہ ملائکہ کے گروہ درگروہ آپ کا جنازہ اُٹھا رہے ہیں...

حضرت ابوطلحہ مالک رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آپ روزہ کی حالت میں دُنیا کے اندر تشریف لائے اور روزے کی حالت میں رُخصت ہو گئے...ایک شخص آپ کے سامنے سے گزرا تو فرمایا کہ یہ اہل باطن ہے اور آپ کی وفات کے بعد اسی شخص کو آپ کے مزار پر دیکھ کر کسی نے کہا کہ حضرت سہیل رحمتہ اللہ علیہ تو آپ کو اہل باطن کہا کرتے تھے لہٰذا کوئی کرامت ہمیں بھی دکھا دیجئے... چنانچہ اس نے قبر سے مخاطب ہو کر کہا کہ

www.besturdubooks.net

اے سہیل رحمۃ اللہ علیہ کچھ تو فرمائیے اور اندر سے آواز آئی کہ خدا کے سوا نہ کوئی معبود ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے... پھر اس شخص نے کہا کہ حضرت سہیل کہنے والے کی قبر منور ہو جاتی ہے، آواز آئی کہ میری قبر بھی اللہ نے منور کر دی... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت

حضرت محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا کہ میری مغفرت فرما دی... پھر انہوں نے سوال کیا کہ کیا عبادت وزہد کی وجہ سے مغفرت ہوئی تو فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے ابن سماک کی اس نصیحت پر عمل کیا تھا کہ جو دُنیا سے انقطاع کر کے رجوع الی اللہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی جانب رجوع ہوتا ہے...

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو خواب میں تحت العرش میں اس طرح دیکھا کہ آپ پر غشی طاری ہے اور پوچھا جا رہا ہے کہ یہ کون ہے؟ اس سوال پر فرشتے کہہ رہے ہیں کہ تو ہم سے زیادہ جانتا ہے... پھر آواز آئی کہ یہ معروف کرخی ہے جس کو ہماری محویت نے بے خود بنا دیا ہے اور اب ہمارے دیدار کے بغیر اس کو ہوش نہیں آ سکتا... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک احوال وملاقات

آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے تیس سال ابدالین سے نیاز حاصل کیا اور سب ہی نے یہ نصیحت کی کہ مخلوق سے کنارہ کشی کرو اور کم کھاؤ جس طرح مریض پر بلا وجہ کھانا پانی بند کرنے سے موت واقع ہو جاتی ہے اس طرح علم وحکمت اور مشائخ کی نصیحت کے بغیر قلب مُردہ ہو جاتا ہے... فرمایا کہ میں نے ایک پادری سے پوچھا کہ خدا کا راستہ کون سا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ جس طرف تلاش کرو وہی ہے... فرمایا کہ عارف کی ہر بات اور ہر عمل منجانب اللہ ہوا کرتا ہے اور وہ خدا کے سوا کسی کا طلب گار نہیں رہتا اور جو بندہ نفس کی مخالفت کرتا ہے وہی خدا کا خلیل ہے اور خدا کا طالب دُنیا کا طالب کبھی نہیں ہو سکتا... بعد از وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر

www.besturdubooks.net

آپ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا کہ اس نے میری مغفرت کر کے فرمایا کہ چونکہ تو خوف معصیت سے گریہ کناں رہتا تھا اس لیے ہم نے فرشتوں کو حکم دے دیا کہ تیری کوئی معصیت درج نہ کریں...(تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت منصور عمار رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت

انتقال کے بعد جب ابوالحسن شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے خواب میں آپ سے پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے کیسا سلوک کیا؟ فرمایا کہ بخشش کے بعد مجھ سے فرمایا کہ جس نوعیت سے اہل دُنیا کے سامنے تو ہماری حمد وثناء کرتا تھا اس طرح اب ملائکہ کے سامنے بھی حمد وثناء کر...(تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقاتیں

کسی بزرگ نے خواب میں آپ سے پوچھا کہ منکر نکیر کو آپ نے کیا جواب دیا؟ فرمایا کہ جب انہوں نے پوچھا "من ربک" تو میں نے مسکرا کر جواب دیا کہ ازل ہی میں "الست بربکم" کا جواب "بلیٰ" کہہ کر دے چکا ہوں اور جو سلطان کو جواب دے چکا ہو اس کے لیے غلاموں کو جواب دینا کیا دُشوار ہے...چنانچہ نکیرین یہ جواب سن کر یہ کہتے ہوئے چل دیئے کہ ابھی تک اس پرخمار محبت کا اثر موجود ہے...

کسی بزرگ نے خواب میں آپ سے پوچھا کہ خدائے تعالیٰ نے کیسا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ محض اپنے کرم سے بخش دیا اور ان دو رکعت نماز کے علاوہ جو میں رات کو پڑھا کرتا تھا اور کوئی عبادت کام نہ آسکی...آپ کے مزار مبارک پر حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ خدا رسیدہ لوگوں کی حیات و ممات دونوں مساوی ہوتی ہیں اس لیے اس مزار پر کسی مسئلہ کا جواب دینے میں ندامت محسوس کرتا ہوں کیوں کہ مرنے کے بعد بھی آپ سے اتنی حیاء رکھتا ہوں جتنی حیات میں تھی...(تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

www.besturdubooks.net

حضرت ابو وراق رحمتہ اللہ علیہ سے متعلق خواب

کسی نے آپ کے انتقال کے بعد خواب میں روتے ہوئے دیکھ کر آپ سے پوچھا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ جس قبرستان میں میری قبر ہے وہاں دس مُردے اور بھی مدفون ہیں لیکن ان میں سے ایک بھی صاحب ایمان نہیں...

پھر ایک اور شخص نے خواب میں پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا کہ مجھے اپنا قرب عطا فرما کر میرا اعمال نامہ میرے ہاتھ میں دے دیا جو کہ پڑھنے کے بعد پتہ چلا کہ میرا ایک گناہ اس میں ایسا بھی درج ہے جس نے تمام نیکیوں کو ڈھانپ لیا ہے اور جب میں ندامت سے سرنگوں ہوا تو ارشاد ہوا کہ جا ہم نے اپنی رحمت سے اس معصیت کو بھی معاف کر دیا...(تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

حضرت ابو اسحاق ابراہیم بن شہریار گازرونی رحمہ اللہ سے ملاقات

انتقال کے وقت آپ نے مریدین سے فرمایا کہ میں بہت جلد دُنیا سے رُخصت ہونے والا ہوں اس لیے تمہیں چار نصیحتیں کرتا ہوں انہیں سن کر ان پر عمل پیرا رہنا...اوّل یہ کہ میرے بعد میرے جانشین کی اطاعت کرنا، دوم صبح کو روزانہ تلاوت قرآن پاک کرتے رہنا، سوم یہ کہ مسافر کی اچھی طرح مدارات کرنا، چہارم یہ کہ باہم پیار محبت سے رہنا...

آپ نے اپنے تمام ارادت مندوں کے نام درج رجسٹر کر لیے تھے اور آخری وقت یہ وصیت فرمائی کہ اس رجسٹر کو میری قبر میں رکھ دینا... چنانچہ آپ کی وصیت پر عمل کر کے رجسٹر قبر میں رکھ دیا گیا... انتقال کے بعد خواب میں کسی نے دیکھ کر آپ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے معمولی بخشش تو یہ فرمائی کہ میرے رجسٹر میں درج شدہ تمام مریدین کی مغفرت فرما دی، آپ ہمیشہ یہ دُعا کرتے تھے کہ اے اللہ! جو میرے پاس اپنی کوئی حاجت لے کر آئے اس کی مراد پوری فرما دے...(تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

www.besturdubooks.net

حضرت ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت

وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر آپ سے سوال کیا کہ نکیرین سے آپ نے کیسے چھٹکارا حاصل کیا... فرمایا کہ جب انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ تیرا رب کون ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میرا رب وہ ہے جس نے آدم علیہ السلام کو تخلیق کر کے تمہیں اور دوسرے ملائکہ کو سجدے کا حکم دیا اور اس وقت میں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں موجود رہ کر تم سب کو سجدہ کرتے دیکھ رہا تھا... یہ جواب سن کر نکیرین نے کہا کہ اس شخص نے تو پوری اولاد آدم کی جانب ہی سے جواب دے دیا اور یہ کہہ کر واپس چلے گئے... کسی بزرگ نے خواب میں آپ سے پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا کہ ان تمام دعوؤں کے باوجود جو میں نے دُنیا میں کیے تھے ان کے متعلق خدا نے مجھ سے کوئی باز پرس نہیں فرمائی... البتہ ایک بات کی گرفت ضرور کی اور وہ یہ کہ ایک مرتبہ میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ اس سے زیادہ مضر اور کوئی بات نہیں کہ بندہ جنت کا مستحق نہ ہو اور جہنم رسید کر دیا جائے... اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بندوں کے لیے سب سے زیادہ مضر یہ ہے کہ وہ محبوب ہو کر میرے دیدار سے محروم ہو جائیں...

کسی نے آپ سے خواب میں سوال کیا کہ آپ نے بازار آخرت کو کیسا پایا؟ فرمایا کہ یہ بازار قطعی بے رونق ہے کیونکہ اس میں سوختہ جگر اور شکستہ قلب لوگوں کے سوا کوئی نہیں دکھائی دیتا اور ایسے لوگوں کی یہاں ایسی بھیڑ بھاڑ ہے کہ سوختہ جگر لوگوں کے زخم پر مرہم لگا کر ان کی سوزش کو دور کر دیا جاتا ہے اور شکستہ قلوب کو جوڑ کر ان کی شکستگی دور کر دی جاتی ہے اور اس کے بعد وہ سوائے دیدار الٰہی کے دوسری شے پر نظر نہیں ڈالتے... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطار رحمہ اللہ)

حضرت ابواسحاق ابراہیم بن احمد خواص رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت

کسی بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ

www.besturdubooks.net

کیا سلوک کیا؟ فرمایا کہ گو میں نے دُنیا میں بہت زیادہ عبادت کے ساتھ ساتھ توکل بھی اختیار کیا لیکن انتقال کے وقت چونکہ میں باوضو تھا اس لیے مجھے توکل وعبادت کے اجر کے ساتھ طہارت کے صلہ میں وہ اعلیٰ وارفع مرتبہ عطا فرمایا گیا جس کے سامنے جنت کی تمام نعمتیں ہیچ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ ابراہیم یہ مرتبہ تیری طہارت و پاکیزگی کے صلہ میں عطا کیا گیا ہے کیونکہ ہماری بارگاہ میں پاکیزہ وباطہارت افراد سے زیادہ کسی کو کوئی مرتبہ حاصل نہیں ہوتا... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطار رحمہ اللہ)

حضرت شیخ ابوعلی دقاق رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات

حضرت شیخ ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے انتقال کے بعد آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ آپ نے جواب دیا کہ میرے تمام گناہ معاف کر کے اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی... البتہ ایک گناہ مجھ سے ایسا سرزد ہو گیا تھا کہ اس کا اقرار کرتے ہوئے مجھے ندامت محسوس ہوئی جس کی وجہ سے میں پسینے میں شرابور ہو گیا اور میرا چہرہ درست ہو گیا اور وہ گناہ یہ تھا کہ میں نے اپنی نوعمری میں ایک لڑکے کو شہوت بھری نگاہوں سے دیکھا تھا... پھر ایک مرتبہ کسی بزرگ نے آپ کو بے قراری کے ساتھ خواب میں روتے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ کیا آپ دوبارہ دُنیا میں آنا چاہتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہاں! لیکن میں اپنی بھلائی کے لیے دُنیا میں واپسی نہیں چاہتا بلکہ مخلوق کو اللہ کی جانب راغب کرنے کے لیے واپسی چاہتا ہوں اور ان کو یہاں کے حالات سے باخبر کرنے کی خواہش ہے... پھر کسی بزرگ نے خواب میں سوال کیا کہ وہاں آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا کہ اوّل تو اللہ تعالیٰ نے میرے تمام اچھے برے اعمال کا محاسبہ کیا ،اس کے بعد سب معاف کر کے میری مغفرت فرمادی... (تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطار رحمہ اللہ)

بنی اسرائیل کے ایک عابد وزاہد کا عجیب واقعہ

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں... حدیث میں ایک

www.besturdubooks.net

واقعہ نقل کیا گیا ہے بنی اسرائیل کے ایک عابد وزاہد شخص کا اور یہ حدیث علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے نقل کی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بہت بڑا عابد وزاہد شخص تھا رات دن اللہ کی عبادت کرتا تھا چونکہ صاحب عیال تھا اس لئے کمانے کا بھی کچھ دھندا تھا... دوکان کی صورت میں تھوڑی سی تجارت تھی مگر اس کا دل اس سے الجھا تھا اور چاہتا تھا کہ یہ سب کچھ نہ ہو... بس ہر وقت عبادت ہی میں لگا رہوں مگر سوچتا کہ بیوی بچوں کا کیا کرے بہرحال ایک دن اسے جذبہ آیا اور ساری تجارت و دولت کو اس نے بیوی اور بچوں کے نام کیا اور خود فارغ ہو گیا اور سب سے رخصت ہو کر سمندر کے بیچ میں پہنچ گیا وہاں ایک ٹیلہ تھا اس پر ایک چھوٹی سی جھونپڑی باندھی کہ اب ہر وقت اس میں بیٹھ کر اللہ کی عبادت میں مصروف رہوں گا...

ان مذاہب میں رہبانیت جائز تھی یعنی ساری دنیا کو آدمی چھوڑ کر ایک کونے میں جا بیٹھے اسلام نے اس کی اجازت نہیں دی... یہ شخص اپنے مذہب کے مطابق جا کر بیٹھ گیا... گویا اس نے بڑی بھاری عبادت کی چونکہ مخلص تھا اور صاحب دل تھا اس لئے اس سمندر کے بیچ والے ٹیلے پر جہاں نہ کوئی جہاز آسکے اور نہ کوئی کشتی وغیرہ جا سکے حق تعالیٰ نے وہاں اپنے فضل سے وہاں ایک میٹھا چشمہ جاری کر دیا اور اسی پہاڑی پر ایک انار کا درخت اگا دیا اس عابد کا کام یہ تھا کہ روزانہ ایک انار کھا لیا اور ایک کٹورا پانی پی لیا اور چوبیس گھنٹے عبادت میں مصروف رات اور دن اسی طرح سے اس کی عمر پانچ سو برس کی عمر ہوئی اور یہ پانچ سو برس اسی شان سے گزرے...

اب اس کے انتقال کا وقت آیا اس نے حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ اے اللہ یہ تیرا فضل تھا کہ تو نے مجھے عبادت میں لگایا اب میری خواہش کہ مجھے سجدے کی حالت میں موت دیجئے تاکہ خاتمہ میرا عبادت کے اوپر ہو اور دوسری درخواست یہ ہے کہ سجدے کی حالت میں میرے بدن کو قیامت تک محفوظ رکھئے... نہ زمین کھائے اور نہ کیڑے مکوڑے کھائیں تاکہ قیامت تک میں تیرا عبادت گزار بندہ ہی سمجھا جاؤں حق

www.besturdubooks.net

تعالیٰ نے اس کی دونوں دعائیں قبول فرمائیں... عین نماز کے اندر سجدے کی حالت میں انتقال ہوا اور اس کا بدن محفوظ ہے...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آج تک محفوظ ہے لیکن حق تعالیٰ نے اس ٹیلے کے اوپر بڑے بڑے گنجان درخت ایسے اگا دیئے ہیں کہ وہاں تک جاتے ہوئے ہیبت کھاتے ہیں اس لئے وہاں کوئی نہیں جاتا ہے مگر بدن آج تک محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا... وہاں نہ کوئی جانور جاتا ہے اور نہ کوئی انسان جاتا ہے اسی حالت میں حق تعالیٰ کے سامنے اس کی پیشی ہوگی...

حق تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ اے بندے میں نے اپنے فضل وکرم سے تجھے بخشا اور تجھے بڑے مقامات دیئے جنت میں جا کر آرام کرو بندہ عرض کرے گا کہ اے اللہ میں نے تو ساری عمر تیری عبادت میں گزاری پھر بھی تیرے فضل سے جنت میں جاؤں گا... میں تو اپنی عبادت کے بدلے جنت میں جا رہا ہوں... اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ نہیں ہم اپنے فضل سے جنت میں بھیج رہے ہیں...

وہ پھر کہے گا کہ نہیں اے اللہ پھر میری عبادت کس کام آئے گی... میں تو اپنی عبادت کے بدلے جنت میں جا رہا ہوں... تو حکم ہوگا کہ اسے جہنم کے قریب لے جا کر کھڑا کردو جہنم میں داخل نہ کرنا اسے اتنی دور رکھو کہ جہنم کا راستہ وہاں سے پانچ سو برس کا ہو ملائکہ اسے لے جائیں گے اور لے جا کر کھڑا کردیں گے جہنم کی طرف سے ایک گرم ہوا اور آگ کی لپٹ آئے گی اس کی وجہ سے وہ سر سے پاؤں تک خشک ہو جائے گا اور اس کی زبان پر کانٹے کھڑے ہو جائیں گے اور پیاس پیاس چلانا شروع کرے گا اس وقت غیبی ہاتھ ظاہر ہوگا جس میں ٹھنڈے پانی کا ایک کٹورہ ہوگا یہ عابد دوڑے گا کہ اے خدا کے بندے یہ پانی مجھے دیدے میں بالکل مرنے کے حال میں ہوں... آواز آئے گی کہ کٹورہ تو ملے گا پانی کا مگر اس کی قیمت ہے مفت نہیں ملے گا... وہ پوچھے گا کہ اس کی کیا قیمت ہے... کہا جائے گا کہ جس نے خالص پانچ سو برس کی عبادت کی

www.besturdubooks.net

ہو وہ اگر کوئی پیش کرے تو یہ کٹورہ پانی کا اسے مل سکتا ہے...

عابد کہے گا کہ میرے پاس ہے پانچ سو برس کی عبادت وہ اس عبادت کو پیش کر دے گا اور وہ کٹورہ لے کر پانی پی لے گا تو کچھ جان میں جان آ جائے گی... حق تعالیٰ کہیں گے کہ اسے واپس لاؤ پھر اس کی پیشی ہوگی حق تعالیٰ دریافت فرمائیں گے کہ اے بندہ تیری پانچ سو برس کی عبادت کے صلے سے تو ہم آزاد ہو گئے پانچ سو برس کی عبادت کے بدلے ایک کٹورہ پانی لے لیا اور یہ قیمت تو نے خود تجویز کی لہذا اب تو برابر سرابر ہو گیا... اب ہمارے ذمے کچھ نہیں تجھے تیری عبادت کا صلہ مل گیا... اب وہ جو تم نے لاکھوں دانے انار کے کھائے ہیں ایک ایک دانے کا حساب دیدے اس کے بدلے میں کتنی نمازیں پڑھی ہیں...

کتنے سجدے کئے ہیں اور وہ جو ہزاروں کٹورے پانی کے پیئے ہیں ایک ایک قطرے کا حساب دیدے... اس پانی کے بدلے کتنی عبادتیں کی ہیں اور وہ جو ٹھنڈا سانس لیتا تھا جس سے زندگی قائم تھی ایک ایک سانس کا حساب دے دے کہ اس کے بدلے میں کیا عبادتیں لے کر آیا ہے... اور وہ جو تیری آنکھوں میں ہم نے روشنی دی تھی اور تار نگاہ سے ایک ایک چیز کو دیکھتا تھا ایک ایک تار نگاہ کا حساب دے دے کہ اس کے بدلے میں کتنی عبادتیں لے کر آیا ہے پانچ سو برس کی عبادت کا بدلہ تو ایک کٹورہ پانی ہو گیا اب جو دوسری نعمتیں استعمال کی ہیں ان کا حساب دیدے...

یہ عابد تھرا جائے گا اور کہے گا کہ بے شک اے اللہ نجات آپ کے ہی فضل سے ہوگی کسی کا عمل کسی کو نجات نہیں دلائے گا... حقیقت یہ ہے کہ اگر لاکھوں برس عبادت کرے گا تو وہ بھی ذریعہ نجات نہیں بن سکے گا جب تک کہ فضل خداوندی نہ ہو اس لئے کہ وہ جو عبادت کرے گا اس کی طاقت کون دے گا... ظاہر بات ہے وہ طاقت بھی وہی دے گا اور طاقت آنے کے بعد جو ارادہ دل میں ہو گا وہ ارادہ کون پیدا کرے گا وہ بھی وہی پیدا کریگا پھر توفیق کون دے گا؟ وہ بھی وہی دیگا پھر آپ نے کیا کیا؟ سب کچھ تو انہوں نے کرایا... ارادہ

www.besturdubooks.net

انہوں نے دیا طاقت انہوں نے دی.. توفیق انہوں نے دی آپ نے صرف چار سجدے کر لئے تو کیا کمال کیا اور ان سجدوں میں بھی آپ نے جو حرکت کی بدنی طاقت سے وہ طاقت بھی آپ کی ذاتی نہیں تھی وہ بھی انہی کی دی ہوئی تھی.. تو اول سے لے کر آخر تک کام تو سارا ان کا ہے اور کہنے لگیں آپ کہ میں نے کیا اور پھر آدمی اس پر فخر کرے فضول ہے... بلکہ موقعہ شکر کا ہے کہ تمام نعمتیں اس نے اپنے فضل سے دے دی ہیں... (خطبات طیب)

جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہیں

ابوعبداللہ محمد بن خزیمہ اسکندرانی کہتے ہیں جب احمد بن حنبل رحمہ اللہ فوت ہو گئے تو مجھے بے حد صدمہ و رنج ہوا میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ مٹک مٹک کر چل رہے ہیں میں نے کہا اے ابوعبداللہ! یہ کیسا چلنا ہے؟ فرمایا دارالسلام میں خدام کا چلنا! میں نے کہا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ فرمایا مجھے بخش دیا اور تاج پہنایا اور سونے کی دو جوتیاں پہنائیں اور ارشاد فرمایا اے احمد! یہ سب تیرے قرآن کو ازلی کلام ماننے کی وجہ سے ہے... پھر مجھ سے اللہ نے ارشاد فرمایا اے احمد! جو دعائیں تمہیں سفیان ثوری سے پہنچی تھیں اور تم عالم دنیا میں یہ دعائیں مانگا کرتے تھے یہاں بھی مجھ سے ذرا وہ دعائیں مانگنا.. تو میں نے کہا

"یَا رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ بِقُدْرَتِکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اِغْفِرْلِیْ کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی لَا تَسْاَلَنِیْ عَنْ شَیْءٍ"

اللہ نے فرمایا اے احمد! یہ ہے جنت اٹھ اور اس میں داخل ہو جا... میں جنت میں داخل ہوا تو دیکھا کہ سفیان ثوری کے دو سبز پر ہیں جن کے ذریعے وہ جنت میں ایک درخت سے دوسرے درخت کی طرف اڑتے پھر رہے ہیں اور پڑھتے جا رہے ہیں...

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ... (تحفہ حفاظ)

www.besturdubooks.net

اللہ تعالیٰ کی تعلیم فرمودہ دُعا

امام احمد بنِ حنبل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آپ کو اللہ جل شانہٗ کی خواب میں ۹۹ مرتبہ زیارت نصیب ہوئی ہے تو آپ کے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ اگر سو مرتبہ مکمل ہوگئی تو میں خداوند قدوس سے ایک سوال کروں گا... چنانچہ آپ کی یہ خواہش پوری ہوگئی تو آپ نے باری تعالیٰ سے پوچھا... اے پروردگار! تیرے بندے قیامت کے دن کس چیز سے نجات پائیں گے تو اللہ شانہٗ نے فرمایا کہ جو آدمی صبح وشام تین مرتبہ...

"سُبْحَانَ الْاَبَدِیْ الْاَبَدْ سُبْحَانَ الْوَاحِدُ الْاَحَدْ سُبْحَانَ الْفَرْدُ الصَّمَدْ سُبْحَانَ مَنْ رَفَعَ السَّمَاءَ بِغَیْرِ عَمَدْ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلیٰ مَاءٍ جَمَدْ سُبْحَانَہٗ لَمْ یَتَخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدْ سُبْحَانَہٗ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدْ" وہ قیامت کے دن نجات پالے گا... (عجائبات)

یہ میرا چہرہ ہے تو جی بھر کے دیکھ لے

احمد بن محمد الکندی کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا، میں نے دریافت کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور فرمایا اے احمد! کیا میرے راستے میں تجھے کوڑے مارے گئے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں میرے رب! فرمایا یہ میرا چہرہ ہے تو جی بھر کے دیکھ لے... میں نے اپنا دیدار تیرے لیے مباح کردیا... (بکھرے موتی)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ملاقات

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور بہت بڑے امام بنے.... بعض کا قول ہے کہ آپ کو ایک کروڑ احادیث مبارکہ یاد تھیں.... آپ کے جنازے میں شامل ہونے والے مردوں کا اندازہ لگایا گیا ہے، وہ آٹھ لاکھ تھے اور عورتیں ساٹھ ہزار تھیں.... اور بعض کا قول ہے کہ آپ کی وفات کے روز نصاریٰ، یہود اور مجوس میں

www.besturdubooks.net

سے بیس ہزار لوگ مسلمان ہوئے اور ابو الفرج بن الجوزی نے اپنی کتاب جسے آپ نے بشر بن الحارث الحافی رحمہ اللہ کے حالات میں لکھا ہے، چھیالیسویں باب میں بیان کیا ہے کہ ابراہیم الحربی نے بیان کیا ہے کہ میں نے بشر بن الحارث الحافی کو خواب میں دیکھا گویا وہ الرصافہ کی مسجد سے باہر نکل رہے ہیں اور آپ کی آستین میں کوئی چیز حرکت کر رہی ہے، میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا؟ آپ نے فرمایا اس نے مجھے بخش دیا اور میری عزت کی ہے....

میں نے پوچھا یہ آپ کے آستین میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا گذشتہ شب احمد بن حنبل کی روح ہمارے پاس آئی تو اس پر موتی اور یاقوت نچھاور کیے گئے اور یہ وہ موتی اور یاقوت ہیں جو میں نے چنے ہیں، میں نے پوچھا یحییٰ بن معینؒ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کیا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے ان دونوں کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انہوں نے رب العالمین کی زیارت کی ہے اور ان دونوں کے لئے دستر خوان لگائے گئے ہیں، میں نے پوچھا کہ آپ نے ان دونوں کے ساتھ کیوں نہیں کھایا؟ آپ نے فرمایا اس نے معلوم کرلیا کہ کھانا مجھ پر ہیچ ہے، تو اس نے میرے لئے اپنے چہرے کی طرف دیکھنا مباح کر دیا.... (ابن خلکان)

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے اور اہل بدعت (قائلین خلق قرآن) کے درمیان فیصلہ ہمارے جنازے دیکھ کر ہوگا.... چنانچہ یہ فیصلہ اس طرح ہوا کہ آپ رحمہ اللہ کے مخالفین کے جنازوں میں بس گنتی کے چند لوگ شریک ہوئے، کسی نے کوئی زیادہ غم نہ کیا، جبکہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے جنازے کو دیکھ کر مؤرخین دَنگ رہ گئے! خلیفہ متوکل نے جب اس جگہ کو ناپنے کا حکم دیا جہاں آپ رحمہ اللہ کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی تو اندازہ لگایا گیا کہ 25 لاکھ افراد نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی، عبدالوہاب وراق کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت یا تاریخ

www.besturdubooks.net

اسلام میں اس سے بڑے کسی جنازہ کا ثبوت نہیں ملتا، اس دن اس عظیم مجمع کو دیکھ کر 20 ہزار کے قریب غیر مسلم دولت اسلام سے مشرف ہوئے.... (البدایہ والنہایہ)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے لیے بشارت

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ جب مصر تشریف لے گئے تو وہاں آپ سے حضرت صاحب برہان، رحمت یزداں صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ احمد بن حنبل کو بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے بارے میں ان کی آزمائش کرے گا...ربیع بن سلیمان فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک خط لکھ کر میرے حوالے کیا ...کہ میں فوراً اس خط کو حضرت احمد بن حنبل کو دوں... مجھے خط پڑھنے کی ممانعت فرمائی...میں خط لیکر اعراق پہنچا...مسجد میں فجر کے وقت امام حنبل سے شرف ملاقات حاصل کیا سلام کرنے کے بعد خط پیش کیا...خط پاتے ہی امام حضرت امام شافعی کے متعلق دریافت کرنے لگے اور پوچھا کہ تم نے خط کو دیکھا...

میں نے عرض کیا کہ نہیں...خط کی مہر توڑی اور پڑھنا شروع کیا اور آبدیدہ ہو کر فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امام شافعی کے قول کو سچ کر دکھائے گا''...ربیع نے پوچھا کہ خط میں کیا لکھا ہے تو فرمایا ''حضرت امام شافعی نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ فرماتے دیکھا کہ اس نوجوان ابو عبداللہ بن حنبل کو بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ دین کے بارے میں اس کو آزمائش میں ڈالے گا اور اس کو مجبور کیا جائے گا کہ قرآن کو مخلوق تسلیم کرے مگر اس کو چاہیئے کہ ایسا نہ کرے جس پر اس کے تازیانے لگائے جائیں گے...آخر اللہ تعالیٰ اس کا علم ایسا بلند کرے گا جو قیامت تک نہ لپیٹا جائے گا''...ربیع نے کہا اس بشارت کی خوشی میں آپ مجھے کیا انعام دیتے ہیں...آپ کے جسم کا ایک کپڑا ان کو عنایت کیا اور وہ خط کا جواب لیکر امام شافعیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے...اور تمام واقعہ بیان کیا...حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا تم اس کپڑے کو تر کر کے اسکا متبرک پانی مجھے دو...میں نے تعمیل حکم

www.besturdubooks.net

کی اور امام شافعیؒ نے اس کو ایک برتن میں رکھ لیا اور روزانہ اس کو اپنے رخسار مبارک پر تبرکاً مل لیتے تھے...(دینی دسترخوان جلد اوّل)

موت کے بعد کلام

مولانا حکیم محمد یوسف ہاشمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں...اب تک تاریخ ورجال وسیر کے مطالعہ سے ایسا کوئی واقعہ نظر سے نہیں گزرا جس میں کسی آدمی نے موت حقیقی طاری ہونے کے بعد کلام کیا ہو...مگر حراش ابن جحش کے بیٹے ربیع بن حراش کے متعلق نہایت صفائی کے ساتھ راویوں نے بعد الموت کلام کی تصریح کی ہے...

حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ تابعین میں ہیں...تین بھائی تھے ربعی بن حراش، ربیع بن حراش اور مسعود بن حراش...ربیع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ پایا ہے بلکہ اُن سے و نیز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بھی کی ہے...مسعود اور ربیع براہِ راست حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ہیں...حضرت ربیع کے متعلق ان کے بھائی ربعی کی زبانی یہ عجیب وغریب قصہ مستند تاریخ طبقات ابن سعد میں درج ہے...

ربعی فرماتے ہیں کہ میں کسی ضرورت سے گھر سے باہر گیا ہوا تھا اور بھائی ربیع سخت بیمار تھے...میں جب سفر سے لوٹا تو بھائی کی خیریت دریافت کی...معلوم ہوا کہ وہ بستر مرگ پر دراز ہیں اور روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہے...میں نے "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ" پڑھا اور ان کی زیارت کو بڑھا تو دیکھا کہ حسب دستور ان کی نعش مبارک کو چادر سے ڈھانک دیا گیا ہے...میں نے فوراً تکفین وتدفین کی تیاری کی اور کفن وعطر لانے کا حکم دیا...

میں اسی کام میں مشغول تھا کہ یک بیک اُن کی نعش کی طرف نگاہ اُٹھی تو دیکھتا کیا ہوں کہ میت نے چادر اپنے سر سے ہٹائی...چہرۂ مبارک اچھے خاصے تندرست آدمی کی طرح نظر آرہا تھا حالانکہ وہ عرصہ سے بیمار تھے اور سخت بیمار تھے...

❶......ربیع نے چہرہ کھولنے کے بعد السلام علیکم کہا...میں نے بھی جواب دیا وعلیک رحمۃ اللہ...پھر یہ منظر دیکھ کر ازراہ شفقت سبحان اللہ! کہتے ہوئے سوال کیا کہ بھائی جان!

www.besturdubooks.net

مرنے کے بعد آپ کس طرح بول رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے پروردگار عالم سے ملاقات کی... اللہ رب العزت بڑی مہربانی سے پیش آیا اور مجھے حریر و دیبا کے کپڑے پہنائے... بھائی معاملہ تو آپ لوگوں کے وہم و گمان سے بہت آسان پایا... مگر اس سلام و کلام سے دھوکہ نہ ہو... میں نے پروردگار سے اجازت لے کر بشارت دینے کی غرض سے کلام کیا ہے...

❷......اب مجھے جلد اُٹھاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کر کے آیا ہوں کہ جلد از جلد ملوں گا...

ربعی فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد اُن کی موت کا غم اتنا ہلکا ہو گیا کہ معلوم ہوا جیسے پانی میں ایک کنکری ڈال دی اور وہ غائب ہو گئی... سبحان اللہ! ایسے ایسے اولیاء باکرامت اُمت محمدیہ میں گزر چکے ہیں جن کی ہر بات عجیب و غریب ہوتی ہے... اللہ تعالیٰ ان حضرات پر اپنے الطاف و کرم کی نظر فرمائے اور ان کے طفیل میں ہم گنہ گاروں کا بیڑہ بھی پار فرمائے... آمین ثم آمین (اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

حضرت بی بی خور در حمہا اللہ کی موت کے بعد کی کرامت

حضرات اولیاء کرام و صوفیائے عظام رحمہم اللہ علیہم اجمعین کی کرامتیں حد و شمار سے خارج ہیں... اُن کا احاطہ دُشوار ہے... مگر عجیب بات ہے کہ کرامات بیان کرنے والے حضرات اکثر غیر محتاط ہوتے ہیں اور روایات کو مستند طریقہ سے بیان میں تساہل برتتے ہیں... اس لیے علماء محققین ان کو شک و تذبذب کی نظر سے دیکھتے ہیں... مگر کوئی محقق یا ناقد مصنف جو نہ صرف ایک مؤرخ ہو بلکہ محدثانہ نقطۂ نظر کا حامل ہو اور روایات کی جانچ پڑتال میں گہری نظر رکھتا ہو... اُس کی بیان کردہ روایتیں البتہ استناد کا درجہ رکھتی ہیں... جیسے علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، محدث کبیر و مؤرخ شہیر علامہ ابن کثیر و ابن العماد حنبلی وغیرہ صفوۃ الصفوۃ، البدایہ والنہایہ و شذرات الذہب وغیرہ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے ایک حد تک مستند ہیں... انہی حضرات کے زمرے میں میر غلام علی آزاد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں جو ہندوستان کے نامور مؤرخ و عالم اور مشہور و بے مثل ادیب مانے جاتے ہیں... ان

www.besturdubooks.net

کے قصائد مدحیہ جو عربی زبان میں ادیبانہ طرز پر ہیں جن کی وجہ سے اُن کو حسان الہند کا خطاب دیا گیا ہے، ممالک عربیہ کے ادباء سے دادِ تحسین حاصل کر چکے ہیں...

حضرت آزاد نے دیوانِ آزاد جو عربی قصائد پر مشتمل ہے، کے علاوہ سبحۃ المرجان، خزانہ عامرہ مآثر الکرام وغیرہ کتابیں تصنیف فرمائی ہیں...اُن ہی کی کتاب مآثر الکرام سے یہ واقعہ درج کیا جارہا ہے کہ بی بی رحمت خورد رحمہا اللہ ایک نہایت نیک عابدہ وزاہدہ خاتون تھیں... ہمیشہ عبادت و ریاضت کے سوا دُنیا سے کوئی تعلق و دلچسپی نہ رکھتی تھیں... والدین نے مصلحتاً اُن کی خدمت میں نکاح کی پیشکش کی...اُنہوں نے انکار کردیا مگر اُن کے انکار کے باوجود نکاح وشادی کی تیاری کی جانے لگی جس وقت مشاطہ نے اُن کو آراستہ و پیراستہ کر کے عمدہ عمدہ کپڑے اور قیمتی زیورات پہنا کر دُلہن بنادیا...اُن کو جلوۂ باری تعالیٰ کی تابانی نے مسحور و بے خود کردیا اور دُنیا کے کسی دولہا کے پہلو کی زینت بننے کے بجائے جنت الفردوس میں حوروں کے جھرمٹ میں رہنے سہنے کی دعوت آ گئی... چنانچہ اُسی حالت میں عالم بقاء کو سدھاریں...والدین واعزہ کو بے حد قلق ہوا اور رائے یہ قرار پائی کہ انہی کپڑوں اور زیورات سمیت اس شہیدۂ راہِ وفا کو دفن کردیا جائے اور ایسا ہی کیا گیا...

کفن چوروں کو جب خبر لگی تو سمجھے کہ نعمت غیر مترقبہ ہاتھ آ گئی...رات کو قیمتی کپڑوں اور زیورات کو حاصل کرنے کے لیے قبر کے پاس پہنچے، جوں ہی قبر کھودنے لگے، سب کے سب بالکل اندھے ہو گئے... بے حد شرمندہ اور ذلیل ہو کر واپس ہو گئے...اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقبول بندی کی بے حرمتی گوارہ نہ کی اور ایسے شرمناک فعل کرنے والوں کو رُسوا کردیا...(مآثر الکرام، ج:۱،ص:۸۰)(اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

جنتی حور کا خواب میں مشاہدہ

عبدالعزیز بن رداد مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۵۹ھ...عابد وزاہد محدث وصوفی تھے... حضرت عکرمہ وسالم رحمہما اللہ تعالیٰ سے حدیث روایت کرتے تھے...اُن کے عابد ہونے کی شہادت حضرت عبداللہ بن مبارک کی کافی ہے جنہوں نے فرمایا ہے کہ ''کان من

www.besturdubooks.net

اعبد الناس "یعنی حضرت عبدالعزیز بن رواد رحمۃ اللہ علیہ لوگوں میں بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے تھے...

مشہور مؤرخ ابن الاہول فرماتے ہیں کہ مکہ شریف میں ایک عورت نے جنت کی حورعین کو خانہ کعبہ کے گرد دیکھا جو دُلہن بنی ہوئی تھی...عورت نے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ شیخ عبدالعزیز کی بیوی ہیں جو جنت میں اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے رکھی ہے... جب وہ بیدار ہوئی تو معلوم ہوا کہ آج شب میں حضرت عبدالعزیز بن روادانتقال کر گئے...اللہ تعالیٰ ان پر اپنی ہزار ہزار رحمتیں نازل فرمائے...

(شذرات الذہب، ج:۱،ص:۲۴۶)(اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

قاضی القضاۃ احمد بن ابی داؤد کا عبرتناک انجام

قاضی موصوف معتصم اور واثق کے زمانے تک قاضی رہے... چونکہ مذہب معتزلی رکھتے تھے اس لیے خلیفہ معتصم وغیرہ کو مسئلہ خلق قرآن میں علماء وقت کی آزمائش اور امتحان لینے کی ہمت دلائی... یہاں تک کہ ایک شامی شیخ نے واثق کے سامنے قاضی کو لاجواب کر دیا...خلیفہ اسی وقت قاضی صاحب سے بددل ہو گیا مگر قاضی صاحب اپنے عقیدے پر قائم رہے...

قاضی صاحب اسی (۸۰) سال کی عمر میں فالج میں مبتلا ہو گئے اور چار سال تک بستر علالت پر پڑے رہے...اس حالت میں بدن کا کوئی عضو ہلا نہیں سکتے تھے اور لذت طعام وشراب سے محروم رہ کر ۲۴۰ھ میں دُنیا سے کوچ کر گئے...

کسی نے خواب میں کہنے والے سے سنا کہ آج قاضی احمد بن ابی داؤد ہلاک ہو گئے... پوچھا کہ کیا سبب ان کے ہلاک ہونے کا ہے...کہا کہ اُس نے اللہ تعالیٰ کو غصہ دلایا...اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے اس پر اپنا غضب نازل کیا...اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے...(البدایہ والنہایہ، ج:۱،ص:۳۲۲)(اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

www.besturdubooks.net

شہادت کے بعد سر سے تلاوت قرآن کی آواز

جعفر بن محمد صائغ کا بیان ہے کہ میری آنکھیں پھوٹ جائیں اور میرے کان بہرے ہو جائیں اگر میں غلط کہوں، میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا کہ جس وقت احمد بن نصرؒ شہید کیے گئے برابر ان کے سر سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی آواز آتی رہی... شہادت کے بعد سر مبارک، تن سے جدا کیا گیا اور لاش لٹکا دی گئی اور سر کو بغداد بھیج دیا گیا جو مدت تک شہر کے مشرقی حصے میں پھر مغربی حصے میں آویزاں رکھا گیا...
علامہ ابن جوزیؒ نے ابراہیم بن اسمٰعیل کا بیان لکھا ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی کہ احمد بن نصرؒ کے سر سے قرآنی آیات کی تلاوت سنی جاتی ہے تو میں رات کو وہاں پہنچا اور سر کے قریب کان لگا کر سنتا رہا حالانکہ چاروں طرف پہریدار موجود تھے... جب رات کا سناٹا ہوا تو ان کے سر نے تلاوت شروع کی اور یہ آیات پڑھیں:

الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ الخ

(اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

مجاہد کے سر مبارک سے قرآن کی تلاوت سنی گئی

مولانا حکیم محمد یوسف ہاشمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں... واثق باللہ کا ابتدائی زمانہ ہے اور فتنہ خلق قرآن میں آزمائش و امتحان کا زمانہ شباب پر ہے... خلیفہ حسب روایت قدیم اپنے پیش روؤں کی سنت پر شدت سے قائم رہا اور مردان راہِ حق اپنے موقف و مسلک پر ڈٹے رہے... انہی بزرگوں میں سے ایک وفا کیش بزرگ حضرت احمد بن نصر خزاعی رحمتہ اللہ علیہ ہیں جن کے تذکرہ سے تاریخ و سیر کے اوراق مزین ہیں... میں اُن کے حالات و واقعات کو صفوۃ الصفوۃ علامہ ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ و مناقب امام احمد لابن جوزی، البدایہ والنہایہ اور ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ کے زینت قرطاس کرتا ہوں... درحقیقت انہی کے مبارک اور مقدس ذکر کے لیے اتنی لمبی چوڑی تمہید اور مسئلہ خلق قرآن کا مختصر

www.besturdubooks.net

تذکرہ کرنا پڑا... احمد بن نصر بن ملک بن الہثیم الخزاعی... اکابر علمائے اسلام میں تھے... امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں ممتاز درجہ رکھتے تھے...

حماد بن زید، سفیان بن عیینہ، حاتم بن بشیر، امام مالک رحمہم اللہ سے حدیث سنی تھی اور اُن کے شاگردوں میں بڑے بڑے اصحاب حدیث احمد بن ابراہیم الدورقی... یعقوب بن ابراہیم اور یحییٰ بن معین وغیرہ گزرے ہیں... واثق باللہ کا زمانہ ہے... مسئلہ خلق قرآن کا بڑا زور ہے... خلیفہ اپنے پیش رووں کے رویے کے مطابق اس مسئلہ میں بڑی سختی برت رہا ہے... علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس وقت کے حالات کو اپنے الفاظ میں اس طرح ارقام فرماتے ہیں:

"وکان الواثق عن اشد الناس فی القول بخلق القرآن یدعوا الیه لیلاً و نهارا سرّا و جهارًا اعتمادًا علٰی ما کان علیه ابوه قبله وعمه المامون من غیر دلیل ولا برهان ولا حجة ولا بیان ولا سنة ولا قرآن" (ابن کثیر، ص:۳۰۳)

ادھر مجاہد جلیل امام اہلسنّت جو امورِ خیر کی طرف دعوت دیتے ہیں بے خوف وخطر کود پڑے ہیں جس شدت کے ساتھ خلیفہ کی طرف سے کام ہو رہا ہے اُسی ہمت و استقامت کے ساتھ شیخ احمد کی طرف سے تردید ہو رہی ہے... یہاں تک کہ اہل بغداد کی کثیر تعداد حضرت کے گرد اکٹھا ہو گئی ہے... اُن کے ساتھیوں میں ابو ہارون سراج و طالب نے بڑی محنت کی ہے اور بے شمار دینار خرچ کر کے انقلاب کی تیاری کی ہے... مگر عین وقت پر رات کے پہریدار نے نائب السلطنت محمد بن ابراہیم بن مصعب کو اطلاع دے دی... نائب السلطنت نے دونوں آدمیوں کو گرفتار کر کے بہت سختی کی... اُنہوں نے اقرار کر لیا کہ احمد بن نصر الخزاعی کی دعوت پر ہم لوگ جمع ہوئے تھے...

شیخ احمد کی گرفتاری کا حکم ہوا اور اُن کے چوٹی کے ہمراہیوں کو بھی گرفتار کر کے سرمن رائے میں بھیجا جہاں خلیفہ واثق مقیم تھا... خلیفہ نے شیخ پر کوئی عتاب نہیں کیا نہ کسی بات پر مواخذہ کیا بلکہ اُسی مسئلہ کو ایک مجلس میں چھیڑا جس میں قاضی ابن داؤد موجود

www.besturdubooks.net

تھے... شیخ نے خلیفہ کے خیالات کے بالکل ہی برعکس نہایت بے باکی سے جواب دیا اور تائید میں قرآن مجید کی آیات واحادیث پیش کیں...

خلیفہ ان کی باتیں سن کر تلملا اُٹھا اور حاضرین مجلس کی طرف مخاطب ہوا کہ تم لوگ اس کے متعلق کیا کہتے ہو... قاضی ابن ابی داؤد اور اس کے حامیوں نے کہا کہ خلیفہ یہ شخص حلال الدم ہے... خلیفہ نے ایک چھوٹی تلوار منگوائی، خود اپنے ہاتھ سے ایک وار گردن پر کیا... دوسرا سر مبارک پر اور پھر پیٹ میں گھونپ دیا... حضرت احمد بن نصر اسی وقت شہید ہو گئے... "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن"

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں نازل ہوں اُن کی رُوحِ مقدس پر...

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن　　　خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

سرِ مبارک حضرت احمد بن نصر ۲۸ رشعبان ۲۳۱ھ کو بغداد میں نصب کیا گیا...
۶ سال تک اسی طرح رہا اور پہلی یا دوسری شوال کو ۲۳۷ھ میں خلیفہ متوکل علی اللہ کے حکم سے سر اور لاش کو یکجا کر کے مالکیہ مقبرہ میں دفن کیا گیا... بات یہ تھی جیسا کہ اُوپر لکھا جا چکا ہے کہ خلیفہ متوکل نہایت سلجھا ہوا آدمی تھا... تمام خرافات اور بدعتی خیالات وعقائد کو یکسر و یک قلم موقوف کر دیا تھا اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کی بے حد عزت کرنے لگا حالانکہ وہی اس سلسلہ میں زیادہ ستائے گئے تھے... اپنے بھائی واثق اور اپنے باپ معتصم اور چچا وماموں کی خلاف اہلسنّت کی تائید ونصرت کرنے لگا...

ایک دن عبدالعزیز بن یحییٰ کتانی متوفی ۲۴۰ھ... صاحب کتاب الحیدہ خلیفہ متوکل کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ مجھ کو واثق کے فعل پر بے حد تعجب ہے کہ اُس نے احمد بن نصر کو شہید کیا حالانکہ اُن کی زبان برابر تلاوت قرآن مجید کر رہی تھی... یہاں تک کہ دفن کر دیئے گئے... یعنی یہ خبر اتنی مشہور تھی کہ ہر شخص اس سے واقف تھا اور یہ کتنی بڑی کرامت ہے کہ ۶ سال تک لوگوں نے مُردہ لاش اور کٹے ہوئے سر سے برابر قرآن کی تلاوت سنی...

عبدالعزیز سے یہ بات سن کر متوکل کے دل میں خوف پیدا ہوا اور اپنے بھائی

www.besturdubooks.net

واثق کے فعل پر اسے ندامت اور سخت صدمہ ہوا... دربارِ خلافت میں اپنے وزیر محمد بن عبدالملک الزیات سے کہنے لگا کہ احمد بن نصر کے قتل کے بارے میں مجھے شبہ ہے اور تشویش اور اُلجھن ہے کہ شاید ناحق قتل کیے گئے... اتنا سننا تھا کہ درباریوں اور جی حضوریوں نے بولنا شروع کیا... زیات بولے: جہاں پناہ! ہرگز ایسی بات نہیں ہے... اللہ آگ میں مجھے جلا دے اگر خلیفہ نے اُن کو ناحق قتل کیا ہو... ہرتمہ بن نصر بولے: اللہ تعالیٰ میرے ٹکڑے ٹکڑے کردے اگر وہ کفر کی حالت میں نہ مارے گئے ہوں...

متوکل کو غصہ آ گیا اور اس نے کہا کہ میں نے وزیر ابن زیات کو آگ میں جلایا... ہرتمہ بھاگ کر قبیلۂ خزاعہ میں پہنچ گئے جس قبیلہ کے حضرت احمد بن نصر خزاعی شہید رحمۃ اللہ علیہ تھے... ایک شخص نے پہچان لیا اور اعلان کرادیا کہ اے قبیلۂ خزاعہ کے لوگو! یہی ہے جس نے تمہارے بھائی کو ناحق قتل کروایا ہے... بس پھر کیا تھا پوری قوم نے ہرتمہ کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے... قاضی ابن ابی داؤد بھی بقول خود اپنی زبان کی بددُعا سے فالج میں مبتلا ہو کر چار سال تک موت کا مزہ چکھتے رہے... خلیفہ نے ان کے تمام مال واسباب کو بحکم سرکار ضبط کرلیا... (البدایہ والنہایہ، ص: ۳۰۶)

ناظرین کو اس طویل بیان سے وحشت یا اکتاہٹ ضرور ہوگی مگر بنظر انصاف دیکھا جائے اور بغور مطالعہ کیا جائے تو اس میں عبرت کے دفتر ملیں گے اور بہت سے لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچے گا...

محمد بن عبدالمالک الزیات وزیر نے اپنے زمانہ وزارت میں ظلم وتشدد کا ایک نیا اور انوکھا طریقہ ایجاد کیا تھا... سزا دینے کے لیے لوہے کا ایک تنور بنوایا تھا جس میں اُوپر سے نیچے تک کیلیں گاڑ دی گئی تھیں... جب کسی کو سزا دینا ہوتا اس کو اس میں ڈال دیتا تھا اور نیچے سے حرارت پہنچائی جاتی تھی... جب وہ بے چین ہو کر نکلنے کی کوشش کرتا تھا تو ہر طرف سے کیلیں بدن میں دھنسنے لگتی تھیں... اس طرح سسک سسک کر وہ مرجاتا تھا... ہزاروں مجرمین کو حق یا ناحق اسی ڈھنگ سے سزا دی گئی... جب بے چارے کہتے "ایھا الوزیر

www.besturdubooks.net

ارحمنی" اے وزیر رحم کر! تو وزیر اس کا مذاق اُڑاتا تھا... آخر ایسا وقت بھی آ گیا کہ ان کو خود اس تنور میں جلنا پڑا... ان کی شرارتوں سے عاجز آ کر خلیفہ متوکل نے گرفتار کر کے ۱۵ رطل بھاری زنجیروں میں جکڑ کر اسی تنور میں ڈلوادیا... چالیس دن تک اُسی میں رہ کر ۲۳۳ھ میں فوت ہوا... یہ حضرت بھی دیگر ملزموں کی طرح چلائے "یا امیر المؤمنین ارحمنی" خلیفہ متوکل نے بھی اس کے جواب میں وہی جملہ دُہرایا جو یہ دوسروں کے لیے دُہرایا کرتے تھے... (ابن خلکان، ج:۴، ص:۱۸۷) (بحوالہ اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

مُردہ زندہ ہو گیا

قطب ربانی حضرت ابوبکر بن عبداللہ باعلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۴ھ حضرموت کے ایک شہر تریم میں ۸۵۱ھ میں پیدا ہوئے... حضرموت نہایت معتدل آب وہوا کا خطہ ہے جس کو بکثرت اولیاء وعلماء کے مسکن ہونے کا شرف حاصل رہا ہے... صاحب نور السافر تو یہاں تک لکھ گئے ہیں کہ حرمین شریفین وبیت المقدس کے بعد اس سرزمین کو اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت بخشی ہے کہ اس میں صلحاء اُمت کے اکثر حضرات نے زندگی گزاری... یہاں تک کہ ایک ہی زمانے میں تین سو حضرات اہل علم علم وفقہ میں درجہ افتاء کو پہنچے...

شرکاءِ بدر رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ستر افراد اسی سرزمین میں بود وباش کے بعد مدفون ہوئے... غرض کہ اس خطہ میں قطب ربانی بھی ہوئے جو اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں... آپ کے ہم عصر اولیاء وعرفاء نے بالاتفاق آپ کی قطبیت کی تصدیق کی...

آپ کا جود وسخا اتنا بڑھا ہوا تھا کہ آپ کے دسترخوان کے لیے رمضان المبارک میں ہر روز تیس مینڈھے ذبح کیے جاتے تھے... اس سلسلہ میں آپ دو لاکھ دینار کے مقروض ہو گئے جس کو امیر موفق ناصر الدین باحلوان نے حضرت کی زندگی میں ہی ادا کر دیا... خود بھی فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے.... کہ تم مقروض ہو کر نہیں مرو گے... چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نیک بندے کو توفیق بخشی، اُس نے میرا تمام قرض ادا کر دیا...

www.besturdubooks.net

مجاہدہ

آپ سخت مجاہدہ کرتے تھے... منقول ہے کہ تیس سال سے زیادہ دنوں تک راتوں کی نیند ترک کردی تھی اور ہمہ وقت ذکر و شغل میں مصروف رہا کرتے تھے...

کرامت

حج سے واپس آرہے تھے کہ مقام زبیع میں پہنچے اس کے حاکم محمد بن عتیق کی لونڈی قضا کرگئی تھی... حاکم مذکور اس لونڈی پر فریفتہ تھا... اس لیے اس کی وفات سے بالکل پاگل ہو رہا تھا اور حد درجہ رنج و غم میں مبتلا تھا... آپ کو اس بات کی خبر ملی... آپ تعزیت کے لیے تشریف لے گئے تاکہ حاکم مذکور کو تسلی دیں اور اسے صبر کی تلقین کریں مگر وہاں رنگ ہی اور تھا... متوفیہ لونڈی چادر سے ڈھکی پڑی تھی اور محمد بن عتیق پچھاڑ کھا رہا تھا... آپ نے حسب دستور صبر کی تلقین کی مگر اس پر کچھ بھی اثر نہیں ہوا... آپ کو دیکھتے ہی حاکم مذکور آپ کے قدموں پر گر پڑا اور آپ کے پاؤں کو بوسہ دینے لگا اور کہا یا سیدی! اگر یہ زندہ نہ ہوئی تو میں بھی مر جاؤں گا... آپ کے سوا دوسرا کوئی نظر نہیں آتا جو میری مدد کرے...

حضرت نے اس کے چہرے سے چادر سرکائی اور لونڈی کا نام لے کر پکارا... لونڈی نے آواز دی لبیک... باری تعالیٰ نے اس کی روح واپس کردی... حضرت وہیں موجود تھے... جب اُس نے اپنے مالک کے ساتھ کھانا کھالیا تب واپس ہوئے... اس کے بعد بھی وہ لونڈی طویل مدت تک زندہ رہی... سچ کہا ہے کہنے والے نے:

خاصان خدا خدا نباشند لیکن زخدا جُدا نباشند

(شذرات الذہب، ج:۸، ص:۶۳) (اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

نیک خاتون پر تہمت لگانے کی سزا

مدینہ منورہ کے گردونواح میں ایک ڈیرے پر ایک عورت فوت ہوجاتی ہے تو دوسری اسے غسل دینے لگی، جو غسل دے رہی تھی جب اس کا ہاتھ مری ہوئی عورت کی

www.besturdubooks.net

ران پر پہنچا تو اس کی زبان سے نکل گیا میری بہنو! (جو دو چار ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں) یہ جو عورت آج مر گئی ہے اس کے تو فلاں آدمی کے ساتھ خراب تعلقات تھے....

غسل دینے والی عورت نے جب یہ کہا تو قدرت کی طرف سے گرفت آ گئی اس کا ہاتھ ران پر چمٹ گیا جتنا کھینچتی ہے وہ جدا نہیں ہوتا زور لگاتی ہے مگر ران ساتھ ہی آتی ہے دیر لگ گئی، میت کے ورثاء کہنے لگے بی بی! جلدی غسل دو، شام ہونے والی ہے ہم کو جنازہ پڑھ کر اس کو دفنانا بھی ہے.... وہ کہنے لگی کہ میں تو تمہارے مردے کو چھوڑتی ہوں مگر وہ مجھے نہیں چھوڑتا، رات پڑ گئی، مگر ہاتھ یوں ہی چمٹا رہا دن آ گیا پھر ہاتھ چمٹا رہا اب مشکل بنی تو اس کے ورثاء علماء کے پاس گئے.... ایک مولوی سے پوچھتے ہیں مولوی صاحب! ایک عورت دوسری عورت کو غسل دے رہی تھی تو اس کا ہاتھ اس میت کی ران کے ساتھ چمٹا رہا اب کیا کیا جائے؟ وہ فتویٰ دیتا ہے کہ چھری سے اس کا ہاتھ کاٹ دو! غسل دینے والی عورت کے وارث کہنے لگے ہم تو اپنی عورت کو معذور کرانا نہیں چاہتے ہم اس کا ہاتھ نہیں کاٹنے دیں گے....

انہوں نے کہا فلاں مولوی کے پاس چلیں اس سے پوچھا تو کہنے لگا چھری لے کر مری ہوئی عورت کا گوشت کاٹ دیا جائے مگر اس کے ورثاء نے کہا کہ ہم اپنا مردہ خراب کرنا نہیں چاہتے.... تین دن اور تین رات اسی طرح گزر گئے گرمی بھی تھی، دھوپ بھی تھی، بدبو پڑنے لگی، گردونواح کے کئی کئی دیہاتوں تک خبر پہنچ گئی.... انہوں نے سوچا کہ یہاں مسئلہ کوئی حل نہیں کر سکتا، چلو مدینہ منورہ میں، وہاں حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ اس وقت قاضی القضاۃ کی حیثیت میں تھے.... وہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے حضرت! ایک عورت مری پڑی تھی دوسری اسے غسل دے رہی تھی اس کا ہاتھ اس کی ران کے ساتھ چمٹ گیا چھوٹتا ہی نہیں تین دن ہو گئے کیا فتویٰ ہے؟

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہاں مجھے لے چلو، وہاں پہنچے اور چادر کی آڑ

www.besturdubooks.net

میں پردے کے اندر کھڑے ہو کر غسل دینے والی عورت سے پوچھا بی بی! جب تیرا ہاتھ چمٹا تھا تو تو نے زبان سے کوئی بات تو نہیں کہی تھی؟ وہ کہنے لگی میں نے اتنا کہا تھا کہ یہ جو عورت مری ہے اس کے فلاں مرد کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے....

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا بی بی! جو تو نے تہمت لگائی ہے کیا اس کے چار چشم دید گواہ تیرے پاس ہیں؟ کہنے لگی نہیں پھر فرمایا: کیا اس عورت نے خود تیرے سامنے اپنے بارے میں اقرار جرم کیا تھا؟ کہنے لگی نہیں.... فرمایا: پھر تو نے کیوں تہمت لگائی؟

اس نے کہا میں نے اس لئے کہہ دیا تھا کہ وہ گھڑا اٹھا کر اس کے دروازے سے گزر رہی تھی.... یہ سن کر امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہیں کھڑے ہو کر پورے قرآن میں نظر دوڑائی پھر فرمانے لگے.... قرآن پاک میں آتا ہے....

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَاتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً (سورۃ النور: آیت ۴)

جو عورتوں پر ناجائز تہمتیں لگا دیتے ہیں پھر ان کے پاس چار گواہ نہیں ہوتے تو ان کی سزا ہے کہ ان کو اسی کوڑے مارے جائیں، تو نے ایک مردہ عورت پر تہمت لگائی، تیرے پاس کوئی گواہ نہیں تھا، میں وقت کا قاضی القضاۃ حکم کرتا ہوں جلادو! اسے مارنا شروع کر دو، جلادوں نے اسے مارنا شروع کر دیا وہ کوڑے مارے جا رہے ہیں، ستر کوڑے مارے مگر ہاتھ یوں ہی چمٹا رہا.... پچھتر کوڑے مارے گئے مگر ہاتھ پھر بھی یوں ہی چمٹا رہا، اناسی کوڑے مارے تو ہاتھ پھر بھی نہ چھوٹا جب اسی واں کوڑا لگا تو اسکا ہاتھ خود بخود چھوٹ کر جدا ہو گیا.... (امام زرقانی شرح موطا امام مالک رحمہ اللہ)

مجاہد خاتون کا شہید بیٹا

علامہ ابو قدامہ شامی رحمہ اللہ جو عظیم مجاہد تھے ایک مرتبہ حاضرین مجلس نے جہاد کے واقعات میں سے کوئی حیرت انگیز واقعہ سنانے کی فرمائش کی تو شیخ نے فرمایا! سنو! میرا ایک دفعہ رقہ جانا ہوا تاکہ کوئی اونٹ خرید لوں.... چنانچہ میں ایک دن دریائے

www.besturdubooks.net

فرات کے کنارے بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک عورت آئی اور اس نے مجھ سے کہا کہ اے ابو قدامہ میں نے آپ کے متعلق سنا ہے کہ آپ جہاد پر وعظ کہتے ہیں اور لوگوں کو جہاد کی ترغیب دیتے ہیں، میں ایک ایسی عورت ہوں کہ اللہ نے مجھے لمبے لمبے بالوں سے نوازا ہے میں نے اپنے اکھڑے ہوئے بالوں سے ایک رسی بٹ لی ہے اور اس پر میں نے مٹی مل لی ہے تا کہ بالوں کی بے پردگی نہ ہو آپ اس رسی کو لیجئے اور اس رسی کو اپنے جہادی گھوڑے کے گلے میں ڈال دیں اور اس سے جہاد کریں.... میں اس عمل سے یہ چاہتی ہوں کہ میدان جہاد کا گردو غبار میرے بالوں کو لگ جائے اور اس طرح جہاد میں شمولیت کا موقع مل جائے....

میں ایک بیوہ عورت ہوں میرے شوہر جہاد میں شہید ہو چکے ہیں اور میرا کنبہ جہاد میں شہید ہو گیا ہے اگر مجھ پر جہاد فرض ہوتا تو میں خود چلی جاتی لہٰذا میری جگہ آپ میرے ان بالوں کو جہاد میں استعمال کریں....

پھر اس عورت نے کہا اے ابو قدامہ! میرے شوہر نے اپنے پیچھے ایک خوبصورت لڑکا چھوڑا تھا اس لڑکے نے قرآن کریم حفظ کر لیا ہے اور جہادی ٹریننگ کر کے گھڑ سواری میں خوب مہارت حاصل کر لی ہے.... نیز وہ تیر اندازی میں غضب کا ماہر ہے وہ رات بھر تہجد پڑھتا ہے اور دن بھر روزہ رکھتا ہے اس وقت وہ خوب جوان ہے اور اس کی عمر پندرہ سال ہے میں اس جوان سال بیٹے کو اللہ تعالیٰ کے راستے جہاد میں اللہ کی رضا کیلئے بطور قربانی پیش کروں گی آپ کو دین اسلام کی عزت و عظمت کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے اس ثواب سے محروم نہ کیجئے گا....

میں نے اس عورت سے وہ بٹی ہوئی رسی لے لی تو دیکھا کہ وہ اس کے سر کے بالوں سے بنی ہوئی تھی اس نے مجھ سے کہا کہ آپ میرے سامنے اس رسی کو اپنے سامان میں محفوظ کر کے رکھیں تا کہ مجھے تسلی ہو جائے....

میں نے رسی کو محفوظ کر کے رکھا اور رقہ سے اپنے ساتھیوں سمیت نکلنے لگا....

راستہ میں ایک شاہسوار ملا جو اسی خاتون کا بیٹا تھا، اس نے کہا میں ان شاء اللہ شہید ابن شہید بنوں گا.... خیر وہ ہمارے ہمراہ چلتا رہا اور مسلسل ذکر اللہ میں لگا رہا ہم

www.besturdubooks.net

کفار کے علاقے میں پہنچ گئے تو سب روزہ سے تھے وہ افطاری کا انتظام کرنے لگا اچانک اس پر نیند غالب آئی اور وہ مسکرانے لگا.... بعد میں اس نے بتایا کہ میں نے جنت اور وہاں کی نعمتوں کو دیکھا ہے.... جب صبح ہوئی تو وہ بڑی بہادری سے لڑا اور لشکر کفار کو تہس نہس کرتا ہوا آگے بڑھ گیا اور قابل رشک انداز میں جام شہادت نوش کر گیا.... بعد میں میرا رقہ جانا ہوا تو میں اس کے گھر گیا تو اسی خاتون نے مجھے کہا اگر میرا بیٹا صحیح واپس آ گیا ہے تو یہ غم کی خبر ہے اور اگر شہید ہو گیا ہے تو یہ خوشی کی خبر ہے.... میں نے کہا مبارک ہو.... اللہ تعالیٰ نے تیری قربانی قبول کر لی ہے.... یہ سن کر وہ کہنے لگی الحمدللہ میرا بیٹا میری آخرت کا سرمایہ بن گیا...(عجیب وغریب واقعات)

مغفرت شدہ عورت سے ملاقات

قشیری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک کفن چور تھا' چنانچہ ایک عورت کا انتقال ہوا' جب اس کو کفنا کر لوگ قبر تک لے گئے' تو کفن چور نے بھی شرکت کی' اس کی شرکت کی وجہ یہ تھی کہ قبر کی شناخت کر کے رات میں قبر کھود کر کفن چرانے میں آسانی ہو' جب لوگ دفن کر کے واپس آ گئے اور رات ہوئی' تو کفن چور نے قبر کو کھودا' جب لاش نظر آئی تو اچانک عورت بول پڑی، "سبحان اللہ ایک بخشا ہوا شخص بخشی ہوئی عورت کا کفن چرا رہا ہے" کفن چور چونک پڑا' اور کہنے لگا اے عورت! یہ تسلیم ہے کہ تیری مغفرت ہوئی ہے لیکن میں کیسے مغفور ہو گیا' عورت نے کہا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمائی اور اُن لوگوں کی بھی مغفرت فرمائی جن لوگوں نے مجھ پر نماز جنازہ ادا کی تھی' تو بھی نماز جنازہ میں شریک تھا' یہ سن کر کفن چور نے ارادہ ترک کر کے مٹی برابر کر دی' اور پھر ایسی توبہ کی کہ صالحین کے گروہ میں اس کا شمار ہونے لگا اور لوگوں کی عبرت کیلئے یہ واقعہ خود اس نے اپنی زبان سے لوگوں کو سنایا....(رسالہ قشیری)

ماں کی بددعا کی قبولیت

عطاء بن یسارؒ سے منقول ہے کہ ایک جماعت نے سفر کیا اور ایک میدان میں

www.besturdubooks.net

اتری پس یہاں اس جماعت کے لوگوں نے متواتر گدھے کی آواز سنی جس سے وہ بیدار ہو گئے اور تحقیق کے لئے چلے تا کہ اس کو دیکھیں ناگاہ انہیں ایک ایسا گھر نظر آیا جس میں ایک بڑھیا موجود تھی... پس ان لوگوں نے اس سے کہا کہ ہم نے گدھے کی آواز سنی جس نے ہم کو بیدار کیا... لیکن ہم تیرے یہاں گدھا نہیں دیکھتے ہیں اس بڑھیا نے ان سے کہا کہ میرا لڑکا تھا... اس کی یہ حالت تھی کہ مجھ سے کہتا تھا کہ یا حمارۃ (گدھیا) آ اور یا گدھیا جا... اور یہ اس کی عادت تھی میں نے اس کے حق میں بددعا کی کہ یا اللہ اس کو گدھا کر دے چنانچہ اب ہمیشہ ہر رات میں صبح تک گدھے کی بولی بولتا ہے... اس کے بعد ان مسافروں نے اس سے کہا کہ ہم کو اس کے پاس لے چلو تا کہ ہم اس کو دیکھیں پس یہ لوگ اس کے پاس گئے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ قبر میں ہے اور اس کی گردن گدھے کی گردن کی طرح ہے... **لاحول ولا قوة الا بالله** (عجیب وغریب واقعات)

زندگی میں حور دیکھنے کا تاریخی واقعہ

ابوالعباس احمد بن علی قسطلانی نے ذوالحجہ ۶۱۰ھ میں فرمایا کہ میں نے شیخ ابوعبداللہ قرشی کو بیان کرتے سنا کہ میں شیخ ابواسحاق ابراہیم بن طریف کے پاس حاضر تھا کہ ایک آدمی نے آپ کے پاس آ کر آپ سے پوچھا، کیا آدمی کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے نفس سے ایسا معاہدہ کرے جو اس کے مطلوب کے حصول کے سوا اسے آزادانہ کرتا ہو؟ شیخ نے کہا ہاں، اور اس نے حضرت ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جو بنی نضیر کے واقعہ میں وارد ہے استدلال کیا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو میں اس کیلئے بخشش کی طلب کرتا... لیکن جب اس نے یہ خود ہی کر لیا ہے تو اسے چھوڑ دو، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ کرے...

آپ کا بیان ہے کہ میں نے یہ مسئلہ سنا تو میں نے اپنے نفس سے معاہدہ کیا کہ میں کسی چیز کو اس قدر و قیمت کے اظہار کے بغیر نہ لوں گا... پس میں تین دن ٹھہرا اور

www.besturdubooks.net

اس وقت میں دوکان میں اپنے پیشے کا کام کرتا تھا، اسی دوران کہ میں کرسی پر بیٹھا تھا کہ اچانک ایک شخص میرے پاس آیا اس کے ہاتھ میں برتن میں کوئی چیز تھی اس نے مجھے کہا، عشا تک صبر کرو تم اس سے کھاؤ گے، پھر وہ مجھ سے اوجھل ہو گیا، اسی اثناء میں مغرب وعشاء کے درمیان اپنے گھر میں تھا کہ دیوار پھٹ گئی، اور میرے لئے ایک حور ظاہر ہوئی جس کے ہاتھ میں وہ برتن تھا، جو اس شخص کے ہاتھ میں تھا، اور اس میں شہد کی مانند کوئی چیز تھی، وہ میری طرف بڑھی اور اس نے اس سے مجھے تین بار چٹایا، تو میں بیہوش ہو گیا... پھر مجھے ہوش آیا تو وہ چلی گئی، اس کے بعد مجھے کھانا اچھا نہیں لگا اور وہ صورت میرے دل میں گھر کر گئی، اور اس کے بعد میں نے کسی شخص کو اچھا نہیں سمجھا، اور نہ میں مخلوق کے کلام کے سننے کی قدرت رکھتا ہوں... (ابن خلکان)

ایک عجیب عبرت انگیز حکایت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...

''میں آپ کو ایک عجیب عبرت انگیز حکایت سناتا ہوں جو میں نے مولانا فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سنی تھی... مولانا فرماتے ہیں کہ شیخ دہان (تاجر روغن) نے جو مکہ مکرمہ کے ایک بڑے عالم تھے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ایک عالم کا انتقال ہوا اور ان کو دفن کر دیا گیا کچھ عرصہ کے بعد کسی دوسرے شخص کا انتقال ہوا تو اس کے وارثوں نے ان عالم صاحب کی قبر میں ان کو دفن کرنا چاہا، مکہ مکرمہ میں یہ دستور ہے کہ ایک قبر میں کئی کئی مُردوں کو دفن کر دیتے ہیں، چنانچہ ان عالم صاحب کی قبر کھودی گئی تو دیکھا کہ ان کی لاش کے بجائے ایک نہایت حسین لڑکی کی لاش رکھی ہوئی ہے اور صورت دیکھنے سے وہ لڑکی یورپین معلوم ہوتی تھی، سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا معاملہ ہے...

اتفاق سے اس مجمع میں یورپ سے آنے والا ایک شخص بھی موجود تھا اس نے جو لڑکی کی صورت دیکھی تو کہا میں اس کو پہچانتا ہوں یہ لڑکی فرانس کی رہنے والی اور ایک عیسائی کی بیٹی ہے یہ مجھ سے اردو پڑھتی تھی اور در پردہ مسلمان ہو گئی تھی میں نے اس کو

www.besturdubooks.net

دینیات کے چند رسالے بھی پڑھائے تھے... اتفاق سے بیمار ہو کر انتقال کر گئی اور میں دل برداشتہ ہو کر نوکری چھوڑ کر یہاں چلا آیا... لوگوں نے کہا کہ اس کے یہاں منتقل ہونے کی وجہ تو معلوم ہو گئی کہ مسلمان اور نیک تھی، لیکن اب یہ بات دریافت طلب ہے کہ ان عالم صاحب کی لاش کہاں گئی... بعض لوگوں نے کہا کہ شاید عالم کی لاش اس لڑکی کی قبر میں منتقل کر دی گئی ہو اس پر لوگوں نے اس سیاح سے کہا کہ تم حج سے واپس ہو کر یورپ جاؤ تو اس لڑکی کی قبر کھود کر ذرا دیکھنا کہ اس میں مسلمان عالم کی لاش ہے یا نہیں، اور کوئی صورت شناس بھی ساتھ کر دیا، چنانچہ وہ شخص یورپ واپس گیا اور لڑکی کے والدین سے اس کا یہ حال بیان کیا... اس پر ان کو بڑی حیرت ہوئی کہ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ لڑکی کو دفن تو کیا جائے فرانس میں اور تم اس کی لاش مکہ مکرمہ میں دیکھ لو...

اخیر رائے یہ قرار پائی کہ اس لڑکی کی قبر کو کھودو چنانچہ اس کے والدین اور چند لوگ اس حیرت انگیز معاملہ کی تفتیش کے لئے قبرستان چلے اور لڑکی کی قبر کھودی گئی تو واقعی اس کے تابوت میں اس کی لاش نہ تھی بلکہ اس کے بجائے وہ مسلمان عالم مقطع صورت وہاں دھرے ہوئے تھے جن کو مکہ مکرمہ میں دفن کیا گیا تھا... شیخ دہان نے فرمایا کہ اس سیاح نے کسی ذریعہ سے ہم کو اطلاع دی کہ اس عالم کی لاش یہاں فرانس میں موجود ہے...

اب مکہ مکرمہ والوں کو فکر ہوئی کہ لڑکی کا مکہ مکرمہ پہنچ جانا تو اس کے مقبول ہونے کی علامت ہے اور اس کے مقبول ہونے کی وجہ بھی معلوم ہو گئی مگر اس عالم کا مکہ مکرمہ سے کفرستان میں پہنچ جانا کس بناء پر ہوا اس کے مردود ہونے کی کیا وجہ ہے... سب نے کہا کہ انسان کی اصلی حالت گھر والوں کو معلوم ہوا کرتی ہے... اس کی بی بی سے پوچھنا چاہئے، چنانچہ لوگ اس کے گھر گئے اور دریافت کیا کہ تیسرے شوہر میں اسلام کے خلاف کوئی بات تھی؟ اسے کہا کہ کچھ بھی نہیں وہ تو بڑا نمازی اور قرآن کا پڑھنے والا تہجد گزار تھا... لوگوں نے کہا سوچ کر بتلاؤ کیونکہ اس کی لاش دفن کے بعد مکہ مکرمہ سے کفرستان میں پہنچ گئی ہے کوئی بات اسلام کے خلاف اس میں ضرور تھی... اس پر بی بی

نے کہاہاں میں اس کی ایک بات پر ہمیشہ کھٹکتی تھی وہ یہ کہ جب وہ مجھ سے مشغول ہوتا اور فراغت کے بعد غسل کا ارادہ کرتا تو یوں کہا کرتا تھا کہ نصاریٰ کے مذہب میں یہ بات بڑی اچھی ہے کہ ان کے یہاں غسل جنابت فرض نہیں لوگوں نے کہا بس یہی بات ہے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اس کی لاش کو مکہ مکرمہ سے اسی قوم کی جگہ پھینک دیا جن کے طریقہ کو وہ پسند کرتا تھا..."

حضرات آپ نے دیکھا کہ یہ شخص ظاہر میں عالم متقی اور پورا مسلمان تھا، مگر تفتیش کے بعد معلوم ہوا کہ اس میں ایک بات کفر کی موجود تھی کہ وہ کفار کے ایک طریقے کو اسلامی حکم پر ترجیح دیتا تھا اور استحسان کفر کفر ہے... اس لیے وہ شخص پہلے ہی سے مسلمان نہ تھا... یہ ضروری نہیں کہ ہر جگہ لاش منتقل ہو جایا کرے، مگر خدا تعالیٰ کہیں ایسا بھی کر کے دکھلا دیتے ہیں تاکہ لوگوں کو عبرت ہو کہ بدحالی کا نتیجہ یہ ہے..." (عالمی تاریخ جلد دوم)

ادب سے جنت ملی، ایک عجیب خواب

قلب کا اثر انسان کے کلام اور لباس تک میں ظاہر ہوتا ہے... یہی وجہ ہے کہ اہل اللہ کے تبرکات میں اثر ہوتا ہے اور صحبت میں اس سے زیادہ اثر ہوتا ہے... بزرگان کاملین کے قلوب میں یہ برکت ہوتی ہے کہ جو ان کو راضی رکھتا ہے اور جس طرف ان کے قلوب متوجہ رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر فضل فرما ہی دیتا ہے... تجربہ یہی ہے... چنانچہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ایک شخص نہر میں وضو کر رہے تھے، امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نیچے کی طرف تھے اور وہ شخص اوپر کی طرف، اس شخص نے خیال کیا کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مقبول بندے ہیں، میرا مستعمل پانی ان کے پاس جاتا ہے، یہ بے ادبی ہے، اس لیے وہ اُٹھ کر دوسری طرف ان کے نیچے جا بیٹھا...

بعد انتقال کے اس کو کسی نے خواب میں دیکھا، پوچھا کہ مغفرت ہوئی یا نہیں؟ کہا میرے پاس کوئی عمل نہ تھا... اس پر مغفرت ہوئی کہ تو نے ہمارے مقبول بندہ احمد بن حنبل کا ادب کیا تھا، ہمیں پسند آیا... (کمالات اشرفیہ، ص: ۲۴۲)

www.besturdubooks.net

علامہ ابن تیمیہ کوخواب میں دیکھا

مجھ سے بہت سے ان لوگوں نے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے معتقد نہ تھے... بیان کیا کہ انہوں نے شیخ موصوف کوخواب میں دیکھا اور فرائض کے پیچیدہ مسائل شیخ موصوف سے پوچھے اور شیخ نے انہیں حل کر کے بتا دیا... (کتاب الروح، ص: ۸۲)

زندہ جنازے

''ابوعلی مصریؒ'' سے منقول ہے کہ ہمارے پڑوس میں ایک شخص رہا کرتا تھا جس نے مُردوں کو نہلانا دھلانا اور کفن وغیرہ تیار کرنا مدتوں سے اپنا شیوہ بنا رکھا تھا... یہ شخص اتفاق سے ایک دن میرے یہاں آ گیا اور میں بر سبیل تذکرہ اس سے پوچھ بیٹھا کہ تم نے اب تک ہزاروں مُردے نہلائے دھلائے اور کفنائے دفنائے ہونگے بھلا اس سلسلے میں کبھی کوئی خاص واقعہ بھی دیکھنے میں آیا؟

اس نے جواب دیا کہ ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ ایسے ایسے حیرت انگیز واقعات پیش آ چکے ہیں کہ کہیں آپ ان سے دوچار ہو جائیں تو ہوش بھی بجا نہیں رکھ سکتے... مجھے ایسے واقعات سننے کا بڑا شوق تھا اس لئے میں نے اس سے خواہش کی کہ اچھا تمہارے خیال میں جو سب سے اہم واقعہ گزرا ہو وہ بیان کرو، چنانچہ وہ کہنے لگا...

ایک مرتبہ دن کا وقت تھا اور پانی برس کے صاف ہوا ہی تھا کہ ایک گندمی رنگ کا قبول صورت نوجوان سفید براق سے کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ہمارے یہاں ایک جنازہ ہے ذرا اسے چل کر نہلا دو... میں فوراً اس کے ساتھ ہولیا... کچھ ہی دور گیا ہوں گا کہ اس کا مکان آ گیا اور وہ اس میں داخل ہو گیا... میں باہر کھڑا سوچ رہا تھا کہ شاید وہ پردہ وغیرہ کرا رہا ہوگا اور اب عنقریب آواز دے کر بلالے گا، مگر امید کے برخلاف تھوڑی ہی دیر کے بعد بجائے اس کے ایک نوجوان عورت روتی ہوئی دروازے پر آئی اور آڑ میں کھڑی ہو کر پوچھنے لگی کیا تم ہی نہلانے

www.besturdubooks.net

کے لئے آئے ہو... میں منتظر تو تھا ہی فوراً بول اٹھا... ہاں... بہر حال وہ مجھے اندر بلا لے گئی... اب آپ سے کیا کہوں کہ میں نے وہاں جا کر کیا دیکھا، میں نے دیکھا کہ جو شخص مجھے بلا کر لایا تھا وہی خود سکرات کے عالم میں پڑا ہوا ایڑیاں رگڑ رہا ہے اور کفن وغیرہ سب سلا سلایا اور خوشبوؤں سے معطر اس کے سرہانے رکھا ہوا ہے...

یہ منظر دیکھتے ہی گویا میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی... میں ابھی اچھی طرح سے اپنے ہوش وحواس ٹھکانے بھی نہیں کر پایا تھا کہ اس نے میرے سامنے دو تین ہچکیاں لیں آنکھیں الٹی پلٹی اور اس دنیا سے اللہ اللہ کرتا ہوا رخصت ہو گیا... میں حیرت میں ڈوبا ہوا تو ضرور تھا مگر جان گیا تھا کہ یہ شخص خدا کا کوئی پاک بندہ ہے اور اس کو اپنی موت کا پہلے سے علم ہو گیا تھا... خلاصہ یہ کہ لرزتے ہوئے ہاتھوں اور کپکپاتے ہوئے دل کے ساتھ اٹھا اور جنازے کی شکل میں سب کام ٹھیک کر دیے... اس کے بعد یہ لڑکی جو متوفی کی بہن تھی، جنازہ کے قریب آئی اور چادر سے منہ کھول کر بوسہ لیتے ہوئے کہنے لگی... جاؤ بھائی! فی امان اللہ! میں بہت جلد تمہارے پاس آ رہی ہوں... یہ کہہ کر وہ میری طرف متوجہ ہوئی اور بہت ہی میٹھے لفظوں میں شکریہ ادا کرتی ہوئی بولی اگر آپ کی اہلیہ بھی اس کام سے واقف ہوں تو ذرا ان کو میرے پاس بھیج دیجئے گا...

اس کے جملے اس قدر خوف واثر میں ڈوبے ہوئے تھے کہ ایک دم میرا دل سُن سا ہو گیا... خاص کر یہ محسوس کر کے شاید بھائی کی طرح اسے بھی اپنی موت کا پہلے ہی سے حال معلوم ہو گیا ہے... شام کو گھر لوٹ کر میں نے سارا قصہ اپنی اہلیہ سے بتلاتے ہوئے وعدے کے مطابق اس کو ملانے کے لئے چلا گیا... اس مرتبہ میں وہاں پہنچا ہوں تو دروازہ اندر سے بند تھا اور آواز دینے پر وہی لڑکی آئی اور میری اہلیہ کو اندر لے گئی... میری اہلیہ کہتی ہیں کہ جیسے ہی میں اس کے ساتھ گھر کے صحن میں داخل ہوئی ہوں وہ اچانک قبلہ رُخ دھم سے زمین پر گر پڑی... میں یہ سمجھی کہ شاید وہ بے ہوش ہو گئی ہے مگر قریب گئی تو معلوم ہوا کہ اسکی روح بھی قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہے...

www.besturdubooks.net

راوی کا بیان ہے کہ آج بھی ان دونوں بھائی بہن کی قبریں ایک ہی جگہ پر برابر ہی برابر بنی ہوئی ہیں اور سب کو اتحاد و اخوت کا سبق دے رہی ہیں... (اسلامی تاریخی کہانیاں)

قبر سے قرآن کی آواز سنائی دیتی رہی

یوسف بن محمد کہتے ہیں کہ ابوالحسن جو بزرگ متقی ہیں انہوں نے مجھے ایک جگہ دکھائی اور کہا کہ میں ہمیشہ اس جگہ سے سورۂ ملک کی آواز سنتا ہوں عیسٰی بن محمد نے ابوبکر بن مجاہد کو ان کے انتقال کے بعد دیکھا کہ قبر میں قرآن شریف تلاوت کرتے ہیں پوچھا کہ تم تو انتقال کر چکے اب کیوں تلاوت کرتے ہو... کہا ہر نماز کے بعد اور ختم قرآن کے بعد دعا کرتا تھا یا اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو قبر میں تلاوت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ویسا ہی کر دیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ مومن کو قبر میں قرآن شریف دیا جاتا ہے اور وہ تلاوت کرتا ہے... (شرح الصدور)

بعض بزرگوں نے آپ کو خواب میں دیکھا تو معلوم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا کہ عرش کے سامنے ایک کرسی بچھائی گئی اور مجھ کو اس پر بٹھایا گیا اور فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ ان کے اوپر قیامت تک موتی نچھاور کرتے رہو اور یہ فرمایا گیا کہ اے احمد! میری وجہ سے تم اپنے منہ پر سینکڑوں کوڑے کھائے اب تمہارے لئے قیامت تک ہمارا چہرہ تمہارے لئے مباح ہے... اس سے لذت حاصل کرتے رہو اور دیدار کرتے رہو... (تحفۂ حفاظ)

خواب میں والد نے بیٹے سے کہا بیٹا میں تم سے انتہائی خوش ہوں

صدقہ بن سلیمان کا بیان ہے کہ میرے والد فوت ہو گئے... ان کی قبر پر آیا اور اپنے کیے پر پشیماں ہوا... پھر میری آنکھ لگ گئی تو میں نے انہیں خواب میں دیکھا.. فرما رہے ہیں بیٹا میں تم سے انتہائی خوش ہوں، تمہارے عمل ہم پر پیش کیے جاتے تھے اور نیک ہوتے تھے لیکن اس دفعہ میں ان سے سخت شرمندہ ہوا... مجھے میرے پڑوسیوں میں رسوا نہ کرو... خالد کہتے ہیں کہ پھر میں نے صدقہ سے سنا (یہ کوفہ میں میرے پڑوسی

www.besturdubooks.net

تھے) کہ سحر کو یہ دُعا مانگ کرتے تھے کہ اے نیکوں کی اصلاح کرنے والے! اے گمراہوں کو سیدھی راہ پر لانے والے اور اے انتہائی مہربان اللہ مجھے نہ ٹوٹنے والی توبہ کی توفیق عطا فرما... اس موضوع پر آثارِ صحابہ کا کافی مواد ہے... عبداللہ بن رواحہ کے بعض انصاری عزیز یہ دُعا مانگا کرتے تھے...

اے اللہ! میں ایسے عملوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن کی وجہ سے عبداللہ کو شرمندگی ہو اور میں ان کی نگاہوں سے گر جاؤں... آپ (عبداللہ کی شہادت کے بعد یہ دُعا مانگا کرتے تھے) لفظ زیارت ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ مُردوں کو زیارت کی خبر ہو جاتی ہے کیونکہ اگر زیارت کیے جانے والوں کو زیارت کرنے والوں کی خبر نہ ہو تو ان کے حق میں یہ کہنا کہ فلاں نے فلاں کی زیارت کی، غلط ہے... تمام لوگوں کے نزدیک زیارت کا عقلی مفہوم یہی ہے... علاوہ ازیں سلام سے بھی ان کے شعور کا پتہ چلتا ہے... (کتاب الروح، ص: ۴۰)

حضرت رابعہ بصری رحمہا اللہ کو خواب میں دیکھا

کسی نے حضرت رابعہ بصری رحمہا اللہ کو خواب میں دیکھ کر دریافت کیا کہ منکر نکیر کے ساتھ کیسا معاملہ رہا؟ جواب دیا کہ نکیرین نے جب مجھ سے یہ سوال کیا کہ تیرا رب کون ہے تو میں نے کہا کہ واپس جا کر اللہ تعالیٰ سے عرض کر دو کہ جب تو نے پوری مخلوق کے خیال کے باوجود ایک ناسمجھ عورت کو کبھی فراموش نہیں کیا تو پھر وہ تجھے کیونکر بھول سکتی ہے اور جب دُنیا میں تیرے سوا اس کا کسی سے تعلق نہ تھا تو پھر فرشتوں کے ذریعہ جواب طلبی کے کیا معنی؟ (تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۳/مصنف حضرت فریدالدین عطار)

حضرت امام احمد بن حنبل اور سفیان ثوری رحمہما اللہ وغیرہ کا عالم برزخ میں عجیب حال

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد انہیں ان کے ایک شاگرد نے دیکھا کہ اترا اترا کر چل رہے ہیں... شاگرد نے پوچھا کہ یہ کیسی چال

www.besturdubooks.net

ہے؟ فرمایا دارالسلام (یعنی جنت) میں دین کے خادموں کی یہی چال ہے...
انہوں نے پھر پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

تو فرمایا کہ مجھے بخش دیا اور سونے کے جوتے پہنائے اور ارشاد ہوا کہ جہاں چاہو (جنت میں) چلو... پھر میں جنت میں داخل ہوا تو سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ملے جن کے دو سبز پَر ہیں اور وہ جنت کے ایک درخت سے دوسرے درخت پر اُڑتے پھر رہے ہیں اور یہ آیت تلاوت کیے جاتے ہیں:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ"

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہم کو اس سرزمین کا مالک بنا دیا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں مقام حاصل کریں... غرض نیک عمل کرنے والوں کا اچھا بدلہ ہے...

ان کے شاگرد نے پھر پوچھا کہ عبدالواحد وراق کا کیا حال ہے؟ فرمایا میں نے انہیں نور کے دریا میں کشتی میں سوار ہو کر حق تعالیٰ شانہ کی زیارت کرتے چھوڑا ہے...
انہوں نے پھر پوچھا کہ بشر بن حارث رحمۃ اللہ علیہ کس حال میں ہیں؟ فرمایا کہ ان جیسا کون ہو سکتا ہے... انہیں تو میں نے اللہ کے سامنے دیکھا کہ وہ اللہ جل شانہ کے سامنے موجود ہیں اور اللہ جل شانہ ان سے فرما رہے ہیں کہ "اے شخص! تو دُنیا میں نہیں کھاتا اب کھا لے... وہاں نہ پیتا تھا، اب پی لے، وہاں خوش نہ ہوتا تھا اب خوش ہو لے..."

ایک بزرگ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور پوچھا آپ کس حال میں ہیں؟

تو فرمایا کہ میں نے خدا کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا اور خدا نے مجھ سے فرمایا کہ تجھے میری رضامندی مبارک ہو تو راتوں کو اندھیرے میں نمازیں پڑھتا تھا اور تیرے دل میں میری محبت بھری رہتی تھی اور آنکھیں آنسوؤں سے پُر رہتی

www.besturdubooks.net

تھیں... اب تو میری زیارت کر اور جنت کا جو محل چاہے اپنے لیے منتخب کر لے...

ان دونوں حکایتوں سے معلوم ہوا کہ برزخ اور قیامت کی زندگی میں خوشی جب حاصل ہوتی ہے اور وہاں نعمتیں جب ملتی ہیں جبکہ دُنیا میں آخرت کی فکر نے لذتوں سے روکا ہو اور آرام وراحت کو قربان کر کے آخرت کی زندگی بنانے کی کوشش کی ہو... یہاں تھوڑا سا آرام اور ذرا سی لذت چھوڑنے سے مرنے کے بعد ہمیشہ کی زندگی میں چین اور عیش نصیب ہوتا ہے...

قرآن شریف میں ارشاد ہے:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ... جَزَآءً م بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (سورۃ الٓمٓ سجدہ، آیت:۱۶)

ترجمہ:...... ''ان کے پہلو ان کے بستروں سے علیحدہ ہوتے ہیں، اس طرح پر کہ وہ لوگ اپنے رب کو اُمید سے اور خوف سے پکارتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں، سو کوئی نہیں جانتا کہ ایسے لوگوں کیلئے جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان خزانۂ غیب میں موجود ہے یہ ان کے اعمال کا صلا ملا ہے۔ (قبر کی ایک رات، صفحہ ۱۵۰/۱۵۱، مولانا عاشق الٰہی بلندشہری رحمہ اللہ)

عبرت ناک واقعہ

یہ ایک حیرت انگیز واقعہ ہے کہ دو دوست تھے، ایک جدہ میں رہتا تھا، دوسرا ریاض میں، دونوں میں گہری دوستی تھی، دونوں ہی دیندار اور پرہیز گار تھے... ریاض والے دوست کے گھر والوں نے بہت ضد کی کہ وہ گھر میں ٹی وی لے آئے، اپنے بچوں اور بیوی کے اصرار پر اس نے اپنے گھر والوں کے لیے ٹی وی خرید لیا، کچھ دنوں بعد اس کا انتقال ہو گیا، جدہ والے دوست نے اس کو تین مرتبہ خواب میں دیکھا، ہر مرتبہ اس کو عذاب کی حالت میں پایا اور اس نے خواب میں تینوں مرتبہ اس جدہ والے

www.besturdubooks.net

دوست سے کہا کہ خدا کے لیے میرے گھر والوں سے کہو کہ وہ گھر سے ٹی وی نکال دیں کیونکہ جب سے ان لوگوں نے مجھے دفن کیا ہے...

مجھ پر اس ٹی وی کی وجہ سے عذاب مسلط ہے کیونکہ میں نے خرید کر گھر میں رکھا تھا، وہ لوگ اس بے حیائی سے مزے لے رہے ہیں اور میں عذاب میں گرفتار ہوں... جدہ والا دوست جہاز کے ذریعہ ریاض پہنچا اور اس کے گھر والوں کو خواب سنایا اور یہ بھی بتایا کہ میں نے تین مرتبہ ایسا دیکھا ہے گھر والے سن کر رونے لگے، اس کا بڑا بیٹا اُٹھا اور غصہ میں ٹی وی کو اُٹھا کر پٹخا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، اُٹھا کر کوڑے کے ڈبے میں پھینک دیا، جدہ والا دوست جب جدہ واپس پہنچا تو اس نے پھر دوست کو خواب میں دیکھا، اس بار وہ اچھی حالت میں تھا...اس کے چہرے پر ایک رونق تھی، اس نے اپنے ہمدرد دوست کو دُعا دی کہ اللہ جل جلالہ تجھے بھی مصیبتوں سے نجات دلائے جس طرح تو نے میری پریشانی دور کرائی...

اس واقعہ میں ان لوگوں کے لیے عبرت کا سامان موجود ہے جو اولاد اور بیوی یا دوسرے رشتہ داروں کی وجہ سے گناہ کرتے ہیں....اور اپنے گھر کو ٹی وی، وی سی آر کی لعنت سے برباد کرتے ہیں....نہ معلوم اتنے بے غیرت کیوں اور کیسے ہوتے جا رہے ہیں کہ یہ گوارہ کر لیتے ہیں.....کہ گھر کی بہو بیٹیاں نامحرم مردوں کو ٹی وی سکرین پر دیکھیں اور اپنی شرم و حیا کو غارت کریں اور خود بھی نامحرم عورتوں کا نظارہ کرتے رہتے ہیں... یہاں تک کہ گھر کو سینما گھر بنا دیتے ہیں....اپنی اولاد کو اور خود اپنی جان کو دوزخ کے گڑھے میں دھکیلنے کو تیار ہو جاتے ہیں....اللہ عزوجل ہدایت دے...آمین (تعمیر حیات لکھنؤ، بھارت)

حفاظ کرام کے ادب کا انعام

مدینہ شریف میں مولانا آفتاب عالم نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا بدر عالم صاحب رحمہ اللہ (مصنف ترجمان السنۃ) کے حالات میں بیان کیا اور اس

www.besturdubooks.net

وقت میرے شیخ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم بھی موجود تھے کہ میرے والد کی قبر کو حکومت سعودیہ نے چھ چھ ماہ کے بعد تین مرتبہ کھودا تا کہ اس کی جگہ دوسرا مردہ دفن کیا جائے لیکن دیکھا کہ بڑے میاں صحیح سلامت موجود ہیں... جسم میں ذرا بھی تغیر نہیں ہوا تھا.... جیسے ابھی ابھی دفن ہوئے ہیں ور کفن بھی پرانا نہیں ہوا تھا جیسے ابھی کا ہے...

ان کو یہ مقام کیسے ملا؟ مولانا آفتاب عالم صاحب نے اپنا گمان ظاہر کیا کہ میرے والد صاحب کا ایک خاص عمل یہ تھا کہ وہ حافظ قرآن بچوں کی طرف پیر نہیں کرتے تھے اگرچہ معمر تھے بڑے عالم تھے اور اس عمل کی وجہ یہ بیان کرتے تھے کہ جس طرف قرآن شریف رکھا جاتا ہے ادھر پاؤں نہیں کرنا چاہئے تو جس کے سینہ میں قرآن پاک ہے جو سینہ حامل قرآن پاک ہے اس کی طرف پاؤں کرنا بھلا خلاف ادب نہ ہوگا؟

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ادب کی برکت سے مولانا پر یہ فضل عظیم ہو گیا کہ ان کا جسم بھی محفوظ کر دیا گیا... (تحفہ حفاظ)

www.besturdubooks.net

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے متعلق چند مبارک خواب

❶ ......قاضی ابوالقاسم بن عوام ابو بشر دولابی، ابومحمد حارثی، قاضی ابوعبداللہ صیمری، ابویعقوب یوسف بن احمد مکی، ابوبکر خطیب بغدادی اور ابوالفرج ابن جوزی رحمہم اللہ نے محمد بن ابوالرجاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے...ان کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور سوال کیا ابوعبداللہ! آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ تو بتایا کہ مجھ سے یوں کہا گیا کہ میں نے تم کو بیت العلم اسی وجہ سے بنایا تھا کہ تمہیں عذاب دینے کا ارادہ نہیں تھا...میں نے پوچھا امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کا کیا حال ہے؟ فرمایا وہ مجھ سے اوپر ہیں...میں نے کہا اچھا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا کہ وہ علیین میں ہیں...

❷ ......حافظ ابونعیم فضل بن دکین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حسن بن صالح کے پاس گیا...دیکھتا کیا ہوں کہ وہ ایک شخص سے حدیث سن رہے ہیں اور ہنس رہے ہیں...میں نے کہا سبحان اللہ ابومحمد! تم صبح اپنے بھائی محمد کو دفن کرتے ہو اور شام کو ہنستے ہو؟ اس پر کہنے لگے میرے بھائی کو کوئی خطرہ نہیں...

میں نے کہا یہ کیسے؟ کہنے لگے میں صبح سویرے ان کے پاس گیا اور پوچھا بھائی! کیا حال ہے؟ تو کہنے لگے "مِنَ النَّبِيِّيْنِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ" میں نے یہ سوچ کر کہ وہ جواب نہ دے کر آیت قرآنی کی تلاوت کر رہے ہیں....

تھوڑی دیر بعد پھر کہا بھائی آپ کا کیا حال ہے؟

www.besturdubooks.net

اس پر انہوں نے پھر وہی آیت پڑھ دی تو میں نے کہا بھائی! آپ آیت پڑھ رہے ہیں یا کچھ دیکھ رہے ہیں؟ کہنے لگے کیا تم وہ نہیں دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے کہا نہیں آپ کیا دیکھ رہے ہیں تو انہوں نے ہاتھ اُٹھا کر اشارہ فرمایا کہ یہ اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مجھے دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں اور جنت کی خوشخبری دے رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فرشتے ہیں جن کے ساتھ ریشمی جوڑے خوشبو کے طبق اور وہ حور عین ہیں جو بن سنور کر اس انتظار میں ہیں کہ کب میں پاس پہنچوں... یہ کہتے ہی روح پرواز کر گئی.. اب تم بتاؤ کیوں کر رنج کروں...

❸ ......ابو نعیم کا بیان ہے کہ چند دنوں بعد پھر میں حسن بن صالح سے ملا وہ مجھے دیکھتے ہی کہنے لگے ابو نعیم! کل کی رات میں نے اپنے بھائی کو خواب میں دیکھا کہ وہ ہمارے پاس آئے ہیں، ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تھے... میں نے کہا بھائی! کیا آپ کے بدن پر یہ کپڑا کیسا؟ کہنے لگے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تھے... میں نے کہا بھائی آپ کی وفات نہیں ہوئی؟ کہنے لگے ہاں میں مر گیا...

میں نے پوچھا تو آپ کے بدن پر یہ کپڑا کیسا؟ کہنے لگے ریشمی کپڑا ہے اور تمہارے لیے بھی ایسا ہی ہے... میں نے پوچھا آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہنے لگے بخش دیا اور میرے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بابت فرشتوں کے سامنے اظہار فخر فرمایا.. اس پر میں نے پوچھا کہ کیا ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کی بات کر رہے ہیں؟ جواب دیا ہاں... میں نے کہا ان کی جگہ کہاں ہے؟ کہنے لگے ہم سب اعلیٰ علیین میں ہیں اس کے بعد جب بھی ابو نعیم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر فرماتے تو کہتے "بَخٍ بَخٍ مَاشَآءَ اللّٰهُ" وہ تو اعلیٰ علیین میں ہیں...

❹ ......جعفر بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ! اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہنے لگے بخش دیا.. اس پر میں نے کہا علم کی وجہ سے؟

www.besturdubooks.net

فرمایا فتویٰ، صاحب فتویٰ کے لیے بہت نقصان دہ ہے...

میں نے کہا تو پھر کس بات پر بخشش ہوئی؟ کہنے لگے میرے اوپر لوگوں کی افتراء پردازی اور بہتان تراشی کی وجہ سے...

❺ ......حماد تمار کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ! کدھر پہنچے؟ کہنے لگے یہ بڑی دور کی بات ہے علم کے لیے بڑی شرطیں اور آفتیں ہیں جن سے کم ہی لوگ نجات پاتے ہیں، میں نے کہا پھر کس بات سے نجات ہوئی؟ فرمایا لوگوں کی بہتان تراشی کے سبب...

❻ ......عبدالحکیم بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ درس میں بیٹھا ہوا تھا...اچانک ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا میں نے کل رات خواب دیکھا ہے کہ ایک آدمی آسمان سے اُترا، سفید پوش تھا اور بغداد کے سب سے بلند مینارہ، مینارۂ مشیب کے اوپر کھڑا ہو کر اعلان کیا "مَاذَا فَقَدَ النَّاسِ؟" (لوگ کس چیز سے محروم ہو گئے؟) مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر تم سچے ہو تو لوگ دُنیا کے سب سے بڑے عالم سے محروم ہو جائیں گے... چنانچہ جب صبح ہوئی تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو چکا تھا...سارے لوگ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر بہت روئے...مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا اور فرمایا آج وہ شخص مر گیا جو اُمت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام سے غم دور کرتا تھا اور ان کے لیے آسانی پیدا کرتا تھا...

❼ ......انہوں نے ہی سدی بن طلحہ سے روایت کی ہے کہ میں نے خواب میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک جگہ بیٹھا ہوا دیکھا تو پوچھا آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ فرمایا میں اللہ رب العزت کے پاس سے آرہا ہوں...سفیان کے ساتھ میرا انصاف کیا ہے...

❽ ......علامہ خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوبکر بن یونس رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کا ایک آزاد کردہ غلام امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

www.besturdubooks.net

سے بہت محبت کرتا تھا... وہ کہتا ہے میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں دے رہا ہے... میں نے خواب ہی میں اسے بددعاء دی اور کہا اے اللہ! اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بابت کوئی اچھی بات دکھا دے... اچانک وہ زمین میں دھنس گیا... میں ڈر گیا اور بھاگنے کا ارادہ کیا... وہ آدمی مجھ سے چمٹ گیا اور کہنے لگا ٹھہرو مگر میں نے اسے زور سے جھاڑ دیا اور وہ مر کر زمین پر جا گرا...

کیا دیکھتا ہوں اس کے پہلو پر کچھ لکھا ہوا ہے جب پڑھا تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ جو علماء کی عیب جوئی کیا کرتا ہے، اس کی یہی سزا ہے... میں اسی منظر میں غوطہ زن تھا کہ قیامت قائم ہوگئی... دیکھا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ قوم کے آگے آگے چل رہے ہیں... ان کے ہاتھ میں ایک جھنڈا ہے اور اپنے اصحاب کی رہنمائی فرما رہے ہیں...

❾ ...... حفص بن غیاث رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا ابو حنیفہ! (رحمۃ اللہ علیہ) اللہ تعالیٰ نے کیسا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا بخش دیا... میں نے پوچھا آپ کس کی رائے کے قائل ہیں؟ کہنے لگے حضرت عبداللہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دین اسلام کا عاشق پایا...

❿ ......امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک محل میں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے اِردگرد ان کے تلامذہ ہیں... امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کاغذ اور قلم دوات لاؤ... چنانچہ میں اُٹھا اور لے آیا، وہ کچھ لکھنے لگے... میں نے عرض کیا آپ کیا لکھ رہے ہیں؟ فرمایا یہ لکھ رہا ہوں کہ میرے اصحاب جنتی ہیں... میں نے کہا میرا نام نہیں لکھیں گے؟ فرمایا لکھوں گا...

⓫ ...ابو معاذ فضل بن خالد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علم کی بابت کیا فرماتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا ان کا ایسا علم ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہے...

www.besturdubooks.net

⑫......ابن عبدالرحمٰن نضری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حرم کعبہ میں مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان سو گیا...خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو عرض کیا آپ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، میں ان کا علم حاصل کروں؟ تو ارشاد فرمایا وہ بہت اچھے ہیں، ان کا علم ضرور حاصل کرو اور اس پر عمل کرو، میں نیند سے بیدار ہوا ہی تھا کہ مؤذن نے صبح کی اذان دے دی...میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہوں کیونکہ میں نعمان بن ثابت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو جتنا برا سمجھتا تھا اتنا برا انہیں کوئی نہیں سمجھتا تھا...

⑬......صالح بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے...اتنے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آ گئے...حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے اور ان کو اکرام و اعزاز کے ساتھ بٹھایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ معانقہ وغیرہ کا موقع دیا...

⑭......احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ فضاء میں ایک مسجد ہے...امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس میں موجود ہیں اور سب لوگ ان کے نیچے ہیں...امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد سے اپنا سر نکالا اور کہا اے لوگو! اللہ سے ڈرو جب میں نے یہ خواب ابوسلیمان سے بیان کیا تو وہ اس خواب سے بہت خوش ہوئے...

⑮......ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے خواب دیکھا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایک باغ میں تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے سامنے بہت بڑا رجسٹر ہے جس میں ایک قوم کے انعامات لکھ رہے ہیں...جب ان سے پوچھا تو بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے عمل کو قبول کر لیا ہے اور مجھے میرے اصحاب کے بارے میں شفیع بنایا ہے...اب میں ان کے انعامات لکھ رہا ہوں...

www.besturdubooks.net

⑯ ......حافظ ضیاء الدین مقدسی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوالعباس احمد بن خلف بن راجح مقدسی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب کو علیحدہ جزء میں تصنیف فرمایا ہے جس میں امام مذکور کی بڑی تعریف کی ہے اور امام صاحب کے خواب بھی ذکر کیے ہیں...انہوں نے اللہ رب العزت کو خواب میں دیکھا اور چالیس سے زائد مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس میں سے ایک خواب جس کو ان کے ہاتھ سے لکھا ہوا ضیاء الدین مقدسی رحمۃ اللہ علیہ نے خود دیکھا اس میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں کھڑا ہوا دیکھا، خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور داہنا قدم مبارک چوم لیا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے، میں بھی سامنے بیٹھ گیا...میں نے عرض کیا اللہ کے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مسالک اربعہ کے بارے میں کچھ فرمائیں تو فرمایا کہ مسالک تین ہیں، میرا خیال ہوا کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو نکال دیں گے کیوں کہ وہ قیاس کرتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء اس طرح فرمائی...ابوحنیفہ، شافعی اور احمد رحمہم اللہ، پھر فرمایا مالک رحمہ اللہ چوتھے ہیں...یہ جملہ دو مرتبہ ارشاد فرمایا...

میں نے عرض کیا ان میں کون بہتر ہے؟ میرا غالب گمان یہ ہے کہ اس کے جواب میں مذہب احمد ارشاد فرمایا...پھر ارشاد ہوا کیا میں تمہیں خیر المسالک اور سب میں مضبوط مسلک نہ بتلاؤں؟ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح شروع فرمائی اور بڑی دیر تک ان کی تعریف فرماتے رہے...

اس کے بعد فرمایا ہمارے ساتھ اپنے گھر چلو، ہم چل پڑے، راستہ میں عرض کیا، اللہ کے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لڑکے محمد کے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعاء کر دیں...ارشاد فرمایا وہ ولی ہے، یا یہ فرمایا کہ وہ ولی ہوگا اور اس کے بعد میری نیند کھل گئی...

مذکورہ بالا خواب دیکھنے والے بزرگ کی یہ بات کہ میرا خیال ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو نکال دیں گے....اس

www.besturdubooks.net

بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکالا نہیں....اور انہوں نے خواب میں جو دیکھا، نقل کر دیا...اسی طرح صاحب رؤیا کا فرمانا کہ میرا غالب گمان ہے کہ امام احمد رحمتہ اللہ علیہ کا مذہب ارشاد فرمایا....اس بات کی دلیل ہے....کہ یہ جواب نہیں مرحمت فرمایا...(تذکرۃ النعمان، صفحہ ۳۳۸ تا ۳۴۳، علامہ محمد بن یوسف صالحی، ترجمہ مولانا عبداللہ بستوی مہاجر مدنی)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات

نوفل بن حبان بیان کرتے ہیں کہ امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ حساب کتاب میں مشغول ہیں اور حوض کوثر پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور آپ کے اطراف بہت سے بزرگ کھڑے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر کسی کو پانی نہیں دے سکتا...پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی دے دو...چنانچہ امام صاحب نے مجھ کو ایک گلاس پانی دے دیا اور سیراب ہو کر پینے کے باوجود بھی پانی میں ذرا سی بھی کمی نہیں آئی...پھر میں نے امام صاحب سے تمام بزرگوں کے نام دریافت کیے تو آپ نے فرمایا کہ دائیں جانب حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں...اسی طرح آپ نے سترہ افراد کے نام بتائے جن کو میں انگلیوں کے پوروں پر شمار کرتا رہا اور بیداری کے بعد انگلیوں کے سترہ پورے بندھے ہوئے تھے...

حضرت یحییٰ معاذ رازی رحمتہ اللہ علیہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں پوچھا کہ میں آپ کو کس جگہ تلاش کروں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس...(تذکرۃ الاولیاء از شیخ عطاء رحمہ اللہ)

www.besturdubooks.net

علامہ ابن القیم الجوزی رحمہ اللہ

کے بیان فرمودہ واقعات

مُردوں کی روحیں آپس میں ملاقات کرتی ہیں

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں... یہ ایک عظیم القدر مسئلہ ہے کہ موت کے بعد روحیں آپس میں ملاقات کرتی ہیں یا نہیں، آپس میں باتیں کرتی ہیں یا نہیں؟

اصل یہ ہے کہ روحیں دو قسم کی ہیں ایک وہ روحیں جو عذاب میں مبتلا ہیں، دوسری وہ جو انعامات میں ہیں جو روحیں عذاب میں ہیں وہ تو بس اسی عذاب ہی میں غرق ہیں... انعام یافتہ روحیں آپس میں ملاقات کرتی ہیں... آپس میں باتیں کرتی ہیں، اپنی دُنیاوی زندگی کی باتیں یاد کرتی ہیں... ہر روح اپنے ہی جیسے اعمال والی روح کے ساتھ ہوتی ہے... حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح رفیق اعلیٰ میں ہے...

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمانبردار کی روح انبیاء علیہم السلام وشہداء کے ساتھ ہوگی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:..... ''وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا'' (النساء:۶۹)

ترجمہ: ''اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء علیہم السلام اور

www.besturdubooks.net

صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے...''

اس آیت میں ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبردار ہیں وہ انعام یافتہ لوگوں کے ساتھ ہیں تو یہ معیت و رفاقت دُنیا میں بھی ہے... برزخ میں بھی اور آخرت میں بھی... معلوم ہوا برزخ میں نیک لوگوں کی روحیں انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین کی روحوں کے ساتھ ہوتی ہیں کیونکہ برزخ میں اجساد کی معیت تو ہوگی نہیں... لہٰذا روحوں کی معیت ہی ثابت ہوئی...

مذکورہ بالا آیات کا شان نزول بھی یہی بتلاتا ہے جو کچھ ہم نے اوپر عرض کیا ہے... شان نزول یہ ہے کہ حضرت مسروق تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ہم دُنیا میں آپ سے جدائی کو پسند نہیں کرتے لیکن جب آپ فوت ہوجائیں گے تو آپ ہم سے بلند مرتبہ میں ہوں گے اس وقت ہم آپ کو نہ دیکھ سکیں گے (تو پھر کیا ہوگا؟) اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی...(اخرجہ الطبری فی تفسیر سورۃ النساء الآیہ:۶۹ (الحدیث:۱۶۲/۴) واخرجہ ابن کثیر فی تفسیرہ، الحدیث:۵۳۵/۱)

اور حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انصار صحابہ میں سے ایک صاحب روتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اے فلاں! کیوں روتے ہو؟ عرض کیا یا نبی اللہ! قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ مجھے اپنے اہل وعیال اور مال سے زیادہ محبوب ہیں... قسم اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں آپ مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں، میں اور میرے گھر والے آپ کا تذکرہ کرتے ہیں تو مجھ پر آپ کی جدائی کی وجہ سے تکلیف طاری ہوتی ہے جب تک کہ میں آپ کو دیکھ نہ لوں... پھر میں آپ کی اور اپنی موت کو یاد کرتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ میں بس دُنیا ہی میں آپ کے ساتھ حاضر ہوسکتا ہوں... بعد میں تو آپ انبیاء علیہم السلام کے بلند مرتبہ میں ہوں گے اور میں اگر جنت میں داخل ہو بھی گیا تو میری منزل آپ کے بلند مرتبہ سے کہیں نیچے ہوگی... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا، اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی...

www.besturdubooks.net

روح کو اللہ تعالیٰ کا حکم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ○ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ○ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (الفجر:۲۷...۳۰)

ترجمہ: ''اے نفس مطمئنہ! لوٹ چل اپنے پروردگار کی طرف، تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی... پس داخل ہو میرے بندوں میں اور داخل ہو میری بہشت میں...''

روح کو یہ حکم موت کے وقت ہوتا ہے کہ میرے بندوں میں داخل ہو جا... اس سے معلوم ہوا کہ روحیں آپس میں ملتی ہیں اور باتیں بھی کرتی ہیں...

قیام قیامت کے متعلق انبیاء کی روحوں کا مذاکرہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی تفصیلات کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے: ترجمہ: ''جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے آپ کی ملاقات ہوئی... آپس میں قیامت کا تذکرہ چھڑا تو پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس کے بارے میں سب نے سوال کیا... ان کے پاس اس کا علم نہیں تھا... پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا ان کو بھی علم نہیں تھا حتیٰ کہ سب نے یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بتلایا اللہ تعالیٰ نے قیام قیامت سے پہلے مجھ سے ایک وعدہ فرمایا ہے... پھر آپ علیہ السلام نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا دجال آئے گا تو میں اسے قتل کروں گا... لوگ اپنے شہروں کو لوٹیں گے تو انہیں یاجوج ماجوج ملیں گے جو ہر اونچی جگہ سے اُٹھ رہے ہوں گے جس پانی سے گزریں گے اسے ختم کر دیں گے جس چیز کے پاس سے گزریں گے اسے خراب کر دیں گے... لوگ مجھ سے شکایت کریں گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کروں گا، اللہ تعالیٰ ان کو موت دے دے گا... زمین اللہ تعالیٰ سے ان کی بدبو کی شکایت کرے گی...

www.besturdubooks.net

لوگ میرے پاس شکایت لائیں گے میں دُعاء مانگوں گا تو اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا جو ان کی لاشیں اُٹھا کر سمندر میں ڈال دے گا... پھر پہاڑ بکھیر دیئے جائیں گے، زمین چمڑے کی طرح پھیلا دی جائے گی... اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جب یہ سب کچھ ہوگا تو زمین لوگوں سے پورے دنوں کی اس حاملہ جیسی ہوگی جن کے گھر والوں میں کسی کو پتہ نہیں کہ کسی وقت اچانک رات یا دن کو بچہ پیدا کر دے...

واقعہ معراج کا یہ حصہ اس بات پر واضح دلیل ہے کہ روحیں آپس میں ملتی ہیں اور مذاکرے کرتی ہیں جیسا کہ معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کی روحوں کے درمیان قیام قیامت کے بارے میں مذاکرہ ہوا...

شہداء کی روحیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شہداء کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس انہیں رزق ملتا ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل سے خوش ہیں... اس سے بھی تین طرح سے معلوم ہوتا ہے کہ روحیں آپس میں ملاقات کرتی ہیں اور بات چیت کرتی ہیں... ایک تو یہ فرمایا کہ روحیں زندہ ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ جب وہ زندہ ہیں تو ضرور آپس میں ملتی جلتی بھی ہوں گی... دوسرا یہ فرمایا ہے کہ وہ خوش ہوتے ہیں یعنی اپنے بھائیوں کے آنے اور ملنے جلنے سے خوش ہوتی ہیں... تیسرا یہ فرمایا کہ وہ خوش ہوتے ہیں اس سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو خوشخبری سناتے ہیں کیونکہ "یستبشرون" کے لغوی مفہوم میں یہ بات داخل ہے ایک دوسرے کو بشارت دینا...

روحیں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں

حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت بشر بن المعرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی والدہ کو اس پر شدید صدمہ ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا:

www.besturdubooks.net

"یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم انہ لا یزال الھالک یھلک من بنی سلمۃ، فھل تتعارف الموتی؟ فارسل الی بشر بالسلام؟"

(یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) بنی سلمہ میں کوئی نہ کوئی فوت ہوتا رہتا ہے، کیا مُردوں کا آپس میں تعارف ہوتا ہے؟ (اگر ہوتا ہے تو) میں بشر کی طرف سلام بھیجتی رہوں)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "نعم والذی نفسی بیدہ یا ام بشر انھم فیتعارفون کما تتعارف الطیر فی رؤوس الشجر" "ہاں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اے ام بشر! مُردے آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں جیسے درختوں کی چوٹیوں میں پرندے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں..."

اس کے بعد بنی سلمہ میں جب کوئی فوت ہوتا تو حضرت ام بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس مرنے والے کو سلام کہتیں پھر فرماتیں بشر کو میرا سلام کہنا...

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول

قبروں والے خبروں کا انتظار کرتے ہیں جب ان کے پاس نیا مُردہ آتا ہے تو پوچھتے ہیں فلاں کا کیا ہوا؟ وہ کہتا ہے ٹھیک ہے... فلاں کا کیا حال ہے؟ وہ کہتا ہے ٹھیک ہے... پھر وہ کسی فوت شدہ آدمی کا پوچھتے ہیں تو کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ وہ کہتے ہیں نہیں؟ تو وہ کہتا ہے "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" وہ دوسرے راستہ پر چلا گیا... آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر میں اپنے گھر والوں کی روحوں کی ملاقات سے مایوس ہوتا تو غم کی وجہ سے مر جاتا...

حضرت صالح المری رحمہ اللہ کا ارشاد

آپ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ روحیں موت کے وقت ملاقات کرتی ہیں... مُردوں کی روحیں اب نکلنے والی روح سے کہتی ہیں، تیرا ٹھکانہ کون سا جسم تھا؟ پاکیزہ جسم تھا یا خبیث جسم تھا؟ پھر آپ رحمہ اللہ رونے لگے حتیٰ کہ آپ کی ہچکی بندھ گئی...

www.besturdubooks.net

حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کا قول

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب کوئی مرتا ہے تو اس کا فوت شدہ بیٹا اگر ہو تو وہ اس کا استقبال کرتا ہے جیسا کہ کسی غیب سے آنے والے کا استقبال کیا جاتا ہے...

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''جب مؤمن کی روح قبض کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کے فرشتے اس کا اس طرح استقبال کرتے ہیں جیسے دُنیا میں خوشخبری دینے والے کا استقبال کیا جاتا ہے... پھر کہتے ہیں اپنے بھائی کو ذرا چھوڑ دو تاکہ آرام کرلے کیونکہ وہ سخت بے چینی میں تھا، پھر اس سے پوچھتے ہیں فلاں کا کیا ہوا؟ اور فلانی کا کیا ہوا؟ کیا فلانی کی شادی ہوگئی جب ایسے آدمی کے بارے میں پوچھتے ہیں جو اس سے پہلے فوت ہو چکا ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے وہ تو مجھ سے پہلے مر چکا ہے... کہتے ہیں ''اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ'' وہ اپنی ماں ہاویہ کی طرف لے جایا گیا ہے... پس بہت بری ہے ماں اور بہت برا ہے اس کی گود میں جانے والا...''

زندہ اور مُردہ کی روحیں ملاقات کرتی ہیں

خواب میں زندہ و مُردہ کی روح کی ملاقات کے شواہد و دلائل اتنے زیادہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ان کا احاطہ نہیں کرسکتا اور اس ملاقات کے متعلق واقعات و روایات ایسے معتبر اور پرہیزگار لوگوں نے بیان کی ہیں کہ اس کے تسلیم کرنے اور مان لینے کے بغیر کوئی چارہ نہیں... پس جس طرح زندوں کی ارواح آپس میں خواب میں ملاقات کرتی ہیں اسی طرح زندہ اور مُردہ کی بھی ارواح آپس میں ملاقات کرتی ہیں...

اللہ کے ہاں زندہ و مُردہ کی روحوں کی ملاقات

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:.... ''اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا وَالَّتِیْ لَمْ

www.besturdubooks.net

تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰٓی اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ط"... (الزمر: ۴۲)

ترجمہ: "خدا لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی روحیں قبض کر لیتا ہے اور جو مرے نہیں ان کی روحیں سوتے میں قبض کر لیتا ہے... پھر جن پر موت کا حکم کر چکا ہے ان کو روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کو ایک وقت مقرر تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے..."

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زندوں اور مُردوں کی ارواح خواب میں ملاقات کرتی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کا حال دریافت کرتی ہیں... پس اللہ تعالیٰ مُردوں کی ارواح کو اپنے پاس روک لیتا ہے اور زندوں کی ارواح کو چھوڑ دیتا ہے وہ اپنے بدن میں آ جاتی ہیں... (اخرجہ بقی بن مخلد وابن مندہ فی کتاب الروح والطبر انی من طریق سعید بن جبیر وذکرہ السیوطی فی شرح الصدور والطبر ی فی تفسیرہ ۱۲، ۹/)

حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی آیت مذکورہ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ روح کو نیند میں قبض کرتا ہے تو زندہ کی روح اور مُردہ کی روح ملتی ہیں اور ایک دوسرے سے گفتگو کرتی ہیں... پھر زندہ کی روح اپنے جسم کی طرف دُنیا میں مقررہ مدت تک لوٹ جاتی ہے... مُردہ کی روح بھی اپنے جسم کی طرف لوٹنا چاہتی ہے مگر اسے روک لیا جاتا ہے... (ذکرہ الطبر ی فی تفسیرہ ۹/۱۲)

اس آیت کی تفسیر میں ایک دوسرا قول بھی ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہی دوسرا قول مختار ہے اور قرآن وسنت اسی پر دلالت کرتے ہیں... وہ یہ ہے کہ آیت میں جن دو روحوں کا ذکر ہے یہ دونوں زندوں کی روحیں ہیں جنہیں نیند میں قبض کیا ہوتا ہے... پھر ان میں سے جس کی مدت زندگی ختم ہو چکی ہوتی ہے اسے روک لیا جاتا ہے اور جس کی زندگی ابھی باقی ہوتی ہے اسے چھوڑ دیا جاتا ہے اور وہ روح جسے اپنی زندگی کے ختم ہونے پر قبض کیا جاتا ہے وہ تیسری قسم ہے جس کا ذکر اس مقام پر نہیں ہوا...

لیکن علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پہلا قول ہی راجح ہے کہ اس آیت

www.besturdubooks.net

میں زندہ اور مُردہ کی روحوں کا ذکر ہے... اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے دو وفاتوں کی خبر دی ہے ایک وفات کبریٰ اور وہ موت ہے اور دوسری وفات صغریٰ اور وہ نیند ہے... لہٰذا یہاں روح کی دو قسمیں بتلائیں ایک وہ جس پر موت آ چکی اور اللہ نے اسے اپنے پاس روک لیا ہے اور وہ وہی ہے جس پر موت آ چکی ہے... دوسری قسم وہ ہے جس کی زندگی ابھی باقی ہے اسے اپنی مدت پوری ہونے تک جسم کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے...

اللہ تعالیٰ نے روکنا اور چھوڑنا دونوں حکم مذکورہ دونوں وفاتوں پر لگائے ہیں وفات موت اور وفات نیند پر... پس وفات موت والی روح "مُمْسَکَۃٌ" ہے اور وفات نیند والی "مُرْسَلَۃٌ" ہے اور اللہ نے خبر دے دی کہ جسے موت نہیں آئی وہ ہے جسے نیند میں قبض کیا ہے... اگر شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے قول کے مطابق یہ دونوں قسمیں وفات نیند کی ہوتیں تو اللہ تعالیٰ یہ نہ فرماتے کہ "وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا" (وہ روح جس پر اپنی نیند میں موت نہیں آئی) کیونکہ وہ تو قبض ہی اپنی موت کے وقت ہوئی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ بتلا رہے ہیں کہ وہ مری نہیں ہے تو پھر اس کے بعد یہ کیسے فرمایا کہ "فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ" (پھر اللہ تعالیٰ اس کو روک لیتا ہے جس پر موت کا فیصلہ ہو چکا) بہر حال مذکورہ بالا آیت دونوں صورتوں کو شامل ہے خواہ کوئی نیند میں فوت ہوا یا حالت بیداری میں...

مُردہ کی روح کا زندوں کو خبریں دینا

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ زندہ آدمی خواب میں مُردہ سے ملتا ہے اور مُردہ اسے کوئی خبر بتاتا ہے جو بعد میں واقعتہً سچ ثابت ہوتی ہے... بعض دفعہ کہیں دفنائے ہوئے مال کی خبر دیتا ہے... بعض دفعہ کسی اور آدمی کے مرنے کے وقت کی خبر دیتا ہے اور اس کے علاوہ بہت سارے معاملات جو کہ زندہ آدمی کے علم میں نہیں ہوتے مگر مُردہ خواب میں بتلاتا ہے... اس طرح کے واقعات بہت موجود ہیں کہ خواب میں مُردہ نے زندہ کو فلاں چیز کی خبر دی، یا فلاں بات بتائی وغیرہ... اس طرح کے

www.besturdubooks.net

واقعات بھی اس دعویٰ کی دلیل ہیں کہ زندہ اور مُردہ کی روحیں آپس میں ملاقات کرتی ہیں اوران کی آپس میں بات چیت، جان پہچان بھی ہوتی ہے...

حضرۃ عبداللہ بن سلام اور حضرۃ سلمان فارسی رضی اللہ عنہما کا معاہدہ

حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن سلام اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سے ایک نے دوسرے سے کہا اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہو جاؤ تو مجھے ضرور بتلانا کہ تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ اوراگر میں پہلے فوت ہوا تو میں تمہیں خبر دوں گا...دوسرے نے کہا کیا زندہ و مُردہ کی ملاقات ہوسکتی ہے؟ فرمایا ہاں... مرنے والے مؤمنوں کی روحیں جنت میں ہوتی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں جاسکتی ہیں... چنانچہ ان میں سے جو پہلے فوت ہوا اس نے دوسرے کو نیند میں آ کر یہ خبر دی کہ توکل اختیار کرو اور خوش رہو! میں نے توکل جیسی اور کوئی چیز نہیں دیکھی...(کتاب الروح)

حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ کی اطلاع

جب حضرت شریح بن عابد الثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی موت کا وقت قریب تھا تو حضرت غضیف بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا اے ابوالحجاج! اگر موت کے بعد آپ ہمارے پاس آنے کی استطاعت رکھتے ہوں تو ہمیں ضرور اپنے حالات کی اطلاع کرنا اور مرنے والوں سے اس طرح کی درخواست اہل علم کے ہاں جائز تھی... چنانچہ کچھ عرصہ تو حضرت شریح کو نہ دیکھا مگر پھر نیند میں انہیں دیکھا تو پوچھا کیا آپ فوت نہیں ہو چکے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں میں فوت ہو چکا ہوں... پوچھا آپ کا کیا حال ہے؟ کہا ہمارے رب نے ہمارے گناہوں سے درگزر فرما دیا ہے ہم میں سے صرف احراض ہلاک ہوئے ہیں... پوچھا احراض کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جن کی طرف کسی معاملہ میں اُنگلیاں اُٹھائی جاتی ہیں...

www.besturdubooks.net

عراق کے گورنر کی اطلاع

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جو پہلے کوفہ کے رہنے والے تھے پھر عراق کے گورنر بنے...ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے مجھے کچھ سیب دیئے ہیں میں نے اس کی تعبیر بیٹوں سے لی...یعنی میرے بیٹے پیدا ہوں گے...پھر میں نے پوچھا کون سا عمل آپ نے سب سے افضل پایا..فرمایا اے بیٹے! استغفار سب سے افضل ہے...

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی اطلاع

مسلمۃ بن عبدالملک نے امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا تو کہا اے امیر المؤمنین! کاش مجھے معلوم ہوتا کہ آپ کس حال میں ہیں؟ فرمایا اے مسلمۃ اب میں فارغ ہوا ہوں...

اللہ کی قسم! میں نے موت کے بعد ابھی تک راحت نہیں دیکھی....مگر ابھی...پھر میں نے پوچھا....اے امیر المؤمنین!.....آپ کہاں ہیں؟

فرمایا میں جنت عدن میں آئمہ ہدیٰ کے ساتھ ہوں...

حضرت زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ کی ملاقات

حضرت صالح برادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زرارۃ بن اوفی کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا تو کہا اللہ آپ پر رحم کرے....آپ سے کیا پوچھا گیا اور آپ نے کیا جواب دیا تو انہوں نے منہ موڑ لیا...میں نے پھر پوچھا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

تو کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے جود و کرم سے مجھ پر احسان فرمایا ہے...میں نے پوچھا مطرف کے بھائی ابوالعلاء بن یزید کا کیا ہوا؟ فرمایا وہ بلند درجوں میں ہے...میں نے پوچھا تمہارے ہاں کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا توکل اور آرزوؤں کا کم ہونا...

www.besturdubooks.net

حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو موت کے بعد دیکھا تو سلام کیا... آپ نے جواب نہ دیا، میں نے پوچھا آپ نے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟ فرمایا میں میت ہوں جواب کیسے دوں؟ میں نے پوچھا موت کے بعد آپ سے کیا ہوا؟ فرمایا میں نے سخت دشمنیں اور زلزلے دیکھے... میں نے پوچھا پھر کیا ہوا؟ فرمایا آپ کا کیا خیال ہے کہ کریم ذات کیا کرتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ہماری نیکیاں قبول فرمالیں اور ہمارے گناہ معاف فرمادیئے اور ہمارے تاوانوں کا خود ضامن بن گیا... پھر حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکر گر گئے... اس کے بعد کچھ دن بیمار رہے پھر دل پھٹ گیا اور مر گئے...

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت حزم کے بھائی حضرت سہیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا تو میں نے کہا اے ابو یحییٰ کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے پاس کیا لے کر گئے؟

فرمایا میں بہت سارے گناہ لے کر گیا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے معاف فرمادیئے... اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرے حسن ظن کی وجہ سے...

حضرت رجاء بن حیوۃ رحمہ اللہ سے ملاقات

آپ کو ایک عبادت گزار خاتون نے خواب میں دیکھا تو پوچھا آپ کس انجام کو پہنچے؟ فرمایا ہم خیر کو پہنچے ہیں... لیکن ہم نے تمہارے بعد ایک بڑی گھبراہٹ دیکھی، ہم نے خیال کیا شاید قیامت قائم ہوگئی ہے... خاتون نے پوچھا وہ گھبراہٹ کیوں ہوئی؟ فرمایا حضرت جراح اور آپ کے ساتھی اپنے ساز و سامان کے ساتھ جنت میں آنے لگے تو دروازے پر بھیڑ ہوگئی...

www.besturdubooks.net

حضرت مورق العجلی رحمہ اللہ کی خبر

حضرت جمیل بن مرۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت مورق العجلی رحمۃ اللہ علیہ میرے دوست اور بھائی تھے... میں نے ایک دن ان سے کہا ہم میں سے جو پہلے فوت ہو وہ دوسرے کو آ کر اپنے حالات کی خبر دے... پھر حضرت مورق رحمہ اللہ کی وفات ہوگئی تو میری اہلیہ نے انہیں دیکھا کہ حضرت مورق آئے ہیں جیسا کہ پہلے آیا کرتے تھے... انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا اور میں نے جا کر دروازہ کھولا اور کہا آجایئے اپنے بھائی کے پاس، فرمایا میں کیسے آؤں؟ میں تو موت کا ذائقہ چکھ چکا ہوں... میں تو صرف اس لیے آیا ہوں تاکہ اپنے بھائی کو اس بھلائی کی خبر دوں جو اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کی ہے... تم میرے بھائی کو بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مقربین میں شامل کر لیا ہے...

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

جب آپ فوت ہوئے تو آپ کے ایک ساتھی نے بہت زیادہ غم کیا... بعد میں آپ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اے بھائی! میں آپ کو بڑی خوش کن حالت میں دیکھ رہا ہوں... اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا ہے؟ کہا میرے اوپر ستر درجے ہیں... کہا ہم تو آپ کو اس سے افضل سمجھتے تھے؟

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو میں نے کہا مجھے کوئی وصیت فرمایئے! فرمایا لوگوں سے جان پہچان کم رکھو...

حضرت حسن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

حضرت عمار بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو کہا میں آپ کی ملاقات کا متمنی تھا... آپ

www.besturdubooks.net

ہمیں اپنے حالات کی خبر دیں... فرمایا خوش ہو جاؤ! میں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن کرنے کے عمل جیسا کوئی اور عمل نہیں دیکھا...

حضرت ضیغم عابد رحمہ اللہ سے ملاقات

جب آپ رحمہ اللہ کا انتقال ہو گیا تو آپ کے ایک ساتھی نے آپ کو خواب میں دیکھا... آپ نے اس ساتھی سے پوچھا تم نے مجھ پر جنازہ نہیں پڑھا تھا؟ اس نے اپنا عذر بتلایا تو فرمایا اگر تم میرے جنازہ میں شریک ہوتے تو تمہیں نفع ہوتا...

حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ سے ملاقات

آپ رحمۃ اللہ علیہا کی وفات کے بعد ایک خاتون نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ پر باریک ریشم کا لباس ہے اور موٹے ریشم کا دوپٹہ ہے حالانکہ آپ کو اون کے جبہ اور دوپٹہ میں کفن دیا گیا تھا... خاتون نے پوچھا وہ جبہ اور اون کا دوپٹہ جس میں آپ کو کفن دیا گیا تھا کہاں ہے؟ فرمایا اللہ کی قسم! مجھ سے وہ اُتروا کر اس کے بدلہ میں یہ ریشمی لباس عطا کیا گیا ہے جو تم دیکھ رہی ہو... میرے کفن لپیٹ کر ان پر مہر لگائی گئی پھر ان کو علیین میں رکھ دیا گیا ہے تاکہ قیامت کے دن مجھے ان کا پورا ثواب ملے... خاتون کہتی ہیں میں نے پوچھا کیا آپ اس ریشمی لباس کے لیے عمل کرتی تھیں؟

فرمایا میرے نزدیک اولیاء اللہ کا اعزاز و اکرام صرف یہی نہیں ہے... میں نے پوچھا، حضرت عبدۃ بنت ابی کلاب کا کیا ہوا؟ فرمایا نہ پوچھو! وہ تو بلند درجوں میں ہم سے آگے بڑھ گئی ہے... میں نے کہا وہ کس طرح آگے بڑھ گئیں حالانکہ عبادت گزاری تو آپ کی زیادہ تھی... فرمایا دُنیا میں وہ جس حال میں بھی ہوتیں اس کی پرواہ نہیں کرتی تھیں... میں نے پوچھا: ابو مالک ضیغم رحمۃ اللہ علیہ کا کیا ہوا؟ فرمایا وہ جب چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی زیارت کرتے ہیں... میں نے پوچھا حضرت بشر بن منصور کا کیا ہوا؟ فرمایا واہ واہ اللہ کی قسم! ان کو تو ان کی اُمیدوں سے زیادہ عطا کیا گیا ہے...

www.besturdubooks.net

میں نے کہا مجھے کوئی عمل بتائیں جس سے میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کروں... فرمایا ذکراللہ کی کثرت کرواس سے قبر میں تم قابل رشک بن جاؤ گی...

حضرت عبدالعزیز بن سلیمان رحمہ اللہ سے ملاقات

آپ ولید بن سلیمان کے بھائی، عبدالعزیز بن الولید کے چچا اور حضرت مکحول اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے اصحاب میں سے تھے اور صاحب علم وفضل تھے... عبادت گزاری میں بھی معروف تھے... جب آپ کا انتقال ہوگیا تو آپ کے ایک دوست نے دیکھا کہ آپ پر سبز لباس ہے اور سر پر موتیوں کا تاج ہے... اس نے پوچھا آپ ہمارے بعد کس حال میں ہیں، موت کو آپ نے کیسا پایا اور وہاں کا معاملہ آپ کو کیسا لگا؟ فرمایا موت کی شدت اور تکلیف مت پوچھو... بس اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ہمارے عیبوں کو ڈھانپ لیا اور اس نے ہم سے اپنے فضل کا معاملہ فرمایا...

حضرت عطاء السلمی رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت صالح بن بشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء السلمی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد نیند میں ان سے ملاقات کی تو پوچھا اے ابومحمد! آپ مُردوں میں نہیں ہیں؟ فرمایا ہاں؟ میں نے پوچھا پھر موت کے بعد آپ کے ساتھ کیا ہوا؟ فرمایا اللہ کی قسم! میں بہت بڑی بھلائی کی طرف گیا ہوں اور بخشنے والے اور قدردان رب کے پاس پہنچا ہوں... میں نے کہا آپ تو دُنیا میں بہت غمگین رہتے تھے... فرمایا اللہ کی قسم! اسی غم کے بدلے اللہ نے مجھے ہمیشہ کی راحت اور خوشی عطا فرمائی ہے... میں نے پوچھا آپ کس درجہ میں ہیں؟ فرمایا:

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِيْقًا" (سورۃ النساء الآیۃ: ۶۹)

www.besturdubooks.net

ترجمہ: ''ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے احسان فرمایا یعنی نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بندے! اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں...''

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا پیغام

آپ کو ایک صاحب نے خواب میں دیکھا... آپ نے اس سے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے زیادہ بندے کا خیر خواہ کسی کو نہیں پایا...

حضرت مرۃ الہمدانی رحمہ اللہ سے ملاقات

آپ نے اتنی عبادت کی کہ سجدوں کی کثرت کی وجہ سے پیشانی کو گویا مٹی نے کھالیا تھا... آپ کی وفات کے بعد آپ کے گھر والوں میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی پیشانی چمکدار ستارے کی طرح ہے... اس نے پوچھا آپ کے چہرے پر یہ نورانی نشان کیسا ہے؟ فرمایا میری پیشانی کو مٹی نے کھالیا تھا، اب اسی جگہ نور پہنایا گیا ہے... اس نے پوچھا آپ کی منزل کیا ہے؟ فرمایا بہت اچھی منزل ہے، ایسا گھر ہے جس کے مکین اب کہیں اور نہیں جائیں گے اور نہ مریں گے...

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت ابو یعقوب القاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں ایک آدمی دیکھا جو بہت لمبے قد کا تھا... لوگ اس کے پیچھے جا رہے تھے، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتلایا یہ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ ہیں... میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا... میں نے عرض کیا مجھے وصیت فرمایئے؟ اللہ آپ پر رحم کرے... آپ نے غور سے میرے چہرے کی طرف دیکھا... میں نے کہا میں ہدایت کا طالب ہوں... اللہ آپ پر رحم کرے، آپ میری رہنمائی فرمائیں... پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ کی رحمت اس کی محبت میں ڈھونڈو اور اس کی نافرمانی کے وقت اس کے عذاب سے بچو اور محبت و نافرمانی کے درمیان اس سے اُمیدیں نہ توڑو... پھر آپ مجھے چھوڑ کر روانہ ہو گئے...

www.besturdubooks.net

حضرت مسعر رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت ابن السماک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مسعر رحمہ اللہ کو نیند میں دیکھا تو پوچھا آپ نے کس عمل کو افضل پایا؟ فرمایا ذکر کی مجلسیں...

حضرت سلمہ بن کہیل رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت اجلح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سلمہ بن کہیل رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا... میں نے پوچھا آپ نے کون سا عمل سب سے افضل پایا؟ فرمایا رات کی عبادت...

حضرت وفاء بن بشر رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت ابو بکر بن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں حضرت وفاء بن بشر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا... میں نے پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا ہر مشقت کے بعد نجات مل گئی ہے... میں نے پوچھا آپ نے کس عمل کو افضل پایا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا...

حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت موسیٰ بن وردان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا تو انہوں نے فرمایا میرے سامنے میری نیکیاں اور میری برائیاں پیش کی گئیں... میں نے دیکھا کہ میری نیکیوں میں انار کے دانے ہیں میں نے انہیں چن کر کھالیا اور میں نے دیکھا کہ میری برائیوں میں ریشم کے دو دھاگے ہیں جو کہ میری ٹوپی میں تھے...

ایک صالح سے ملاقات

حضرت سعید بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے بھتیجے جویریہ بن اسماء نے مجھے بتلایا کہ ہم عبادان میں تھے وہاں کوفہ کا ایک عبادت گزار نوجوان آیا... شدید

www.besturdubooks.net

گرمی کے دن میں اس نوجوان کا وہیں انتقال ہوگیا... میں نے دل میں کہا ذرا آرام کر لیتے ہیں تا کہ دن ٹھنڈا ہو جائے پھر اس کی تکفین وتدفین کریں گے...

میں سویا تو نیند میں دیکھا جیسا کہ میں قبرستان میں ہوں اور سامنے موتیوں کا بنا ہوا ایک قبہ ہے جو حسن کی وجہ سے چمک رہا ہے... میں اس قبہ کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک وہ قبہ کھلا اور اس میں سے ایک نوجوان لڑکی کہ اس جیسا حسین میں نے اور نہیں دیکھا نکلی... میری طرف آگے بڑھی اور کہا ''خدارا اسے ظہر تک ہم سے دور نہ رکھو'' میں گھبرا کر اُٹھ بیٹھا اور اس کی تجہیز وتکفین میں لگ گیا، پھر جس جگہ میں نے قبہ دیکھا تھا اسی جگہ قبر کھودی اور اس میں نوجوان کو دفن کر دیا...

حضرت عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت عبدالملک بن عتاب اللیثی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے نیند میں حضرت عامر بن عبد قیس رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو میں نے پوچھا آپ نے کس عمل کو افضل پایا ہے؟ فرمایا وہی عمل افضل ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو...

حضرت ابوالعلاء ایوب بن مسکین رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوالعلاء رحمۃ اللہ علیہ کو نیند میں دیکھا تو میں نے پوچھا آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ فرمایا میرے رب نے مجھے بخش دیا ہے... میں نے پوچھا کس سبب سے بخشش ہوگئی ہے؟ فرمایا نماز اور روزہ سے... میں نے پوچھا کیا آپ نے حضرت منصور بن زاذان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں ان کا محل ہم دور سے دیکھتے ہیں...

باپ کی اپنی بیٹی سے ملاقات

حضرت یزید بن نعامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک لڑکی طاعون کی وباء میں فوت ہوگئی... بعد میں وہ لڑکی اپنے والد کو نیند میں ملی... والد نے کہا بیٹی! آخرت کے

www.besturdubooks.net

بارے میں بتلاؤ وہاں کیا ہوا؟ لڑکی نے جواب دیا ابا جان! ہم ایک عظیم جہان میں گئے ہیں ہم جانتے ہیں مگر عمل نہیں کر سکتے اور آپ لوگ عمل کر سکتے ہیں مگر جانتے نہیں... اللہ کی قسم! میرے نامہ اعمال میں ایک دفعہ سبحان اللہ یا دو دفعہ سبحان اللہ یا ایک رکعت یا دو رکعت نماز کا عمل میرے لیے دُنیا اور دُنیا کے تمام ساز و سامان سے زیادہ پسندیدہ ہے...

جنتی خواتین سے ملاقات

حضرت کثیر بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے نیند میں دیکھا مجھے یوں لگا جیسے میں جنت کے اعلیٰ درجہ میں داخل ہو گیا ہوں، میں وہاں گھومنے لگا اور تعجب کرتا رہا... اتنے میں میں نے دیکھا مسجد کے ایک کونے میں کچھ خواتین بیٹھی ہیں... میں آگے گیا اور انہیں سلام کیا... پھر میں نے پوچھا، تم اس درجہ میں کیسے پہنچ گئی ہو؟ انہوں نے جواب دیا سجدوں اور تکبیروں کے ذریعہ...

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے متعلق ایک آدمی کا خواب

حضرت حماد بن ابی ہاشم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک آدمی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہا: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں دیکھا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بائیں جانب ہیں اور دو آدمی جھگڑتے ہوئے آئے اور آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا اے عمر! جب تم عمل کرو تو ان دونوں یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسا عمل کرو۔" حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس آدمی سے اللہ تعالیٰ کی قسم لی کہ واقعی تو نے یہ خواب دیکھا ہے تو اس آدمی نے قسم اُٹھائی... پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ رو پڑے...

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

حضرت قبیصہ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان ثوری

www.besturdubooks.net

رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا... میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو فرمایا:

نظرت الی ربی عیانًا فقال لی هنیئًا رضای عنک یا ابن سعید

فقد کنت قوامًا اذا اللیل قددجا بعبرة محزون وقلب عمید

فدونک فاختر ای قصر تریده وزرنی فانی منک غیر بعید

ترجمہ:...... ''میں نے واضح طور پر اپنے رب کو دیکھا تو میرے رب نے مجھ سے فرمایا تجھے میری رضا مندی مبارک ہو اے ابن سعید... جب رات چھا جاتی تھی تو تو کھڑے ہو کر عبادت کرتا تھا غمگین چہرے اور جھکے ہوئے دل کے ساتھ... پس اب تو جو محل چاہے پسند کر اور میرا دیدار کر میں تجھ سے دور نہیں ہوں...''

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا کہ آپ جنت میں کھجور سے اُڑ کر دوسرے درخت پر جاتے ہیں اور درخت سے اُڑ کر کھجور پر آ بیٹھتے ہیں اور کہہ رہے ہیں

''لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ'' (الصافات:۶۱)

''اسی کی مثل چاہیے کہ عمل کریں عمل کرنے والے...''

آپ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا آپ کس سبب سے جنت میں داخل کیے گئے؟ فرمایا پرہیزگاری کے سبب، پرہیزگاری کے سبب... آپ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا حضرت علی بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ کا کیا ہوا؟ فرمایا ہم انہیں نہیں دیکھتے مگر ستارے جیسا...

حضرت شعبہ بن الحجاج اور حضرت مسعر بن کدام رحمہم اللہ سے ملاقات

حضرت ابو احمد البریدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت شعبہ بن الحجاج اور حضرت مسعر بن کدام رحمہم اللہ دونوں جلیل القدر حافظ تھے، میں نے ان کی موت کے بعد ان دونوں کو دیکھا تو میں نے کہا اے ابو بسطام! اللہ تعالیٰ نے آپ دونوں کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ فرمایا جو میں کہوں اللہ تعالیٰ تجھے اس کے یاد کرنے کی توفیق دے... پھر فرمایا:

www.besturdubooks.net

حبانی الٰھی فی الجنان بقبة　لھا الف باب من لجین و جوھرا

وقال لی الرحمٰن یا شعبة الذی　تبحر فی جمع العلوم فاکثرا

تنعم بقربی اننی عنک ذو رضًا　وعن عبدی القوام فی اللیل مسعرا

کفی مسعراً غزابان سیزورنی　واکشف عن وجھی الکریم لینظرا

وھذا فعالی بالذین تنسکوا　ولم یا لفوا فی سالف الدھر منکرا

’’ترجمہ:‘‘ مجھے میرے رب نے جنت میں ایک گنبد عطا فرمایا ہے جس کے موتیوں اور چاندی سے بنے ہوئے ایک ہزار دروازے ہیں اور مجھ سے رحمٰن نے فرمایا اے شعبہ! جو علوم جمع کرنے میں ماہر تھا... تو میرے قرب میں عیش کر یقیناً میں تجھ سے راضی ہوں اور رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھنے والے اپنے بندے مسعر سے راضی ہوں... مسعر کی خوشی کے لیے کافی ہے کہ وہ میری زیارت کرے گا اور میں اپنے معزز چہرہ کو کھولوں گا تا کہ وہ دیکھ لیں اور یہی میرا سلوک ہے ان لوگوں سے جو نیکیاں کرتے رہے اور گزری ہوئی زندگی میں برائیوں سے آشنا نہیں رہے...‘‘

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت احمد بن محمد اللبدی فرماتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا، میں نے پوچھا اے ابو عبداللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے... پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے احمد! تو نے میری راہ میں ستر کوڑے کھائے تھے؟ میں نے عرض کیا ہاں... فرمایا یہ میرا چہرہ ہے جو میں نے تیرے لیے مباح کر دیا ہے، پس تو اس کا دیدار کر...

حضرت ابوبکر احمد بن محمد بن الحجاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں طرطوس کے ایک آدمی نے اپنا واقعہ بتلایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی یا اللہ! مجھے قبروں والوں سے ملوا دے تا کہ میں ان سے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پوچھوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ چنانچہ دس سال بعد میں نے خواب

www.besturdubooks.net

میں دیکھا گویا تمام قبرستان والے اپنی اپنی قبر پر کھڑے ہیں اور آگے بڑھ کر مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں پھر انہوں نے کہا اے فلاں! کب سے تم اللہ تعالیٰ سے دُعا کر رہے ہو کہ اللہ تمہیں ہم سے ملوادے تا کہ تم ہم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھو جو کہ جب سے تم سے جدا ہوا ہے طوبیٰ کے درخت کے نیچے فرشتوں نے اسے گھیر رکھا ہے... امام ابو محمد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ جو قبر والوں نے اس آدمی سے کہا یہ انہوں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بلند مرتبہ اور عظمت منزل کی خبر دی ہے... ان کے پاس حضرت امام کی عظمت کی تعبیر کے لیے اور الفاظ نہ تھے...

حضرت بشر حافی اور معروف کرخی رحمہما اللہ سے ملاقات

حضرت بشر بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ کے متوسل حضرت ابو جعفر السقاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ حضرت بشر حافی اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہما آ رہے ہیں میں نے پوچھا کہاں سے؟ فرمایا ہم جنت الفردوس سے آ رہے ہیں، ہم نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی زیارت کی ہے... اسی طرح حضرت ابو جعفر السقاء رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ نیند میں حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو پوچھا اے ابو نصر اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے بشر! اگر تم دُنیا میں انگاروں پر سجدہ کرتے تو بھی میں نے لوگوں کے دلوں میں جو تمہاری محبت پیدا کر دی ہے اس کا شکر ادا نہ کر سکتے... اللہ تعالیٰ نے میرے لیے آدھی جنت مباح کر دی ہے اس میں جہاں چاہوں جا سکتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جتنے لوگ تمہارے جنازہ میں شریک تھے ان کی بخشش ہوگئی... میں نے پوچھا حضرت ابو نصر التمار رحمہ اللہ کا کیا ہوا؟ فرمایا وہ مصیبتوں پر اپنے صبر اور فقر کی وجہ سے لوگوں کی نسبت بلند مرتبہ میں ہیں...

فائدہ: علامہ عبدالحق اشبیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شاید آدھی جنت سے مراد جنت کی آدھی نعمتیں ہیں کیونکہ جنت کی نعمتیں دو قسم کی ہیں آدھی روحانی ہیں اور آدھی

www.besturdubooks.net

جسمانی ہیں... عالم برزخ میں روحانی نعمتیں ملتی ہیں اور جب آخرت میں روحیں جسموں کی طرف لوٹا دی جاتی ہیں تو جسمانی نعمتیں بھی دے دی جاتی ہیں... بعض حضرات نے فرمایا ہے جنت کی نعمتیں علم پر بھی ملتی ہیں اور عمل پر بھی اور حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کا حصہ علم کی نسبت عمل میں زیادہ تھا اس لیے آدھی جنت سے مراد عمل پر مرتب ہونے والی نعمتیں ہیں...

حضرت عاصم الجزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے ملا، میں نے پوچھا اے ابونصر! کہاں سے؟ فرمایا علیین سے، میں نے پوچھا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کیا ہوا؟ فرمایا اس وقت تو میں نے انہیں اس حالت میں چھوڑا ہے کہ وہ حضرت عبدالوہاب وراق کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھا پی رہے ہیں... میں نے کہا اور آپ؟ فرمایا کھانے میں میری رغبت کا کم ہونا تو معلوم ہی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے میرے لیے اپنا دیدار مباح فرما دیا ہے...

حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے ملاقات

ایک بزرگ فرماتے ہیں میں نے نیند میں دیکھا کہ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ بغداد کے محلہ رصافہ کی اسی مجلس میں بیٹھے ہیں جہاں آپ اپنی زندگی میں بیٹھتے تھے، آپ پر بہت عمدہ لباس ہے... میں کھڑا ہوا اور آپ کو سلام کیا، پھر آپ کے سامنے بیٹھ گیا... میں نے عرض کیا آپ کے اصحاب میں سے آپ کے زیادہ قریب کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرتا ہو اور سب سے زیادہ اللہ کے حق کی نگہبانی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں سب سے آگے بڑھنے والا...

حضرت میسرہ بن سلیم رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت ابوعبدالرحمٰن الساحلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں حضرت میسرہ بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا، میں نے کہا آپ کی جدائی لمبی ہوگئی، فرمایا

www.besturdubooks.net

سفر بہت لمبا ہے... میں نے کہا آپ کن حالات میں پہنچے ہیں؟ فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رُخصت مل گئی ہے کیونکہ ہم رُخصتوں پر فتویٰ دیا کرتے تھے... میں نے کہا آپ مجھے کس عمل کے کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا سنتوں کا اتباع، نیک لوگوں کی صحبت دونوں چیزیں آگ سے نجات دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہیں...

حضرت عیسیٰ بن زاذان رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت ابوجعفر الضریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عیسیٰ بن زاذان کو ان کی وفات کے بعد دیکھا تو میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ تو یہ اشعار پڑھے:

لو رأیت الحسان فی الخلد حولی   وأکاویب معها للشراب

یترنمن بالکتاب جمیعا   یتمشین مسبلات الثیاب

ترجمہ:...... ''کاش کہ تم جنت الخلد میں حسیناؤں کو میرے اِردگرد دیکھتے اور ان کے ساتھ شراب کے جاموں کو جو سب مل کر قرآن کریم کو خوش آوازی سے تلاوت کر رہی ہیں اور کپڑے لٹکائے ہوئے چل رہی ہیں...''

حضرت مسلم بن خالد زنگی رحمہ اللہ سے ملاقات

شیخ الحرم، الحافظ، العلامہ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج المعروف بہ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں مکہ مکرمہ کے قبرستان میں آیا ہوا ہوں، میں نے دیکھا کہ قبروں پر شامیانے لگے ہوئے ہیں اور ایک قبر ایسی ہے جس پر شامیانے کے ساتھ خیمہ بھی ہے اور بیری کا درخت بھی... میں خیمہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ اس میں حضرت مسلم بن خالد زنگی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہیں... میں نے پوچھا باقی قبروں پر تو صرف شامیانے ہیں اور آپ کی قبر پر خیمہ و بیری کا درخت بھی ہے؟ فرمایا میں روزے کثرت سے رکھا کرتا تھا...

www.besturdubooks.net

میں نے پوچھا ہمارے شیخ حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کا محل وقوع کیا ہے؟ میں ان کی مجلس میں بیٹھتا تھا... میں چاہتا ہوں کہ ان کو بھی سلام کرتا جاؤں... آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی گھمائی اور فرمایا: ابن جریج کی قبر کہاں ہے ان کا اعمال نامہ تو علیین میں اُٹھالیا گیا ہے...

حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ کی اپنے ساتھی سے ملاقات

شیخ الاسلام، الامام فی الحدیث والعربیہ حضرت حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں نے خواب میں اپنے ایک ساتھی کو دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ کہا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے دُنیا میں تمہارے نفس نے بہت لمبی مشقت اُٹھائی ہے پس آج میں تمہیں بہت لمبی راحت عطا کرتا ہوں اور تمام مشقت اُٹھانے والوں کو لمبی راحت دوں گا...

سفیان ثوری رحمہ اللہ کی زیارت

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ فرمایا میری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں سے ملاقات ہوگئی ہے...

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت صخر بن راشد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا... میں نے پوچھا آپ کا انتقال نہیں ہوگیا تھا؟ فرمایا ہاں... میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا بخشا ہے کہ اس بخشش نے میرے ہر گناہ کا احاطہ کرلیا ہے... میں نے پوچھا حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا کیا ہوا؟ فرمایا حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا کیا پوچھتے ہو وہ تو ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے...

www.besturdubooks.net

قاضی مروان رحمہ اللہ سے ملاقات

حضرت یقظم بنت راشد رحمہا اللہ فرماتی ہیں مروان المحلمی میرے ہمسایہ تھے...آپ معروف قاضی تھے، جب فوت ہوئے تو مجھے بہت صدمہ ہوا...میں نے خواب میں آپ کو دیکھا تو پوچھا: اے عبداللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے؟ کہا اللہ نے مجھے جنت میں داخل کر دیا ہے...میں نے پوچھا پھر کیا ہوا؟ فرمایا پھر مجھے اصحاب الیمین کی طرف اُٹھایا گیا... میں نے پوچھا پھر کیا ہوا؟ فرمایا پھر مجھے مقربین کی طرف اُٹھایا گیا...میں نے پوچھا اپنے ساتھیوں میں سے کس کس کو دیکھا ہے؟ کہا میں نے حضرت حسن بصری، حضرت محمد بن سیرین اور حضرت میمون بن سیاہ رحمۃ اللہ علیہم کو دیکھا ہے...

دوسرا خواب

حضرت ہشام بن حسان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بصرہ کی مشہور نیک و عبادت گزار خاتون اُم عبداللہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک خوبصورت گھر میں داخل ہوگئی ہوں...پھر میں ایک باغ میں داخل ہوئی جو بہت خوبصورت تھا...اس میں سونے کے تخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے جس کے اِردگرد جام لیے ہوئے خادم کھڑے ہیں... میں اس مقام کے حسن کو دیکھ کر حیران کھڑی تھی کہ آواز آئی یہ مروان محلمی تشریف لائے ہیں یہ سنتے ہی وہ شخص چونکا اور اپنی جگہ پر سیدھا ہو کر بیٹھا...اتنے میں میری آنکھ کھلی تو اس وقت مروان محلمی کا جنازہ میرے گھر کے دروازے سے گزر رہا تھا...(کتاب الروح)

www.besturdubooks.net

مزید چند اہم واقعات

جن میں خواب کے ذریعے فوت شدگان سے ملاقات کا ذکر ہے

نہر زُبیدہ

خلیفہ ہارون رشید اور اس کی اہلیہ نے یہ خواب دیکھا کہ وہ میدان قیامت میں کھڑے ہیں اور ہر شخص حساب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت پر بہشت میں داخل ہو رہا ہے... لیکن ان کی نسبت حضرت نبی امی دقیقہ دان عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ یہ پیش نہ کئے جائیں... کیونکہ مجھے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں بہت شرمندہ ہونا پڑے گا... میں ان کی شفاعت نہ کروں گا کیونکہ انہوں نے بیت المال کا مال اپنا سمجھ رکھا ہے اور مستحقین کو محروم کر دیا ہے یہ ہولناک خواب دیکھ کر دونوں جاگ اٹھے اسی دن بیت المال سے ہزار ہا درہم و دینار تقسیم کیے اور ہزار ہا فلاحی کام انجام دیئے... نہر زبیدہ بھی اسی دور کی یادگار ہے... (دینی دسترخوان جلد ۲)

زبیدہ ملکہ کی بخشش

زبیدہ خاتون ایک نیک ملکہ تھی... اس نے نہر زبیدہ بنوا کر مخلوقِ خدا کو بہت فائدہ پہنچایا... اپنی وفات کے بعد وہ کسی کو خواب میں نظر آئی... اس نے پوچھا کہ زبیدہ! آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ زبیدہ نے جواب دیا کہ اللہ رب العزت نے بخشش فرما دی... خواب دیکھنے والے نے کہا کہ آپ نے نہر زبیدہ بنوا کر مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچایا' آپ کی بخشش تو ہونی ہی تھی... زبیدہ خاتون نے کہا' نہیں! نہیں! جب نہر زبیدہ

www.besturdubooks.net

والا عمل پیش ہوا تو پروردگارِ عالم نے فرمایا کہ کام تو تم نے خزانے کے پیسوں سے کروایا... اگر خزانہ نہ ہوتا تو نہر بھی نہ بنتی... مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے میرے لیے کیا عمل کیا... زبیدہ نے کہا کہ میں تو گھبرا گئی کہ اب کیا بنے گا... مگر اللہ رب العزت نے مجھ پر مہربانی فرمائی... مجھ سے کہا کہ تمہارا ایک عمل ہمیں پسند آ گیا... ایک مرتبہ تم بھوک کی حالت میں دسترخوان پر بیٹھی کھانا کھا رہی تھیں کہ اتنے میں اللہ اکبر کے الفاظ سے اذان کی آواز سنائی دی... تمہارے ہاتھ میں لقمہ تھا اور سر سے دوپٹہ سرکا ہوا تھا' تم نے لقمے کو واپس رکھا' پہلے دوپٹے کو ٹھیک کیا' پھر لقمہ کھایا' تم نے لقمہ کھانے میں تاخیر میرے نام کے ادب کی وجہ سے کی... اس لیے ہم نے تمہاری مغفرت فرما دی... (بکھرے موتی)

ایک بلی کے بچہ کے ساتھ حسن سلوک کی وجہ سے مغفرت

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کو کسی نے بعد وفات کے خواب میں دیکھا، پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا... فرمایا جب میں پیش کیا گیا تو پوچھا گیا کہ اے بایزید کیا لائے، میں نے سوچا کہ نماز روزہ وغیرہ سب اعمال تو اس قابل نہیں کہ پیش کروں، البتہ ایمان تو بفضلہٖ تعالیٰ ہے... اس لیے عرض کیا کہ توحید... ارشاد ہوا: "اَمَا تَذْكُرُ لَيْلَةَ اللَّبَنِ" (یعنی دودھ والی رات یاد نہیں؟) قصہ یہ ہوا تھا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کے ایک شب پیٹ میں درد ہوا تو اُن کی زبان سے نکل گیا کہ دودھ پیا تھا اس سے درد ہو گیا... اس پر شکایت ہوئی کہ درد کو دودھ کی طرف منسوب کیا اور فاعل حقیقی کو بھول گئے حالانکہ "درد از یار است درماں نیز ہم" پھر ارشاد ہوا کہ اب بتلاؤ کیا لائے...

عرض کیا اے اللہ! کچھ نہیں، فرمایا کہ ایک عمل تمہارا ہم کو پسند آیا ہے اس کی وجہ سے بخشتے ہیں... ایک مرتبہ ایک بلی کا بچہ سردی میں مر رہا تھا تم نے اس کو لے کر اپنے پاس لٹا لیا، رہ گئی ساری کی ساری بزرگی اور تمام حقائق اور دقائق و معارف سب کالعدم ہو گئے... (وعظ احسان الاسلام، ص:۱۴۰) (جواہر پارے ج اول)

www.besturdubooks.net

قبروں کے شکستہ ہو جانے کے سبب مغفرت

حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''الرحمۃ المھداۃ'' میں ہے کہ ایک نبی علیہ السلام ایک مقبرہ پر گزرے جس میں نئی سی قبریں بنی ہوئی تھیں اور پاس گئے تو معلوم ہوا کہ اکثر معذب ہیں... دُعا کی اور آگے گزر گئے... کچھ عرصہ کے بعد پھر وہاں گزر ہوا جبکہ قبریں شکستہ ہو گئی تھیں...

وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ سب کے سب مغفور اور روح و ریحان میں ہیں... حیرت ہوئی اور جناب باری میں عرض کیا کہ مرنے کے بعد اُن کا کوئی عمل تو ہوا نہیں پھر مغفرت کا سبب کیا ہوا؟ فرمایا جب ان کی قبریں شکستہ ہو گئیں اور کوئی ان کا پوچھنے والا نہ رہا تو مجھے رحم آیا اور مغفرت کر دی... (خاتمۃ السوانح، بحوالہ جواہر پارے جلد اول)

بچہ کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھانے کے سبب باپ کی مغفرت

حضرت امام رازی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں: ''ایک دفعہ عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک قبر پر سے گزر ہوا آپ نے (بطور کشف) دیکھا کہ عذاب کے فرشتے میت کو عذاب دے رہے ہیں... آپ آگے چلے گئے اپنے کام سے فارغ ہو کر جب آپ دوبارہ یہاں سے گزرے تو اس قبر پر رحمت کے فرشتے دیکھے جن کے ساتھ نور کے طبق ہیں... آپ کو اس پر تعجب ہوا، آپ نے نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی...

اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی اے عیسیٰ! یہ بندہ گنہگار تھا اور جب سے مرا تھا عذاب میں گرفتار تھا... یہ مرتے وقت اپنی بیوی چھوڑ گیا تھا، اس عورت نے ایک فرزند جنا اور اس کی پرورش کی یہاں تک کہ بڑا ہوا اس کے بعد اس عورت نے اس فرزند کو مکتب میں بھیجا... استاذ نے اسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھائی... پس مجھے اپنے بندے سے حیا آئی کہ میں اسے آگ کا عذاب دوں، زمین کے اندر اور اس کا فرزند میرا نام لیتا ہے زمین کے اوپر...'' (تفسیر کبیر، جواہر پارے اول)

www.besturdubooks.net

چند چھوٹی رکعتیں مغفرت کا سبب بن گئیں

حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ (م:۲۹۷ھ) کو وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو سوال کیا حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا... آپ نے کہا ''فَنِیَتِ الْحَقَائِقُ وَالْاِشَارَاتُ وَنفِدَتِ الرُّمُوْزُ وَالْعِبَارَاتُ وَمَا نَفَعَنَا اِلَّا رُکَیْعَاتٌ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ'' یعنی سارے علوم وحقائق وغیرہ فنا ہو گئے... یہاں کچھ کام نہ آئے، اگر کچھ کام آئیں تو صرف وہ چھوٹی چھوٹی رکعتیں کام آئیں جو میں آدھی رات کو پڑھا کرتا تھا، یعنی تہجد...'' (الافاضات الیومیہ، جواہر پارے اول)

ایک بڑھیا کو روزانہ مسائل بتانا سبب مغفرت بن گیا

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ (م:۵۰۵ھ) تحریر فرماتے ہیں: ''حضرت ابو سعید شحام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت سہل صعلو کی رحمہ اللہ کو اُن کی وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر ''اَیُّھَا الشیخ'' کے الفاظ سے مخاطب کیا تو وہ مجھے ٹوک کر کہنے لگے کہ اب شیخ کہنا چھوڑ دو... ابو سعید کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اس لقب کے ساتھ میں نے آپ کو اس لیے پکارا کہ آپ کے حالات دُنیا میں بالکل شیخوں ہی سے ملتے جلتے تھے... اس پر سہل کہنے لگے ''لَمْ تُغْنِ عَنَّا'' بھائی وہ دُنیا کی تمام نیکیاں کچھ کام نہ آسکیں... (ابو سعید ان کلمات کو سن کر ایک دم سہم گئے) عرض کرنے لگے اچھا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے فقط ان مسائل کے بتانے کے سبب بخش دیا جو فلاں بڑھیاں روزانہ آکر مجھ سے پوچھا کرتی تھی...'' (احیاء العلوم، عربی ج:۴، ص:۵۱۰)

ان واقعات سے جہاں یہ پتہ چلتا ہے کہ انسان کی مغفرت محض اللہ کی رحمت کے صدقہ ہوتی ہے وہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو ہر وقت اعمال خیر میں

www.besturdubooks.net

مصروف رہنا چاہیے کیونکہ نہ معلوم کونسا عمل اس کی نجات کا سبب بن جائے لیکن یہ سوچ کر کہ اللہ غفور الرحیم ہیں، نکتہ نواز ہیں، انہیں کوئی سا عمل پسند آ گیا تو نجات ہو جائے گی... اعمال کو چھوڑ نا نہیں چاہیے کیونکہ اس کی کوئی گارنٹی نہیں کہ اسے ضرور کوئی عمل پسند آ جائے گا... ہوسکتا ہے اُسے کوئی عمل بھی پسند نہ آئے... العیاذ باللہ اس لیے عمل کرتے رہنا چاہیے... نیز ان واقعات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی عبادت وطاعت پر فخر وغرور نہیں کرنا چاہیے اور کسی کو ذلیل وحقیر نہیں سمجھنا چاہیے دُعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص اور رحم وکرم سے ہماری مغفرت فرمائے... آمین (جواہر پارے اول)

نیت کا پھل

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا، پوچھا حضرت آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور نہایت چین میں ہوں مگر ہمارا پڑوسی ہم سے بھی بڑھ گیا حالانکہ نہ اس نے وہ مجاہدات کیے جو ہم نے کیے تھے نہ طریق سلوک طے کیا وہ بیچارہ اہل وعیال والا تھا سوائے ضروریات، واجبات وفرائض کے کچھ نہ کرتا تھا، دن بھر اہل وعیال کے لیے کسب معاش کرتا تھا لیکن ہر وقت اس میں رہتا تھا کہ کاش! میرے لیے بھی کبھی وہ دن آئے کہ ابراہیم بن ادہم کی طرح مطمئن ہو کر اللہ کا نام لوں اور یہ حال ہو:

بفراغ دل زمانے نظرے بماہ روئے　　بہ ازانکہ چتر شاہی ہمہ روز ہائے وہوئے

(فراغ قلب سے ایک نظر محبوب کے چہرہ پر ڈالنا شاہی چھتری سے بہتر ہے کہ سلطنت کی ہائے ہو کا شور ہو) اور یہ حال ہو:

چہ خوش است باتو بزمے بنہفتہ ساز کردن　　درخانہ بند کردن سرِ شیشہ باز کردن

(کیا ہی اچھا ہو کہ تیرے ساتھ تنہائی میں ایک مجلس ہو، گھر کا دروازہ بند

www.besturdubooks.net

کر کے جام کی مہر کھولی جائے)...

ساری عمر وہ اسی تمنا میں رہا مگر ایک دن بھی اسے فراغ نصیب نہ ہوا لیکن آج جو اس کو درجات ملے ہیں ابراہیم ان کو ترس رہا ہے اور حق تعالیٰ نے اس کی نیت پر نظر فرمائی گو عمل قلیل تھا مگر اس کا ارادہ تو ہر وقت یہی تھا کہ ذرا فراغ نصیب ہو تو یوں ذکر کروں...اس طرح نمازیں پڑھوں اور اس طرح مجاہدات کروں...بس اس کی یہ نیت قبول ہوگئی..." (وعظ تقلیل الکلام مشمولہ خطبات حکیم الامت ج:۲۷)

حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو واقعہ تحریر فرمایا ہے اس کی تائید اس حدیث شریف سے ہوتی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" (احیاء العلوم ج:۴، ص:۳۶۶)

مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے...اہل ایمان کو چاہیے کہ جس قدر ہو سکے اعمال صالحہ کے بجالانے کی نیت رکھا کریں تاکہ اگر کسی وجہ سے عمل نہ بھی ہو سکے تو کم از کم نیت پر تو اجر کے مستحق بن سکیں...الٰہی ہم اپنی بساط کے مطابق اعمال صالحہ بجالانے اور تیری یاد میں زندگی گزارنے کی نیت رکھتے ہیں...الٰہی توفیق عطا فرما اور محض اپنے فضل و کرم سے ہم ضعیفوں کو اجر و ثواب عطا فرما...آمین (جواہر پارے سوم)

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کی وفات

ابو محمد حریری کہتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۹۸ھ) کی وفات کے وقت میں ان کے پاس موجود تھا... یہ جمعہ کا دن تھا اور وہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے...میں نے کہا "ابوالقاسم! کچھ اپنی جان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیجئے..." حضرت جنید رحمہ اللہ نے جواب دیا:

"ابو محمد! کیا اس وقت آپ کو کوئی ایسا شخص نظر آتا ہے جو اس عبادت کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو، وہ دیکھو میرا نامہ اعمال لپٹ رہا ہے..."

وفات سے قبل حضرت جنید رحمہ اللہ نے وصیت فرمائی کہ میری طرف جتنی علم کی

www.besturdubooks.net

باتیں منسوب ہیں اور لوگوں نے انہیں لکھ لیا ہے وہ سب دفن کردی جائیں...لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو جواب دیا کہ ''جب لوگوں کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم (حدیث) موجود ہے تو میری خواہش یہ ہے کہ اللہ سے میری ملاقات اس حالت میں ہو کہ میں نے اپنی طرف منسوب کوئی چیز نہ چھوڑی ہو...'' وفات کے بعد جعفر خلدی رحمہ اللہ نے انہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا: ''اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟'' حضرت جنید رحمہ اللہ نے جواب دیا:

"طاحت تلک الاشارات وغابت تلک العبارات وفنیت تلک العلوم ونفدت تلک الرسوم، وما نفعنا الا رکعات کنا نرکعھا فی الاسحار"

''وہ اشارے ختم ہوئے، وہ عبارتیں غائب ہوگئیں، وہ علوم فنا ہوگئے، وہ نقوش مٹ گئے اور ہمیں نفع پہنچایا تو چند رکعتوں نے جو ہم سحری کے وقت پڑھ لیا کرتے تھے...'' (تراشے)

کوئی غم گسار ہوتا، کوئی چارہ ساز ہوتا

حضرت عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی فرماتے ہیں، میں نے ایک جنازہ دیکھا جس کو تین مرد اور ایک عورت نے اُٹھایا تھا... میں نے عورت کی جگہ لے لی، جنازہ کو قبرستان پہنچا کر دفن کرایا... پھر میں نے عورت سے اس کا تعارف پوچھا، کہنے لگی ''یہ میرا بیٹا تھا'' میں نے دریافت کیا ''کیا آپ کے پڑوسی وغیرہ نہیں ہیں؟'' کہنے لگی ''ہیں، لیکن انہوں نے اسے حقیر جانا کیوں کہ یہ مخنث (ہیجڑا) تھا'' شیخ عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ میں نے اسی رات خواب میں سفید لباس میں ملبوس ایک شخص دیکھا جس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا تھا... اس نے آ کر میرا شکریہ ادا کیا... میں نے پوچھا ''آپ کون؟'' وہ کہنے لگا ''میں وہی مخنث ہوں جسے تم نے آج دفن کیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لیے بخش دیا کہ لوگ مجھے حقیر سمجھتے تھے'' دیکھا آپ نے حقیر سمجھنے کا فیصلہ.....تب وتاب جاودانہ! (رسالہ قشیریہ، کتابوں کی درس گاہ میں)

www.besturdubooks.net

احترام قرآن کی وجہ سے بادشاہ کی مغفرت

ایک بادشاہ سیر وشکار میں تنہارہ کر کسی قریہ میں ایک دیہاتی کا مہمان ہوا... شب کو جس دالان میں وہ مقیم ہوا دیکھا کہ اس کے ایک طاق میں قرآن مجید رکھا ہوا ہے... یہ دیکھ کر اس کی عظمت وجلالت اس کے دل ودماغ پر چھاگئی اور ساری رات ایک گوشہ میں بیٹھ کر جاگتے ہوئے صبح کر دی... اس بادشاہ کے مرنے کے بعد سلطان اولیاء حضرت خواجہ نظام الدین نے خواب میں دیکھا... پوچھا خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ بادشاہ نے جواب دیا کہ بخش دیا... کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اس رات کا میرا جاگنا اور قرآن مجید کا اس قدر احترام کرنا پسند آ گیا تھا... (انوار الباری)

ایک محدث کا عجیب ومبارک معاملہ

یحییٰ بن اکثم رحمہ اللہ ایک محدث گزرے ہیں.... آپ قاضی بھی تھے.... جب ان کا انتقال ہوا... تو ایک شخص نے ان کو خواب میں دیکھا جب ان سے پوچھا کہ آپ پر کیا گزری؟

تو انہوں نے فرمایا جب میری پیشی اللہ تعالیٰ کی عدالت میں ہوئی تو مجھ سے فرمایا او گنہگار بوڑھے! تو نے فلاں فلاں گناہ کیا تھا.... تجھے کون میرے عذاب سے بچائے گا؟

میں نے عرض کیا یا رب العالمین! مجھے آپ کی طرف سے ایک حدیث پہنچی ہے.... اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون سی حدیث پہنچی ہے؟

میں نے عرض کیا مجھ سے عبدالرزاق نے کہا.... عبدالرزاق سے معمر نے کہا.... معمر سے زھری نے کہا.... زھری سے عروہ نے کہا.... عروہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا.... ان سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا....

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا....

اور حضرت جبرائیل علیہ السلام سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوا...

www.besturdubooks.net

اور میں اس کو اس کے اعمال کی وجہ سے عذاب دینے کا ارادہ بھی کروں....

لیکن اس کے بوڑھاپے سے شرما کر اسے معاف کر دیتا ہوں ....اور یا رب العالمین! آپ کو معلوم ہے ....کہ میں اسلام میں بوڑھا ہو چکا ہوں ....اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث بالکل صحیح آپ نے بتلادی ....اس بوڑھاپے کی وجہ سے میں تجھے معاف کرتا ہوں....اور پھر مجھے جنت میں داخل فرمایا....(ابن خلکان)

نیت پر مدار ہے

شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ اور ایک درویش کا انتقال ہوا کسی نے خواب میں دیکھا کہ بادشاہ تو جنت میں ٹہل رہا ہے اور درویش دوزخ میں پڑا ہے... کسی بزرگ سے تعبیر معلوم کی، تو کہا کہ وہ بادشاہ صاحب تخت و تاج تھا مگر درویشی کی تمنا کرتا تھا اور درویشوں کی طرف بڑی حسرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا، اور یہ درویش تھے تو فقیر بے نوا! مگر بادشاہ کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے تھے...

اسی طرح اگر کوئی مسجد میں ہے اور اس کا دل لگا ہوا ہے کہ جلدی نماز ہو اور میں اپنے کام کو جاؤں تو گویا وہ مسجد سے نکل چکا، اور کوئی بازار میں ہے اور اس کا دل مسجد و نماز میں لگا ہوا ہے تو گویا وہ نماز ہی میں ہے یعنی معنی ہے **انتظار الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ** کے...زہد خانقاہ میں صرف بیٹھنے کا نام نہیں ہے، معلوم نہیں ہم کہاں ہیں اس کا حال تو قیامت میں معلوم ہوگا...

"فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" (سورۃ المومنون)

وہاں ادھر کا پلہ بھاری ہوا تو ادھر، اگر ادھر کا پلہ بھاری ہوا تو ادھر (ماخوذ از صحبتے با اہل دل)

معمولی نیکی بھی مغفرت کا سبب بنتی ہے

اللہ تعالیٰ شکور ہے اور شکور کی تعریف مرقاۃ میں یہ ہے کہ "اَلَّذِیْ یُعْطِی الْاَجْرَ الْجَزِیْلَ عَلَی الْاَمْرِ الْقَلِیْلِ" جو قلیل عمل پر عظیم جزاء عطا فرمائے، اس کو شکور کہتے ہیں....

www.besturdubooks.net

عاجزی کی برکت

ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سوئے ہوئے تھے... ان کو خواب میں کسی بزرگ کی زیارت ہوئی اور فرمایا گیا کہ تمہارے پڑوسی کا جنازہ تیار ہے، تم جا کر اس کا جنازہ پڑھو... سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ جانتے تھے کہ ان کا پڑوسی بڑا شرابی بندہ تھا... اب وہ اٹھ تو بیٹھے لیکن بڑے حیران تھے کہ اس پڑوسی کے بارے میں مجھے خواب میں فرمایا گیا کہ جاؤ اس کی نماز جنازہ پڑھ کے آؤ... پھر ان کے دل میں خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ اس کی کوئی وجہ ہو... چنانچہ انہوں نے اس کے اہل خانہ سے پوچھوایا کہ اس کو موت کس حال میں آئی... انہوں نے جواب دیا کہ یہ ایک غافل سا بندہ تھا لیکن موت کے وقت اس کی آنکھوں میں آنسو تھے اور یہ اللہ تعالیٰ سے یوں فریاد کر رہا تھا:

''اے دنیا و آخرت کے مالک! اس شخص پر رحم فرما جس کے پاس نہ دنیا ہے نہ آخرت ہے''... اس عاجزی کے صدقے اللہ تعالیٰ نے موت کے وقت اس کے گناہوں کو معاف فرما دیا...... سبحان اللہ... (ج12 ص144)

ایک سبق آموز واقعہ

سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید تھا... وہ روز خواب میں جنت دیکھتا... اب جب کئی مرتبہ جنت دیکھی تو اس میں خود پسندی آ گئی... آج تو لوگ اپنے بڑے عقیدت مند ہوتے ہیں، ایک خواب دیکھتے ہیں اور ہمیشہ کے لئے اپنے عقیدت مند بن جاتے ہیں... اب اس نے لوگوں میں بھی کہنا شروع کر دیا کہ میں تو جنت کی سیر کرتا ہوں، جنت کے مکان دیکھتا ہوں، یہ بات شیخ تک بھی پہنچ گئی جب ان کے پاس وہ مرید صاحب ملنے کے لئے آئے تو انہوں نے ان کو سمجھایا کہ بھئی! یہ جو آپ دیکھتے ہو یہ شیطان کا جال ہے وہ تمہیں خود پسندی کے راستے سے گرانا چاہتا ہے، ایسی باتیں لوگوں میں مت کیا کرو...

اس نے شیخ کی بات تو سن لی مگر جب محفل سے اٹھا تو کہنے لگا: میرے شیخ بھی

www.besturdubooks.net

میرے ساتھ جلیس (حاسد) ہوگئے ہیں... میرا مقام اتنا بڑھ گیا ہے، شیخ کو اچھا نہیں لگتا... خیر! جب واپس آیا تو اگلی رات پھر اسی طرح خواب آیا مگر شیخ کی دعائیں اور توجہ تھی دوران خواب جب وہ بندہ جنت دیکھ رہا تھا اس کو خیال آیا کہ میرے شیخ نے کہا تھا کہ آئندہ خواب دیکھنا تو ذرا ''لاحول ولاقوۃ'' بھی پڑھ لینا...

لاحول پڑھنے سے کیا ہوتا ہے؟ شیطان بھاگ جاتا ہے... ایک دوست آئے کہنے لگے: میں آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے پھر میں واپس چلا گیا... ہم نے کہا: نماز پڑھ رہے تھے... لاحول تو نہیں پڑھ رہے تھے...

اب کیا ہوا؟ جیسے ہی اس نے خواب میں لاحول پڑھا، کیا دیکھتا ہے؟ تمام مناظر اسی وقت ختم ہوگئے، چند ہڈیاں پڑی نظر آئیں، نجاست پڑی نظر آئی، آنکھ کھل گئی... وہ بڑا حیران ہوا... میں تو جنت کے مناظر دیکھ رہا تھا ایک دم یہ کیا ہوا؟ اب اپنے شیخ کی خدمت میں پھر حاضر ہوا اور عرض کیا: حضرت! آپ نے کہا تھا لاحول پڑھنا... لاحول پڑھا تو یہ معاملہ ہوا، اب آگے سمجھائیں... انہوں نے بات سمجھائی کہ شیطان خواب میں تمہارے سامنے کسی خوبصورت باغ کو پیش کرتا تھا اور تمہارے دل میں یہ ڈال رہا تھا کہ تم جنت دیکھ رہے ہو... تم جنت نہیں دیکھ رہے تھے، تم تو کوئی اچھا سا منظر دیکھ رہے تھے، اور وہ تمہارے اندر خود پسندی پیدا کرنا چاہتا تھا... ''واعجاب المرء بنفسہ''...

یہ مہلکات میں سے ہے... انسان کو یہ برباد کر کے رکھ دیتا ہے...

اب جنت کا منظر دیکھنا یا اس کو پہچاننا یہ کیسا جال ہے؟ ہر بندہ تو نہیں سمجھ سکتا... تو اس لئے شیطان کے جال عجیب طرح کے ہوتے ہیں... بس اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی ہے... اس لئے پہلا اصول یہ ہے کہ اپنے اچھے حالات کھولیں یا نہ کھولیں، لیکن جو کوتاہیاں ہیں وہ ضرور بتادیں، کہ یہ یہ بیماریاں ہیں، میں علاج چاہتا ہوں، اول تو شیخ سمجھا دیں گے کہ ان سے بچنا کیسے ہے؟ نہیں تو دعائیں دیں گے اور ان دعاؤں کے صدقے اللہ تعالیٰ بیماری سے بچنا آسان فرمادیں گے... (ج24ص241)

www.besturdubooks.net

ایک شرابی کا واقعہ

کتابوں میں ایک شرابی کا واقعہ لکھا ہے، فاسق و فاجر تھا شرابی کبابی تھا... محلے والوں نے تہیہ کیا ہوا تھا کہ ہم اس کا نہ جنازہ پڑھیں گے نہ اس کی تدفین میں شریک ہوں گے... اللہ کی شان اسے موت آ گئی بیوی نے لوگوں کی منت سماجت کی کہ اللہ کے بندو اس کے جنازے کی فکر کرو انہوں نے کہا کہ شرابی تھا اتنا بدکار آدمی تھا ہم اس کا جنازہ نہیں پڑھتے... بڑی پریشان ہوئی چنانچہ اس نے ان کو کہا کہ قبر میں اس کو دفن تو کرنا ہی ہے نا تو تم میرا ساتھ دو کہ میں ایک طرف سے اٹھا لیتی ہوں... اس کی چارپائی اٹھا کر قبرستان تو پہنچاؤ نا وہ کوئی ایک دو قریبی رشتہ دار تھے انہوں نے اس کی مدد کی...

اس نے جا کر قبر کے قریب چارپائی اس کی ڈال دی پاس بیٹھ گئی یہ تو بیچاری بیوی تھی کیا کرتی اللہ کی شان کہ پہاڑی تھی اور پہاڑی کے اوپر ایک بڑے نیک بزرگ رہ رہے تھے... اس نیک بزرگ نے دوپہر کے قیلولہ میں خواب دیکھا کہ اسے کہا گیا کہ میرا ایک بندہ ہے جس کی میں نے مغفرت کر دی تم اس کی جنازہ کی نماز پڑھو وہ نیچے اترا اور اس عورت سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ چارپائی پر اس نے کہا کہ میرا خاوند ہے شرابی کبابی تھا اور محلے والے کوئی اس کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہتے اس بزرگ نے کہا اچھا میں اس کا جنازہ پڑھاؤں گا تم اطلاع دے دو لوگوں کو جب اس بزرگ کا نام لیا گیا کہ جنازہ پڑھانے کے لئے وہ بزرگ آ رہے ہیں تو محلے والے سارے جمع ہو کر آ گئے وہ تو بہت بڑے بزرگ تھے خیر انہوں نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور اس طرح بدکار آدمی کو دفن کیا گیا جب دفن کر لیا گیا تو جو بزرگ نیچے اترے تھے انہوں نے اس کی اہلیہ کو کہا کہ مجھے یہ بتاؤ اس کی کون سی خوبی تھی جو اللہ کو پسند آئی... کوئی تو خوبی ہوگی نا جو مجھے یہ اشارہ ہوا اور اس کا جنازہ پڑھانے کا کہا گیا... پہلے تو بیوی نے کہا کہ کوئی خوبی نہیں تھی بدکار آدمی تھا شرابی تھا نشے میں مست رہتا تھا... جب انہوں نے بار بار کہا تو پھر سوچ کر کہنے لگی! کہ ہاں ایک اس کے اندر خوبی تھی جب صبح کے وقت اس کا نشہ

www.besturdubooks.net

ٹوٹتا تھا تو اس وقت وہ اللہ سے رو کے دعا مانگتا تھا کہ اللہ میں بڑا بدکار ہوں پتہ نہیں تو مجھے جہنم کے کس گوشے میں ڈالے گا اے اللہ میں بہت گنہگار ہوں میں نہیں جانتا کہ تو مجھے جہنم کے کس گوشے میں ڈالے گا....

ان بزرگوں نے کہا کہ یہ تیرے خاوند کا رونا اللہ کو پسند آ گیا جس کی وجہ سے اللہ نے اس کی بخشش فرما دی...تو اللہ رب العزت ہمیں اپنے نفس پر محنت کرنے کی اور نیک بن کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے...(خطبات فقیر)

خادم قرآن امام ابوجعفر رحمہ اللہ کی مبارک حالت

قراءت کے آٹھویں امام ابوجعفر مدنیؒ حضرت عیاش مخزومیؒ کے آزاد کردہ غلام تھے آپ نے اپنے مولیٰ ہی سے قراءت سیکھی پھر پوری زندگی اشاعت قرآن کے لئے وقف کر دی...

حضرت امام نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب آپ کی میت کو غسل کے لئے نکالا گیا تو منہ اور گردن کے درمیان قرآن مجید کا ایک ورق دکھائی دے رہا تھا...سب حاضرین نے یہی کہا کہ یہ نور قرآن ہے انتقال کے بعد خواب میں نظر آئے کہ بے حد حسین ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرے رفیقوں کو جو میری قراءت سے قرآن مجید پڑھتے ہیں خوش خبری سنا دو کہ میں نے ان کے لئے بخشش کی سفارش کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں میری سفارش قبول فرماتے ہوئے انہیں بخش دیا...(تحفہ حفاظ)

خواجہ اجمیری رحمہ اللہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ ایک بزرگ نے سلطان محمود غزنویؒ کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھا' پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا' جواب دیا کہ ایک رات میں کسی قصبہ میں مہمان تھا...جس مکان میں ٹھہرا تھا وہاں طاق پر قرآن شریف کا ایک ورق رکھا تھا...میں نے خیال کیا یہاں ورق مصحف رکھا ہوا ہے' سونا نہ چاہیے...پھر دل میں خیال آیا کہ ورق مصحف کو

www.besturdubooks.net

کہیں اور رکھوادوں اور خود یہاں آرام کروں پھر سوچا کہ یہ بڑی بے ادبی ہوگی کہ اپنے آرام کی خاطر ورق مقدس کی جگہ تبدیل کروں، اس ورق کو دوسری جگہ منتقل نہیں کیا اور تمام رات جاگتا رہا میں نے کلام پاک کے ساتھ جو ادب کیا اس کے بدلے حق تعالیٰ نے مجھ کو بخش دیا...(دلیل العارفین مجلس پنجم ص ۲۲)

چھ کے طفیل ایک لاکھ افراد کا حج مقبول ہوگیا

علی بن موفق کہتے ہیں کہ میں عرفہ کی شب میں منیٰ کی مسجد میں ذرا سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے سبز لباس پہنے ہوئے آسمان سے اُترے...ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس سال کتنے آدمیوں نے حج کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ مجھے تو معلوم نہیں تو اس پوچھنے والے نے خود ہی کہا کہ چھ لاکھ آدمی ہیں اس نے پھر سوال کیا کہ تمہیں معلوم ہے کہ ان میں سے کتنے آدمیوں کا حج قبول ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے تو معلوم نہیں...اس نے خود ہی بتایا کہ ان میں سے صرف چھ آدمیوں کا حج قبول ہوا... یہ کہہ کر وہ دونوں آسمان کی طرف چلے گئے...ابن موفق کہتے ہیں کہ اس خواب کی وجہ سے گھبرا کر میری آنکھ کھل گئی اور مجھے بڑا سخت فکر وغم سوار ہوگیا..خود اپنے بارے میں سوچ میں پڑ گیا کہ چھ آدمی کُل ہیں جن کا حج قبول ہوا... میں بھلا ان میں کیسے ہوسکتا ہوں...اس کے بعد عرفات سے واپسی پر بھی میں مجمع کو دیکھ رہا تھا اور سخت فکر میں تھا کہ اتنا بڑا مجمع اور اس میں سے صرف چھ آدمیوں کا حج قبول ہوا ہے...مزدلفہ میں اسی سوچ میں میری آنکھ لگ گئی تو وہی دو فرشتے پھر نظر آئے اور وہی سوال و جواب جو اُوپر گزرے آپس میں کیے...اس کے بعد اس فرشتے نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے اس میں کیا حکم فرمایا؟ دوسرے نے کہا مجھے تو معلوم نہیں تو اس نے کہا یہ فیصلہ ہوا ہے کہ ان چھ میں سے ہر ایک کے طفیل میں ایک ایک لاکھ کا حج قبول کرلیا جائے...ابن موفق کہتے ہیں کہ پھر جو میری آنکھ کھلی تو مجھے اتنی خوشی ہورہی تھی کہ بیان سے باہر ہے...(فضائل حج ص ۲۴)

www.besturdubooks.net

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں... مجھے اپنے آقا و مرشد حضرت اقدس مولانا خلیل احمد صاحب نوراللہ مرقدہ کی ہمرکابی میں دومرتبہ اس پاک زمین پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی... میں نے ہمیشہ حضرت کا یہ معمول بڑی خصوصیت سے دیکھا کہ وہاں کے قیام میں ہند کے واقف جانے والے اگر کوئی ہدیہ پیش کرتے تو اوّل تو حضرت بڑے اصرار سے اس کو یہ کہہ کر واپس فرماتے کہ یہاں کے لوگ زیادہ مستحق ہیں ان کی خدمت میں پیش کیا جائے... مخصوص اہل فضل و کمال کا پتہ بھی بتادیتے اس کے بعد اگر کوئی اصرار کرتا تو مجبوراً حضرت قبول فرما کر اس ناکارہ کو اس ارشاد کے ساتھ مرحمت فرمادیتے... ''اس کی کوئی چیز بازار سے منگالینا کہ یہاں کے تاجروں کی بھی مدد کرنی چاہیے...'' (فضائل حج ص ۲۷)

چاروں ابوعبداللہ جنت میں

احمد بن خرزاذ انطا کی کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہو چکی ہے اور رب العزت کا دربار فیصلوں کے لیے قائم ہو چکا ہے اور عرش کے نیچے سے ایک منادی ندا دے رہا ہے ابوعبداللہ ابوعبداللہ ابوعبداللہ ابوعبداللہ چاروں کو جنت میں داخل کردو میں نے اپنے پہلو میں کھڑے ہوئے ایک فرشتے سے پوچھا یہ چاروں کون ہیں؟ اس نے کہا مالک وثوری اور شافعی واحمد بن حنبل... (عجائبات)

مغفرت کا عجیب واقعہ

محمد بن نافع نے لکھا ہے کہ میں نے ابونواس کے انتقال کے بعد انہیں خواب میں دیکھا تو میں نے آواز دی ''ابونواس!'' انہوں نے کہا کہ یہ کنیت سے پکارنے کا وقت نہیں ہے... میں نے کہا... اچھا اے الحسن بن ہانی انہوں نے کہا... جی ہاں اب بولیے... میں نے پوچھا اللہ جل شانہٗ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ خداوند قدوس نے میری ان اشعار کی وجہ سے مغفرت فرمادی جو میں نے

www.besturdubooks.net

مرنے سے قبل نظم کئے تھے اور وہ اشعار میرے تکیہ کے نیچے رکھے ہوئے ہیں...

محمد بن نافع کہتے ہیں کہ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو براہ راست ان کے گھر آیا اور ان کے گھر والوں سے پوچھا کہ بھائی ابونواس نے کچھ اشعار مرنے سے قبل قلم بند کئے تھے وہ کہاں ہیں؟ گھر والوں نے کہا کہ ہمیں اسکا علم نہیں... ہاں اتنا یاد پڑتا ہے کہ انہوں نے اس وقت قلم اور کاغذ منگوایا تھا اور کچھ لکھا تھا لیکن وہ پرزہ کہاں ہے ہمیں معلوم نہیں ہے... محمد بن نافع کہتے ہیں کہ یہ سب معلومات کرنے کے بعد گھر میں داخل ہوا اور ان کا تکیہ اٹھا کر دیکھا تو ایک رقعہ میں مندرجہ ذیل اشعار لکھے ہوئے تھے:...

یارب ان عظمت ذنوبی کثرۃ فلقد عملت بان عفوک اعظم

ترجمہ... ''پروردگار! اگر میرے گناہ زیادہ ہیں تو مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تیرا دامن عفو وسیع تر ہے''...

ان کان لایرجوک الامحسن فمن ذاللذی یدعوو یرجوا الجرم

ترجمہ:... اگر آپ سے صرف نیکو کار ہی امید رکھیں تو پھر وہ کون ذات ہے جس سے مجرمین امید رکھ کر دعا کریں''...

''ادعورب کما امرت تضرعا فاذا رددت یدی فمن ذایرحم''

ترجمہ:... پروردگار تیرے حکم کے مطابق تضرع وزاری سے دعا مانگتا ہوں اگر تو مجھے جھڑک دے گا تو کون مہربانی کرے گا''...

''مالی الیک وسیلۃ الا الرجا وجمیل عفوک ثم انی مسلم''

ترجمہ... ''آپ تک پہنچنے کیلئے میرے پاس سوائے امید ودرگزر کے کوئی واسطہ نہیں ہے اس کے بعد پھر میں سرنگوں ہوں''... (عجائبات)

سیدہ کے احترام پر قاتل کی رہائی

ابراہیم بن اسحٰق کوتوال بغداد کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں کہ قاتل کو قید خانے سے رہا کردے؟ بیدار ہونے

www.besturdubooks.net

پر میں نے دریافت کیا کہ قید خانہ میں کیا کوئی ملزم قتل کا ہے معلوم ہوا ہے کہ ہے اور اس کو میرے سامنے پیش کیا گیا... میں نے اس سے احوال بیان کرنے کو کہا... اس نے کہا کہ میں اس گروہ سے ہوں جو ہر رات حرام کاری کیا کرتے ہیں... ایک بڑھیا ہم نے مقرر کر رکھی تھی جو حیلے بہانے اور دھوکے سے عورتوں کو ہمارے پاس لے آتی تھی ایک روز ایک نہایت خوبصورت حسینہ کو لائی ... جس نے نہایت عاجزی سے کہا کہ میری عصمت کو داغدار نہ بناؤ میں سیدانی ہوں... میرے نانا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ماں حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا ہیں... خدا کے واسطے مجھے پناہ دو... اس بڑھیا نے مجھے دھوکا دیا ہے... میرے دل پر اس کی باتوں کا اثر ہوا مگر میرے ساتھی بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ تو ہم کو فریب دے کر اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے... میں نے انہیں بہت سمجھایا... مگر جب دیکھا کہ وہ اس حسینہ کی عزت وآبرو لوٹنے پر تلے بیٹھے ہیں تو میں نے ان کا مقابلہ کیا... چھری میرے ہاتھ میں تھی اور میں زخمی ہو گیا... لیکن اس شیطان کو جو اس حسینہ کی عصمت دری پر ادھار کھائے بیٹھا تھا قتل کر ڈالا... میں نے حسینہ کو اشارہ کیا... وہ ہمیں لڑتا ہوا دیکھ کر چپ چاپ فرار ہو گئی... غل غپاڑہ سن کر لوگ جمع ہو گئے... خون آلود چھری میرے ہاتھ میں اور ایک لاش دیکھ کر سپاہی مجھے گرفتار کر کے لے گئے... کوتوال نے یہ واقعہ سن کر ملزم سے کہا کہ خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں میں نے تجھ کو رہا کیا... اس کے بعد وہ ملزم جملہ افعال قبیحہ سے بھی تائب ہو گیا... (دینی دسترخوان جلد اوّل)

درگزر کرنے پر مغفرت

ایک آدمی کی بیوی سے کوئی غلطی ہو گئی' نقصان کر بیٹھی' اگر وہ چاہتا تو اسے سزا دے سکتا تھا' اگر وہ چاہتا تو اسے طلاق دے کر گھر بھیج سکتا تھا کیونکہ وہ حق بجانب تھا... تاہم اس آدمی نے یہ سوچا کہ میری بیوی نقصان تو کر بیٹھی ہے' چلو میں اس اللہ کی بندی کو معاف کر دیتا ہوں...

کچھ عرصہ کے بعد اس شخص کی وفات ہو گئی' کسی کو خواب میں نظر آیا' خواب

www.besturdubooks.net

دیکھنے والے نے پوچھا کہ سناؤ! آگے کیا معاملہ بنا؟ کہنے لگا کہ اللہ رب العزت نے میرے اوپر مہربانی فرمادی... اس نے پوچھا' وہ کیسے؟ کہنے لگا کہ ایک مرتبہ میری بیوی غلطی کر بیٹھی تھی' میں چاہتا تو سزا دے سکتا تھا' مگر میں نے اس کو اللہ کی بندی سمجھ کر معاف کر دیا... پروردگارِ عالم نے فرمایا کہ تو نے اسے میری بندی سمجھ کر معاف کر دیا' جا میں تجھے اپنا بندہ سمجھ کر معاف کر دیتا ہوں... (بکھرے موتی)

رابعہ بصریہ کا منکر نکیر کو جواب

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کا انتقال ہو گیا تو خواب میں اپنی خادمہ کو ملیں' انہوں نے کہا کہ اماں! آپ کے ساتھ کیا ہوا؟ کہا کہ میرے پاس منکر نکیر آئے' مجھ سے کہنے لگے: "مَنْ رَّبُّکَ" تیرا رب کون ہے؟ تو میں نے ان سے کہا کہ "مَنْ رَبُّکَ" تمہارا رب کون ہے اور کہاں سے آئے ہو تو فرشتوں نے کہا' اپنے پروردگار کے پاس سے... تو حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا نے کہا' جب اتنی دور سے آنے پر تم اپنے رب کو نہیں بھولے تو میں چار ہاتھ زمین کے نیچے آ کر اپنے رب کو کیسے بھول سکتی ہوں...

یہ نہیں کہا کہ "رَبِّیَ اللّٰہُ" کہا کہ جس رب کو ساری زندگی نہیں بھولی اس کو چار ہاتھ زمین کے نیچے آ کر کیسے بھول جاؤں گی... انہوں نے کہا' چھوڑو اس کا کیا حساب لینا...

خادمہ کہنے لگی کہ آپ کی گدڑی کہاں گئی؟ گدڑی ایک لمبا سا جبہ کو کہتے ہیں جو عرب پہنتے ہیں ہمارے یہاں اس کا کوئی دستور نہیں...

حضرت رابعہ رحمۃ اللہ علیہا نے کہا تھا کہ مجھے کفن میری گدڑی میں ہی دے دینا' میرے لیے نیا کپڑا نہ لانا لیکن ان کی خادمہ نے دیکھا کہ بہت عالی شان پوشاک پہنی ہوئی ہیں' کہنے لگیں کہ وہ گدڑی کہاں گئی؟

کہا کہ اللہ نے سنبھال کر رکھ دی ہے کہ قیامت کے دن میری نیکیوں میں اس کو بھی تولے گا اور اس کا بھی وزن کرے گا... ہمارے دور اوّل کی حکومتیں اسلام کے

www.besturdubooks.net

پھیلانے کا ذریعہ تھیں... ان کی تجارتیں اسلام کے پھیلانے کا ذریعہ تھیں' ہماری تجارتیں اسلام کو مٹانے کا ذریعہ ہیں... (بکھرے موتی)

سات بیٹیوں کی برکت سے ایک آدمی جہنم سے بچ گیا

تاریخ میں ایک دلچسپ واقعہ ملتا ہے' وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

ایک شخص کے ہاں صرف بیٹیاں تھیں... ہر مرتبہ اس کو اُمید ہوتی کہ اب تو بیٹا پیدا ہوگا مگر ہر بار بیٹی ہی پیدا ہوتی... اس طرح اس کے ہاں یکے بعد دیگرے چھ بیٹیاں ہوگئیں... اس کی بیوی کے ہاں پھر ولادت متوقع تھی... وہ ڈر رہا تھا کہ کہیں پھر لڑکی پیدا نہ ہو جائے... شیطان نے اس کو بہکایا' چنانچہ اس نے ارادہ کرلیا کہ اب بھی لڑکی پیدا ہوئی تو وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے گا...

اس کی کج فہمی پر غور کریں! بھلا اس میں بیوی کا کیا قصور! رات کو سویا تو اس نے عجیب وغریب خواب دیکھا... اس نے دیکھا کہ قیامت برپا ہو چکی ہے' اس کے گناہ بہت زیادہ ہیں جن کے سبب اس پر جہنم واجب ہو چکی ہے... لہٰذا فرشتوں نے اس کو پکڑا اور جہنم کی طرف لے گئے...

پہلے دروازے پر گئے تو دیکھا کہ اس کی ایک بیٹی وہاں کھڑی تھی جس نے اسے جہنم میں جانے سے روک دیا... فرشتے اسے لے کر دوسرے دروازے پر چلے گئے وہاں اس کی دوسری بیٹی کھڑی تھی جو اس کے لیے آڑ بن گئی... اب وہ تیسرے دروازے پر اسے لے گئے وہاں تیسری لڑکی کھڑی تھی جو رکاوٹ بن گئی... اس طرح فرشتے جس دروازے پر اس کو لے کر جاتے وہاں اس کی ایک بیٹی کھڑی ہوتی جو اس کا دفاع کرتی اور جہنم میں جانے سے روک دیتی... غرض یہ کہ فرشتے اسے جہنم کے چھ دروازوں پر لے کر گئے مگر ہر دروازے پر اس کی کوئی نہ کوئی بیٹی رکاوٹ بنتی چلی گئی... اب ساتواں دروازہ باقی تھا... فرشتے اس کو لے کر اس دروازے کی طرف چل دیئے... اس پر گھبراہٹ طاری ہوئی کہ اس دروازے پر میرے لیے رُکاوٹ کون بنے

www.besturdubooks.net

گا؟ اسے معلوم ہوگیا کہ جو نیت اس نے کی تھی غلط تھی... وہ شیطان کے بہکاوے میں آ گیا تھا... انتہائی پریشانی اور خوف و دہشت کے عالم میں اس کی آنکھ کھل چکی تھی اور اس نے رب العزت کے حضور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور دُعا کی "اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا السَّابِعَةَ" اے اللہ! مجھے ساتویں بیٹی عطا فرما...

اس لیے جن لوگوں کا قضا وقدر پر ایمان ہے انہیں لڑکیوں کی پیدائش پر رنجیدہ خاطر ہونے کے بجائے خوش ہونا چاہیے... ایمان کی کمزوری کے سبب جن بدعقیدہ لوگوں کا یہ تصور بن چکا ہے کہ لڑکیوں کی پیدائش کا سبب ان کی بیویاں ہیں یہ سراسر غلط ہے... اس میں بیویوں کا یا خود ان کا کوئی عمل دخل نہیں بلکہ میاں بیوی تو صرف ایک ذریعہ ہیں' پیدا کرنے والی ہستی تو صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے وہی جس کو چاہتا ہے لڑکا دیتا ہے جس کو چاہتا ہے لڑکی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں ملا کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے... ایسی صورت میں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اللہ کی قضا وقدر پر راضی ہو... اللہ تعالیٰ نے سورۂ شوریٰ میں ارشاد فرمایا ہے

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ط يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ج وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ (سورۂ شوریٰ آیت ۴۹'۵۰)

ترجمہ...... "آسمانوں کی اور زمین کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے' یا پھر لڑکے اور لڑکیاں ملا جلا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے' وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے..." (سنہری کرنیں صفحہ ۲۴)

دُعاؤں کی مستند کتاب "حصن حصین" کی مقبولیت

اس کتاب کے مؤلف کے ایک جانی دشمن نے جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا..... اسی زمانہ میں ان کو طلب کیا یہ چھپ کر بھاگ گئے اور اس مضبوط و مستحکم قلعہ سے

www.besturdubooks.net

اپنی حفاظت کی (یعنی وظیفہ کے طور پر اپنی کتاب "حصن حصین" پڑھنی شروع کی) خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب قلب مبارک کے قریب بیٹھا ہوں.....اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اور تمام مسلمانوں کے واسطے دُعا فرمائیں..... میری درخواست پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اپنے دست مبارک اٹھائے.....میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کی طرف دیکھتا رہا.....پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی.....اور اپنے دست مبارک اپنے روئے مبارک پر پھیرے.....جمعرات کو میں نے خواب میں دیکھا.....اتوار کی رات کو دشمن خود بخود بھاگ گیا.....(دینی دسترخوان جلد اول)

حضرت شہاب الدین سہروردی کیلئے دُعا

"مقاصد السالکین" کے مصنف حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی نے ایک رات نبوت کے دریا کے درِیتیم .... ہادی راہ دین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت تیزی سے کسی مقام کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں...

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے اور حضرت سُہروردی کے پیچھے حضرت ضیاء اللہ کے مرشد ہیں...

یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے مقام پر پہنچے کہ نہ وہ زمین ہے نہ آسمان نہ کوئی مکان...آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں ٹھہر گئے اور اپنا دست مبارک حضرت سہروردی کے سر پر رکھ کر حسب ذیل دعا فرمائی...

"اے میرے اللہ اے میرے مولا (تو خوب جانتا ہے کہ) یہ شہاب الدین سہروردی ہے اس نے میری متابعت میں جان توڑ کوشش کی ہے اور میری تمام سنتیں بجالایا ہے میں اس سے بہت راضی ہوں...اے اللہ پاک تو بھی اس سے راضی ہو جا...(دینی دسترخوان جلد۲)

www.besturdubooks.net

گناہ سے بچنے کی برکت سے عورت زندہ ہوگئی

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ... بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جو اپنی کٹیا میں اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا... سرکش لوگوں کی ایک جماعت نے اسے بدنام کرنے کی سازش تیار کی اور ایک بدکار عورت کے پاس آئے اور اس بات پر اکسایا کہ یہ اس عابد کو ورغلائے...

لہٰذا وہ عورت ایک بارش والی رات میں اس عابد کے پاس گئی اور اس سے کہا...

''اے اللہ کے بندے!... مجھے پناہ دے دو...''

وہ نماز پڑھتا رہا اور اس کا چراغ روشن تھا... وہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوا...

اس نے پھر کہا... ''اے اللہ کے بندے... اندھیرا اور بارش ہے... مجھے پناہ دے...''

وہ اصرار کرتی رہی... یہاں تک کہ اس نے اسے بلا لیا... وہ لیٹ گئی اور عابد نماز پڑھتا رہا... وہ لیٹ کر ناز و انداز اور اپنے حسن و جمال کا نظارہ دکھانے لگی... یہاں تک کہ اس عابد کے دل میں اس کی خواہش پیدا ہوئی...

تو اس نے اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہا...

''ٹھہر جا!... پہلے میں آگ پر تیرا صبر دیکھ لوں...''

لہٰذا وہ چراغ کے پاس آیا اور اپنی انگلی کو اس پر رکھ دیا... یہاں تک کہ وہ جل گئی... پھر جا کر نماز پڑھنے لگا... پھر دوبارہ دل میں خیال گناہ کا آیا اور پھر چراغ کے پاس گیا اور اپنی دوسری انگلی جلا دی... اسی طرح ایک ایک کر کے اس نے اپنی ساری انگلیاں جلا ڈالیں...

وہ عورت یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی... اس نے ایک چیخ ماری اور مر گئی... صبح کو سرکشوں کی جماعت وہاں پہنچی کہ دیکھیں کہ عورت نے کیا گل کھلایا ہے؟...

کیا دیکھا کہ وہ مری پڑی ہے... تو انہوں نے کہا...

www.besturdubooks.net

''اے اللہ کے دشمن !...اے ریاکار!... پہلے تو نے اس سے بدکاری کی ... پھراس کوقتل کر دیا...''

وہ اس عابد کو بادشاہ کے پاس لے گئے اور اس کے خلاف گواہی دی... بادشاہ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا تو اس نے عرض کیا...'' مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت عنایت کر دیں...''اس نے نماز پڑھی اور دعا مانگی...

''اے اللہ!...میں جانتا ہوں کہ تو میرے عمل پر مجھ سے مواخذہ نہ کرے گا ...لیکن میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اس شہر والے میرے بعد مجھ پر لعنت نہ کریں...''

اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی...وہ عورت زندہ ہوئی...اس نے گواہی دی کہ اس عابد کو میں نے گناہ کی دعوت دی...اس نے انکار کیا...حتیٰ کہ اپنی انگلیاں جلا ڈالیں...اتنا کہہ کر وہ عورت مرگئی...اس واقعہ سے اس عابد کی شہرت دور دور تک پھیل گئی...لوگ اس سے دعا کرانے دور دور سے آتے تھے...اس کی زیارت کو ثواب سمجھتے تھے...اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا تقویٰ نصیب فرمائے...

www.besturdubooks.net

اکابر کے واقعات

حضرت شیخ نظام الدین رحمہ اللہ کی والدہ محترمہ

حضرت بی بی زلیخا رحمہ اللہ حضرت شیخ نظام الدین رحمہ اللہ کی والدہ تھیں، شیخ فرمایا کرتے تھے کہ میری والدہ کو اللہ سے خاص تعلق تھا جب ان کو کوئی ضرورت در پیش ہوتی تو پہلے ہی سے اس کام کے متعلق خواب دیکھ لیا کرتی تھیں اور اس کام کو انجام دینے میں انہیں اختیار حاصل ہو جاتا تھا میری خود یہ حالت ہے کہ جب کوئی ضرورت پڑتی ہے کہ میں والدہ ماجدہ کے مزار پر جا کر عرض کرتا ہوں اور میرا وہ کام تقریباً ایک ہفتہ کے اندر اندر ہو جاتا ہے اور ایسا بہت اتفاق ہوتا ہے اس کے پورا ہونے میں ایک مہینہ لگے... (مثالی خواتین)

اے اللہ! اسے تیرے حوالہ کیا

حکایت ہے کہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جمادی الثانیہ کی پہلی تاریخ کو میری والدہ دنیا سے رخصت ہوئی ہیں میرا دستور تھا کہ ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کو والدہ کے قدموں پر گرتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ نوچندی کے دن چاند دیکھ کر میں نے والدہ ماجدہ کی قدمبوسی کی تو فرمایا: کہ آئندہ مہینہ میں کس کے قدموں پر سر رکھو گے میں سمجھ گیا کہ اب نہ رہیں گی میری حالت غیر ہوگئی اور میں رونے لگا اور روتے ہوئے کہا اماں جان! مجھ غریب بے چارہ کو کس کے سپرد کیجئے گا فرمایا: کل صبح بتائیں گے پھر فرمایا، آج رات شیخ نجیب الدین متوکل کے گھر آرام کرو چنانچہ میں ان کے حکم

www.besturdubooks.net

کے مطابق رات کو شیخ کے گھر میں چلا گیا شب کے اخیر حصہ میں جبکہ صبح ہونے والی تھی خادم نے آکر کہا کہ بی بی تمہیں بلا رہی ہیں جب میں حاضر ہوا تو فرمایا کل تم نے ایک بات پوچھی تھی جسے بتانے کا میں نے وعدہ کیا تھا اب کہتی ہوں پھر میرا سیدھا ہاتھ پکڑ کر کہا، اے اللہ! اسے تیرے حوالے کیا بس اتنا کہا اور جاں بحق ہو گئیں... (مثالی خواتین)

دستاویز کی عبارت... بخشش کا ذریعہ

نظام الملک اپنی علمی دوستی کی وجہ سے بہت مشہور تھا.... وہ اپنے زمانے کا اہم ترین آدمی تھا.... نام تو اس کا حسن تھا اور کنیت ابوعلی اس کا سب سے بڑا کارنامہ جامعہ بغداد تھا.... جس کو مدرسہ نظامیہ بھی کہتے ہیں.... یہی وہ مدرسہ ہے جس میں امام غزالی .... شیخ عبدالقادر جیلانی.... شیخ سعدی رحمہم اللہ نے تعلیم حاصل کی....

ایک روز نظام الملک نے حکم دیا کہ ایک محضر نامہ تیار کراؤ اور اس پر عوام.... علماء اور امراء کے دستخط کراؤ وہ اس بات کی تصدیق کر دیں کہ میں نے اپنے طویل دورہ وزارت میں کوئی ظلم اور زیادتی نہیں کی تا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دستاویز میرے کام آسکے .... یہ محضر نامہ جب دستخط کے لئے امام الحرمین ابواسحٰق شیرازی رحمہ اللہ جو جامع بغداد کے وائس چانسلر تھے کے پاس پیش کیا گیا انہوں نے فرمایا قلم لاؤ جو کچھ وہ اس وزیر کے بارے میں جانتے ہیں نہایت دیانتداری سے لکھ دیں گے سب لوگ خوش تھے اور حیرت میں تھے کہ دیکھو کیا لکھتے ہیں انہوں نے اپنی یہ رائے لکھی.... ''حسن یعنی نظام الملک دوسرے ظالموں سے بہتر ہے....''

نظام الملک کی وفات کے بعد ایک ساتھی نے اسے خواب میں دیکھا پوچھا کیا معاملہ ہوا بارگاہ رب العزت میں.... فرمایا: اس مرد خودآگاہ اور درویش خدامست نے میرے محضر نامے پر جو جملہ لکھا تھا وہ شہادت کام آئی اس سچے جملے کو جسے پڑھ کر میں نے ندامت کے آنسو بہائے تھے اسی سے بارگاہ خداوندی نے مجھ پر کرم فرما دیا گیا.... (یادگار ملاقاتیں)

www.besturdubooks.net

ایک اور خواب، مرزا غلام قادیانی کی قبر پر "فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا" لکھا دیکھا

جناب معراج الدین صاحب کہتے ہیں کہ میں مرزائی تھا...ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں قادیان میں مرزا قادیانی کی قبر پر کھڑا ہوں...اچانک مجھے اس کی قبر پر ایک تختی نظر آئی جس پر لکھا تھا "فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا" بس یہ تحریر پڑھ کر کانپ اُٹھا اور اس کے ساتھ ہی مرزا کی قبر پر چغد اور گدھ کی شکل میں جانور نظر آئے...میں بیدار ہوا اور سجدہ میں گر گیا کہ قدرت حق نے میری دستگیری فرمائی اور میں مسلمان ہو گیا...(تحریر: علامہ طاہر القادری ہفت روزہ الجمعیہ ۹ تا ۱۵ مارچ ۲۰۰۱ء)

ختم نبوت کے وسیلہ سے مغفرت

"آپ کا بیٹا بس آج شام تک کا مہمان ہے....اس کا کوئی علاج نہیں"....

ڈاکٹر کے یہ الفاظ سن کر مولانا رو پڑے....اپنے بیٹے کو گھر لے آئے....گھر میں کھڑے اپنے بیٹے کی تیمارداری کر رہے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی....مولانا دروازے پر گئے.... باہر ایک بوڑھے شخص کو کھڑے پایا...حضرتؒ نے سلام و دعا کے بعد پوچھا بابا جی! خیریت سے آئے ہو؟ وہ کہنے لگا خیریت سے کہاں آیا ہوں.... ہمارے علاقے میں ایک قادیانی مبلغ آیا ہوا ہے وہ لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے.... پوری امت گمراہ ہو رہی ہے اور آپ گھر میں کھڑے ہیں....

مولانا نے جیسے ہی یہ بات سنی آپؒ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے....بیوی سے فرمایا بی بی! میرا بیگ کہاں ہے؟ بیوی نے بیگ اٹھا کر دیا اور آپؒ بیگ ہاتھ میں پکڑے گھر سے روانہ ہونے لگے.... بیوی نے دامن پکڑ لیا اور کہنے لگی....مولانا! آخری لمحات میں اپنے نوجوان بیٹے کو اس حالت میں چھوڑ کر جا رہے ہو؟ مولانا نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں اور رو کر روانہ ہونے لگے تو جاں بلب بیٹے نے کہا ابا

www.besturdubooks.net

جان! میں آج کا مہمان ہوں چند لمحے تو انتظار کر لیجئے میری روح نکل رہی ہے مجھے اس حال میں چھوڑ کر جا رہے ہو؟

مولانا نے اپنے نوجوان بیٹے کو بوسہ دیا رونے لگے اور فرمایا....اے بیٹے! بات یہ ہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی خاطر جا رہا ہوں کل قیامت کے دن حوض کوثر پر ہماری تمہاری ملاقات ہو جائے گی.... یہ فرمایا اور گھر سے روانہ ہو گئے.... اڈے پر پہنچے ابھی بس میں بیٹھے ہی تھے کہ چند لوگ دوڑے آئے اور کہنے لگے کہ مولانا! آپ کا بیٹا فوت ہو چکا ہے....اس کا جنازہ پڑھاتے جایئے....مولانا نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں اور رو کر فرمانے لگے....

جنازہ پڑھانا فرض کفایہ ہے اور امت محمدیہ کو گمراہی سے بچانا فرض عین ہے.... فرض عین چھوڑ کر فرض کفایہ کی طرف نہیں جا سکتا.... پھر وہاں سے روانہ ہو گئے اس علاقے میں پہنچے اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا کی وہ قادیانی مبلغ بھاگ گیا....مولانا تین دن کے بعد گھر واپس پہنچے.... بیوی قدموں میں گر گئی اور رو کر کہنے لگی....مولانا! جب آپ جا رہے تھے تو بیٹا آپ کی راہ تکتا رہا اور کہتا رہا جب ابا جان واپس آ جائیں تو انہیں میرا سلام عرض کر دینا....مولانا نے جب یہ سنا تو فوراً اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور دعا مانگنے لگے اے اللہ! ختم نبوت کے وسیلے سے میرے بیٹے کی قبر کو جنت کا باغ بنا دے....مولانا دُعا مانگ کر گھر واپس آئے تو رات بیٹے کو خواب میں دیکھا.... بیٹے نے اپنے ابا سے ملاقات کی اور کہا کہ رب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم! ختم نبوت کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ نے میری قبر کو جنت کا باغ بنا دیا ہے.... ختم نبوت کے اس مجاہد کو دنیا مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کے نام سے جانتی ہے....(بشکریہ ماہنامہ تذکرہ دارالعلوم کبیر والا)

پھر مجھے اللہ کب دے گا؟

ایک بوڑھی عورت تھی...وہ بے چاری نادار تھی، معذور سی تھی...اسے روٹی ملتی نہیں تھی...وہ تڑپتی تھی اور گھروں سے جا کر مانگتی تھی...کبھی کسی کے پاس کچھ ہوتا تو وہ

www.besturdubooks.net

دے دیتا اور جس کے پاس نہ ہوتا، وہ کہتا: اچھا بی بی! اللہ دے گا... اللہ دے گا... اللہ تعالیٰ کی شان کہ اس بڑھیا کی وفات ہوگئی...

کسی کو خواب میں ملی تو اس نے پوچھا: سنائیں آگے کیا معاملہ ہوا؟ کہنے لگی: میں اللہ رب العزت کے حضور پیش ہوئی فرشتوں نے مجھ سے پوچھا: کیا لائی ہو؟ میں رونے لگ گئی... میں نے کہا: میں تو ساری زندگی در در کی ٹھوکریں کھاتی رہی، جدھر ہاتھ پھیلاتی تھی، وہی کہتا تھا: اللہ دے گا، اللہ دے گا... اب میں اللہ کے حضور آئی ہوں، میں تو ساری عمر سنتی رہی کہ اللہ دے گا، اور تم پوچھتے ہو کہ کیا لے کر آئی ہو، تو مجھے اللہ کب دے گا؟ میری یہ بات اللہ کو ایسی پسند آئی کہ اسی بات پر اللہ نے میری مغفرت کر دی... (خطبات فقیر)

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی بنیا سے ملاقات

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں...

حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے ایک بنئے کو خواب میں دیکھا کہ جنت میں ہے... پوچھا تم یہاں کہاں... کہا مرتے وقت کلمہ پڑھ لیا تھا... اب کیا کسی کو حقیر سمجھتے ہو... اگر خدا چاہے ذرا سی دیر میں ناپاکی کو دھو کر طاہر بلکہ مطہر بنا دے... خواہ کتنا ہی بڑا کافر ہو... (خطبات حکیم الامت ج ۱۳ ص ۳۱۵)

کافروں کی مشابہت پر پکڑ

انڈیا میں ایک بڑی عمر کے آدمی تھے... وہ فوت ہو گئے... کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: جی! آگے کیا بنا؟ کہنے لگے: میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں... اس نے پوچھا: وجہ کیا بنی؟ کہنے لگے: ایک مرتبہ ہندوؤں کی ہولی کا دن تھا اور وہ ایک دوسرے پر رنگ ڈالتے پھر رہے تھے... میں اپنے گھر سے کسی دوسری جگہ پر جا رہا تھا... راستے میں مجھے پان کھاتے ہوئے تھوک پھینکنے کی ضرورت محسوس ہوئی، اس وقت مجھے اپنے سامنے ایک گدھا نظر آیا، میری طبیعت میں کچھ ایسی بات پیدا ہوئی کہ

www.besturdubooks.net

میں نے یہ کہہ دیا: ارے گدھے! تجھے کسی نے نہیں رنگا، آمیں تجھے رنگ دیتا ہوں... یہ کہہ کر میں نے اپنی پان والی تھوک گدھے پر پھینک دی... اللہ تعالیٰ نے میرے اس عمل کو پکڑ لیا کہ تم نے کافروں کے عمل کے ساتھ مشابہت اختیار کی، چنانچہ اس وجہ سے میری قبر کو جہنم کا گڑھا بنا دیا گیا... (خطبات فقیر ج18 ص56)

ہر سید قابل احترام ہے

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ ان کے استاد حضرت مولانا قلندر صاحب جو جلال آباد میں رہتے تھے وہ صاحب حضوری تھے... یعنی ان کو روزانہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی تھی... گو اللہ تعالیٰ کے بندے بعض ایسے بھی ہوئے ہیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بیداری میں بھی ہوتی رہی ہے... لیکن خواب میں زیارت کرنے والے زیادہ ہوئے ہیں...

حضرت مولانا قلندر صاحب جب مدینہ شریف جا رہے تھے تو کسی غلطی پر اپنے حمال کو جو ایک نوجوان شخص تھا تھپڑ مار دیا بس اسی روز سے زیارت بند ہو گئی... انہیں اس کا بڑا غم ہوا... اس غم کو وہی جانتا ہے جس کو کچھ ملا ہو اور پھر لے لیا جائے... جس کو کچھ ملا ہی نہ ہو وہ کیا جانے... اسی غم میں مدینہ طیبہ پہنچے وہاں کے مشائخ سے رجوع کیا مگر سب نے کہا ہمارے قابو سے باہر ہے... البتہ ایک مجذوب عورت کبھی کبھی روضہء اطہر کی زیارت کے لیے آتی ہے... وہ برابر ٹکٹکی لگائے دیکھتی رہتی ہے...

وہ کبھی آئے اور توجہ کرے تو ان شاء اللہ پھر زیارت نصیب ہونے لگے گی... وہ اس مجذوبہ کے منتظر رہے... ایک دن وہ بی بی آئیں... ان سے انہوں نے عرض کیا تو انہیں ایک جوش آیا اور اسی جوش میں انہوں نے روضہء اقدس کی طرف اشارہ کر کے کہا ''شف یعنی دیکھ'' انہوں نے جو اس وقت نظر کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں... جاگنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.besturdubooks.net

کی زیارت سے مشرف ہوئے...اور اس کے بعد وہی کیفیت حضوری کی جو جاتی رہی تھی پھر حاصل ہوگئی...گو تھپڑ مارنے کے بعد مولانا نے اس سے معافی مانگ لی تھی اور اس نے معاف بھی کر دیا تھا لیکن پھر بھی اس حرکت کا یہ وبال ہوا...تحقیق پر معلوم ہوا کہ وہ لڑکا سید زادہ تھا...(سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

دربار رسالت سے سلام واظہار مسرت

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ حج کے لیے گئے ...ان کا ارادہ تھا اب واپس پاکستان نہیں آؤں گا...مدینے میں قیام کے دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:...یہاں دین کا کام خوب ہو رہا ہے... آپ پاکستان جائیں...وہاں پہنچ کر میرے بیٹے عطاء اللہ شاہ بخاری کو میرا سلام کہنا ...اور کہنا کہ ختم نبوت کے محاذ پر تمہارے کام سے میں گنبد خضرا میں خوش ہوں...ڈٹے رہو...اس کام کو خوب کرو...تمہارے لیے دعا کرتا ہوں...

مولانا درخواستی حج سے فارغ ہوئے...سیدھے ملتان پہنچے...سید عطاء اللہ شاہ بخاری اس وقت بیمار تھے...اور بستر پر لیٹے ہوئے تھے...انہوں نے شاہ صاحب کو خواب سنایا...خواب سنتے ہی شاہ صاحب تڑپ اُٹھے اور چارپائی سے نیچے گر کر بیہوش ہو گئے...کافی دیر بعد ہوش آیا تو بار بار پوچھنے لگے...درخواستی صاحب! میرے آقا نے میرا نام بھی لیا تھا...مولانا درخواستی نے ان کے پوچھنے پر بتایا...

ہاں! آپ کا نام لیا تھا...بس پھر کیا تھا...اب تو ان پر وجد طاری ہو گیا...

حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ وفات کے بعد مجھے خواب میں بخاری صاحب کی زیارت ہوئی...میں نے ان سے پوچھا...شاہ صاحب! فرمایئے قبر کا معاملہ کیسا رہا؟...شاہ صاحب نے جواب میں فرمایا...بھائی منزل بہت ہی مشکل ہے...بس آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی برکت سے معافی مل

www.besturdubooks.net

گئی... اگر میری قبر پر کان لگا کر سننے کی طاقت تمہیں عطاء ہو تو سن لینا... میری قبر کا ذرہ ذرہ پکار رہا ہوگا... مرزا قادیانی اور اسے ماننے والے کافر ہیں... (ہمارے اکابر دلوں کے فاتح)

دنیا کی فریب کاری

مرید نے پیر سے خواب بیان کیا.... دیکھتا ہوں کہ میری انگلیاں پاخانہ میں بھری ہوئی ہیں اور آپ کی انگلیاں شہد میں .... پیر جی نے کہا ہاں ٹھیک تو ہے اس میں شک ہی کیا ہے ہم ایسے ہی ہیں اور تو ایسا ہی ہے .... مرید نے کہا کہ ابھی خواب پورا نہیں ہوا یہ بھی دیکھا کہ میں تمہاری انگلیاں چاٹ رہا ہوں اور تم میری انگلیاں چاٹ رہے ہو .... پیر بہت خفا ہوئے اس حکایت کا وہی حاصل ہے کہ مرید تو پیر سے دین حاصل کرنا چاہتا ہے کہ وہ مشابہ شہد کے ہے اور پیر مرید سے دنیا حاصل کرنا چاہتا ہے کہ وہ مشابہ پاخانہ کے ہے .... (امثال عبرت)

عبدالعزیز دباغ ایک ولی کبیر پیدا ہوگا

حضرت عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ فارحہ فرماتی تھیں کہ ان کے ماموں العربی انفشتالی نے انہیں بتایا کہ انہوں نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا... آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری بھانجی فارحہ کے ہاں ایک ولی کبیر پیدا ہوگا... انہوں نے عرض کیا...

یا رسول اللہ! اس کا باپ کون ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مسعود دباغ'' یہی وجہ تھی کہ العربی انفشتالی نے میرے والد مسعود قدس سرہ العزیز کو رشتہ کے لیے پسند فرمایا... (دینی دسترخوان جلد۲)

عصا مبارک سے دیوبند کی بنیاد پر نشان

مدرسہ دارالعلوم دیوبند (بھارت) ایک الہامی مدرسہ ہے... ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء کو اس ادارے کا آغاز کیا گیا... زمین مل جانے کے بعد عمارت

www.besturdubooks.net

مدرسہ کے لیے بنیاد رکھ دی گئی... جب وقت آیا کہ اسے بھرا جائے اور اس پر عمارت تعمیر کی جائے تو مولانا رفیع الدین مہتمم ثانی دارالعلوم دیوبند نے خواب دیکھا کہ اس زمین پر نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں... ہاتھ میں عصا ہے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مولانا سے فرمایا... ''شمالی جانب جو بنیاد کھودی گئی ہے اس سے صحن مدرسہ چھوٹا اور تنگ رہے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصائے مبارک سے دس بیس گز شمال کی جانب ہٹ کر نشان لگایا کہ بنیاد یہاں ہونی چاہیئے... تاکہ مدرسہ کا صحن وسیع رہے... (جہاں تک اب صحن کی لمبائی ہے) خواب دیکھنے کے بعد مولانا علی الصبح بنیادوں کے معاینہ کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا لگایا ہوا نشان بدستور موجود تھا اسی نشان پر بنیاد کھدوائی اور مدرسے کی تعمیر شروع ہوگئی...

مفتی محمود رحمہ اللہ پر انعام

مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے ختم نبوت کیلئے خوب کام کیا... وفات کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا:

''سنایئے حضرت! کیسی گزری؟'' انہوں نے جواب دیا: ''ساری زندگی قرآن وحدیث کی تعلیم میں گزری' ملک میں اسلامی نظام کے لیے کوششیں کیں... اللہ کے ہاں مقبول ہوئیں... مگر نجات اس محنت کی وجہ سے ہوئی جو قومی اسمبلی میں ختم نبوت کے لیے کی تھی... ختم نبوت کی خدمت کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے بخشش فرمادی''...

ایک ایمان افروز حیرت انگیز واقعہ

حضرت مولانا محمد ولی رازی صاحب دامت برکاتہم کے تحریر کردہ ایک مضمون سے انتخاب

2001ء میں محمود غوری اور ان کے بیٹے عامر محمود غوری کا انتقال ہوگیا تھا... والد کی عمر 55 سے 60 سال کے درمیان تھی جبکہ بیٹے کی عمر 29,28 سال تھی اور خشخشی ڈاڑھی رکھتا تھا... دونوں باپ بیٹے دینی رجحان رکھتے تھے کیونکہ والد کا مزاج تصوف

www.besturdubooks.net

کی طرف زیادہ تھا اس کا اثر بیٹے کے مزاج وفکر پر بھی پڑا تھا... اس واقعہ کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ بیٹا اپنے سسرالی عزیزوں کے ساتھ پکنک منانے کیلئے کلری جھیل پر گیا تھا اور پانی میں ڈوب کر مر گیا... لاش گھر آئی تو والد صدمہ کو برداشت نہ کر سکا اور اس کے دماغ کی رگ پھٹ گئی... اس طرح ایک ہی وقت میں ایک گھر سے دو جنازے اٹھائے گئے اور دونوں کو حسن سکوائر کے پیچھے عیسیٰ نگری کے قبرستان میں دفنا دیا گیا...

2012ء میں لیاری ایکسپریس کی تعمیر کے سلسلہ میں مذکورہ قبرستان کی کچھ زمین سڑک بنانے کیلئے لینی ضروری ہوئی جو علاقہ اس سکیم میں آرہا تھا اس میں تقریباً تین ہزار قبریں آرہی تھی... انتظامیہ نے ورثا سے رابطہ کر کے ہدایت کی کہ وہ فلاں تاریخ کو اپنے مردوں کی باقیات یعنی ہڈیاں ڈھانچے وغیرہ جمع کر کے عیسیٰ نگری میں پہلے سے متعین جگہ پر منتقل کر دیں... چنانچہ محمود غوری صاحب کے ورثا کو بھی اطلاع کی گئی ان کے دو بیٹے نعمان و عقیل بھی مقررہ تاریخ پر وہاں پہنچ گئے... جب گورکن نے انکے والد کی قبر کھودی تو کفن جوں کا توں موجود تھا اس میں نعش بھی صحیح سلامت تھی کفن میلا ضرور تھا... گورکن نے منہ کی طرف سے کفن ہٹایا تو چہرہ بالکل ایسا تر و تازہ تھا جیسے آج ہی انہیں دفنایا گیا ہو... ان کے بیٹے عقیل کا بیان ہے کہ ان کے والد کا چہرہ اور جسم بالکل محفوظ تھا... یہاں تک کہ کمر باندھنے کیلئے جو کتر باندھی جاتی ہے وہ بھی گرہ کھلی ہوئی موجود تھی...

اسکے بعد بیٹے عامر محمود غوری کی قبر کھودی گئی حیرت انگیز طور پر اس کا جسم بھی پوری طرح صحیح وسالم اور محفوظ تھا... چنانچہ اس کو باپ کی قبر کے قریب دفنا دیا گیا...

قرآن کریم کی بیان کردہ حقیقت کے مطابق شہیدوں کو ایک خاص قسم کی حیات دی جاتی ہے اور اس قسم کے واقعات اکثر علم میں آتے رہتے ہیں... اس واقعہ میں راقم کو زندگی میں پہلی بار ایسے کسی مشاہدے کا علم ہوا وہ یہ کہ جب والد کے جسم کو منتقل کیا جارہا تھا تو اچانک کفن ان کے ہاتھ سے ہٹ گیا اور ہاتھ نظر آیا تو دیکھا کہ ان کے ناخن تقریباً ڈیڑھ انچ بڑھے ہوئے تھے جبکہ انتقال کے وقت ناخن بہت چھوٹے تھے

www.besturdubooks.net

اسی طرح بیٹے کے چہرے پر جو خشخشی ڈاڑھی تھی وہ کئی انچ زیادہ بڑھ گئی تھی...

قرآن کریم میں اللہ کے راستے میں قتل ہونے والوں کو زندہ فرمایا گیا ہے...
سوال یہ ہے کہ مذکورہ واقعہ میں دونوں باپ بیٹے ایک حادثاتی موت میں مرے ہیں... نہ وہ فی سبیل اللہ جہاد کیلئے نکلے تھے اور نہ قتل ہوئے... پھر ان کو شہادت کا یہ اعلیٰ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا؟

یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ شہادت کے درجات کی تعداد بہت زیادہ ہے ایک غزوے سے واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف چلو... یعنی نفس امارہ سے جنگ کرو... تزکیہ نفس اور مجاہدے میں مرنے والے بھی بڑے شہید ہیں اگر مجھے غلط یاد نہیں تو ناگہانی موت کو بھی شہادت کا ایک درجہ دیا گیا ہے......

دوسری بات یہ ہے کہ ہر شخص کا معاملہ اللہ کے ساتھ جدا ہوتا ہے ہوسکتا ہے ان کا کوئی خفیہ عمل ایسا ہو جس کی وجہ سے وہ شہید ہوئے... گورکن نے بتایا کہ تین ہزار قبروں میں سے سات قبریں ایسی ملیں جن کے جسم محفوظ تھے... واللہ اعلم (البلاغ نومبر 2012ء)

اے اللہ! اس کا خاتمہ بالخیر ہو

سعودی عرب کے رہائشی ایک شخص نے خواب دیکھا کہ ایک شخص اس سے کہہ رہا تھا: اس فون نمبر پر موجود فلاں شخص کو عمرہ کراؤ... فون نمبر بڑا واضح تھا... نیند سے بیدار ہوا تو اسے خواب اچھی طرح یاد تھا... مگر اس نے اسے وہم جانا اور خواب کو نظر انداز کر دیا... اگلے روز پھر اسے وہی خواب آیا کہ اسے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ یہ فون ملاؤ اور فلاں شخص کو عمرہ کراؤ.... دوسرے دن کے خواب کے بعد یہ شخص اپنے محلہ کے امام مسجد کے پاس گیا اور اسے بتایا: میں نے مسلسل دو دن یہ خواب دیکھا ہے... امام مسجد نے کہا: اگر تم نے پھر یہ خواب دیکھا تو اس فون نمبر کو اچھی طرح یاد رکھنا اور ممکن ہو تو اسے لکھ لینا اور پھر اس شخص سے رابطہ کر کے اسے عمرہ کروا دینا... تیسرے روز پھر اس نے

www.besturdubooks.net

خواب دیکھا کہ اسے کہا جارہا ہے: اس فون نمبر پر فلاں نام کے شخص کو عمرہ کروادو...

اگلے روز اس شخص نے خواب میں بتلایا ہوا فون ڈائل کیا جس شخص نے فون اٹھایا اس سے ضروری تعارف کے بعد اس نے کہا: مجھے خواب میں کہا گیا ہے کہ میں تمہیں عمرہ کراؤں' لہٰذا میں اس نیکی کے کام کی تکمیل کرنا چاہتا ہوں... جس شخص کو اس آدمی نے فون کیا وہ زور سے ہنسا اور کہنے لگا: کون سے عمرہ کی بات کرتے ہو؟ میں نے تو مدت ہوئی کبھی فرض نماز بھی ادا نہیں کی اور تم کہتے ہو کہ تم مجھے عمرہ کروانا چاہتے ہو!!

جس شخص نے خواب دیکھا وہ اس سے اصرار کرنے لگا... اس کی منت سماجت کی اور کہا: دیکھو میرے بھائی! میں تمہیں عمرہ کروانا چاہتا ہوں' سارا خرچ میرا ہوگا... خاصی بحث وتمحیص کے بعد وہ اس شرط پر رضا مند ہوا کہ ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ عمرہ کروں گا مگر تم مجھے واپس ریاض لے کر آؤ گے اور تمام تر اخراجات تمہارے ذمہ ہوں گے... اس نے موافقت ظاہر کر دی...

وقت مقررہ پر جب وہ ایک دوسرے کو ملے تو خواب والے شخص نے دیکھا کہ واقعی وہ شکل وصورت سے کوئی اچھا انسان نہیں دکھائی دیتا تھا... اس کے چہرے سے عیاں تھا کہ وہ شرابی ہے اور نماز کم ہی پڑھتا ہے... اسے بڑا تعجب ہوا کہ یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں تین مرتبہ اسے خواب میں عمرہ کروانے کے لیے کہا گیا ہے... دونوں شخص عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے... میقات پر پہنچے تو انہوں نے غسل کر کے احرام باندھا اور حرم شریف کی جانب رواں دواں ہو گئے...

انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا... مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کی... صفا ومروہ کے درمیان سعی کی... اپنے سروں کو منڈوایا اور اس طرح عمرہ مکمل ہو گیا... اب انہوں نے واپسی کی تیاری شروع کر دی... حرم سے نکلنے لگے تو وہ شخص' جسے اس نے بہت کوشش اور منت سماجت سے عمرہ پر آمادہ کیا تھا... کہنے لگا: دوست حرم چھوڑنے سے پہلے میں دو رکعت نفل ادا کرنا چاہتا ہوں... اس نے اس کے سامنے نفل ادا کرنے شروع کر دیئے... جب وہ سجدہ

www.besturdubooks.net

میں گیا تو اس کا سجدہ طویل سے طویل تر ہوتا چلا گیا... جب کافی دیر گزر گئی تو اس کے دوست نے اسے بلایا... جب کوئی حرکت اس کے جسم میں نہ ہوئی تو اس نے اسے ٹٹولا... اچانک اس پر انکشاف ہوا کہ اس کے ساتھی کی روح حالت سجدہ ہی میں پرواز کر چکی تھی...

اپنے ساتھی کی ایسی موت پر اسے بڑا رشک آیا اور وہ رو پڑا کہ یہ تو حسن خاتمہ ہے.... کاش ایسی موت میرے نصیب میں ہوتی... ایسی موت تو ہر کسی کو نصیب ہو... وہ اپنے آپ سے کہہ رہا تھا...

قارئین کرام! یہ بات بتانے کی ضرورت نہیں کہ اس خوش قسمت کو آب زمزم سے غسل دیا گیا اس کو احرام پہنا کر حرم میں اس کی نماز جنازہ ادا کی گئی... لاکھوں فرزند ان اسلام نے اس کا جنازہ پڑھا اور اس کی مغفرت کے لیے دُعا کی گئی... اس دوران ریاض میں اس کی وفات کی اطلاع دی جا چکی تھی... خواب دیکھنے والے شخص نے اپنے وعدہ کے مطابق اس کی میت کو ریاض پہنچا دیا جہاں اسے دفن کر دیا گیا...

اس کے گھر میں رشتہ دار تعزیت کے لیے آتے رہے... چند ایام گزرنے کے بعد جس شخص کو خواب میں عمرہ کروانے کا حکم دیا گیا تھا اس نے فوت ہونے والے کی بیوہ کو فون کیا... تعزیت کے بعد اس نے کہا: میں جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارے خاوند کی کونسی ایسی نیکی تھی کہ اس کا انجام اس قدر عمدہ ہوا... اسے حرم کعبہ میں سجدہ کی حالت میں موت آئی... اس موت پر تو صلحاء اور متقین رشک کرتے ہیں اور ایسی موت کی تمنا کرتے ہیں...

بیوہ نے کہا: بھائی تم درست کہتے ہو میرا خاوند کوئی اچھا آدمی نہ تھا... اس نے ایک لمبی مدت سے نماز اور روزہ چھوڑ رکھا تھا... وہ شراب کا رسیا تھا اکثر و بیشتر شراب کی بوتل اس کے بستر پر ہوتی تھی... وہ رات کو شراب پی کر سوتا تھا... اور جہاں بھی جاتا اس کی کوشش ہوتی کہ اسے چھوڑ کر نہ جائے... میں اس کی کوئی خاص خوبی بیان نہیں کر سکتی... ہاں ایک خوبی جو اس میں تھی وہ یہ تھی کہ ہمارے ہمسایہ میں ایک نہایت فقیر بیوہ رہتی ہے... جس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں... میرا خاوند

www.besturdubooks.net

روزانہ رات کو بازار جاتا تو جہاں وہ اپنے بچوں کے لیے کھانا خریدتا وہیں اس بیوہ اور اس کے یتیم بچوں کے لیے بھی کھانا لے آتا اور اس کے دروازے پر کھانا رکھ کر اسے آواز دیتا کہ میں نے کھانا باہر رکھ دیا ہے' اسے اٹھالو...

یہ بیوہ عورت کھانا اٹھاتی اور ساتھ ہی میرے خاوند کے لیے دُعا کرتی:

اَللّٰہُ یَحْسِنُ خَاتِمَتَکَ "اللہ تمہارا خاتمہ بخیر کرے..."

قارئین کرام! اس طرح اس بیوہ کی دُعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی... یہ اس بیوہ کی دُعا کا نتیجہ تھا کہ اس شرابی کا اتنے عمدہ طریقے پر خاتمہ ہوا کہ اس پر ہر مسلمان کو رشک آتا ہے...

قارئین کرام! اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بھلائی کے کام آدمی کو بری موت سے بچاتے ہیں..." (سنہرے واقعات)

حضرت داؤد علیہ السلام سے ملاقات

سید معین الدین شاہ صاحب فرماتے ہیں: "آج سے سات آٹھ سال قبل کا واقعہ ہے کہ بندہ نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ شریف کی پہاڑیوں پر بیٹھا ہوں... اسی جگہ ایک طویل القامت مضبوط جسامت کے حامل شخص کو دیکھا جو وجیہ صورت تھے اور چہرے پر لمبی گھنی داڑھی تھی جن کی پشت پر ترکش تھا جس میں تیر تھے اور ہاتھ میں کمان تھی... یوں معلوم ہوتا تھا جیسے شکار سے واپس تشریف لائے ہیں... یہ صاحب ہمارے قریب آئے تو میں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا... ساتھیوں میں سے ایک نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ کون شخصیت ہیں؟ بندہ کے انکار پر ساتھی نے بتایا کہ یہ حضرت داؤد علیہ السلام ہیں... بندہ نے یہ سن کر فرطِ مسرت سے دوبارہ مصافحہ کی سعادت حاصل کی اور جناب حضرت داؤد علیہ السلام ہمارے قریب ہی پہاڑی پر رونق افروز ہو گئے..." (ناقل مرتب)

ایک بزرگ کی خواب میں نصیحت

"تم اللہ کے راستہ میں جہاد کرو تمہیں ان درختوں پر سے لٹکا ہوا گوشت ملے گا..."

www.besturdubooks.net

صوبہ پکتیا کے معروف کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی بیان کرتے ہیں: یہ جہاد کا ابتدائی زمانہ تھا... مجاہدین کی حالت ہر لحاظ سے خراب تھی... اسلحہ نہ سامان خوردونوش، اکثر مجاہدین کی جائیدادوں اور اثاثوں کو کمیونسٹوں نے نذر آتش کر دیا ہوا تھا... (جلال الدین حقانی کا گھر بھی نذر آتش کر دیا گیا تھا اور راقم نے ۱۹۸۸ء میں حاجی صاحب کا تباہ شدہ گھر دیکھا تھا جہاں اب مٹی اور کوئلوں کی راکھ پڑی تھی... حاجی صاحب کے بھائیوں اور دوسرے مجاہدین کے گھر بھی نذر آتش کیے ہوئے تھے) پاکستان نے بھی ابھی مجاہدین کی مدد شروع نہیں کی تھی... مجاہدین کئی دن سے بھوکے تھے... میں بہت پریشان تھا کہ خوراک کا انتظام کیسے کروں...

نماز فجر پڑھ کر فارغ ہوا تو قبلہ رُخ ہو کر بیٹھ گیا... اسی پریشانی کی حالت میں مجھے نیند آ گئی... خواب میں ایک بزرگ نظر آئے... وہ بہت غصے میں تھے... مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے "جلال الدین تم پریشان کیوں ہو؟" جب تم جہاد نہیں کر رہے تھے تو تمہیں کون رزق دیتا تھا؟ تم تیس سال کی عمر تک جہاد سے غافل رہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ تمہیں رزق دیتا رہا... اب جب کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہو تو کیا تمہیں اپنے رزق پر اعتماد نہیں رہا کہ وہ اب بھی تمہیں اور تمہارے ساتھ دوسرے مجاہدین کو رزق دے سکتا ہے... خدا پر پورا بھروسہ رکھو اور اس کے متعلق کسی بدگمانی کو اپنے ذہن میں نہ آنے دو... تم جب اللہ کی راہ میں جہاد کرو گے تو اللہ بھی تم پر کبھی رزق کی تنگی نہیں آنے دے گا... اس کے بعد اس بزرگ نے قریبی درختوں کی طرف اشارہ کر کے کہا "تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو گے تو تمہیں ان درختوں سے گوشت لٹکتا ہوا ملے گا..."

اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی... خواب نے میرے حوصلے کو مزید بلند کر دیا اور میری پریشانی جاتی رہی، تھوڑی دیر گزری تھی کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی دو بکرے پکڑے ہماری طرف آ رہا ہے... اس نے آتے ہی کہا کہ یہ بکرے اللہ کی راہ میں میری طرف سے قبول کرو... پھر بکرے لانے والے نے بکرے ذبح کیے اور ان کو درختوں کے

www.besturdubooks.net

ساتھ لٹکا دیا...ان درختوں کے ساتھ جن کی طرف خواب میں بزرگ نے اشارہ کیا تھا...

اس واقعہ میں ہم سب کے لیے ایک نصیحت ہے کہ جو بھی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اور اس کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتا ہے تو اللہ بھی اس کی مدد کے لیے سب کچھ کرتا ہے لیکن اس مدد کے لیے استقامت شرط ہے...(نا قابل یقین سچے واقعات)

کھجور کی ٹہنی

عبدالعزیز بن قاسم دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے ایک پہاڑ پر جام شہادت نوش فرما گئے...جنگی حالات کی وجہ سے انہیں قبلہ رُخ دفن نہ کیا جاسکا...کچھ عرصے کے بعد ایک مجاہد عبدالولی الشمیری نے ان کی قبر کو کھودا تا کہ قبلہ رُخ دفن کریں تو انہیں ایسا ہی پایا جیسا کہ دفن کے وقت تھے اور ان کے ہاتھ میں کھجوریں تھیں جب انہیں قبر سے نکالا گیا تو ان کے زخموں سے خون جاری تھا...(نا قابل یقین سچے واقعات)

حضرت شاہ جی رحمہ اللہ کے متعلق مبارک خواب

محترم مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نقل فرماتے ہیں...

ایک بار مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ نے تقریر میں فرمایا فقیر نے خود سنا، فرمایا: حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفہ اجل اور جامعہ اشرفیہ لاہور کے بانی حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بمع متعدد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک جگہ تشریف فرما ہیں...اتنے میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ حاضر ہوئے...پھر آسمان سے ایک طشت اترا جس میں نورانی دستار تھی...آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ یہ دستار سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بندھوا دیں...

آگے فقیر راقم کو تردد ہے کہ حضرت جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طرف سے یا

www.besturdubooks.net

حضرت مفتی صاحب کے حوالہ سے فرمایا کہ ''خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دستار سیدنا عطاء اللہ شاہ بخاری کو کیوں نہ بندھوائی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کیوں فرمایا؟'' تو اس کا جواب یہ دیا کہ اس میں حکمت یہ ہے تاکہ ایک محافظ ختم نبوت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے محافظ ختم نبوت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو دستار بندھوائیں... مقصود اس سے یہ تھا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں یہ دستار انعام ہے...

امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

محترم مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ لکھتے ہیں...

فقیر راقم عرض کرتا ہے کہ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے ایک دو روز بعد حضرت حکیم عطاء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی... حضرت حکیم صاحب نے حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت فرمایا کہ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ وصال کے بعد معاملہ کیسا رہا؟ اس وقت خواب میں حضرت امیر شریعت اپنی پیشانی سے پسینہ صاف فرمارہے تھے اس حالت میں آپ نے حضرت حکیم صاحب سے فرمایا حکیم صاحب! منزل بہت سخت تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کی خدمت کے صدقہ میں آسان فرمادی...

فقیر راقم اس تقریر میں موجود تھا مندرجہ بالا الفاظ خود مجاہد ملت سے سنے جتنا اور جو یاد تھا وہ یہی ہے جو عرض کردیا ہے...

ہماری والدہ ماجدہ کیلئے بشارت

مرتب کتاب ہذا محمد اسحٰق عرض رساں ہے کہ آج سے چند سال قبل جب بندہ نے ''مثالی خواتین'' نامی کتاب مرتب کی تو اس میں اپنی والدہ ماجدہ کے قابل رشک حالات بھی نقل کردیئے... ذیل میں مذکورہ کتاب سے اپنی والدہ ماجدہ علیہا

www.besturdubooks.net

الرحمۃ کے متعلق چند مبشرات نقل کئے جاتے ہیں...

والدہ صاحبہ کا اصلاحی تعلق حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے سلسلے کے ایک بزرگ حضرت ڈاکٹر عبدالواحد صاحب مدظلہ حال مقیم ریاض سعودی عرب کے دامن عقیدت سے وابستہ تھا انتقال کے بعد مدینہ منورہ میں کئی بزرگوں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ قرآن کریم کی تلاوت کررہی ہیں اور فرماتی ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بڑی خوش ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آنا جانا ہے، یہ ایک ایسی بشارت ہے جس پر ہم جتنا بھی شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہے...

مرحومہ کی اس خوش نصیبی کے بارے میں حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب دامت برکاتہم خلیفہ اقدس حضرت مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ حال مقیم مدینہ منورہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں بڑی خوش نصیب تھیں اللہ تعالیٰ درجات عالیہ میں مزید ترقی عطا فرمائے بال بال مغفرت فرمائے اور آنے والی ہر منزل نہایت آسان فرمائے انتقال سے تین چار دن قبل موت اور اس کے بعد کی زندگی کے بارے میں پوچھتی رہیں

والد صاحب فرماتے ہیں وقت نزع سے کچھ پہلے عجیب مشاہدہ ہوا کہ ایک نورانی شکل والی مجازی شخصیت اچانک نمودار ہوئیں شخصیت کے کاندھے پر اعزازی پھول بھی لگے ہوئے تھے انہوں نے خیریت پوچھی اور سلامات سلامات کی دُعائیں دیتے ہوئے غائب ہوگئے، تدفین سے قبل والد صاحب والدہ صاحبہ کے جسد خاکی سے زیر لب گفتگو فرماتے رہے اور کہا کہ وہاں جاکر اپنے حالات سے ہمیں باخبر رکھنا، اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور والدہ صاحبہ تمام بہن بھائیوں اور دیگر اہل خانہ کو کبھی تلاوت فرماتی ہوئیں کبھی نماز پڑھتی ہوئیں خواب میں نظر آئیں اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص کرم سے انہیں یہ مقام حاصل ہوا ہے بعد میں سعودی عرب والد صاحب کے پاس اور پاکستان میں ہمارے پاس تعزیت کے لئے آنے والے اکثر لوگ یہ کہتے رہے کہ اس رحلت پر تعزیت کی جائے یا والدہ صاحبہ کے بلند مقام پانے پر مبارکباد دی جائے...(مثالی خواتین)

www.besturdubooks.net

سیدہ کے احترام کا انعام

افغانستان کے ایک شہر میں قحط آ گیا... یہاں ایک آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان تھا' وہ فوت ہوگیا اور بچے یتیم ہو گئے تو انہوں نے قحط کی وجہ سے شہر چھوڑا... ایک جوان عورت سمرقند پہنچی... ایک مسجد میں بچوں کو بٹھایا جو سمرقند کا والی تھا اس کے پاس پہنچی کہ میں آل رسول ہوں' میرے ساتھ یہ قصہ ہوا ہے' مجھے پناہ چاہیے' مجھے کھانا بھی چاہیے... تو وہ کہنے لگا کہ تم گواہ پیش کرو کہ میں آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں... کہا میں پردیسی ہوں' میرا گواہ کہاں سے آئے گا؟ کہنے لگا اِدھر ہر آدمی آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے کرتا ہے' چلی جاؤ' اُٹھ کر باہر نکلی تو اس کو کسی نے کہا کہ ایک مجوسی ہے آتش پرست ہے' وہ بڑا سخی ہے... اس کے پاس چلی جا' وہ عورت اس کے پاس چلی گئی... اس نے اس کا اکرام کیا' پھر اپنے گھر لایا' کھانا پانی میسر کیا... رات کو والی سمرقند نے خواب دیکھا کہ جنت میں اللہ کے نبی کھڑے ہیں اور ایک بڑا عالی شان محل ہے... وہ کہتا ہے کہ یا رسول اللہ! یہ محل کس کا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایمان والے کا ہے... اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بھی ایمان والا ہوں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ایمان پر گواہ پیش کرو... تو اس کا رنگ پیلا پڑ گیا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بیٹی تیرے پاس آئی تھی اور تو اس سے گواہیاں مانگنے لگا کہ گواہ پیش کر... ایسی ڈانٹ پڑی... جب آنکھ کھلی تو پسینے پسینے ہوگیا... سیدھا اس (مجوسی) کے دروازے پر گیا اور رونے لگا کہ یہ خاندان مجھے دے دے' منہ مانگی دولت لے لے... کہا:

ایں سعادت بزور بازو نیست

یہ نعمت مجھے دی ہے میں تمہیں کیسے دوں... تجھے پتا ہے رات کو خواب دیکھ رہا تھا اور تجھے ڈانٹ پڑ رہی تھی اور مجھے عطا کیا جا رہا تھا... میں ایمان لا چکا ہوں'

www.besturdubooks.net

میں مسلمان ہو چکا ہوں' وہ محل تیرے نام سے کٹ کر میرے نام لگا دیا... میں یہ گھر تجھے کیسے دے دوں؟ محل کے باہر تجھے ڈانٹ پڑ رہی تھی اور میں محل میں کھڑا کھڑا سن رہا تھا... (بکھرے موتی)

منشی رحمت علی مرحوم کا ایمان افروز واقعہ

منشی رحمت علی ایک بڑے بزرگ تھے' دارالعلوم دیوبند کا قیام عمل میں آیا... منشی رحمت علی نانوتہ کی بستی سے روانہ ہو کر دیوبند کی بستی میں آئے... راستے میں ایک گاؤں آیا ہے' صبح کا وقت ہے' دس بجے کا وقت ہے' گاؤں میں لوگ جمع ہیں' منشی رحمت علی کھڑے ہو گئے' انہوں نے کہا منشی صاحب آپ جنازہ پڑھائیں' منشی صاحب نے کہا میں تو نہیں پڑھاتا' تو گھر سے پیغام آیا کہ منشی رحمت علی کو بلاؤ' جنازہ وہ پڑھائیں...

لوگوں نے اس آدمی کی بیوی سے پوچھا کہ منشی رحمت علی کا نام تم نے کیوں لیا......؟

تو وہ عورت کہتی ہے یہ جو آدمی فوت ہوا اس آدمی نے فوت ہونے سے پہلے کہا تھا میں مر جاؤں تو میرا جنازہ منشی رحمت علی پڑھائے...

لوگوں نے کہا کہ آج وہ اتفاق سے آئے ہوئے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہماری بات پوری ہو گئی... منشی رحمت علی نے جنازہ پڑھایا' وہ ملازمت پر روزانہ دفتر میں جاتے تھے' ملازم تھے' اللہ کے ولی تھے تو انہوں نے کہا کہ کچھ وقت اس بزرگ کے پاس گزاروں' بڑا نیک آدمی معلوم ہوتا ہے... جنازہ پڑھایا' قبر میں اتارنے کا وقت آیا' منشی رحمت علی نے اپنے ہاتھوں سے اس میت کو قبر میں اُتارا' دفن کر دیا... چلے گئے' دفتر میں پہنچے' بڑی عجیب بات ہے' جیب میں دیکھا جو ملازمت کا کارڈ تھا غائب تھا...

خیال آیا کہ جب میں نے اس بزرگ کو قبر میں اُتارا ......تو وہ کارڈ قبر میں اُتر گیا' میری زندگی کا سوال ہے' ملازمت کا مسئلہ ہے' اسی وقت واپس آئے' لوگوں کو جمع کیا اور جمع کر کے کہا کہ ابھی ان کو دفن کیا ہے' گھنٹہ نہیں گزرا ہوگا' میری زندگی کا

www.besturdubooks.net

مسئلہ ہے' تھوڑا سا قبر کو ہٹاؤ' مٹی کو ہٹاؤ' مٹی کو ہٹانے کے بعد وہ میرا کارڈ یہاں موجود ہے' سب لوگ جمع ہوگئے' انہوں نے کہا منشی رحمت علی ولی اللہ ہے' کوئی بات نہیں' ابھی دفن کیا ہے' مٹی کو ہٹایا جب اس کے کفن کے قریب پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں اس کی ساری قبر گلاب کے پھولوں سے بھری پڑی ہے...

منشی رحمت علی کو اپنی ملازمت بھول گئی' سیدھے اس عورت کے گھر گئے اور جا کر کہا کہ اماں بتاؤ! یہ جو بزرگ تھا اس کا عمل کیا تھا' ساری زندگی یہ کیا کرتا تھا تو بوڑھی عورت نے جواب میں بڑی عجیب بات کہی' اس نے کہا یہ تو اَن پڑھ تھا' زبانی اس نے چند سورتیں یاد کر رکھی تھیں لیکن لکھنا نہ آتا تھا' نہ پڑھنا آتا تھا' بھائی قرآن نہیں پڑھتا تھا تو بوڑھی عورت کیا کہتی ہے... اس نے کہا قرآن بھی نہیں آتا تھا' تو پھر عمل کیا تھا...؟

تو اس عورت نے کہا... پینتالیس سال ہوگئے' مجھے اس کے نکاح میں آئے ہوئے' ایک کام یہ روزانہ کرتا تھا' ایک ناغہ میں نے اس کا پوری زندگی میں نہیں دیکھا تھا' کام کیا تھا کہ جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتا تو قرآن سامنے رکھ لیتا اور قرآن سامنے رکھ کر قرآن کی سطروں کے اوپر انگلی رکھ کر کہتا اے اللہ! تو نے یہ بھی سچ کہا' تو نے یہ بھی سچ کہا' تو نے یہ بھی سچ کہا' تو نے یہ بھی سچ کہا...!!!

میرے بھائیو! آؤ تو سہی قرآن کی طرف' قرآن نے کہا...

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ

یہ قرآن وہ کتاب ہے جو گری ہوئی انسانیت کو بلند کرتی ہے' کرتی ہے یا نہیں ؟ (کرتی ہے)... اللہ پاک ہم سب کو قرآن پاک کی عظمت اور قرآن پاک کی شان سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے... آمین! (خطبات فاروقی شہید)

www.besturdubooks.net

شیخ القرآء قاری رحیم بخش رحمہ اللہ سے متعلق مبشرات

خداداد مقبولیت

حافظ اللہ بخش صاحب نے راقم الحروف (مرتب کتاب ہذا) کو بتایا کہ جن دنوں میں شیخ القراء حضرت قاری رحیم بخش صاحب رحمہ اللہ مدینہ منورہ میں مقیم تھے سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگ حضرت شیخ ظفر احمد صاحب مدظلہ (ملتان) نے حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ سے ملاقات کی اور اپنا یہ خواب ذکر کیا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی کہ آپ کی خدمت اقدس میں امت کی طرف سے بھیجے ہوئے ہدایا وتحائف پیش کئے جارہے ہیں... اسی دوران سونے کی چادر میں لپٹی ہوئی کوئی چیز آپ کے سامنے پیش کی گئی... پوچھنے پر عرض کیا گیا کہ قاری رحیم بخش صاحب نے ہدیہ بھیجا ہے جب اس کو کھول کر دیکھا گیا تو اس میں قرآن مجید تھا... یہ مبارک خواب سننے کے بعد قاری صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرا یہ معمول ہے کہ میں جب بھی یہاں مدینہ منورہ میں آتا ہوں تو مواجہہ شریف کے سامنے مکمل قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہوں... میں نے کل قرآن کریم کا ختم کر کے دعا کی تھی کہ اس کی تلاوت کا ثواب بارگاہ رسالت میں قبول ہوجائے اللہ تعالیٰ نے آپ کے خواب کے ذریعے اس کی قبولیت دکھادی...

بے پناہ ایصال ثواب

ایک مرتبہ حضرت مولانا عبدالمجید انور صاحب نے ایک جلسہ میں (جو کہ دارالعلوم فیض عام سمندری میں منعقد تھا) اپنا ایک خواب سنایا فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا

www.besturdubooks.net

ہے ایک ایسی جگہ پر ہوں جہاں پر ثواب تل رہا ہے... مختلف لوگوں کے ثواب ہیں لیکن ایک آدمی کا ثواب بڑے بڑے کنٹینرز کی شکل میں آ رہا ہے میں نے فرشتوں سے پوچھا کہ یہ کس کا ثواب آ رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ قاری رحیم بخش صاحب کا ثواب ہے... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کے رفع درجات کتنے ہو رہے ہیں... **تقبل اللّٰہ منہ**

خواب میں زیارت اور مبشرات

میں نے ایک مرتبہ درس گاہ میں بیٹھ کر اپنا خواب سنایا کہ حضرت میں نے خواب دیکھا ہے پوچھا کہ بھئی کیا خواب ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ایک بہت وسیع علاقہ ہے جس میں باغات ہیں... ان باغات میں دونوں طرف محلات ہیں... پھر ایک محل ایسا ہے جس میں میں داخل ہوا تو اس میں اوپر نیچے بہت سارے کمرے ہیں اور عمدہ تعمیر ہے ان کمروں میں ایک بہت بڑا کمرہ ہے جس میں تخت بچھا ہوا ہے... اس پر بالترتیب سات تخت ہیں... ساتویں تخت پر حضرت قاری صاحب رونق افروز ہیں اور عمامہ باندھا ہوا ہے اور اکثر ساتھی ان کمروں میں ہیں اور کئی احباب اس ہال نما کمرہ میں بھی موجود ہیں...

حضرت بڑے قاری صاحب رحمہ اللہ تشریف لاتے ہیں تو ان کے ہاتھوں میں بہت سارے پھولوں کے ہار ہیں کہ میں قاری صاحب کو پہنانے آیا ہوں... جب حضرت قاری صاحب نے یہ خواب سنا تو میں نے دیکھا کہ دونوں آنکھیں تر تھیں پھر گلو گیر آواز میں فرمایا میں اس قابل تو نہیں ہوں اللہ تعالیٰ تمہارے اس خواب کو میرے لئے سچا فرما دیں... ایک مرتبہ میں نے پہلے بھی خواب میں دیکھا کہ اندھیرے ہیں پھر اس قدر اجالا ہے کہ اس میں بیٹھ کر حضرت قاری صاحب قرآن کریم پڑھا رہے ہیں...

یہ خواب بھی میں نے حضرت قاری صاحب کو سنایا تو فرمایا بھائی یونہی خوش کر دیتے ہو نا معلوم ہمارا حصہ کس قدر ہے...

بعد از وفات کا عجیب واقعہ

عصر کے وقت حضرت چھٹی سے دس منٹ قبل مسجد سراجاں کے لئے تشریف

www.besturdubooks.net

لے جاتے... وفات کے بعد جب صاحبزادہ قاری عبیداللہ مرحوم مسند نشین ہوئے تو ایک روز ان کو خواب میں زیارت ہوئی... حضرت نے دس منٹ قبل درسگاہ سے نکلنے کی طرف اشارہ کر کے ازالہ کے لئے فرمایا... چنانچہ اگلے ہی روز حضرت کے تدریسی عرصہ کا حساب کر کے (یعنی دس منٹ روزانہ کے حساب سے چالیس سالہ تدریسی عرصہ کے جتنے مہینے بنے) ان کی تنخواہ دس ہزار روپے مدرسہ میں جمع کرا دیئے...

داخلہ کا نظم

ہر سال کثیر تعداد میں طلباء کرام داخلہ کے لئے آتے لیکن مدرسہ کے قواعد کے مطابق داخلہ ہوتا کبھی کسی اہم سفارش کو بھی قبول کر لیا جاتا اور بعض اوقات قرعہ اندازی کی جاتی... بعض طلباء کو کئی سال داخلہ سے محرومی رہتی تو ان میں سے بعض کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ان کی اس اعلیٰ واشرف سفارش کے ذریعے قاری صاحب کے ہاں داخلہ ہو جاتا... (تذکرۃ الشیخین)

ضابطہ سے ماورا داخلہ

درس گاہ میں داخلے کے تمام تر ضوابط' شرائط و قیود کے باوجود اگر کسی نے آ کر یہ عرض کر دیا کہ مجھے خواب میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا آپ مجھے فرمایا ''آپ رحیم بخش کے پاس جا کر پڑھو'' یہ اس نووارد طالب علم سے سن کر آپ تمام انتظامی تقاضے پس پشت ڈال دیتے اس طالب علم سے مزید کچھ پوچھنے کے روادار نہ ہوتے اور داخلہ مرحمت فرما دیتے جس دور میں یہ راقم آپ کے ہاں بسلسلہ تعلیم تدریس' درس گاہ میں تھا تو ایک طالبعلم ساہیوال سے جس کا نام حافظ محمد انیس صاحب تھا یہ جامعہ رشیدیہ کے حضرات اکابر کے خاندان سے تھے انہوں نے آ کر اپنا خواب بیان کیا اور عرض کیا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ ارشاد فرمایا گیا کہ ''تم قاری رحیم بخش صاحب کے پاس جا کر قرآن کریم یاد کرو''... میں اس لئے حاضر

www.besturdubooks.net

خدمت ہوا ہوں... داخلہ کے دن نہیں تھے مگر آپ نے حب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند جذبہ کے تحت ان کو نہ صرف داخلہ مرحمت فرمایا بلکہ وہ آپ کی نظر عنایت کا مستحق بھی ٹھہرا اور خوب معیاری یاد کرنے کے بعد سند لے کر "قراء رحیمیہ" میں شمار ہوا پھر آہستہ آہستہ ان کے تعلقات حضرات صاحبزادگان سے ہو گئے... حضرت صاحبزادہ محترم مولانا سیدی قاری محمد عبداللہ صاحب پانی پتی کے ملتان سے ساہیوال النور مسجد میں جانے کا ذریعہ بھی بنے اور ساہیوال کے علاقہ میں خوب فیض ہوا غالب ہے کہ یہ حضرت العلام مولانا مقبول احمد صاحب مرحوم جو برطانیہ تشریف لے گئے تھے کہ ان کے بھتیجے بھی تھے... واللہ اعلم...

تجویدی قرآن کریم کی اولین اشاعت اور مقبولیت

حفاظ کرام کیلئے ضبط منزل میں "متشابہات" ایک معرکۃ الآراء معاملہ رہا ہے جس میں بعض اوقات کمال ضبط والے حفاظ کرام بھی الجھ جاتے ہیں... حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ نے اپنے دیگر تجدیدی کارناموں میں ایک عظیم کام یہ کیا کہ مکمل قرآن کریم کے متشابہات کی ایسی آسان نشاندہی اور ان کی علامات مقرر فرمادیں... جن کی بدولت ہر حافظ معمولی توجہ کے ساتھ بآسانی متشابہات پر کنٹرول کر سکتا ہے... اس موضوع پر آپ کی تالیف "متشابہات القرآن" عرصہ تک حفاظ کرام کی رہنمائی کرتی رہی... لیکن چند سالوں سے اس کتاب سے استفادہ نہایت مشکل ہو گیا تھا اس کی ایک وجہ کتاب کا قدیمی طرز طباعت اور عدم دستیابی تھا تو دوسری وجہ موجودہ حفاظ کرام کی استعداد اور ہمت کی کمی تھی... ان دو وجہوں سے حضرت کی تالیف سے استفادہ ایک عام حافظ کیلئے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھا...

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ ادارہ نے حضرات قراء کرام کی مشاورت اور رہنمائی میں قرآن کریم کے نسخہ پر سائیڈ میں ضروری متشابہات کی نشاندہی کا تجدیدی کام کیا بالخصوص حضرت کے خاص شاگرد اور اپنے استاد محترم قاری محمد یعقوب صاحب مدظلہ کی عملی معاونت رہی اور عام طور پر جن متشابہات کی ضبط منزل میں ضرورت پڑتی ہے ہر صفحہ کی سائیڈ پر اس کی نشاندہی کر دی گئی کہ اس طرح کی ملتی جلتی آیت فلاں پارہ کی فلاں سورۃ کی فلاں آیت میں

www.besturdubooks.net

ہے...اس تجویدی کام میں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور خود حضرت قاری صاحب کی طرف سے مبشرات حاصل رہیں جن کی بدولت ہمت ہوئی کہ اس عظیم کام کو سرانجام دیا جائے...

اس مبارک کام کے دوران بندہ نے خواب میں دیکھا کہ بندہ خیر المدارس میں حاضر ہے...سخت گرمی کا موسم ہے حضرت قاری صاحب نے سفید ململ کا کرتہ پہنا ہوا ہے آپ درسگاہ سے باہر تشریف لاکر بیٹھے اور کمر پر کھجلانے کیلئے ہاتھ پیچھے کیا...میں نے دیکھا کہ حضرت کو کھجلانے میں مشقت ہو رہی ہے تو آگے بڑھ کر حضرت کی کمر پر خود اپنے ہاتھ سے کھجلانا شروع کر دیا...

اہل تعبیر نے بتایا کہ آپ کے اس تجویدی قرآن کریم پر حضرت قاری صاحب کی روح پرفتوح مسرور ہے اور ان شاء اللہ یہ کام عند اللہ مقبول ہونے کا غیبی اشارہ ہے...اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ادارہ نے تجویدی قرآن کریم میں نہ صرف ضروری متشابہات کا اندراج کیا بلکہ تجوید کے ضروری قواعد غنہ قلقلہ وغیرہ کی نشاندہی بھی کر کے شائع کیا...اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ ملک بھر کے مدارس تحفیظ میں نہ صرف مقبول ہوا بلکہ عوام الناس نے بھی اس کے ذریعہ تجوید کے ضروری قواعد کی رعایت کے ساتھ تلاوت کرنا شروع کیا تجویدی قرآن کریم کی مقبولیت کے پیش نظر دیگر طباعتی اداروں نے بھی اس طرح کے تجویدی قرآن کریم شائع کئے لیکن **الفضل للمتقدم** کے تحت سب سے پہلے ادارہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اس نے پہلی مرتبہ محنت بسیار کے ساتھ تجویدی قرآن کریم متعارف کرایا...اللہ تعالیٰ ادارہ کی اس خدمت کو ذخیرہ آخرت بنائے اور حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کیلئے صدقہ جاریہ بناتے ہوئے ان کے درجات میں ترقی کا ذریعہ بنائے آمین یارب العالمین...

نوٹ:....حضرت قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی رحمہ اللہ کے یہ تمام واقعات تذکرۃ الشیخین سے ماخوذ ہیں جو باذوق قارئین کیلئے بالعموم اور قراء ومدرسین حضرات کیلئے بالخصوص قابل مطالعہ ہے...

www.besturdubooks.net

مبلغ اسلام مولانا محمد عمر پالن پوری رحمہ اللہ کے متعلق مبشرات

والد صاحب کی تدفین سے پہلے خواب

حضرت مولانا محمد یونس پالن پوری مدظلہ اپنے والد ماجد مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری رحمہ اللہ کے حالات میں لکھتے ہیں...تدفین سے پہلے دہلی کے ایک عالم صاحب نے خواب دیکھا جو دہلی کی کسی مسجد میں امام ہیں...

فرمایا کہ کچھ نورانی اشخاص جارہے ہیں اوران کے ہاتھوں میں کوئی عجیب سی چیز ہے تو دل میں گمان ہوا کہ ملائکہ ہی ہیں تو آواز آئی کہ یہ فرش ہے جو ہمارے ہاتھ میں ہے ہم جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر سے لے آئے ہیں اور حضرت مولانا صاحب کی قبر میں بچھانے کیلئے جارہے ہیں...

تو ان کو خیال آیا کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں کیا رہا، تو جواب ملا کہ آپ کیلئے جنت سے لاکر نیا فرش بچھادیا گیا ہے...والد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے انتقال کے بعد مدینہ کے مشہور عالم عبدالمنان صاحب نے خواب دیکھا کہ ایک مجمع ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور وہاں تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

www.besturdubooks.net

موجود ہیں... اتنے میں دیکھا گیا کہ حضرت والد صاحب نور اللہ مرقدہ پیدل چلتے ہوئے تشریف لا رہے تھے... جب قریب ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت اکرام کیا اور ایک جوڑا اٹھایا اور جوڑا پیش کرتے ہوئے فرمایا: تم اس کو پہن لو اور فرمایا کہ تم بہت ہی تھک کر آئے ہو، آرام کرو اور آپ کا بیان میرے صحابہ کو بہت پسند ہے... پھر خواب دیکھنے والے کہتے ہیں کہ اسی کے فوراً بعد ہی شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تشریف لے آئے...

ہائے افسوس! آپ کی منزلت کو ہم نہ پا سکے، آپ کی ذات مجمع کمالات اور باعث خیر و برکات تھی... آپ کو اپنی حیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف خواب میں کئی مرتبہ نصیب ہوا اور عجیب وارداتیں نصیب ہوئیں...

والد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ۱۹۷۷ء میں مکہ مکرمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر اپنا منہ کھولو... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ڈالنا شروع کیا حتیٰ کہ مولانا کے منہ سے لعاب باہر آنا شروع ہو گیا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر! تمہارا پیٹ بھر گیا... والد صاحب نے فرمایا: ہاں پیٹ بھر گیا؟

ایک مرتبہ آپ بیمار ہو گئے... خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ عمر مدینہ سے چل کر تمہاری عیادت کیلئے آیا ہوں...

آپ کی وفات کے بعد اطراف عالم سے بے شمار تعزیت کے خطوط آئے جس میں عظیم حادثے کا اظہار افسوس کے ساتھ امت مسلمہ کیلئے پُر نہ ہونے والا خلا محسوس کیا گیا پورے ملک کے رسائل اور جرائد نے آپ کے اوصاف جمیلہ اور خدماتِ مقدسہ کا اعتراف کرتے ہوئے بلند و بالا الفاظ میں مضامین شائع فرمائے

www.besturdubooks.net

...روئے زمین پر بسنے والا انسان ولی کامل اور قطب زماں سے محروم ہوگیا، وہ یکتائے زمانہ یگانہ روزگار جس سے تمام شعبہ ہائے دین رونق پذیر تھے جس پر مدارس اسلامیہ کو فخر تھا اور علماء دین کو ناز تھا اور جس کے اردگرد عاشقان، ول اور افراد امت محمدیہ جمع ہوکر تذکروں اور مشوروں سے مجلس گرم کئے رہتے تھے...

آج اپنی قبر میں ابدی نیند سو رہا ہے، وہ پیکر صدق وصفا اور کوہ عزم و وفا اور حامی ایمان و یقین جنت کی فضاؤں سے لطف اندوز ہورہا ہے، ایسی امید ہے... خدائے پاک ہمیں اس خسارۂ عظیم کا نعم البدل عطا فرمائے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق اور ہمت عنایت کرے...

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اَللّٰهُمَّ اَكْرِمْ نُزُلَه، وَوَسِّعْ مُدْخَلَه، وَابْدِلْه، دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهلِهٖ ونَقِّهٖ عَنِ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّ الثَّوْبُ الاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَلِّغْهُ الدَّرَجَاتِ الْعلٰى مِنَ الْجَنَّةِ... (آمین)

(بکھرے موتی)

www.besturdubooks.net

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے بیان فرمودہ واقعات

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے خطبات وملفوظات سے انتخاب

بلی پر رحم کھانے پر مغفرت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں... ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ جب ان کا انتقال ہوا تو کسی دوسرے بزرگ کو کشف ہوا یا خواب میں دیکھا کہ ان سے سوال ہو رہا ہے کہ ہمارے واسطے کیا عمل لے کر آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اور تو کچھ نہیں، توحید لے کر آیا ہوں... ارشاد ہوا کہ تو جھوٹا ہے، توحید بھی تیری درست نہیں... "اذکر لیلة اللبن" دودھ والی رات کا قصہ یاد کرو... دودھ والی رات کا قصہ یہ ہوا تھا کہ ایک روز دودھ پینے کے بعد پیٹ میں درد ہو گیا تھا تو انہوں نے کسی سے یہ کہا کہ دودھ پینے سے درد ہو گیا تو یہ باز پرس ہوئی کہ تم نے دودھ کو مؤثر قرار دیا حالانکہ مؤثر ہم ہیں... یہ کیسی توحید ہے جب توحید بھی غلط ثابت ہوئی تو وہ بزرگ بہت پریشان ہوئے... پھر ارشاد ہوا کہ تم اپنے قول کے موافق دوزخ کے مستحق ہو چکے کیونکہ تمہارے اقرار میں تمہارے پاس صرف ایک نیکی تھی اور وہ بھی غلط ثابت ہوئی... اب سنو! ہم تم کو کس بات پر بخشتے ہیں... ایک رات کو تم نے ایک بلی کے بچے کو سردی سے کانپتا دیکھا تھا اور تم نے اس پر رحم کھا کر لحاف ڈال دیا تھا جس پر اس نے تم

www.besturdubooks.net

کو دعا دی... وہ دعا اس بلی کے بچے کی ہم نے قبول کرلی اور تم کو اس کی دعا پر بخشا جاتا ہے... یہ بھی ایک عمل تھا مگر کبھی حق تعالیٰ بدوں عمل کے صرف ظاہری صورت پر بخش دیتے ہیں... (خطبات حکیم الامت ج۱)

بڑھاپے پر عفوو کرم کا معاملہ

ایک بزرگ ہیں، قاضی یحییٰ بن اکثم جو بخاریؒ کے شیخ ہیں... ان کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ ان سے سوال ہو رہا ہے اور عتاب آمیز سوال ہو رہا ہے اور وہ چپ خاموش کھڑے ہیں... جب عتاب ہو چکا تو انہوں نے عرض کیا کہ میں تو حدیث میں پڑھا کرتا تھا کہ "ان اللّٰہ یستحیی من ذی الشیبۃ المسلم" کہ حق تعالیٰ شانہ بوڑھے مسلمان سے حیا فرماتے ہیں اور اس کو بخش دیتے ہیں مگر یہاں تو معاملہ برعکس معلوم ہوتا ہے... اس پر ارشاد ہوا کہ جاؤ اگرچہ نیکی کچھ نہیں مگر تمہارے بڑھاپے پر رحم کر کے تم کو بخش دیا جاتا ہے... ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا ہے... بے شک ہم کو بوڑھے آدمی پر رحم آتا ہے... اسی کو شیخ سعدی فرماتے ہیں:

دلم میدہد وقت ایں امید   کہ حق شرم دارد زموئے سفید

(میرا دل ایسے وقت یہ امید دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سفید بالوں سے شرم رکھتے ہیں)

اس سے زیادہ حیرت انگیز دوسری حکایات ہیں کہ یہاں تو قاضی یحییٰ بن اکثم واقعی بوڑھے تھے... ایک مسخرہ جوان کی حکایت ہے کہ جب مرنے لگا تو اس کو اپنی حالت پر خوف تھا کیونکہ عمل صالحہ کچھ نہ کیا تھا... اس نے یہ وصیت کی کہ جب مجھ کو غسل وکفن دے چکو تو میری داڑھی پر ذرا سا آٹا چھڑک دینا... چنانچہ ورثاء نے وصیت پوری کی... اس کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس سے سوال ہوا کہ تو نے یہ وصیت کیوں کی تھی... اس نے عرض کیا کہ یا اللہ میرے پاس عمل تو کچھ تھا نہیں، اس لیے اپنی حالت پر اندیشہ تھا اور یہ حدیث میں نے سنی تھی... "ان اللّٰہ یستحیی من ذی الشیبۃ المسلم" کہ

www.besturdubooks.net

خدا بوڑھے مسلمان سے شرماتا ہے' قسمت سے میں بوڑھا بھی نہ تھا اور بوڑھا بننا اپنے اختیار میں نہ تھا' تو میں نے یہ وصیت کی کہ میرے بالوں میں آٹا لگا دینا کہ بوڑھوں کی سی صورت تو ہو جائے... بس اتنی بات پر وہ شخص بخش دیا گیا... سچ کہا ہے کہ

رحمت حق بہانہ می جوید (اللہ تعالیٰ کی رحمت بہانہ ڈھونڈتی ہے) (خطبات حکیم الامت ج ۱۷)

خواب میں اصلاحی ملاقات

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں... اہل اللہ میں ایسے بھی ہوئے ہیں جنھوں نے دنیا کے ساز وسامان کے ساتھ دین میں ترقی حاصل کی ہے... حضرت خواجہ عبید اللہ احرار بھی ایسے ہی بزرگ ہیں جن کے یہاں بہت کچھ ساز وسامان تھا مگر اہل طریق ان کے کمال سے واقف تھے اور اپنے زمانہ میں وہ مشہور بزرگ تھے... چنانچہ مولانا جامی بھی شہرت سن کر آپ کے پاس کے پاس حاضر ہوئے تھے... مگر مولانا جامی رحمہ اللہ کے مذاق پر فقر کا غلبہ تھا وہ اہل باطن کے لئے باطنی فقر کے ساتھ ظاہری ظاہری فقر کو بھی ضروری سمجھتے تھے خواجہ صاحب کا ساز وسامان اور شان شوکت دیکھ کر مکدر ہوئے اور جوش میں یہ کہہ ڈالا ؎

نہ مرد است آں کہ دنیا دوست دارد (وہ اللہ والا نہیں جو دنیا کو دوست رکھتا ہے)

اور خفا ہو کر مسجد میں چلے گئے... حق تعالیٰ کو ان کی دست گیری مطلوب تھی... اس لیے مسجد میں جو سوئے تو خواب دیکھا کہ میدان قیامت قائم ہے اور ایک شخص مولانا جامی کے سر ہو رہا ہے کہ تمہارے ذمہ میرے چند پیسے ہیں ادا کرو... ورنہ نیکیاں دو... یہ بڑے پریشان ہوئے... پھر دیکھا کہ خواجہ عبید اللہ احرار کی سواری آ رہی ہے... وہ ان کے پاس پہنچ کرر کے اور اس شخص سے فرمایا کہ فقیر کے کیوں سر ہو رہا ہے یہ میرا مہمان ہے... اس نے اپنے حق کا ذکر کیا... فرمایا ہم نے جو خزانے یہاں جمع کرر کھے ہیں ان میں سے اپنا حق لے لو...

مولانا جامی یہ خواب دیکھ کر بیدار ہوئے تو نماز ظہر کا وقت تھا اور خواجہ صاحب مسجد میں داخل ہو رہے تھے اس وقت ان کو معلوم ہوا کہ یہ شخص دنیا دار نہیں بلکہ مقبول

www.besturdubooks.net

بارگاہ ہے... دوڑ کر خواجہ صاحب کے قدموں میں گر پڑے اور خطرہ کی معافی مانگی اور خدمت میں قبول کرنے کی درخواست کی...

خواجہ صاحب نے تسلی دی کہ اچھا جو چاہو گے ہو جائے گا... مگر ذرا اپنا وہ مصرع تو پھر سنا دو... مولانا نے عرض کیا کہ وہ تو میری حماقت تھی... فرمایا ایک بار تم نے اپنی خوشی سے پڑھا تھا... اب ہمارے کہنے سے پڑھ دو... انھوں نے حسب ارشاد سنایا

نہ مردست آں کہ دنیا دوست دارد (وہ اللہ والا کیسے ہوسکتا ہے جو دنیا کو دوست رکھتا ہے)

خواجہ صاحب نے فرمایا صحیح مضمون ہے مگر محتاج اتمام ہے... اس لیے اس میں یہ اور ملا دو کہ

اگر دارد برائے دوست دارد (وہ اللہ والا کیسے ہوسکتا ہے جو دنیا کو دوست رکھتا ہے) (خطبات حکیم الامت ج ۲)

اللہ تعالیٰ کی قدردانی

سیبویہ عقائد میں معتزلی تھے... کسی نے موت کے بعد ان کو خواب میں دیکھا پوچھا کیا معاملہ ہوا کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو مغفرت کا مستحق تو نہ تھا... مگر جاؤ ایک بات پر تم کو بخشتے ہیں کہ تم نے ہمارے نام کو اعرف المعارف کہا ہے تم نے ہمارے نام کی عزت کی ہم بھی تمہاری عزت کرتے ہیں... حالانکہ انھوں نے یہ مسئلہ تدین کی راہ سے نہیں بیان کیا ہوگا... بلکہ نحوی تحقیق کے طور پر یہ کہا ہوگا کہ اعرف المعارف لفظ اللہ ہے مگر اللہ تعالیٰ تو ایسے قدردان ہیں کہ ذرا سی بات پر مغفرت فرما دیتے ہیں... مغفرت کو کیا پوچھتے ہو اللہ تعالیٰ تو مغفرت کے لئے بہانے ڈھونڈتے ہیں...

رحمت حق بہانہ می جوید (حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی رحمت بہانہ ڈھونڈتی ہے) (خطبات حکیم الامت ج ۲)

مبارک تمنا کی برکت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں... ایک بزرگ کا انتقال ہوا جو

www.besturdubooks.net

بہت بڑے تارک اور زاہد اور صوفی تھے... انتقال کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا... پوچھا کہ حضرت آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا مجھے بخش دیا گیا.. مگر بھائی ہمارے پڑوس میں جو ایک مزدور صاحب عیال رہتا تھا وہ ہم سے افضل رہا... کیونکہ وہ رات دن اپنے بال بچوں کے لئے محنت مزدوری کرتا اور ذکر و شغل کم کرتا تھا مگر ہر وقت اس کی تمنا یہ تھی کہ فرصت ملے تو میری طرح ذکر میں مشغول ہو... حق تعالیٰ نے اس نیت کی برکت سے اس کو وہ درجہ عطا کیا جو مجھے بھی نصیب نہیں ہوا... (خطبات حکیم الامت ج ۳)

خدا پرستی اور قوم پرستی

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ... میرے ایک دوست کا خواب ہے کہ انہوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محاسن اسلام پر تقریر کرتے ہوئے دیکھا مگر خواب ہی میں یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل از اسلام محاسن اسلام پر تقریر کر رہے ہیں، میں نے اس کی یہی تعبیر دی کہ اس خواب میں آج کل کے حامیان اسلام کی خدمت اسلام کی حقیقت بتلائی گئی ہے کہ ان کی یہ حمایت اسلام ایسی ہے جیسے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبوت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت والفت تھی کہ وہ نصرت محض دوستانہ تھی، رضائے حق کے لیے نہ تھی... اسی طرح آج کل جو لوگوں کو اسلامی درد ہے یا حمایت اسلام کا ولولہ ہے وہ محض قوم پرستی اور ہمدردی قوم سے ناشی ہے، طلب رضائے حق سے ناشی نہیں ورنہ اتباع احکام کا اہتمام ضرور ہوتا... (خطبات حکیم الامت ج ۷)

مغفرت کا بہانہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ... ہمارے ایک استاد تھے ملا محمود صاحبؒ بہت سادہ اور پاک طینت بزرگ تھے... میں نے انتقال کے بعد ان کو خواب میں دیکھا دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا... مولوی

www.besturdubooks.net

صاحب نے فرمایا کہ بخش دیا... میں نے پوچھا کہ کس بات پر بخش دیا... جواب دیا کہ میں ایک مرتبہ گھر میں آیا اور کھانا کھانے بیٹھا... کھچڑی میں نمک ٹھیک نہ تھا... مگر میں نے کچھ کہا نہیں اور کوئی عیب نہ نکالا... اسی طرح کھانا کھالیا... حق تعالیٰ کے یہاں میرا معاملہ پیش ہوا... اس پر میری مغفرت ہوگئی...

اللہ اکبر! غور کیجئے کہ یہ بھی کوئی بڑی بات تھی جس پر مغفرت ہوئی حق تعالیٰ بڑے قدر دان ہیں... چھوٹی چھوٹی باتوں پر مغفرت فرماتے ہیں... دیکھئے صرف کھانے میں عیب نہ نکالنے پر مغفرت ہوگئی... حالانکہ اس نعمت کا ہمارے ذمہ خود ہی یہ حق تھا کہ ہم اس میں عیب نہ نکالیں مگر حق سبحانہ کی قدر تو دیکھئے کہ اس پر بھی ہم کو ثواب عطا فرمادیتے ہیں اور ثواب اتنا کہ صرف اسی وجہ سے مغفرت فرمادی... حق تعالیٰ کی عجیب شان ہے... (خطبات حکیم الامت ج۹)

ایک عبرتناک واقعہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں... ایک عالم کو ان کے انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا' پوچھا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا' انہوں نے کہا کہ حق تعالیٰ نے مجھے یہ فرمایا کہ تم ہمارے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرتے جاؤ اور ہم سے معافی لیتے جاؤ چنانچہ میں نے سارے گناہوں کا تو اقرار کرلیا لیکن ایک ایسا واہیات گناہ ہے کہ ہمت نہیں ہوتی اس کے اقرار کرنے کی خدا کے سامنے... میں نے ایک لڑکے کو بری نگاہ سے دیکھا تھا اب یہ خدا کے سامنے کیسے کہوں کہ میں نے لڑکے کو گھورا تھا بس اس گناہ کے عذاب میں مبتلا ہوں' وہاں سے یہ اصرار ہے کہ زبان سے اقرار کرو' مجھے عذاب جھیلنا تو آسان ہے لیکن زبان سے یہ نہیں کہا جاتا کہ میں نے لڑکے کو گھورا تھا' بھلا ایسی واہیات بات کو خدا کے سامنے کیسے کہہ دوں' تو بات یہ ہے کہ بعد موت کے حقیقت اور عظمت حق جل شانہ وعم نوالہ کی منکشف ہوجاتی ہے اس لیے وہاں ان جلالت شان کا پورا اثر پڑے گا... یہاں چونکہ غفلت سے مستوری

www.besturdubooks.net

ہے استتار ہے اس لیے اثر نہیں ہوتا اور یہ بھی رحمت ہے کیونکہ اگر یہاں پر اتنا انکشاف ہوتا جتنا کہ آخرت میں ہوگا تو شاید شدت ہیبت سے نیک اعمال کا صدور بھی نہ ہوسکتا اس لیے حکمت کے اقتضاء سے کچھ استتار تو ہونا چاہیے مگر اتنا بھی نہیں کہ انکشاف کا کچھ اثر ہی نہ ہو... دونوں کا ہونا ضروری ہے من وجہ انکشاف ہو من وجہ استتار نہ اتنا انکشاف ہو کہ توبہ کرنے کی بھی ہمت نہ پڑے' نہ اتنا استتار ہو کہ معاودت معاصی پر حامل ہو' گناہوں کی کچھ پرواہی نہ تو خلاصہ یہ ہے کہ خدا کی عظمت اور شان کا کچھ تو اثر ہونا چاہیے' گناہوں کیلئے کچھ تو رکاوٹ ہونا چاہیے...(خطبات حکیم الامت ج۱۱)

ایک شخص کی ماں سے ملاقات

جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور میں ایک حکایت لکھی ہے کہ بزرگ اپنی والدہ کی قبر پر جا کر قرآن مجید پڑھا کرتے تھے' ایک روز انہوں نے اپنی والدہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہتی ہیں بیٹا جب تم میرے پاس آیا کرو تو آتے ہی قرآن مجید نہ شروع کر دیا کرو' تھوڑی دیر بیٹھ کر شروع کیا کرو... تا کہ میں تم کو جی بھر کر اول دیکھ لیا کروں جب تم قرآن شروع کر دیتے ہو تو اس کے انوار تمہارے چہرے کو مجھ سے چھپا دیتے ہیں...(خطبات حکیم الامت ج۱۱)

حُسنِ خاتمہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں... حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے قصہ نقل کیا تھا کہ مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے ایک بنیے کو خواب میں دیکھا جوان کے پڑوس میں رہتا تھا اس کے مرنے کے بعد دیکھا کہ وہ جنت کے باغ میں سیر کر رہا ہے پوچھا لالہ جی تم یہاں کیسے ہو کہا مرتے وقت کلمہ پڑھ لیا تھا اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرما دی... یہاں لالہ جی تھے وہاں گل لالہ ہو گئے کیا معلوم کس کا خاتمہ کیسا ہو...(خطبات حکیم الامت ج۱۲)

www.besturdubooks.net

بزرگوں سے تعلق نہ رکھنے پر عتاب

ہر زمانہ میں ایک دو بزرگ ایسے ضرور ہوتے ہیں کہ جن سے انکار تو انکار عدم تعلق بھی موجب عتاب اور باعث حرمان برکات ہوتا ہے... گو عذاب کا سبب نہ ہو... میں حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہٗ کو ایسا ہی بزرگ سمجھتا ہوں کہ ان سے تعلق نہ ہونا بھی موجب حرمان برکات تھا اور انکار کا تو کیا پوچھنا...

چنانچہ مولانا کی حیات میں ایک صالح شخص کا انتقال ہوا اُن کو خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کیا معاملہ ہوا کہا بخش دیا مگر مولانا گنگوہیؒ سے عدم تعلق پر عتاب ہوا... گو عذاب نہیں ہوا مگر اس پر عتاب ہوا کہ ایسے مقبول شخص سے تم کو تعلق کیوں نہیں تھا... (خطبات حکیم الامت ج ۱۵)

اللہ تعالیٰ کی زیارت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں... امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے حق تعالیٰ کو خواب میں دیکھا دریافت کیا کہ سب سے زیادہ کون سی عبادت موجب قرب ہے... ارشاد ہوا تلاوۃ القرآن (قرآن پاک کا پڑھنا ۱۲) عرض کیا بفھم او بلافھم سمجھ کر یا بے سمجھے... ارشاد ہوا بفھم او بلا فھم (خواہ سمجھ کر ہو یا بلا سمجھے... دونوں طرح موجب قرب ہے اے صاحب کسی شاعر کا دیوان کوئی پڑھتا ہو اس شاعر سے پوچھو کہ اس کے دل میں اس شخص کی نسبت کیا خیال پیدا ہوگا سمجھے گا کہ اس کو مجھ سے بڑی محبت ہے... جو میرا کلام پڑھ رہا ہے سمجھ کر پڑھنے والے پر تو شبہ خود غرضی کا بھی ہے کہ اپنے مزہ کے لئے پڑھ رہا ہے اور بے سمجھے پڑھنے والا نری محبت سے پڑھتا ہے کیونکہ اسے مضمون کا مزہ تو آتا ہی نہیں... (خطبات حکیم الامت ج ۱۶)

امام محمد رحمہ اللہ سے ملاقات

امام محمد رحمہ اللہ کو کسی نے وفات کے بعد خواب میں دیکھا پوچھا کہ آپ کے

www.besturdubooks.net

ساتھ کیا معاملہ ہوا فرمایا مجھ کو حق تعالیٰ کے سامنے پیش کیا گیا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد! مانگو کیا مانگتے ہو میں نے عرض کیا کہ میری مغفرت کر دی جائے جواب ملا کہ اگر ہم تم کو بخشنا نہ چاہتے تو فقہ عطا نہ کرتے... ہم نے تم کو فقہ اسی لئے عطا کیا تھا کہ تم کو بخشنا منظور تھا... (خطبات حکیم الامت ج ۱۷)

جنید بغدادی رحمہ اللہ سے ملاقات

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں... امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت جنیدؒ کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا... فرمایا:

نفدت الحقائق و العبارات و تَعطلت الرموزو الا شارات وما نفعنا الا رکیعات فی جوف اللیل:

کہ ساری عبارتیں اور اسرار و نکات و اشارات غائب ہو گئے ان سے کچھ کام نہ چلا بس وہ چھوٹی چھوٹی چند رکعتیں کام آئیں جو آدھی رات میں پڑھ لیا کرتے تھے... صاحبو! بڑی چیز یہ ہے کہ انسان اصل عمل اور مقصود کو لازم سمجھے اگر مقصود کے ساتھ غیر مقصود بھی حاصل ہو جائے تو نور علیٰ نور ہے ورنہ کچھ نفع نہیں اگر مقصود حاصل نہ ہوا... (خطبات حکیم الامت ج ۲۰)

کتب میں بلا وجہ تصرف کرنے پر وعید

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں... ایک واقعہ حاکم شہید رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جو مقدمہ ہدایہ مؤلفہ مولانا عبدالحیٔ میں مذکور ہے یہ کفار ترک کے ہاتھ سے ۳۳۴ھ میں شہید ہوئے ہیں... بعض علماء نے ان کے مقتول ہونے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ انہوں نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں میں کچھ مکررات اور تطویلات دیکھیں... انہوں نے مکررات کو حذف اور مطولات کی تلخیص کر دی پھر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا' فرمایا تم نے میری کتابوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا... انہوں نے کہا کہ علماء کی کم ہمتی دیکھ کر میں نے ایسا کیا...

www.besturdubooks.net

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو غصہ آیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ کو پارہ پارہ کرے جیسا تو نے میری کتابوں کو پارہ پارہ کیا تو یہ کفار ترک کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے حتیٰ کہ ان کی لاش کے دو ٹکڑے کر کے دو درختوں کی چوٹی پر ایک ایک ٹکڑا ٹانگ دیا اور سو اس کی وجہ بھی وہی ہے کہ ہر بزرگ کے ساتھ معاملہ حق تعالیٰ کا جدا جدا ہے پھر یہ فرمایا کہ ایسے تصرفات سے پہلے مناسب ہے کسی بزرگ سے مشورہ لے کہ مشورہ سے برکت ہوتی ہے اور خطرہ نہیں رہتا...(ملفوظات حکیم الامت ج۹)

فیضان منامی کا ایک واقعہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں...میرے ایک دوست نے یہ خواب دیکھا تھا کہ مجھے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سینہ سے لگایا اور ایک نور ان کے سینہ سے نکل کر میرے سینہ میں آ گیا...ان کو بھی غالباً تین مہینہ سے کم میں قرآن شریف حفظ ہو گیا تھا...(ملفوظات حکیم الامت ج۱۱)

ہمارے اکابر کا مقام

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں...کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا مولانا گنگوہیؒ عرش پر بیٹھے ہوئے فتویٰ لکھ رہے ہیں اور مولوی شبیر علی نے بچپن میں ایک خواب دیکھا ایک بی بی حسین آئی انہوں نے پوچھا مولانا اشرف علی صاحب کے مکان یہاں ہیں میں نے کہا آؤ ہم بتلاتے ہیں...پھر شبیر علی نے پوچھا آپ کون ہیں کہا میں امام ابو حنیفہؒ کی بی بی ہوں...شبیر علی نے ان سے مسئلہ پوچھا انہوں نے جواب دیا پھر کچھ شبہات پیش کیے وہ کہنے لگی ابو حنیفہؒ پیچھے آ رہے ہیں...ان سے پوچھنا اور ان کے ساتھ تمہارے مجمع کا ایک بزرگ بھی ہے...دیکھا تو مولانا گنگوہیؒ امام صاحبؒ کے ساتھ ہیں...شبیر علی نے امام صاحبؒ سے پوچھا یہ کہاں ساتھ ہوئے فرمایا یہ تو ہمارے ہی ساتھ رہتے ہیں...(ملفوظات حکیم الامت ج۱۵)

www.besturdubooks.net

مرزا غالب کی آہ وزاری کا نفع

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں...غالب شاعر کو ایک مرتبہ جنازہ پڑھانا پڑ گیا پہلے چونکہ کبھی ان کو جنازہ پڑھانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا...شاعر تھے... یاد بھی ایسا ہی تھا... جنازہ میں آگے کھڑے ہو کر اس مضمون کی دعا کی... یا اللہ مجھ کو آتا جاتا تو کچھ ہے نہیں... پھنس گیا ہوں...آپ میرا پردہ رکھیں اور اس مردہ کو بخش دیں...غالب نے اپنے رنگ میں بہت الحاح اور عجز سے بارگاہ ایزدی میں دعا کی...بعدہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے اس مردہ کو خواب میں خوش وخرم دیکھا...حضرت شاہ صاحب نے اس کی وجہ اس سے معلوم کی...کہا کہ غالب کی دعا خدا نے قبول فرمالی...جس سے یہ راحت مجھ کو ملی ہے...(ملفوظات حکیم الامت ج ۱۵)

وصل مرحوم سے متعلق ایک عالم صالح کا خواب

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں...حضرت والا نے محترم وصل صاحب (المتوفی ۲۷ رمضان ۱۳۶۱ھ بروز جمعہ) بلگرامی کا ذکر فرماتے ہوئے یہ فرمایا کہ وصل صاحب کے مرنے کے بعد خواب میں ایک عالم صالح نے ان کو خواب میں دیکھا...انہوں نے وصل صاحب سے وہاں کا حال پوچھا...جواب میں کہا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گو تمہاری تدفین وتکفین میں تمہاری رعایت نہیں کی گئی اور تدفین میں دیر کردی...آؤ ہم تمہاری رعایت کرتے ہیں اس لئے کہ ہمارا فلاں بندہ (یعنی حضرت والا) تمہاری رعایت کرتا تھا اور منکر نکیر کے سوال سے ہم تم کو فارغ کر دیتے ہیں...(ملفوظات حکیم الامت ج ۱۵)

ایک عبرتناک خواب

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں...حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک سب وشتم کرنے والا معترض کا کوئی رسالہ کسی نے خریدا تھا اس نے امام صاحب کو خواب میں دیکھا کہ ایک سور کو رسی میں باندھے لیے ہوئے ہیں دریافت

www.besturdubooks.net

پر فرمایا کہ یہ میرا فلاں معترض ہے... حق تعالیٰ نے اس کو یہاں پر اس شکل میں میرے سپرد کر دیا ہے اور اس پر مجھ کو اختیار دیدیا ہے کہ جب تک چاہوں اس کو اسی حالت میں رہنے دوں اور جب چاہوں معاف کر کے اس کی مغفرت کی درخواست کردوں... (ملفوظات حکیم الامت ج ۱۶)

ہر ایک سے معاملہ جدا ہے

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں... متولی عبدالرحمٰن صاحب کہتے تھے کہ میں نے میاں مخدوم عرف دمڑے کو خواب میں دیکھا... پوچھا کہ کیا گزری انہوں نے کہا کہ یہاں تو کچھ بھی نہیں جسے کلمہ یاد نکلتا ہے اسے چھوڑ دیتے ہیں... انہوں نے کہا کہ ہمیں تو بڑا اڈرا رکھا ہے... اچھا تم مجھے یہ بات لکھ دو... اس نے ان کے ہاتھ پر لکھ دیا انہوں نے کہا کہ مہر بھی کر دو... اس نے مہر بھی کردی... آنکھ کھلی تو ہاتھ پر کچھ لکھا ہوا تھوڑا ہی موجود تھا وہ مجھ سے پوچھنے لگے کہ بس اور کچھ نہیں ہوتا... میں نے کہا کہ وہ یہ ہرگز نہ سمجھئے ہاں ان کے ساتھ یہی ہوا... وہ جلدی چھوٹ گئے ہر ایک کے ساتھ جدا معاملہ ہوتا ہے... (ملفوظات حکیم الامت ج ۱۷)

قرب الٰہی کا آسان راستہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں ... حضرت بایزید بسطامیؒ نے خدا تعالیٰ کو خواب میں دیکھا عرض کیا کہ **یا رب دلنی علیٰ اقرب طرق الیک** کہ اے خدا مجھے آپ تک پہنچنے کا وہ راستہ بتلا دیجئے جو سب سے زیادہ قریب کا ہو... سبحان اللہ کیسے سچے رہبر تھے کہ ہمارے لئے کتنا سہل راستہ تحقیق کر گئے... یہ آج کل جو لوگ آسانی سے منزلیں طے کرتے چلے جا رہے ہیں انہیں حضرات کا طفیل ہے...

غرض خواب میں عرض کیا اے خدا! مجھے قریب کا راستہ بتلا دیجئے... ارشاد ہوا کہ

یا ابا یزید دع نفسک و تعال

کہ پندار اور خود بینی چھوڑ دو پھر راستہ سیدھا ہے بے خطر چلے آؤ (ملفوظات حکیم الامت ج ۲۷)

www.besturdubooks.net

معمولی نیکی پر مغفرت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں...
بوستان میں حکایت ہے کہ ایک شخص مر گیا کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا گزری کہا حق تعالیٰ نے مجھے بخش دیا صرف اتنی بات پر کہ میرے دروازہ پر انگوروں کی بیل پھیلی ہوئی تھی اس کے سایہ میں ایک مرد خدا نے آرام فرمایا اس کے صلہ میں مجھ پر رحم کیا گیا... (ملفوظات حکیم الامت ج ۲۹)

واعظ کی مغفرت کا قصہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں ...حضرت عمار ایک واعظ گزرے ہیں واعظوں کے اعمال تو جیسے کچھ ہوتے ہی ہیں اور اب تو غیر واعظوں کے بھی ایسے ہی ہوتے ہیں جب ان کا انتقال ہو گیا تو کسی نے رات کو خواب میں دیکھا... دریافت کیا کہ کیا حال ہے؟ کہا کہ مجھے ارشاد ہوا حق تعالیٰ کا کہ اعمال تو تمہارے جیسے ہیں تم کو معلوم ہے... باقی بات ہم کو تمہاری پسند آئی ہے وہ یہ کہ تم اس کی کوشش کرتے تھے کہ ہمارے بندوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا ہو جائے اس پر ہم تمہاری مغفرت کرتے ہیں تو صاحب جب سے میں نے یہ حکایت سنی ہے اس وقت سے میں اس کا خیال رکھتا ہوں کہ مخلوق کو حق تعالیٰ سے توحش نہ ہو... (ملفوظات حکیم الامت ج ۳۱)

ایک علمی خواب

فرمایا حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی سے خواب میں فرمایا تھا کہ ایک بات آب حیات میں لکھنے سے رہ گئی... وہ یہ ہے کہ یہ جو آیا ہے جب کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو رد اللہ علی روحی کہ اللہ تعالیٰ اس وقت میری روح میرے جسم کو لوٹا دیتے ہیں... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس

www.besturdubooks.net

سے پہلے روح نہ آئی تھی... مولانا دیوبندی نے عرض کیا کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی درود پڑھتا ہی رہتا ہے تو ہر وقت رد روح ہوتا رہتا ہے... فرمایا کہ یہ تو طالبعلمانہ جواب ہے پھر خود ہی فرمایا کہ اصل جواب یہ ہے کہ عَلَیَّ فرمایا ہے فِیَّ نہیں فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ اندر روح ہونے کی نفی نہیں بلکہ عَلَیَّ فرمایا کہ اس وقت توجہ کا وجود ہو جاتا ہے...(ملفوظات حکیم الامت ج ۳۱)

سیدہ کا اکرام

حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں:

میری پھوپھی صاحبہ اپنے گھر پر لڑکیوں کو پڑھایا کرتی تھیں اور کسی سے معاوضہ وغیرہ کچھ نہ لیتی تھیں ایک مرتبہ ان کے یہاں ایک سید کی لڑکی پڑھنے آئی وہ فرماتی تھیں کہ اسی روز رات کو میں نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھا فرماتی تھیں کہ عمدۃ النساء دیکھو ذرا میری بچی کو محبت سے پڑھانا۔ اسی طرح اور بہت سی بشارتیں اور منامات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل اللہ کو اپنی اولاد کا خیال رہتا ہے اور آخرت میں اس نسبت سے یہ نفع ہوگا کہ حق تعالیٰ بزرگوں کی اولاد کو انہی بزرگوں کے درجوں میں پہنچا دیں گے۔

چنانچہ ارشاد ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ۔

اضافہ جدیدہ ومفیدہ

مرنے کے بعد قبروں سے فیضان کی صورتیں

ایک صاحب نے حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ مرنے کے بعد قبروں سے فیضان کی کیا صورت ہوتی ہے، ہم لوگ تو قبروں پر جانے اور ان سے فیض طلب کرنے سے روکتے ہیں؟

حضرت حکیم الاسلام رحمہ اللہ نے فرمایا کہ روکنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ مزاروں پر جا کر شرک کرتے ہیں تو ہم اس شرک سے روکتے ہیں، قبروں پر جانے سے نہیں روکتے کیونکہ ان کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ یہ بزرگ جو چاہتے ہیں کر دیتے ہیں، یہ مختار ہیں، اپنے تصرفات باطنی سے کسی کو نفع پہنچا دیں یا نقصان کر دیں یا جسے چاہیں ہدایت دے دیں یا گمراہ کر دیں۔ اسی لیے لوگ جا کر قبروں پر ان سے مانگتے ہیں، عموماً لوگ مانگنے ہی کے لیے جاتے ہیں کوئی اولاد مانگ رہا ہے تو کوئی اپنی حاجت مانگ رہا ہے اور یہ سب شرک ہیں، اس لیے ہم منع کرتے ہیں ورنہ مطلقاً قبور سے فیضان کا پہنچنا ہم اس کے منکر نہیں ہیں اور نہ مطلقاً قبروں پر جانے سے منع بھی کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے میں قبروں پر جانے سے روکتا تھا مگر اب حکم کرتا ہوں کہ جاؤ "فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ" یعنی وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ آخرت کے یاد دلانے کا اثر پڑنا یہ مٹی کا اثر نہیں ہے بلکہ ان کے فیضان ہی کا اثر ہے تو مطلق فیضان سے کوئی انکار نہیں ہوسکتا۔ اس

www.besturdubooks.net

لیے ہم نہ تو فیضان کے منکر ہیں اور نہ وہاں پر جانے سے روکتے ہی ہیں۔ البتہ وہاں پر جا کر منتیں مانگنا اور سجدہ کرنا اور ان کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا یہ خالص شرکیہ چیزیں ہیں۔ اس لیے علماء حضرات ان چیزوں سے روکتے ہیں مگر مخالفین عوام کے دلوں میں اشتعال دلانے کے لیے اس کا یہ مطلب بتاتے ہیں کہ علماء دیوبند کے دلوں میں اولیاء اللہ کی محبت ہی نہیں ہے اس لیے وہ قبروں پر جانے سے منع کرتے ہیں، یہ مقدمہ وہ اپنی طرف سے لگا لیتے ہیں تا کہ لوگ ان سے بدظن ہو جائیں۔

سائل نے سوال کیا کہ فیض حاصل کرنے کے لیے عقیدت ضروری ہے یا بلا عقیدت کے بھی فیض پہنچتا ہے۔

حضرت حکیم الاسلام رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بلا عقیدت کے کوئی فیض نہیں پا سکتا ہے۔ سائل نے کہا کہ ایک تو وہاں جا کر فاتحہ وغیرہ پڑھ دینا ہے۔ دوسرے یہ کہ ان سے کوئی خاص عقیدت بھی ہو تو کیا فیض دونوں ہی سے ملتا ہے یا اس کے ساتھ عقیدت بھی ضروری ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ یہ تو ایک عام حق شرعی ہے جس کو حق تعالیٰ نے اموات کے لیے قائم کر دیا ہے خواہ تمہارا ان سے کوئی تعلق ہو یا نہ ہو حکم یہی ہے کہ وہاں پر جاؤ تو ان کے لیے ایصال ثواب کرو، یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ فرمایا گیا: "اَفْشُوْا السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَعَلٰی مَنْ لَّمْ تَعْرِفْ" یعنی ہر مسلم سے سلام کرو خواہ تم ان کو پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو... سلام کرنا یہ حق مسلم ہے، اس میں تعلق کا ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ مسلمانوں سے ملو تو سلام کرو اور جو سلام کرے اس کے سلام کا جواب دو یہ تو دُعا دینا ہے۔ اسی طرح مطلقاً ثواب پہنچانا یہ اس پر مبنی نہیں ہے کہ تمہاری ان سے کوئی رشتہ داری ہی ہو تو ثواب پہنچانا ورنہ نہیں بلکہ یہ تو حق مسلم ہے کہ اگر زندہ ہو تو سلام کرو اور اگر مر گیا تو قبر پر جاؤ اور ایصال ثواب کرو، یہ حق عمومی ہے اور ایک یہ ہے کہ ان سے پہچان بھی ہے اور عقیدت بھی ہے تو اس میں زیادہ تاثیر ہو گی اور اگر کوئی خاص تعلق ہو تو یہ زیادہ مؤثر ہو گا۔

www.besturdubooks.net

سائل نے سوال کیا کہ بعض لوگ قبروں پر جا کر مراقبہ کرتے ہیں اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

حضرت حکیم الاسلام رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ شخصی احوال ہیں یہ کوئی قانون نہیں ہے کہ اس کو جائز اور ناجائز میں ملاؤ البتہ رسم بنا کر یہ ایسا کرنا ممکن ہے اگر کوئی صاحب حال ہو اور قبروں پر جا کر مراقبہ کرے اور اس کے دل پر کچھ اثر ہو جائے تو یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے کہ آپ اس کو جائز و ناجائز کا فتویٰ دو اگر سائل یہ سوال کرے کہ قبروں پر جانا جائز ہے یا ناجائز تو مفتی یہی فتویٰ دے گا کہ جانا جائز ہے لیکن وہاں پر جا کر آپ کے دل پر کیا اثر ہوگا، اس کا تعلق فتویٰ سے نہیں ہے۔ یہ تو احوال شخصیہ ہیں، اسی طرح تصورِ شیخ کا مسئلہ ہے، اگر آپ اس کے جائز و ناجائز کے بارے میں مفتی سے فتویٰ طلب کریں تو یہ دارالافتاء کا مسئلہ ہی نہیں ہے اس کا جواب تو شیخ وقت ہی دے گا، اگر سالک مبتدی ہے تو اس کے لیے تصورِ شیخ جائز نہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹ کر شیخ کی طرف متوجہ ہو جائے گا اور یہ شرک ہے، اس لیے شرک میں مبتلا ہونے کے خطرے سے اس کے لیے تصورِ شیخ جائز نہیں ہوگا اور اگر سالک منتہی ہے تو اس کے لیے تصورِ شیخ جائز ہے کیونکہ وہ حدود کو پہچانتا ہے، اس لیے ان کے لیے تصورِ شیخ مضر نہ ہوگا۔

سائل نے سوال کیا کہ کیا اولیاء اللہ عالم برزخ میں لوگوں کے لیے دُعائیں بھی کرتے ہیں؟

حضرت حکیم الاسلام رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سب کے لیے دُعائیں کرتے ہیں البتہ جو لوگ ان کے لیے ایصال ثواب کرتے ہیں اور ان کو دُعائیں دیتے ہیں تو ان کے لیے خصوصیت کے ساتھ دُعائیں کرتے ہیں۔ مثلاً آپ نے ان کے لیے ایصال ثواب کا ہدیہ بھیجا، انہوں نے آپ کے لیے دُعاؤں کا ہدیہ بھیج دیا مگر اس کے معنی تصرف کے نہیں ہیں بلکہ اس کے معنی اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے ہیں وہ بھی مانگتے ہیں اور آپ بھی مانگتے ہیں بعض چیزیں شخصی احوال کے ماتحت ہوتی ہیں وہ ایسی نہیں

www.besturdubooks.net

ہوتی ہیں کہ آپ سٹیج پر ان کی تبلیغ عام کریں جیسے طبیب جب وہ تعلیم دے گا تو تعلیم عام ہوگی لیکن جب علاج کرے گا تو مریض کی نبض کو دیکھ کر علاج کرے گا ویسی دوا تجویز کرے گا۔ اسی طرح صوفیاء حضرات معالج ہیں اور معالجہ میں طبیب کا کام یہ ہے کہ ہر ایک مریض اور اُن کے مزاج کو پہچان کر علاج کرے مگر اس کو قانون نہیں بنا سکتے۔ اسی طرح باطنی امراض کے سلسلے میں صوفیاء حضرات معالج ہیں، وہ سالک کی حالت دیکھ کر اس کے لیے عمل تجویز کرتے ہیں۔

اہل قبور سے فیض حاصل کرنے کی شخصی صورت

منشی عظمت علی صاحب نے فرمایا کہ حضرت! مجھ سے ایک مرتبہ حماقت ہوئی اور وہ یہ تھی کہ مجھے کچھ روپیہ کی ضرورت پڑ گئی، ضرورت بڑی ہی اہم تھی، کچھ قرض بھی ادا کرنا تھا، میں اوپر کام کر رہا تھا، میرے ایک عزیز نے مجھے کچھ ایسی باتیں کہیں کہ میرا قلب اس سے بہت ہی متاثر ہوا۔ اس تاثر میں نیچے اُتر کر میں نے وضو کیا اور دو رکعت نفل نماز پڑھی اور سیدھے مزار قاسمی پر پہنچ گیا اور حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے مزار کے پاس بیٹھ کر فاتحہ پڑھی اور اس کے بعد اپنی درخواست شروع کر دی کہ آپ سے میرا اس طرح کا تعلق ہے اور پورا سلسلہ بیان کیا اور کہا کہ میں بہت پریشان ہوں، اس لیے یہاں پر آیا ہوں، اپنے احوال ظاہر کر کے پھر اللہ تعالیٰ سے دُعا کی اور مدرسہ میں آیا تو مدرسہ ہی کے ایک صاحب نے مجھے پانچ سو روپیہ قرض عنایت فرما دیا جس سے ہمارا کام ہو گیا۔

حضرت حکیم الاسلام رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اصل تو وہی ہے کہ آپ نے دو رکعت نماز صلوٰۃ الحاجۃ پڑھی اور صلوٰۃ الحاجۃ کی خود شریعت میں فضیلت بیان کی گئی ہے تو اصل بنیاد تو یہ دو رکعت نماز نفل تھی باقی آپ خوش عقیدگی کے ساتھ مزار پر بھی پہنچ گئے مگر یہ معاملہ آپ کی ذات تک محدود ہے اس کو عام اُصول نہیں بنا سکتے یہ مسئلہ نہیں ہے کہ

www.besturdubooks.net

دوسروں کے لیے جائز اور ناجائز کا فیصلہ کریں۔

ایک مرتبہ دارالعلوم کے خزانے میں روپیہ کی کمی ہوگئی، ملازمین کی تنخواہیں بانٹنی تھیں، وقت قریب بھی آ گیا، میں نے حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ حضرت دُعا فرمادیں، اللہ تعالیٰ دارالعلوم کے خزانے کو بھر دے۔ حضرت مدنی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دُعا تو کروں گا مگر ایک تدبیر بھی بتلا دوں، میں نے کہا کہ وہ تدبیر کیا ہے تو حضرت مدنی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تم حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے مزار پر جاؤ اور کہو کہ آپ نے مجھے کس مصیبت میں پھانس رکھا ہے دارالعلوم کے خزانے میں ایک پائی نہیں ہے اور لوگ مجھ سے مطالبہ کر رہے ہیں اور آپ قطعاً توجہ نہیں فرماتے، یہ جا کر تم مطالبہ کرو مگر یہ باتیں آواز کے ساتھ کہنا محض دل ہی دل میں مت کہنا۔

خیر حضرت مدنی رحمہ اللہ کی یہ باتیں دل کو تو لگیں نہیں مگر ایک بڑے بزرگ کا فرمان سمجھ کر میں مزار پر چلا گیا اور اسی طرح سے کہا تو واقعی اگلے دن سے آمدنی شروع ہوگئی اور پھر کبھی کمی نہیں آئی مگر یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کو سٹیج پر بیان کیا جائے اور لوگوں سے کہا جائے کہ تم بھی ایسا ہی کرو یہ تو شخصی حال ہے اور شخصی حال قانون نہیں بنا کرتا اور نہ وہ قابل حجت ہوتا ہے۔

لہٰذا وہ چیزیں جو شخصی احوال کے تابع ہوتی ہیں ان کو قانون بنانا یا قانون کی شکل دینا یہ بالکل غلط ہے۔ بہرحال جب قبروں پر جا کر مُردوں سے سلام کیا جاتا ہے تو وہ جواب بھی دیتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ وہ پہچانتے بھی ہیں ایک تو عمومی بات ہے کہ کسی نے جا کر سلام کیا اور انہوں نے اس کا جواب دے دیا اور ایک خصوصی تعلق کی بات ہے کہ ان لوگوں سے خصوصی طور پر پہچان بھی ہوتی ہے۔

اس سلسلے میں دو طبقے ہیں۔ ایک طبقہ تو یہ ہے کہ ان اُمور باطنہ کا سرے سے کلیتہً قائل ہی نہیں ہے اس لیے ایسے طبقے پر ایسی باتیں شاق گزرتی ہیں اور سختی سے انکار کرتا ہے۔

اور ایک طبقہ وہ ہے کہ قبولیت کا دارومدار انہیں قبروں کو ٹھہراتا ہے اور یہ عقیدہ

www.besturdubooks.net

رکھتا ہے کہ سب کچھ قبروں ہی سے ہوتا ہے اس لیے قبروں پر جاؤ اور جو کچھ مانگنا ہو انہیں سے مانگو یہ دونوں طبقے افراط وتفریط کے ہیں اور دین اسلام چاہتا ہے اعتدال کو اسی لیے ہر ہر عمل میں اعتدال قائم کیا گیا ہے اور اعتدال اسی وقت آسکتا ہے جب افراط وتفریط سے خالی ہو، اس سلسلے میں یہ اعتدال ہے کہ تصرف ان کے ہاتھ میں نہیں ہے اس سے تو غلو کرنے والوں کی تردید ہوگئی اور ان سے فیضان پہنچتا ہے۔ اس سے منکرین کی تردید ہوگئی یعنی جو لوگ فیضان کے بھی قائل نہیں ان کی بھی تردید ہوگئی اور جو تصرفات کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کے قبضے میں سب کچھ ہے جو چاہتے ہیں کردیتے ہیں ان کی بھی تردید ہوگئی۔ علماء دیوبند بالکل بیچ کے راستے پر قائم ہیں یعنی اعتدال کے راستے پر ہیں یعنی بزرگانِ دین کی قبروں سے فیض پہنچتا ہے مگر تصرفات ان کے ہاتھ میں نہیں ہیں کہ جو چاہیں کرڈالیں۔ جیسا کہ علماء دیوبند اعتدال پر ہیں، اسی لیے دونوں طرف کی بوچھاڑیں ان پر پڑتی ہیں نہ اِدھر ہیں کہ یہ لوگ خوش رہیں اور نہ اُدھر ہیں کہ وہ لوگ خوش رہیں، یہ دونوں سے کٹے ہوئے ہیں، اسی لیے دونوں طبقے کے لوگ ان پر لعن طعن کرتے ہیں۔ یہ حضرات بالکل بیچ کے راستے سے گزر رہے ہیں اور وہی اعتدال کا راستہ ہے۔

زاہدِ تنگ نظر نے مجھے کافر جانا   اور کافر یہ سمجھتا ہے کہ مسلمان ہوں میں

شریعت نے ہر چیز میں حد اعتدال قائم کردی ہے اس لیے کامیابی کا راستہ یہی ہے اور یہ مشکل بھی ہے۔

مزارات اولیاء پر ایصال ثواب کی شرعی حیثیت

شرعی فتویٰ اپنی جگہ پر حق ہے عام حکم شرعی یہی ہے کہ مزارات اولیاء پر جا کر فاتحہ اور ایصال ثواب کر کے اپنی موت کو یاد کر کے چلے آؤ اور آخر والی زندگی بنانے کی فکر میں لگ جاؤ اور سوچو کہ جب ایسے اولیاء اللہ دُنیا سے چلے گئے تو ہماری کیا حیثیت ہے

www.besturdubooks.net

وہ حضرات اللہ اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر چل کر اللہ اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی اور خوش کر لیے، ہم کو بھی ان حضرات کی طرح دُنیا میں زندگی گزارنی چاہیے۔ یہاں تک شریعت نے صرف جائز ہی نہیں بلکہ ایسا کرنے کو پسند بھی فرمایا ہے اس کے علاوہ اگر کوئی مزارات اولیاء پر جا کر سجدہ ہی کرنے لگے یا ان کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر مرادیں مانگنے لگے تو شریعت ایسا کرنے سے منع کرے گی اور اس کے فعل کو شرک قرار دے گی۔ رہا شخصی احوال اس پر کسی قسم کے شرک وغیرہ کا فتویٰ نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ علماء دین اور اکابرین حضرات اولیاء اللہ کو حاجت روا اور مشکل کشا نہیں سمجھتے اور نہ ان کے مزارات پر سجدہ ہی کرتے ہیں۔ البتہ یہ عقیدہ ضرور رکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے جسموں کو مٹی نہیں کھا سکتی، اللہ تعالیٰ ان کے جسموں کی بھی حفاظت کرتا ہے وہ حضرات ایسے ہوتے ہیں جیسے کوئی بستر پر آرام سے سو رہا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی لاشیں ہزاروں سال کے بعد نکلیں، ان لاشوں میں کسی قسم کا تغیر نہیں ہوا تھا۔

دیکھنے والوں نے شہادت دی ہے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سو رہے ہیں اور مسکرا رہے ہیں۔ عام مردوں کا جسم سڑ جاتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے اجسام محفوظ رہتے ہیں اور جو لوگ مزار پر جا کر سلام کرتے ہیں اور ایصال ثواب کرتے ہیں ان کے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں اور ان کے ایصال ثواب پر ان کے لیے دُعائیں بھی کرتے ہیں۔

مسئلے کی نوعیت ایک مثال سے سمجھئے

اب مثال کے طور پر ایک شخص کو کسی بزرگ سے عقیدت بھی ہے اور محبت بھی ہے ان کے بتلائے ہوئے طریقے پر زندگی گزار رہا ہے اور ان کے لیے فاتحہ اور ایصال ثواب بھی کرتا رہتا ہے اور ان کے لیے دُعائیں بھی کرتا ہے، اتفاق سے اس کے اوپر

www.besturdubooks.net

کوئی پریشانی آ گئی وہ پریشان اور بے چین ہے اس بزرگ کے مزار پر جاتا ہے اور اپنی پریشانی کا حال ان کو سناتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہے کہ اے اللہ! اپنے اس ولی کے صدقے میں ہماری پریشانی دور فرما دے یا اس طرح کہتا ہے کہ حضرت! میں مصیبت اور تنگی سے پریشان ہو چکا ہوں، آپ توجہ فرمائیں اور ہمارے حق میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہماری پریشانی دور فرمائیں، اللہ تعالیٰ کے ولی کے وسیلے سے اس نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مصیبت دور فرما دی یا اللہ کے ولی نے اللہ تعالیٰ سے خود دُعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پریشانی دور فرما دی تو اس میں کیا شرک ہو گیا، دوسرے لوگ حقیقت سمجھتے ہی نہیں اور افراط وتفریط سے کام لیتے ہیں، یہ تو اولیاء اللہ کے متعلق باتیں تھیں۔

حدیث میں عام مسلمان مُردوں کے بارے میں یہ آیا ہے کہ ان کے لیے دُعائے مغفرت کرو اور ان کے لیے ایصال ثواب کرو، یہ تمہارا ایصال ثواب مکمل مُردوں کو پہنچتا ہے وہ ایصال ثواب کرنے والوں سے خوش بھی ہوتے ہیں اور ان کے لیے دُعائیں بھی دیتے ہیں، ان کی دُعائیں دینے والوں کے لیے قبول ہوتی ہیں، یہ الگ مسئلہ ہے جس طرح عام مسلمانوں کا حال دُنیا کی زندگی میں ہوتا ہے کہ ان کی کچھ دُعائیں قبول ہوتی ہیں اور کچھ نہیں بھی ہوتی ہیں ممکن ہے قبر میں بھی ایسا ہی ہوتا ہو لیکن اولیاء اللہ جو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دُعاؤں کا احترام فرماتے ہیں اور مردود نہیں کرتے تو قبر میں بھی ان کی دُعائیں مردود نہ کریں اور قبول فرمالیں۔ اس میں کیا اشکال ہے اللہ والوں کے وسیلے سے جو دُعائیں کی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرما لیتے ہیں اس قسم کے آپ کو بہت سے واقعات ملیں گے۔ جیسے حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے متعلق دو واقعات آپ کے سامنے آئے یہ خصوصی احوال ہیں۔

www.besturdubooks.net

لوگ اس کی حقیقت نہیں سمجھتے اور لڑنے مرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں ہم اس کو حکم شرعی نہیں سمجھتے اور نہ عام لوگوں کو کہتے ہیں کہ تم بھی ایسا ہی کرو عوام تو اولیاء اللہ کو حاجت روا سمجھنے لگتے ہیں اس لیے ان کو ایسا کرنے سے منع کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ سب کو دینے والے اللہ ہیں ان سے ہی مانگو وہی تم کو بھی دیں گے۔ شخصی احوال نہ تو حجت شرعی بنتے ہیں اور نہ ان سے عوام کے لیے کوئی اُصول بنایا جا سکتا ہے کہ تم بھی اس طرح کرو عام اُصول وہی ہے جس کو شریعت نے متعین کر دیا ہے تم تو شریعت کے اُصول پر چلو یعنی اتباع شریعت کا اہتمام کرو، اسی کامیابی کی راہ پر چلو یعنی اتباع شریعت کا اہتمام کرو یہی کامیابی کی راہ ہے اللہ تعالیٰ سارے مسلمانوں کو اتباع شریعت کی توفیق اور ہمت دے۔ آمین

بعض بزرگوں کے خواب اور رویائے صادقہ کی تفصیل

سوال: مولانا علاؤالدین صاحب میرٹھی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا مگر وہ شکل ہو بہو آپ کی تھی، انہوں نے آپ سے ملاقات کر کے اپنا خواب بیان فرمایا، اب سوال یہ ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزرگوں کی شکل میں آتے ہیں تو اس سلسلے میں کوئی حدیث ہے جس سے اس کا ثبوت ملتا ہو۔

حضرت حکیم الاسلام رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسی قسم کا واقعہ ہمارے والد مرحوم کا بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے شیخ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا دیوان خانہ ہے۔ اس میں حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ بیٹھے ہوئے ہیں، میں بھی اس دیوان خانہ میں حاضر ہوا، اس کے بعد ان مسائل میں گفتگو شروع ہوئی جو مختلف فیہ ہیں یعنی حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کا رسالہ ''ہفت مسائل'' جس میں عرس و میلاد و قیام وغیرہ کے مسائل ہیں۔ حاجی صاحب رحمہ اللہ اس میں شدت سے کام نہیں لیے

www.besturdubooks.net

ہیں بلکہ بڑے ہی ڈھیلے پن سے لکھے ہیں تو میرے والد صاحب مرحوم اس مسائل کے سلسلے میں حضرت حاجی صاحب سے بحث کررہے ہیں کہ حضرت ان مسائل کے بارے میں فقہاء حضرات تو یہ لکھتے ہیں اور آپ ان کے خلاف لکھ رہے ہیں، اس پر حاجی صاحب فرمانے لگے کہ ہاں ٹھیک ہے مگر اس سلسلے میں لوگوں سے زیادہ دست گریباں نہیں ہونا چاہیے تم صحیح مسئلہ بیان کرو اگر وہ نہیں مانتے تو ڈھیلا پن اختیار کرو، مدمقابل نہ آؤ بلکہ نرمی سے کام لو، اگر وہ کرتے ہیں تو کر لینے دو منشا تو محبت ہی ہے اس میں کیا حرج ہے۔ اگر وہ عرس کرتے ہیں تو کر لینے دو منشا تو محبت ہی ہے۔

اسی طرح اگر وہ میلاد و قیام کرتے ہیں تو کر لینے دو منشا تو محبت ہی ہے تو حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ منشا پر بحث کر رہے ہیں اور ہمارے والد صاحب مرحوم یہ فرماتے ہیں کہ فقہاء حضرات تو یہ فرماتے ہیں اور آپ یہ فرماتے ہیں مگر حاجی صاحب اس پر معارضہ نہیں فرماتے ہیں بلکہ یہ فرماتے تھے کہ کرتے ہیں تو کر لینے دو منشا تو محبت ہی ہے۔ ہمارے والد صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ بعض مرتبہ میری آواز کچھ تیز ہو جاتی تھی مگر حضرت حاجی صاحب کی عظمت میں کوئی کمی نہ ہوتی تھی، اخیر میں خود ہی حاجی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر خود صاحب شریعت ہی آ کر فیصلہ کردیں تو پھر کیا ہوگا، میں نے کہا کہ اگر خود ہی صاحب شریعت آ کر یہ فیصلہ کردیں تو پھر کس کی مجال ہے کہ کچھ بول سکے۔

اس پر حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پھر انتظار کرو۔ صاحب شریعت تشریف لا رہے ہیں وہی ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کریں گے۔ جب حاجی صاحب رحمہ اللہ نے یہ فرمایا تو میرے دل میں ان کی عظمت اور بڑھ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا ہے کہ ان کے گھر خود صاحب شریعت تشریف لاتے ہیں، حاجی صاحب سر جھکا کر بیٹھ گئے اور میں بھی ادب کے ساتھ ان کے سامنے بیٹھ گیا، اتنے میں حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ حضور تشریف لا رہے

www.besturdubooks.net

ہیں اور خود یہ کہہ کر اُٹھ پڑے، پھر اس دیوان خانہ کے دروازہ پر ایک طرف حضرت حاجی صاحب کھڑے ہو گئے اور ایک طرف میں کھڑا ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک مجمع آپ کے پیچھے ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت بالکل حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی ہے اور لباس بھی ویسا ہی ہے یعنی سفید لنگی اور سر پر پنج کلیا ٹوپی اور ہاتھ میں عصا اور بدن پر نیلون کا باریک کُرتا جس سے بدن چمک رہا ہے۔ کُرتے کے نیچے بنیان نہیں ہے اس لیے بدن مبارک چمک رہا ہے، آپ بہت وقار سے تشریف لا رہے ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مجمع آپ کے پیچھے ہے۔ یہاں تک جب آپ دیوان خانہ کے دروازے پر تشریف لائے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ نے بہت ادب سے جھک کر جواب عرض کیا، اتنے میں بجائے اس کے کہ آپ مسند کی طرف تشریف لے جاتے کنارا کاٹ کر میری تشریف لائے اور میرے کندھے پر دست مبارک رکھ دیئے اور فرمانے لگے کہ حاجی صاحب یہ لڑکا جو کچھ کہتا ہے صحیح کہتا ہے اس وقت حاجی صاحب رحمہ اللہ کی یہ حالت تھی کہ بجا و درست بجا و درست فرماتے جاتے تھے یہ کہتے کہتے اتنا جھک گئے کہ سر زمین کے قریب آ گیا اور پھر کھڑے ہو کر بجا و درست بجا و درست فرماتے فرماتے جھک گئے یہاں تک کہ سر زمین کے قریب آ گیا۔ یہاں تک کہ سات مرتبہ اسی طرح سے کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہیں۔

جب حاجی صاحب رحمہ اللہ سات مرتبہ اسی طرح کر چکے تو مجھے اپنی کامیابی دیکھ کر کچھ کہنے کی جرأت ہوئی، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کا حلیہ مبارک جو حدیثوں میں آتا ہے یہ تو وہ نہیں ہے آپ کی صورت حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اصل حلیہ تو وہی ہے جو آپ نے حدیثوں میں پڑھا ہے لیکن مولانا گنگوہی کی شکل میں ہم اس لیے آئے ہیں کہ وہ تمہارے شیخ ہیں اور تم کو

www.besturdubooks.net

ان سے مناسبت ہے اس مناسبت کی وجہ سے ہماری طرف کشش پیدا ہو ورنہ حلیہ وہی ہے جو حدیثوں میں آیا ہے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاجی صاحب کیا ہمیں اب اجازت ہے۔ حاجی صاحب نے ہاتھ جوڑ کر فرمایا کہ جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو۔ پھر آپ سلام کر کے واپس تشریف لے گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔

والد صاحب مرحوم فرماتے تھے کہ یہ خواب لکھ کر میں نے حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے پاس بھیجا۔ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں یہ لکھا کہ یہ ایسا مبارک خواب ہے کہ اگر کوئی فقہ مانع نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ اس خط کو میری قبر میں رکھ دیا جائے یہ تو میرے لیے حجت اور دستاویز ہے۔

ارواحِ طیبات کی مختلف شکلیں

اس کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ مبارک تو وہی ہے جو حدیثوں میں ہے مگر بعض مرتبہ آدمی آپ کو دوسری شکلوں میں بھی دیکھ سکتا ہے مگر یہ دیکھنا حسب مناسبت مقام ہوتا ہے چونکہ ارواح طیبات مجرد اور لطیف ہیں۔ اس لیے ان کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں جیسے ملائکہ علیہم السلام مختلف شکلوں میں تشریف لاتے ہیں مگر وہ حسب مناسبت مقام دوسری شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں اس لیے یہ ممکن ہے مگر ساتھ ہی ساتھ یہ یقین بھی ہو کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اگر یقین کامل ہے تو خواب میں آپ کو دیکھنے والا آپ ہی کو دیکھ رہا ہے خواہ شکل کچھ بھی ہو، شکل تو کسی عارض کی وجہ سے ہوتی ہے۔ البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں شیطان نہیں آ سکتا۔ لہٰذا جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا اور وہی برکت اسے میسر ہوگی جو شبیہ مبارک کی زیارت سے ہوتی ہے۔

حدیث شریف میں تو اتنا ہے کہ ”مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰنِیْ“ یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ البتہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔ آپ نے

www.besturdubooks.net

اس کی نفی نہیں فرمائی کہ میں دوسرے کی شکل میں نہیں آ سکتا یا مجھے کوئی دوسری شکل میں نہیں دیکھ سکتا۔ بہر حال تبدیل شکل کے بارے میں واقعات شاہد ہیں اس لیے اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بزرگ یا مرشد کامل کی شکل میں دیکھے تو بعید نہیں ہے اور نہ انکار کی کوئی وجہ بھی ہے جب کہ لوگوں نے آپ کو مختلف شکلوں میں دیکھا ہے تو انکار کی کوئی وجہ نہیں مگر وہ دیکھنا مناسبت احوال کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے جب جنگ عظیم ہوئی تھی اس وقت بعض بزرگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فوجی لباس میں ہیں اور آپ کے دست مبارک میں ہتھیار ہے تو معبرین حضرات نے تعبیر دی کہ معلوم ہوتا ہے کہ جنگ عظیم چھڑنے والی ہے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا تو حالات کے تقاضا کے مطابق شکل بدلتی رہتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے کہ وہ حالات تکوین الٰہی میں مقدر ہوتے ہیں اور پیش آنے والے ہوتے ہیں تو جیسے حالات نمایاں ہوتے ہیں وہ متمثل ہو جاتے ہیں اور ویسی ہی شکل بنتی ہے۔ مثلاً جب جنگ کا حال نمایاں ہوگا تو کسی جرنل کی شکل نمایاں ہوگی اور جب علم کا حال نمایاں ہوگا تو کسی عالم کی شکل ہوگی اور جب اخلاق اور مقامات کے حال نمایاں ہوں گے تو کسی درویش زاہد یا بزرگ کی شکل نمایاں ہوگی تو ہر کیفیت اور ہر صفت اپنی مناسبت سے اپنی شکلوں میں آتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو جامع کمالات ہیں۔ آپ کے اندر علم وعمل واخلاق ومقامات یہ ساری چیزیں جمع ہیں۔ لہٰذا جس جگہ جس مقام کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی صورت میں آپ کی جلوہ گری ہو جاتی ہے۔ لہٰذا کوئی اشکال نہیں رہا۔

رویائے صادقہ کی تفصیل

سائل نے سوال کیا کہ عموماً خواب تو آتے رہتے ہیں مگر رویائے صادقہ کی کوئی علامت بھی ہے جس سے آدمی خواب کی سچائی محسوس کر سکے۔

www.besturdubooks.net

حضرت حکیم الاسلام رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ کسی کتاب میں تھوڑے ہی لکھا ہے
کہ یہ سچا خواب ہے یا غلط ہے بلکہ آدمی اپنے وجدان سے سمجھتا ہے کہ یہ سچا خواب ہے
یا بخارات ہیں۔ مثلاً کھانا زیادہ کھالیا اور بخارات چڑھ گئے تو آدمی خود ہی سمجھ جاتا ہے
کہ یہ تخیلات ہیں خواب نہیں ہیں لیکن ایک شخص وہ ہے کہ نماز پڑھ کر دُعائیں کر کے
سویا اور پیٹ بھی خالی ہے اور قلب میں انفراح ہے تو جب وہ خواب دیکھے گا تو اس کا
ذہن خود گواہی دے گا کہ یہ سچا خواب ہے اور رویائے صادقہ کی ظاہری علامت یہی
ہے کہ اخیر شب ہو اور سہانہ وقت ہو۔ مثلاً فجر کا وقت ہو اس وقت قلب میں ایک قسم کا
انفراح ہوتا ہے خواہ وہ سو ہی رہا ہو وہ عالم غیب کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ سائل نے
سوال کیا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ "اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا" یعنی
جس کی بات سچی ہوتی ہے اسی کا خواب بھی سچا ہوتا ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ یہ تو ظاہر ہے کہ جب آدمی سچا ہوتا ہے تو نیند میں بھی سچا ہوتا
ہے اور جھوٹا آدمی نیند میں بھی جھوٹا ہی ہوتا ہے۔ اس لیے وہ نیند میں بھی جھوٹ بولتا ہے۔
یہ تو حدیث شریف میں ایک اُصولی طور پر فرمایا گیا ہے ورنہ اس قسم کی باتیں اکثری ہوتی
ہیں کیونکہ کفار بھی کبھی سچا خواب دیکھتے ہیں حالانکہ ان سے جھوٹا کوئی نہیں ہوتا۔ وہ عقائد
میں جھوٹے عمل میں جھوٹے مگر پھر بھی خواب سچا دیکھتے ہیں اور وہی واقعہ بن جاتا ہے تو
اس قسم کی جتنی چیزیں ہوتی ہیں یہ نہ سمجھا جائے کہ اس کے خلاف ہوتا ہی نہیں جیسا کہ
آپ نے فرمایا: "اِلْتَمِسُوْا الْخَيْرَ فِيْ حِسَانِ الْوُجُوْهِ" یعنی اچھے چہروں میں خیر
تلاش کرو اور جن کا چہرہ اچھا نہیں ہوتا اور قدرتاً ٹیڑھا ہوتا ہے ان کا دماغ بھی ٹیڑھا ہوتا
ہے۔ یہ بھی قاعدہ اکثریہ ہی ہے کیونکہ بعض دفعہ نہایت ہی سیاہ فام شخص عالم باعمل ہوتا
ہے اور بعض دفعہ نہایت ہی حسین وجمیل شخص نہایت ہی بلید ذہن ہوتا ہے تو قدرت
دکھانے کے لیے بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اس قاعدہ اکثریہ کے خلاف بھی کردیتے ہیں۔

بہر حال اس حدیث کا حاصل تو یہی ہے کہ جس کے قلب میں صدق کا ملکہ ہے وہ

www.besturdubooks.net

سوتے جاگتے دونوں صورتوں میں سچا ہی رہے گا اور جس کے قلب میں مبالغہ آرائی اور جھوٹ کا ملکہ ہے وہ خواب میں بھی جھوٹ بولے تو کوئی بعید نہیں ہے اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے مگر کبھی کبھی اس کے خلاف بھی ہوجایا کرتا ہے "اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا" اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سچ اور حق کا تعلق عالم غیب سے ہوتا ہے، یہ دُنیا تو جھوٹ کی جگہ ہے یہاں پر تو ملمع سازی ہے لیکن جس کے دل میں سچائی ہوگی وہ سچی باتیں ہی کرے گا۔ لہٰذا عالم غیب کی طرف بھی اسی کی رجوع ہوگی اور چونکہ خواب کا تعلق عالم غیب سے ہے تو سچا خواب بھی وہی دیکھے گا جو سچا ہوگا۔ (مجالس حکیم الاسلام صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۴)

قطع رحمی کی وجہ سے خراسانی شیخ کی سزا

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں۔

خراسان کے ایک شیخ تھے جو حرم مکہ میں رہتے تھے۔ بہت عبادت گزار اور بہت نیکوکار تھے۔ لوگ ان کے پاس اپنی امانتیں رکھواتے تھے۔ لوگ ان پر بہت زیادہ اعتماد کرتے تھے۔ چنانچہ ایک آدمی سفر پر گیا۔ واپس آیا تو معلوم ہوا کہ وہ تو فوت ہوگئے۔ اس کا بہت جی چاہتا تھا کہ وہ تو اتنے نیک عبادت گزار تھے، اگر کبھی خواب میں ملاقات ہوجائے تو میں ان سے پوچھوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کتنا بلند درجہ عطا فرمایا۔

اللہ کی شان کہ خواب میں ان کو دیکھا تو پوچھا کتنا بڑا درجہ ملا؟ تو کہنے لگا کہ میں تو جہنم میں ہوں۔ اس نے حیران ہوکر پوچھا کہ آپ جہنم میں کیسے؟ آپ تو سارا دن حرم میں گزارنے والے، طواف کرنے والے، عبادت کرنے والے، دُعائیں مانگنے والے تھے، لوگوں کو آپ پر اتنا یقین کہ وہ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھواتے تھے، آپ کی تو تہجد کبھی قضا نہیں ہوتی تھی، آپ کیسے جہنم میں چلے گئے؟ کہنے لگا کہ میرے یہ سارے اعمال تو اسی طرح تھے لیکن میری ایک بہن تھی، اس سے میں ناراض ہوگیا تھا اور میں نے کبھی اس کو راضی نہیں کیا تھا، اس قطع رحمی کے گناہ کی وجہ سے مجھے جہنم میں بھیج دیا گیا۔

www.besturdubooks.net

ایک روایت میں آتا ہے کہ ہر شب جمعہ کو انسان کے عمل اللہ رب العزت کے حضور پیش ہوتے ہیں لیکن قاطع رحم کے لیے سب دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ (شعب الایمان، حدیث: ۷۵۹۳) (مکارم اخلاق)

خاوند کے لیے رول ماڈل

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں۔

ایک واقعہ مشہور ہے کہ ایک بیوی سے کوئی نقصان ہوگیا، بڑا نقصان تھا۔ اگر خاوند چاہتا تو طلاق دے دیتا، گھر بھیج دیتا، جو بھی سزا دیتا حق بجانب تھا لیکن اس نے دیکھا کہ بیوی نے Decision Making میں غلطی تو کی مگر یہ پچھتارہی ہے کہ میں نے Blunder Commit کیا، مجھے ایسا فیصلہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ تو جب اس نے دیکھا کہ نادمہ ہے، خود بھی پریشان ہے تو اس نے کہا کہ کوئی بات نہیں، میں اللہ کے لیے معاف کردیتا ہوں، اس نے معاف کردیا۔ اللہ کی شان دیکھئے کہ کچھ عرصے کے بعد خاوند کی وفات ہوگئی۔

کسی کو خواب میں نظر آیا تو اس نے پوچھا کہ سنایئے! آگے کیا بنا؟ تو وہ کہنے لگا: اللہ رب العزت کے سامنے میری پیشی ہوئی اور اللہ رب العزت نے فرمایا کہ فلاں موقع پر تیری بیوی سے غلطی ہوئی تھی، تم نے اسے میری بندی سمجھ کر معاف کردیا تھا، آؤ! آج میں تمہیں اپنا بندہ سمجھ کر معاف کردیتا ہوں۔ اللہ اکبر کبیرا!!

اللہ رب العزت ہمیں عفوودرگزر، اُلفت ومحبت کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور سفر کے ساتھی، مجلس کے ساتھی اور زندگی کے ساتھی کا خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (مکارم اخلاق صفحہ ۳۵۱)

یہ کیسے لوگ تھے؟

محقق العصر اُستاذ المناظرین حضرت مولانا دوست محمد قریشی رحمہ اللہ عموماً یہ واقعہ

www.besturdubooks.net

بیان فرماتے تھے کہ جب میں جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں بغرض داخلہ حاضر ہوا تو منتظمین نے فرمایا: تعلیمی داخلہ تو مل جائے گا مگر رہائشی داخلہ نہیں مل سکتا کیونکہ تعداد کافی ہوچکی ہے۔ حضرت قریشی صاحب فرماتے ہیں میں بڑا پریشان ہوا کہ کہاں ضلع ڈیرہ غازی خان (حضرت کا آبائی علاقہ) اور کہاں بمبئی کا علاقہ ڈابھیل۔

بہرحال اسی پریشانی کے عالم میں بعد نماز عصر مسجد کے باہر بیٹھ گیا.... طلباء سیرو تفریح کے لیے جامعہ سے باہر نکل گئے... ایسے میں ایک بوڑھی خاتون میرے قریب آئی اور کہنے لگی، بیٹا شکل و شباہت سے تو کسی اچھے خاندان کا محسوس ہوتا ہے... مگر پریشان بیٹھا ہے... اس کی وجہ کیا ہے؟

میں نے واقعہ سنایا تو کہنے لگی بیٹا میں بھی ایک غریب خاتون ہوں... لوگوں کے گھروں میں کام کاج کر کے گزر اوقات کرتی ہوں... مجھے دو روٹیاں صبح اور دو روٹیاں شام کو ملتی ہیں... آپ واپس نہ جائیں... اللہ کے دین کی تعلیم حاصل کریں.. صبح و شام ایک روٹی میں کھاؤں گی... ایک آپ کو دیدوں گی... آپ بے فکر ہو کر تعلیم حاصل کریں۔

حضرت فرماتے تھے، اللہ بھلا کرے اس خاتون کا، وقت سے پہلے روٹی پہنچا دیا کرتی تھی... میں نے پورا سال صبح شام اس ایک روٹی پر گزارہ کیا... دین کی تعلیم حاصل کی۔ آج پورے ملک میں تبلیغ و تحریر کے ذریعے توحید و رسالت کا پرچار کر رہا ہوں... مسلک اہلسنّت والجماعت کی ترجمانی کر رہا ہوں... میرا ایمان ہے جہاں اس کا ثواب میرے سگے ماں باپ کو پہنچ رہا ہے، وہاں اس بوڑھی مائی کو بھی ضرور پہنچ رہا ہے... پھر حضرت رحمہ اللہ حج بیت اللہ کیلئے حجاز مقدس میں تشریف لے گئے، فرماتے ہیں، میں ایک دن آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد مسجد نبوی کے کونے میں سو گیا... خواب میں کیا دیکھتا ہوں.... وہی بوڑھی اعلیٰ لباس میں ملبوس حد درجہ ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ میرے سامنے آتی

www.besturdubooks.net

ہے، میں نے سلام کیا اور پوچھا...سناؤ آخرت میں کیا بنا؟

وہ مسکرا کے کہنے لگی، بیٹا وہی ایک روٹی کام آ گئی، جب مجھے اللہ رب العزت کے حضور پیش کیا گیا تو حکم ہوا، اس نے میرے دین کے طالب کی قدر کی تھی، آج ہم اس کی قدر کرتے ہیں اور جنت عطاء کرتے ہیں۔

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں...خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جانا نعمت عظمیٰ ہے اکثر دُرُود و شریف کی کثرت اور کمال اتباع سنت اور غلبہ محبت سے یہ نصیب ہو جاتی ہے لیکن یہ کوئی کلیہ اور لازمی امر نہیں اس لئے اگر کسی کو نصیب نہ ہو تو مغموم نہیں ہونا چاہیے...اگر کسی کو اتباع سنت...تقویٰ اور گناہوں سے حفاظت حاصل ہے لیکن خواب میں زیارت نہیں ہوئی تو مغموم نہ ہو کہ اس کو مقصود یعنی اتباع حاصل ہے اور اگر کسی کو زیارت ہو گئی لیکن اطاعت وتقویٰ نصیب نہیں تو یہ اس کیلئے کافی نہیں... حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی متبع سنت...متقی اور پرہیز گار خواب میں روزانہ خود کو جہنم میں جلتا ہوا دیکھتا ہے تو یہ خواب اس کیلئے کچھ مضر نہیں اور کوئی غیر متقی فاسق و فاجر کو روزانہ خواب میں زیارت ہوتی ہے تو یہ خواب اس کیلئے کچھ مفید نہیں کیونکہ ان کو کیا مل گیا جنہوں نے بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا لیکن اتباع نہ کی جیسے ابوجہل اور ابولہب...یہ صورۃً قریب تھے معناً دور تھے اور بعضے جنہوں نے آپ کو نہیں دیکھا لیکن اتباع ومحبت کی وجہ سے وہ صورۃً دور تھے معناً قریب تھے جیسے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ...بہر حال چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نعمت عظمیٰ اور سعادت ہے...اس لئے نشر الطیب سے چند احادیث زیارت کی فضیلت کے بارے میں نقل کی جاتی ہیں...

www.besturdubooks.net

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے مجھ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہوسکتا روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے...

فائدہ: اس میں بشارت ہے اس خواب دیکھنے والے کیلئے حسن خاتمہ کی چنانچہ بزرگان دین نے ایسے خواب کی یہی تعبیر دی ہے کہ اس شخص کا خاتمہ بالخیر ہوگا... میرے شیخ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ پورا قصیدہ بردہ شریف روزانہ تہجد کے وقت پڑھتے تھے... سب زبانی یاد تھا...

ساتوں منزل روزانہ پڑھتے تھے ہم لوگوں سے تو ایک منزل بھی نہیں پڑھی جاتی اور ساتوں منزل مناجات مقبول کی روزانہ پڑھتے تھے اور بارہ مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی... ایک مرتبہ تو ایسا دیکھا کہ فرمایا حکیم اختر! میں نے آج خواب میں ایسا دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے لال لال ڈورے بھی نظر آئے... میں نے خواب ہی میں پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا میں نے آپ کو خوب دیکھ لیا تو فرمایا ہاں عبدالغنی تم نے اپنے رسول کو آج خوب دیکھ لیا... کیا کہوں پوری داستان آنکھوں کے سامنے سے گزر گئی... سترہ سال ساتھ رہا... میں سمجھتا تھا کہ میرے شیخ کے انتقال کے بعد صدمہ وغم میں میرا بھی انتقال ہو جائے گا مگر انتقال اللہ کے قبضہ میں ہے جب ان کا حکم ہوگا تب ہوگا انتقال... (حضرت مولانا عبدالحمید صاحب نے کہا انشاء اللہ ابھی تو بہت دور ہے... آمین... جامع)

فرمایا کہ میرے شیخ کی آواز ایسی پیاری تھی کہ جب تلاوت کرتے تھے تو لگتا تھا کہ ساز بج رہا ہے... حضرت فجر کی نماز پڑھا رہے تھے... ہندوؤں کی بارات رک گئی ... ایسی پیاری آواز آئی کہ بارات آگے نہ بڑھ سکی جب تک نماز ختم نہیں ہوئی تب تک سب ہندو تلاوت سنتے رہے... (مواعظ درد محبت)

www.besturdubooks.net

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں...

شب جمعہ کو جو مومن دو رکعتیں پڑھے... ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے... پھر سلام پھیرنے کے بعد صلی اللہ علی النبی الامی ...ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو آئندہ جمعہ آنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ سلم کی خواب میں زیارت کرے گا... (ان شاء اللہ تعالیٰ) (تقریر ترمذی مع شمائل نبوی ص 354)

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوگئے

ربعی بن حراش کہتے ہیں کہ میرے ایک بھائی تھے جو ہم میں سب سے زیادہ لمبی نمازیں پڑھنے والے اور گرمیوں کے موسم میں خوب روزے رکھنے والے تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ہم ان کی لاش پر چادر ڈال کر وہیں بیٹھ گئے۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور کہا: السلام علیکم! میں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ!

مرنے کے بعد بول رہے ہو۔ کہنے لگے میں اللہ کے دربار میں حاضر ہوا تو اللہ جل شانہ نے میرے ساتھ بہت ہی انعام واکرام کا معاملہ کیا اور مجھے ریشم کا سبز لباس پہنایا۔ اب مجھے جلدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی ہے کہ میرے آنے تک آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا انتظار فرماتے رہیں گے۔ یہ کہتے ہی کنکری کی طرح دوبارہ بے جان ہوگئے۔ (الاستیعاب ۱۶۳)

دنیا میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی چند صورتیں

۱.... پوری توجہ کے ساتھ جب نماز پڑھنے کھڑے ہوں تو تکبیر اولیٰ سے

www.besturdubooks.net

سلام پھیرنے تک ہر بندے کے ذہن میں یہ بات پختہ رہنی چاہئے کہ شہنشاہ کے سامنے انکے دربار میں انکے بلانے پر کھڑا ہوا ہوں اب وہ میری سورہ فاتحہ سنیں گے اور جواب دیں گے....

۲....دوسری صورت دنیا میں ان سے ملنے کی یہ ہے کہ ان کے کلام کو پڑھا جائے.... یوں تصور باندھ کر بندہ تلاوت کرے کہ انہوں نے اپنی کتاب ہمیں پڑھنے کیلئے دی ہے اور ہم سے کہا ہے کہ تم میری کلام پڑھو میں خود سنوں گا اور تمہارے لئے نیکیوں اور انعامات کی بھرمار کرتا چلا جاؤں گا.... حضرت امام احمد رحمہ اللہ کو خواب میں اللہ پاک کی زیارت ہوئی پوچھا....

اے اللہ! آپ تک پہنچنے کا قریبی ذریعہ کون سا ہے؟

فرمایا.... تلاوت قرآن کریم پھر پوچھا کہ سمجھ کر پڑھے تب آپ کا قرب ملے گا یا بغیر سمجھے بھی مل سکتا ہے.... تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا سمجھ کے پڑھے یا بغیر سمجھے پڑھے جو بھی میری کلام پڑھے گا اسے میرا قرب ملے گا یعنی میری ملاقات کی ایک صورت میری کلام کو پڑھنا ہے....

۳....تنہائی میں مراقبہ یا دعا کی صورت میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جتنی چاہے باتیں کرے جس کی آسان صورت یہ ہوتی ہے کہ خلوت (تنہائی) ہو اور ہاتھ اٹھے ہوئے ہوں اللہ تعالیٰ کو سامنے سمجھے ہوئے اور یوں باتیں کرے جیسے ان کے قدموں پڑ کے پیچھے پڑا ہوا ہوتا ہے اور سوال.... جواب کر رہا ہوتا ہے محبت اور معافی مانگنے میں پیچھے ہی پڑ جائے.... خلوت میں یہ کیفیت روزانہ دس.... پندرہ منٹ ہو جائے تو دنیا میں رب تعالیٰ سے ملاقات کی اہم صورت ہے....

۴....دنیا میں اللہ تعالیٰ بذریعہ خواب بعض لوگوں سے ملاقات فرما لیتے ہیں.... یعنی بندہ تو سو رہا ہوتا ہے.... اللہ تعالیٰ جاگ رہے ہوتے ہیں بندے

www.besturdubooks.net

کے اعمال کے حساب سے اپنی زیارت کی تجلی سے بندے کونواز دیتے ہیں....
ملاقات کی یہ صورت بندے کے اختیار میں نہیں ہے....البتہ اس سے پہلے والی
تینوں صورتیں بندے کے اختیار میں ہیں....دنیا میں ایسی ملاقاتوں کیلئے رب
تعالیٰ کا دروازہ ہروقت کھلا رہتا ہے....

۵....رب تعالیٰ کی ملاقات کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ ٹوٹے دلوں میں بستے
ہیں....اس لئے ہم خستہ حال ٹوٹے ہوئے دل والے مومنین کا خوب خیال کریں....
نیز اللہ والوں سے ملاقات بھی اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا اہم ذریعہ ہے....

۱....اللہ پر ایمان لائیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ لائیں
ہیں اسے دل وجان اور زبان سے حق جانیں....

۲....اپنے عقائد کا جائزہ لیتے رہیں کہ کہیں ہم کفریہ کام تو نہیں کر رہے اور کہیں
زبان سے کفریہ جملہ تو نہیں نکال بیٹھے خدانخواستہ اس قسم کی کوئی بات ہو جائے تو فوراً
کلمہ پڑھ کر اپنے عقائد درست کرلیں....

۳....عبادات....معاملات....معاشرات اور اخلاق عمدہ سے عمدہ زندگی بھر
ادا کریں....

۴....اللہ تعالیٰ کی ناراضگی....غصہ اور رحمت سے دور کرنے والے کاموں
(گناہوں) سے بچیں....

۵....آخرت میں رب تعالیٰ کی ملاقات مومنین کو مختلف درجات کے حساب
سے ہوگی....عام مومنین کو جمعہ کے دن بوقت جمعہ ملاقات ہوا کرے گی اور
اس سے بڑھ کر بعضوں کو ہر روز بھی ملاقات ہوا کرے گی جبکہ سب سے
بڑے درجے کے مومنین کو ایک دن میں دو دفعہ صبح وشام روزانہ ملاقات ہوا
کرے گی....اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ہماری نیت اور کوشش کہاں تک ہے؟
اس سلسلے میں دنیا کے اندر رہتے ہوئے شریعت پر پورا چل کر اور خوب

www.besturdubooks.net

دعائیں مانگ مانگ کر ان سے ملاقات کا زیادہ سے زیادہ وقت لے لیں کیونکہ آخرت کی یہ ملاقاتیں دنیا میں اعمال و کردار کے حساب سے ہوں گی .... اس لئے اب وقت ہے کہ اس مسئلے کی طرف توجہ دیں اور آخرت کی روزانہ صبح و شام والی ملاقات ہم یہیں پر روزانہ مانگا کریں....

ایک محدث کا ارشاد ہے کہ جنت میں اللہ تعالیٰ کی زیارت لوگوں کو اسی حساب سے ہوگی .... جس حساب سے وہ نماز جمعہ کیلئے جلد از جلد آیا کرتے تھے.... (یادگار ملاقاتیں)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج مورخہ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ بمطابق 3 اپریل 2016ء کو اس کتاب کی ترتیب و تالیف کا کام مکمل ہوا۔ الحمد للہ حمداً کثیراً
اللہ تعالیٰ اسے راقم الحروف مرتب اور جملہ اراکین ادارہ کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے اور ہم سب کو آخرت کی فکر اور تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

والسلام

راقم الحروف

محمد اسحٰق غفرلہ (مرتب کتاب ہذا)

بحمد اللہ تم

ایم ناصر
2016

www.besturdubooks.net

گھر بھر کی اصلاح اور دل کی دنیا بدلنے والی اہم کتب

مسنون دعاؤں کی قبولیت کے حیرت انگیز واقعات

اللہ تعالیٰ کی محبت میں تڑپا دینے والی باتیں

ازافادات عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے ۔ یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

دنیا کے اے مسافر!

نظر سوئے دنیا۔۔۔قدم سوئے مرقد ۔ کدھر دیکھتا ہوں۔۔کہاں جا رہا ہوں

آپ پریشان کیوں ہیں؟

پریشان تو وہ ہو جس کا رب نہ ہو

اولاد کی اسلامی تربیت

وقت کی اہم ضرورت

انقلاب عظیم

اہل اللہ کی پراثر نظر نے کس طرح دل کی کائنات میں انقلاب برپا کر دیا

عظیم ماں

والد کا پیغام اولاد کے نام

پاکستان کی قدر کریں!

000001 007602
Marnay Waloon say Mul

ادارہ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
0322-6180738, 061-4519240